سیرت النبی ﷺ

جلد سوم حصہ دوم

تالیف

شبیر احمد عثمانی

ادارہ شاہیہ

تذکرۂ مشائخِ قادریّہ نوشاہیّہ

شرفُ التواریخ

سیدی

جلد سوم حصہ دوم

الموسوم بہ

تذکرۃ النوشاہیّہ

حصہ دوم الملقب بہ

لطائف الاخبار

تالیف

سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی

ادارۂ معارفِ نوشاہیّہ ○ ساہن پال شریف / گجرات۔ پاکستان

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب : شریف التواریخ جلد سوم موسوم بہ تذکرۃ النوشاہیہ حصہ دوم ملقب بہ لطائف الاخیار

مصنف : سید شریف احمد شرافت نوشاہی سجادہ نشین دربار نوشاہی ساہنپال شریف

سالِ تصنیف : ۱۳۹۰ھ ۱۹۷۰ء

ناشر : ادارہ معارفِ نوشاہیہ ، ساہن پال شریف

مطبع : شرکت پرنٹنگ پریس لاہور۔

تعداد : ۵۰۰ بار اول

تقطیع : ۱۸ × ۲۲ / ۸

خطاط : بخطِ مصنف

تاریخ طبع ونشر : ۱۴۰۴ھ / ۱۹۸۴ء

صفحات : ۵۶۶

قیمت : -/۶۰ روپے

ملنے کے پتے

۱۔ ادارہ معارف نوشاہیہ : ساہن پال شریف ضلع گجرات

۲۔ ادارہ معارف نوشاہیہ : مکان ۱ مری سٹریٹ ۶ شالامار ٹاؤن لاہور

۳۔ ادارہ معارف نوشاہیہ : نوشاہی منزل محمدی پارک ، راجگڑھ لاہور

۴۔ رضا پبلی کیشنز ، بازار داتا صاحب لاہور

۵۔ قاری محمد اسلم سلیم نوشاہی نوشاہی منزل بازار نوشہ پیر پیراں منڈی مریکے ضلع شیخوپورہ

۶۔ حکیم قدرت اقبال ، نوشاہی منزل ، ۸۹ بی غلام محمد آباد ، فیصل آباد

Marfat.com

الف

یادآوری

حضرت سید شرافت نوشاہی مرحوم ومغفور کی وفات میرے لئے کوئی ناگہانی سانحہ نہیں تھا۔ وہ گذشتہ چند سالوں سے قند کی بیماری سے دوچار تھے اور اس مرض کے اثرات ان کے اعضاء اور قوا پر ظاہر ہو چکے تھے۔ وفات سے ایک سال پہلے (جون ۱۹۸۲ء میں) ان پر اس مرض کا نہایت شدید حملہ ہوا۔ ان کی جان تو اس حملہ سے بچ نکلی مگر ان کے جسم میں ضعف بڑھتا چلا گیا۔ بالآخر رمضان ۱۴۰۳ھ/جولائی ۱۹۸۳ء میں وہ بخار کے حملے سے جانبر نہ ہو سکے۔ انہوں نے اپنا وصیت نامہ بھی چند سال پہلے ہی لکھ دیا تھا اور متعلقین کو پڑھ کر سنا دیا تھا۔ گویا وہ خود بھی اپنے رفیقِ اعلیٰ کے پاس جانے کے لئے تیار ہو رہے تھے اور ہمیں بھی اس جدائی کے لئے تیار کر رہے تھے۔ میں نے ذاتی طور پر خود کو ان کی وفات کے عظیم المیہ کا غم برداشت کرنے کے لئے تیار کیا ہوا تھا لیکن جونہی وہ اس جہان سے رخصت ہوئے مجھ پر کچھ علمی ذمہ داریوں کا سنگین بوجھ بھی آ پڑا جسے اٹھانے کے لئے نہ تو مجھ میں کما حقہٗ صلاحیت ہے اور نہ میں اس کے لئے مکمل طور پر تیار تھا۔

جو لوگ حضرت شرافت نوشاہی مرحوم کی شخصیت اور علمی آثار سے متعارف ہیں وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ مرحوم نے پوری زندگی مستقل مزاجی کے ساتھ سلسلۂ نوشاہیہ کی خدمت کرنے اور اسے دوبارہ زندہ کرنے میں صرف کی ہے اور وہ مکمل مفہوم میں سلسلۂ نوشاہیہ کے خدمت گزار اور احیاء کنندہ ہیں لیکن ان کے چلے جانے کے بعد مجھے اپنی کم سوادی اور کم فرصتی کے ساتھ مندرجہ ذیل مقاصد کا تعاقب کرنا ہے۔

۱۔ آثار نوشاہیہ کی تدوین، تحقیق اور حفاظت۔

۲۔ حضرت شرافت مرحوم کے نامکمل آثار کی تدوین وتکمیل اور ان کے سوانح حیات جمع کرنا۔

۳۔ حضرت شرافت مرحوم کے آثار اور سلسلۂ نوشاہیہ سے متعلق دیگر کتب کی اشاعت۔

الحمد للہ ان مقاصد کے حصول کے لئے مجھے دردمند رفقاء کی معاونت حاصل ہے اور حضرت مرحوم کے صاحبزادگان محترم سید ریاض الحسن نوشاہی ومحترم سید سعید الظفر نوشاہی اس کام کی سرپرستی فرما رہے ہیں۔ ادارۂ معارف نوشاہیہ جو حضرت کی زندگی ہی میں کام کر رہا تھا اس کے روح رواں محترم مولانا محمد لطیف زار نوشاہی، محترم قاری محمد اسلم سلیم نوشاہی اور محترم حکیم قدرت اللہ نوشاہی نہایت خلوص اور ہمت کے ساتھ آثار نوشاہیہ کی اشاعت میں معاونت کر رہے ہیں بلکہ سبقت لئے جا رہے ہیں۔

Marfat.com

حضرت شرافت کی وفات کے بعد محض آٹھ ماہ کی مختصر مدت کے اندر ان کی تصنیف "شریف التواریخ" جلد سوم کے پہلے دو حصوں کی اشاعت حضرات مذکور کے عزم صمیم اور تحرک کی بیّن مثال ہے۔ ہماری نظریں سلسلہ سے وابستہ ان افراد پر بھی مذکور ہیں جو آثار نوشاہیہ کی اشاعت میں "دامے، درہمے، سخنے، قدمے" معاونت کی استطاعت رکھتے ہیں اور ابھی آگے نہیں آئے۔ ان کی پیش قدمی سے یقیناً ادارے کی ذمہ داریاں بہ حسن وخوبی انجام دی جاسکیں گی۔

سیّد عارف نوشاہی

قطعۂ تاریخ شریف التواریخ

جلد دوم حصہ سوم

عصرِ خامۂ محمد لطیف زآر نوشاہی

تا رتیخِ خانوادۂ معصوم زندہ باد
تحریرِ نور راقم و مرقوم زندہ باد
ہاتف بگفت زآر ایں باقلبِ خود بخواں
نامِ شرافت مرشدِ مرحوم زندہ باد

۶ ۱ ۹ ۸ ۳

۱۹۸۳+۱=۱۹۸۴

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گذارشِ احوال

اللہ تعالےٰ عزّ اسمہٗ وجلّ شانہٗ کی ذاتِ عالی کا بے حد وحساب شکر ہے کہ وہ اپنے محبوبِ پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی نگاہِ لطف وکرم کے طفیل اپنے فضلِ خاص سے ہر مشکل کو آسان کر دیتا ہے اور ہر آغاز کو انجام پر پہنچا دیتا ہے۔ اندھیرے میں روشنی اور مایوسی میں امید کی کرن نور افشاں کر دیتا ہے۔ عام آدمی اپنی ناقص العقلی اور ذہن کی نارسائی سے یاس وحرماں ریب وتذبذب میں مبتلا ہوتا نظر آتا ہے کہ اتنے میں اس کی رحمت جوش میں آتی ہے اور گرتے ہوئے کے لئے سہارا اور بھٹکے ہوئے کے لئے سامانِ رہنمائی ہو جاتا ہے۔ اس کے احسانِ اعظم اور اکرامِ معظم سے ہر ضروری سامان مہیا ہو جاتا ہے اور ہر سببِ ممکن و نا ممکن پیدا ہو جاتا ہے۔ کچھ ذی شعور ذہن اس کے اِن احسانات اور نوازشات کے آئینے میں اس کی رحمتوں اور مہربانیوں کا مشاہدہ کرتے ہیں اور ان کا ایمان اور مکمل ہو جاتا ہے اور انہیں فرحت و انبساط کا موقع فراہم ہو جاتا ہے۔ لیکن کچھ حقیقت ناشناس اور کوتاہ بین ایسے بھی ہوتے ہیں جو اگر مگر میں پڑ کر کیوں کیسے اور کِس طرح کا شکار ہو جاتے ہیں شاید انہیں "اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ" پر یقین نہیں ہوتا یا وہ اپنی کم فہمی سے اس کے مفہوم کو سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں لیکن اصحابِ دانش و فرہنگ اس امرِ واقعی سے کبھی انکار نہیں کر سکتے اور یہی وہ حقیقت ہے جس پر اس نظامِ کائنات کی اساس ہے اور یہی وہ مینارِ نور ہے جس سے مصائب اور مشکلات میں گھرے ہوئے بھولے بھٹکے راہی منازلِ مقصود کا پتہ چلاتے ہیں اور قادرِ قدیر کی رحمت کا سہارا لیکر تکالیف اور کلفتوں کے سمندر کو پاٹ کر امن وآشتی آرام وراحت اور صحت مند مقصد برآری کی وادی

Marfat.com

میں پہنچ جاتے ہیں لیکن یہ خوش بختی صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ فضلِ الٰہی شاملِ حال رہے اور انسان رحمتِ الٰہی سے دامانِ امید کو باندھے رکھے اور جناب سیّد المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی رحمۃً للعالمینی کے سایہ میں ہمیشہ عنایاتِ ربِّ کریم رؤف و رحیم واہب و وہاب کا متلاشی رہے اور اسی ذاتِ اقدس کی طرف نگاہِ امید کو لگائے رکھے اور اسی کے دربارِ عالم نواز کے سامنے دامانِ طلب پھیلائے رکھے۔

عالی جناب علامۃ الدہر حضرت سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفاتِ حسرت آیات کچھ ایسا ہی حادثۂ جانکاہ اور واقعۂ عظیمہ تھا کہ جس نے اچھے اچھے صاحبانِ علم و دانش خاصکر متعلقین اور متوسلین کو حواس باختہ کر دیا اور ہر ذی شعور یہ بات سوچنے پر مجبور تھا کہ اب یہ خلا پر ہو جانا بظاہر ممکن نظر نہیں آتا اور اس کے ساتھ ہی کتاب شریف التواریخ کی طباعت کا کام جو حضرتِ مرحوم کی زیرِ نگرانی بہت احسن طریقہ پر چل رہا تھا اب کھٹائی میں پڑتا نظر آرہا تھا۔ عقلِ سلیم حیران تھی کہ اب کیا بنے گا اور یہ کام کیسے انجام پذیر ہوگا لیکن جیسا کہ مَیں نے پہلے وضاحت کی ہے۔ ربِّ کریم قادرِ مطلق کی رحمت کا سہارا تھا جس سے امید کی کرن نظر آرہی تھی اور دلوں کو تقویت اور نگاہوں کو نور حاصل ہو رہا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ ربِّ ذوالمجد والاکرام کا دریائے رحمت جوش میں آیا اور شریف التواریخ کی جلد سوم کا پہلا حصہ جس کی طباعت کے لئے حضرتِ مرحوم اپنی زندگی کے آخری ایام میں کوشش کر رہے تھے۔ آپ کی رحلت کے ایک ڈیڑھ ماہ بعد ہی زیورِ طبع سے مزیّن ہو کر منظرِ عام پر آگیا اس کام میں آپ کے صاحبزادگانِ عالی قدر سیّد ریاض الحسن نوشاہی اور سید سعید الظفر نوشاہی اور آپ کے برادر زادہ سیّد رضا اللہ شاہ عارف نوشاہی نے بہت دلچسپی لی اور کتاب بحسن و خوبی زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر قارئینِ کرام تک پہنچ گئی۔

مجھے سب سے زیادہ جس بات کی تشویش تھی وہ یہ تھی کہ جنابِ سیّد شرافت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی رحلت سے نوشاہی خاندان کے اس گھرانے میں جو نسل در نسل علم و دانش کا گہوارہ چلا آرہا تھا اور جہاں آکر تشنگانِ علومِ ظاہر و باطن سیراب اور مطمئن ہو جاتے تھے بظاہر ایسا

Marfat.com

خلا پڑتا نظر آتا تھا کہ جس کا پُر ہونا ہماری عقلِ نارسا کو دشوار معلوم ہوتا تھا اور اس میں باقی دو دوست احباب خاصکر میرے کرم فرما حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب جن کے مفید مشورے ہمارے کلام میں ہمیشہ سنگِ میل کی حیثیت رکھتے ہیں مجھ سے بھی زیادہ مُشوّش نظر آتے تھے۔ ہم سوچا کرتے تھے کہ جناب سیّدِ مرحوم کے اجداد حضرت گنج بخش نوشاہِ عالی جاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے لیکر حضرتِ مرحوم کے عالی قدر والدِ مکرّم اعلےٰ حضرت سیّد غلام مصطفےٰ نوشاہی مرحوم و مغفور تک حافظ، عالم مفسر، صاحبِ دیوان خزینۂ علم و معرفت گنجینۂ دانش و فرہنگ اور استادِ علم و فن رہے ہیں اور جنابِ شرافت مرحوم تو اپنی ذات میں ایک جہان تھے ہر علم کے عالم اور ہر فن کے ماہر اساتذہ کے امام تھے اور ہر شعبۂ زندگی خاصکر علمی دنیا میں آپ کی آرائے عالیہ کو حرفِ آخر سمجھا جاتا تھا اور بڑے بڑے صاحبانِ علم، ڈاکٹر، پروفیسر، فلسفی، محقق، مفسّر اور ماہرینِ فنونِ لطیفہ آپ کے تبحرِ علمی کے سامنے پانی بھرتے نظر آتے تھے۔ آپ کی رحلت سے علم و دانش کی روشنی اس گھرانۂ عالی میں ماند پڑتی نظر آتی تھی اور اس گھر سے علم و عرفان کی امامت کسی دوسری طرف منتقل ہونے کی تشویش خیالاتِ پریشان بن کر بار بار ذہن کے پردوں میں ارتعاش ڈال کر بارِ خاطر بنتی تھی لیکن جیسا کہ شروع ہی میں عرض کر چکا ہوں رحمتِ الٰہی کا سہارا امید کے ٹوٹتے ہوئے تاروں کو بار بار جوڑ دیتا تھا۔ ربِّ کریم کا بے پایاں احسان ہے کہ اس نے محبوبِ پاک صاحبِ لولاک صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے فیضِ عمیم کے طفیل ہماری امید کے ٹوٹتے ہوئے رشتوں کو پھر سے استوار کر کے مستحکم فرما دیا اور حضرت قبلہ سیّد غلام مصطفےٰ نوشاہی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کی اولادِ امجاد میں آپ کے نبیرہ عزیز القدر عالی مرتبت سیّد رضا اللہ شاہ عارف نوشاہی مدظلہٗ کی شکل میں ہمیں جنابِ شرافت مرحوم کا علمی جانشین مل گیا اور حضرتِ نوشاہ عالی جاہ رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کا علمی ورثہ اِس صاحبزادۂ عالی مرتبت کے آئینہ میں جلوہ گر نظر آیا اور ربِّ کریم قادر و قدیر کی رحمت سے ہر تذبذب دُور ہو گیا اور ہر مشکل آسان ہو گئی۔

شریف التواریخ کی جلدِ سوم حصّہ دوم جو قارئین کرام کے پیشِ نظر ہے کی طباعت کا کام صاحبزادگانِ عالی مرتبت کی نگرانی اور سرپرستی میں ہوا ہے مگر کتاب کی ہر قسم کی

Marfat.com

تزئین وآرائش اور صحت و درستگی صاحبزادہ سیّد عارف نوشاہی کی مرہونِ منّت ہے انہوں نے نہ صرف کتاب کی خوش نما طباعت میں ہی دلچسپی لی بلکہ اخراجات میں اپنی طرف سے مبلغ دو ہزار روپے کا عطیّہ بھی دیا۔ خرچہ کی مد میں صاحبزادہ سید سعید الظفر نوشاہی صاحب نے اپنے پاس سے مبلغ ایک ہزار روپے دیے۔ سیّد خضر حیات نوشاہی نے مبلغ دو سو روپے حاجی نذیر احمد زائر صاحب نے مبلغ سات سو روپے، مستری محمد اسماعیل صاحب مرید کے نے مبلغ دو سو روپے، صوفی یقین علی صاحب مرید کے نے مبلغ ایک سو روپے، حافظ عبدالستار نوشاہی مرید کے نے مبلغ ایک سو روپے، پیرزادہ نصیر احمد نوشاہی بنگلہ دلو والا نے مبلغ ایک سو روپے، سید تنویر احمد ہاشمی اکونٹس آفیسر ریلوے ہیڈ کوارٹر لاہور نے مبلغ ایک سو روپے دیئے ہیں اور میرے عزیز گرامی قدر حکیم قدرت اللہ نوشاہی غلام محمد آباد فیصل آباد کا نام تو سرِفہرست ہے وہ تیسری جلد کے ہر حصّے کے لئے مبلغ دو ہزار روپے کا عطیہ دے رہے ہیں، میرے عزیز حاجی محمد اسلم نوشاہی صاحب منڈی مرید کے نے بھی مبلغ دو سو روپے دیئے ہیں اور ان کے دوست اور حضرت شرافت صاحب کے دلدادہ مخلص مرید چوہدری محمد سعید نوشاہی صاحب بی۔ اے نے مبلغ ایک ہزار روپے پیش کئے اور بشیر محمد نوشاہی صاحب حافظ آباد والے نے مبلغ ایک سو روپیہ دیا اور میرے عزیز حاجی عبدالمجید مرید کے والے نے مبلغ دو ہزار روپے سعودی عرب سے بھیجنے کا وعدہ کیا انہوں نے دوسری جلد کے لئے بھی حسب الوعدہ مبلغ تین ہزار روپے بھیج دیئے تھے اور محترم چوہدری فضل الٰہی نوشاہی صاحب منڈی مرید کے نے بھی دلخواہ تعاون فرمایا ربِّ کریم قبول فرمائے اور معطی حضرات کے ایمان و اعتقاد میں برکت عطا فرمائے۔ (آمین)

محمد لطیف زائر نوشاہی

ادارہ معارفِ نوشاہیہ نوشاہی منزل

محمدی پارک، راجگڑھ لاہور

دوشنبہ ۳ جمادی الاوّل ۱۴۰۴ھ

۶ فروری ۱۹۸۴ء

Marfat.com

شرحِ رمزِ کن فکاں حسنِ بیانِ گنج بخش

(از مولانا محمد لطیف رارنوشاہی)

فکرِ جبریلِ امیں فیضِ لسانِ گنج بخش، شرحِ رمزِ کن فکاں حسنِ بیانِ گنج بخش

دیدۂ بینا بیابد از تو تابِ تواں ہا دادہ است عاشقاں را سرمہ خاکِ آستانِ گنج بخش

نورِ ختم المرسلیں، لطفِ نگاہِ بوتراب از دمِ شاہِ جنید، حفظ و امانِ گنج بخش

قطبِ عالم غوثِ اعظم ایں چنیں تکریم داد حضرتِ روح الامیں شد پاسبانِ گنج بخش

نیرِ برجِ ولایت شہ سلیمانِ سخی داد نوشہ پیر را نام و نشانِ گنج بخش

خاندانِ نوشہی را عزت و حرمت ازوست حضرتِ سپیار گل از بوستانِ گنج بخش

شہ شریف احمد شرافت مخزنِ علم و ہنر مہرِ تاباں، ماہتابِ آسمانِ گنج بخش

بورياض و بوظفر چشم و چراغِ مصطفیٰ گوہرِ نایاب بحرِ بیکرانِ گنج بخش

کردہ تدوینِ کلامِ حضرتِ نوشاہ پیر گوئے سبقت بردہ است از دودمانِ گنج بخش

سہن پال از مسندش گشتہ مثیلِ آسماں قبلہ گاہِ عاشقاں آرامِ جانِ گنج بخش

حضرتِ حاجی حسین بخش پیرِ حق نما
کرد زارِ نوشہی را مدح خوانِ گنج بخش

○

Marfat.com

فہرست مضامین

بطریق اجمال - از کتاب تذکرۃ النوشاہیہ حصہ دوم الموسوم بہ لطائف الاخیار از تالیف سید ابوالظفر شریف احمد شرافت قادری نوشاہی ساہنیالوی گجراتی عفا اللہ تعالیٰ عنہ

۱	الف	مرزا احمد بیگ لاہوری رح	۱
۲		سلطان اسلام شاہ گکھڑ رح	۱۸
۳		حافظ اسمٰعیل قصوری رح	۱۹
۴		سلطان اصالت خاں گکھڑ رح	۲۳
۵		شیخ اللہ بخش جلالپوری رح	۲۵
۶		لالہ انوپ رائے گجراتی	۳۵
۷	ب	میاں بارو گکھڑ رح	۳۷
۸		بی بی بانو دہلوی رح	۳۸
۹		خواجہ بخت جمال تیر انداز جھنگی والا رح	۴۰
۱۰		شیخ بدیع الزمان بخشی رح	۵۳
۱۱		شیخ برخوردار ہرل رح	۵۴
۱۲		بی بی لبستی رح	۷۳
۱۳		شاہ بلاق دھونچ رح	۷۴
۱۴		میاں بلاول سیالکوٹی رح	۷۶
۱۵		شیخ بوٹے شاہ صاحب رح	۷۷
۱۶	پ	بی بی پرانی مطربہ رح	۷۸

Marfat.com

۱۷		شیخ بکھو صاحب رح	۸۰
۱۸	ت	شیخ تاج الدین حفظانہ ھیلانی رح	۸۲
۱۹	ٹ	میاں ٹھوٹھو میراسی رح	۸۶
۲۰	ج	شاہ جمال کیٹی والہ رح	۸۷
۲۱		سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم رح	۹۲
۲۲		چوہدری جیا ساکن کیلیانوالہ رح	۹۳
۲۳		شیخ حافظ جیون شاہ چاہلی رح	۹۵
۲۴	چ	میاں چوھڑ اکبرآبادی رح	۱۰۹
۲۵	ح	شیخ حبیب اللہ سوہدردی رح	۱۱۰
۲۶	خ	نواب خان زمان خاں کابلی رح	۱۱۲
۲۷		میاں خزانہ بنگالی رح	۱۱۴
۲۸	د	شیخ دلیل شاہ ساکن کیلیانوالہ رح	۱۱۵
۲۹		شیخ دیندار کوہستانی رح	۱۱۶
۳۰	ر	شیخ رحمان قلی سوہدردی رح	۱۱۷
۳۱		حافظ شیخ رحمت اللہ شاہ بیگووالیہ رح	۱۲۰
۳۲		شاہ رحموں بادشاہ ساروکی والہ رح	۱۵۳
۳۳		شیخ رحیم شاہ شہبازپوری رح	۱۵۶
۳۴		میاں رُستم رح	۱۵۷
۳۵	ز	میاں زینداں سیالکوٹی رح	۱۵۸
۳۶	س	میاں سعدالدین منصبدار رح	۱۶۲
۳۷		حاجی سعداللہ رح	۱۶۳

Marfat.com

۳۸		حافظ سعداللہ قصوری رح	۱۶۴
۳۹		شیخ سلطان ڈڈگر رح	۱۶۶
۴۰	ش	میاں شادی۔ کیلیانوالہ رح	۱۶۷
۴۱		سید شاہ شریف تلونڈی والہ رح	۱۷۱
۴۲		شیخ سہیر قلندر لاہوری رح	۱۷۶
۴۳		مولانا شیخ محمد سوہدروی رح	۲۰۹
۴۴	ص	شیخ صادق ڈگھووالی رح	۲۱۴
۴۵		صوفی شیخ صالح محمد چنیاں والہ رح	۲۱۷
۴۶		حافظ صدیق قصوری عاشق حضوری رح	۲۲۵
۴۷	ع	میاں عابد ستگھروی رح	۲۲۹
۴۸		میاں عبدالجلیل نوشہروی رح	۲۳۱
۴۹		شیخ عبدالرحمٰن حقطانہ بیلانی رح	۲۳۳
۵۰		شیخ حاجی عبدالرحمٰن شاہ جہان آبادی رح	۲۳۷
۵۱		قاضی عبدالرحمٰن لاہوری رح	۲۴۵
۵۲		میاں عبداللہ خادم رح	۲۴۸
۵۳		شیخ عثمان درویش رح	۲۵۰
۵۴		شیخ عجائب چھینہ چنیھلی رح	۲۵۱
۵۵		سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان برخورداری رح	۲۵۳
۵۶		میاں علی قوال بھڑی والہ رح	۲۵۴
۵۷	غ	شاہ غریب گاجر گولیہ رح	۲۵۵
۵۸		شیخ غلام حسین مُغل چھاپوی رح	۲۶۴

Marfat.com

۵۹		مولانا شیخ محمد اکرم غنیمت کنجاہی رح	۲۶۵
۶۰	ف	سلطان فتح خاں گکھڑ میروی رح	۳۱۶
۶۱		مُلّا فتح محمد رامکی والا رح	۳۱۸
۶۲		شیخ فتوحی حبلمی رح	۳۱۹
۶۳		سید شاہ فرید بھاکھری لاہوری رح	۳۲۰
۶۴	ق	سید حافظ قایم الدین محمد برقنداز پاک پتنی رح	۳۲۹
۶۵		سید قطب شاہ صاحب رح	۳۴۵
۶۶	ک	میاں کالا قوال نوشہروی رح	۳۴۸
۶۷		شیخ کرم اللہ سیالکوٹی رح	۳۵۲
۶۸		سردار رکوسالی سنگھ وزیر مہاراجہ	۳۵۵
۶۹	گ	میاں گوجر ساگری والا رح	۳۵۶
۷۰	ل	مرزا لالہ بیگ لاہوری رح	۳۵۸
۷۱	م	میاں مُجاہد رح	۳۶۰
۷۲		شیخ محمد امین کنجاہی رح	۳۶۱
۷۳		شیخ محمد پناہ گلھوٹی والا رح	۳۶۲
۷۴		سید محمد سعید دُدلاہے شمی رح	۳۷۰
۷۵		شیخ محمد فاضل رح	۳۷۳
۷۶		شاہ مُراد شرقپوری رح	۳۷۶
۷۷		سید مستان شاہ مجذوب ملتانی رح	۳۸۸
۷۸		شیخ میر شاہ سلطان بگا شیر لکھنوالی رح	۳۸۹
۷۹		حاجی الحرمین میاں میہوں شیخوپوری رح	۳۹۹

Marfat.com

۸۰	ن	سید شاہ بنجھا سلطان سوہدروی رح	۴۰۷
۸۱		شیخ نصیرا سیالکوٹی رح	۴۲۱
۸۲		شیخ نظام الدین حفظانہ سیلانی رح	۴۲۲
۸۳		میاں نوشیر سندھی رح	۴۲۳
۸۴	و	والدہ سید عثمان قصوری رح	۴۲۴
۸۵	ہ	صوفی شیخ ہدایت اللہ حفظانہ سیلانی رح	۴۲۵
۸۶	ی	خواجہ یونس المعروف یوسف سائیں۔ سوہیانوالہ	۴۲۹

فہرست تکملہ لطائف الاخیار

۱	الف	شاہ ابدال وَیرووالی رح	۴۳۳
۲		شیخ ابدال شاہ چک سادہ والا رح	"
۳		چوہدری ابو تارڑ اگروہیہ والا رح	"
۴		چوہدری ابوالخیر تارڑ اگروہیہ والا رح	"
۵		میاں احمد رح	
۶		مرزا اکرم بیگ رح	"
۷		سید الف شاہ رح	"
۸		شیخ اکرمخش رح	"
۹		شیخ الہ داد رح	"
۱۰		شیخ اکبر داد رح	"
۱۱	ب	چوہدری بختاور ولد بکھا تارڑ اگروہیہ والا رح	"
۱۲		میاں بختیار خبڈ یالہ کلسانوالہ رح	۴۳۴
۱۳		شیخ بدھن رح	"

Marfat.com

۱۴		شیخ برخوردار رح	۴۳۳
۱۵		مرزا برغلق رح	〃
۱۶		شیخ بُلاقی دوم رح	〃
۱۷		چوہدری بہادر پسر محب علی تارڑ اگردیہ والہ	〃
۱۸		بابا بھائی خاں رح	〃
۱۹	پ	میاں پیلو رح	〃
۲۰		شیخ پیر محمد رح	۴۳۴
۲۱	ت	میاں تاجا سیالکوٹی رح	〃
۲۲		شاہ تاج الدین خطاپوش رح	〃
۲۳		میر تقی رح	〃
۲۴	ج	میاں جلال رح	〃
۲۵		شاہ جمال نواں لوک والہ رح	〃
۲۶		چوہدری جودھ بن محب علی تارڑ اگردیہ والہ رح	۴۳۵
۲۷		چوہدری جیوا بن محب علی تارڑ اگردیہ والہ رح	〃
۲۸		مُلّا جیون حنفی شیخ احمد صدیقی انبیلٹھوی رح	〃
۲۹	ح	شیخ حبیب اللہ سیالکوٹی رح	〃
۳۰		سید حسن رح	۴۳۶
۳۱		شاہ حسین خوارزمی سوہدروی رح	〃
۳۲		شیخ حیات رح	〃
۳۳		چوہدری حیات محمد بن نعمان وڑائچ خالق پوری رح	〃
۳۴	خ	سلطان خان عالم گکھڑ بوگیال سنگھوئی والہ رح	〃

Marfat.com

۳۵		چوہدری خان محمد بن محمد قلی تارڑ ساہنیالوی رح	۴۳۷
۳۶		شیخ خضر رکھا نوالہ رح	〃
۳۷		چوہدری خیر محمد ولد محمد قلی تارڑ ساہنیالوی رح	〃
۳۸	د	شیخ دادن رح	〃
۳۹		حاجی داؤد رح	۴۳۸
۴۰		شیخ دائم رح	〃
۴۱		میاں دِنا چھُہ رح	〃
۴۲		شیخ درگاھی رح	〃
۴۳		میاں درگاھی نُونی رح	〃
۴۴		حاجی دسوندھی رح	〃
۴۵	ر	میاں رحمان بن اُستاجانی نجار ساہنیالوی رح	۴۳۹
۴۶		میاں رحیم الدین خادم ساہنیالوی رح	〃
۴۷		چوہدری رد شنضمیر بن رحمان قلی تارڑ ساہنیالوی رح	〃
۴۸	س	میاں سماعیل خلیفہ رح	〃
۴۹		سنگھ جی سنمکھا	۴۴۰
۵۰		مرزا سہراب بیگ لاہوری رح	〃
۵۱		میاں سیدا بھارد کے والہ رح	〃
۵۲		میاں سیدا ثانی	〃
۵۳		سید سیدشاہ سیددالی والہ رح	〃
۵۴	ش	چوہدری شادمان بن محب علی تارڑ اگردیہ والہ رح	〃
۵۵		میاں شاہ محمد	۴۴۱

Marfat.com

۵۶		میاں شاہ محمد ثانی رح	۴۴۱
۵۷	ط	مرزا طاہر بیگ رح	〃
۵۸	ع	میاں عالم رح	〃
۵۹		چوہدری عبدالخالق بن محمد قلی تارڑ ساہنیالوی رح	〃
۶۰		شیخ عبدالخالق رح	۴۴۲
۶۱		شیخ عبدالرحمٰن ثانی رح	〃
۶۲		شیخ عبدالرحیم رح	〃
۶۳		سید عبدالرسول خوارزمی چک سادہ والا رح	〃
۶۴		سید عبدالغفار رح	〃
۶۵		چوہدری عبدالقادر بن محمد قلی تارڑ ساہنیالوی رح	〃
۶۶		شیخ عبداللہ دکھانوالا رح	۴۴۳
۶۷		شیخ عبداللہ دھول رح	〃
۶۸		میاں عبد ساہنیالوی رح	〃
۶۹		شیخ عبداللہ سلیمانی رح	〃
۷۰		شیخ عبداللہ ثانی رح	〃
۷۱		شیخ عبداللہ قصوری رح	〃
۷۲		شیخ عزیز اللہ سیالکوٹی رح	〃
۷۳		میاں عظیم اللہ رح	۴۴۴
۷۴		چوہدری عنایت بن بکھا تارڑ اگردیہ والا رح	〃
۷۵		میاں عیسیٰ رح	〃
۷۶	غ	میاں غریب بن بندہ مراسی اگردیہ والا	〃

Marfat.com

۷۷		میاں غریب شاہ رح	۴۴۴
۷۸		شیخ غوث محمد رکھانوالہ رح	〃
۷۹	ف	میاں فاضل محمد رح	۴۴۵
۸۰		شیخ فتح محمد رح	〃
۸۱		میاں فیض اللہ رح	〃
۸۲		میاں فیض اللہ ثانی رح	〃
۸۳	ق	شیخ قادر بخش رح	〃
۸۴		شیخ قائم الدین ثانی رح	〃
۸۵	ک	سید کرم اللہ خوارزمی چک سادہ والہ رح	۴۴۶
۸۶		شیخ کلیم اللہ رح	〃
۸۷		مولوی کوہان نوشہرہ ککے زئیاں والہ	〃
۸۸	گ	مرزا گل بیگ رح	〃
۸۹		شیخ گل محمد سلہری رح	〃
۹۰	ل	میاں لسو رح	〃
۹۱	م	میاں ماھی رح	۴۴۷
۹۲		میاں ماھی ثانی رح	〃
۹۳		میاں ماھی نونی رح	〃
۹۴		شیخ محرم شاہ چکیاں راولاں والہ رح	〃
۹۵		شیخ محکم الدین رح	〃
۹۶		چوہدری محمد باقر بن محمد قلی تارڑ ساہنیالوی رح	〃
۹۷		میاں محمد پیر رح	۴۴۸

Marfat.com

۹۸	سید محمد رضا بھاکھری رح	۴۴۸
۹۹	شیخ محمد زاہد رح	〃
۱۰۰	شیخ محمد سعی رح	〃
۱۰۱	سید محمد سعید خوارزمی چک سادہ والا رح	〃
۱۰۲	شیخ محمد شاہ رح	〃
۱۰۳	شیخ محمد شاہ ثانی رح	۴۴۹
۱۰۴	شیخ محمد فاضل لاہوری رح	〃
۱۰۵	شیخ محمد فتح رح	〃
۱۰۶	شیخ محمد گل رح	〃
۱۰۷	شیخ محمد مراد ثانی رح	〃
۱۰۸	حکیم محمد یار رح	〃
۱۰۹	شیخ محمود رح	〃
۱۱۰	شاہ مدنی خواجپوری رح	۴۵۰
۱۱۱	سید مرزا شاہ بہتاسی رح	〃
۱۶۲	میاں معصوم نونی رح	〃
۱۱۳	شیخ معموری رح	〃
۱۱۴	چوہدری مکھن بن محب علی تارڑ اگردیہ والا رح	〃
۱۱۵	سلطان ملک خاں گکھڑ لوگیال سنگھوئی والا رح	〃
۱۱۶ ن	میاں نجم الدین رح	۴۵۱
۱۱۷	خواجہ نظر شیخ رح	〃
۱۱۸	شیخ نعمت اللہ رح	〃

Marfat.com

۱۱۹	میاں نور نونی ؒ	
۱۲۰	مولانا نورالدین بادرہ۔ کوٹلی بادریاں والہ ؒ	〃
۱۲۱	چوہدری نورنگ بن بکھا تارڑ اگردیہ والہ ؒ	〃
۱۲۲	شیخ دساون بگھولہ والہ ؒ	۴۵۲
۱۲۳	چوہدری وہاب بن محب علی تارڑ اگردیہ والہ ؒ	〃
۱۲۴	چوہدری ہندال بن امید تارڑ اگردیہ والہ ؒ	〃
۱۲۵	چوہدری سلیم بن شریف تارڑ اگردیہ والہ ؒ	〃

—	کتابیات ۔ کتاب ہذا کے ماخذ	۴۵۳
—	دستخط مولف و کاتب	۴۶۲

ضمیمہ لطائف الاخیار

سید عمر شاہ	۴۶۳
حافظ صاحب حافظ محمد قائم نور اللہ مرقدہ	۴۶۷

Marfat.com

فہرستِ مضامین

بالتفصیل ۔ کتاب لطائف الاخیار حصہ دوم از تذکرۃ النوشاہیہ
از تصنیف فقیر سید ابوالظفر شریف احمد شرافت علوی قادری
نوشاہی برخورداری ساہنپالوی اصلح اللہ حالہٗ و مآلہٗ

الف

۱۔ مرزا احمد بیگ لاہوری رح	۱
نام و نسب	″
بھیرہ کی آبادی	″
پیدائش کی بشارت	۲
ظاہری تعلیم	۳
ملازمتِ شیخ	″
دہلی جانا	″
گھوڑوں پر دردِ دغہ ہونا	″
سیر کشمیر اور راستہ میں زیارتِ درگاہِ نوشاہِ عالیجاہ رح سے مشرف ہونا	۴
وجد و ذوق	″
خواب میں والد ماجد کی زیارت	″
سیالکوٹ اور ساہن پال شریف کا دوبارہ سفر	۵
اکبر آباد کا سفر	″
ارادت کا تعلق	۶

Marfat.com

ترکِ ملازمت	۶
آپ کے حالات پر یاروں کا رشک	〃
خلافت پاکر مدہو رجانا	۷
اپنے شیخ کی آخری خدمات	〃
مشایخ وقت سے استفادہ	〃
حضرت نوشہ صاحب رح سے تعشق	۸
حضرت پاک صاحب رح کی امداد کرنا	۹
سید نصرت اللہ پر توجہ	〃
خواب کا سچا ہونا	〃
قاضی خوشی محمد کا مقام معلوم کرنا	〃
شعر گوئی	〃
تصنیف	۱۰
دیباچہ کتاب رسالہ الاعجاز	〃
راویانِ رسالہ الاعجاز	〃
رسالہ ہذا کی تجدید اول	۱۶
رسالہ ہذا کی تجدید ثانی	〃
مدح گوئی	〃
اولاد	۱۷
یارانِ طریقت	〃
زمانہ حیات	〃

Marfat.com

۲ -	سلطان اسلام شاہ گکھڑ رح	۱۸
۳ -	حافظ اسمٰعیل قصوری رح	۱۹
	علم وفضل	〃
	واقعہ بیعت	〃
	خلافت واجازت	۲۰
	عبادت وریاضت	〃
	جہاد بالنفس	۲۱
	تاثیر وعظ	〃
	بھیرہ میں سکونت	〃
	عشقِ شیخ	〃
	درگاہِ شیخ پر حاضری ۔ پیر بھائیوں سے محبت	۲۲
	ارشادات	〃
	اولاد	〃
	مدفن	〃
۴ -	سلطان اصالتخاں گکھڑ رح	۲۳
	۱۳۰۰ھ	
	منصب سہ ہزاری کا اعزاز	۲۴
	وفات	〃
۵ -	شیخ اللہ بخش جلالپوری رح	۲۵
	نام ولقب	〃
	نسب نامہ	〃
	خاندانی حالات	〃

Marfat.com

	واقعہ بیعت	۲۶
	خلافت کا حصول	〃
	جلالپور بھٹیاں کی آبادی	〃
	ریاضت و مجاہدہ	۲۸
	پیر بھائیوں کی مدد کرنا	〃
	تصنیف	۲۹
	اولاد	〃
	یارانِ طریقت	〃
	تاریخ وفات	〃
	مدفن	〃
	اولاد کا مختصر تذکرہ	〃
	انتباہ	۳۴
	شجرۂ فقرائے شیخ اللہ بخش رح	〃
۶	لالہ انوپ رائے گجراتی	۳۵
	درگاہِ شیخ سے فیضیابی	〃
	مدحیہ نظم	۳۶

ب

۷ -	سیال بار و گکھڑ رح	۳۷
	زیارتِ جمالِ نبوی	〃
۸ -	بی بی بانو دہلوی رح	۳۸
	بیعت و صلاح و تقویٰ	〃

Marfat.com

کشف معانی قرآن اور کشف قبور	۳۹
خواجہ بختیار کاکی اور شہید جنگی والا رح	۴۰
نام و لقب	"
نسب نامہ	"
خاندانی حالات	۴۳
واقعہ بیعت	"
خلافت پاکر دریائے راوی پر جانا	۴۴
گاؤں آباد کرنا	"
جوگی کو مغلوب کرنا۔	"
عشق شیخ	۴۵
غربت کا زمانہ	"
دولت دنیا اور دین سے معمور ہونا	"
اپنے شیخ طریقت کا مقبرہ بنوانا۔	۴۶
شیخ محمد تقی رح کی قبر بنوانا۔	"
اولادِ شیخ کی خدمت	۴۷
نیک کاموں میں مدد کرنا	"
قبولِ خلائق	"
حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات	"
وجد و ذوق	۴۸
کرامت	"
دریا کی طغیانی سے محفوظ رہنا	"

Marfat.com

وفات کے بعد کرامت	۴۸
خواب میں زیارت	〃
ارشادات	۴۹
معترفینِ کمالات	۵۰
اولاد	〃
یارانِ طریقت	۵۱
تاریخ وفات	۵۲
قطعہ تاریخ	〃
مادۂ تاریخ	〃
سجرۂ تاریخ نقرائے خواجہ بخت جمال	〃
۱۰۔ شیخ بدیع الزماں بخشی رح	۵۳
نام ولقب	〃
قوم و وطن	〃
رجال الغیب میں داخل ہونا۔	〃
اوصاف	〃
۱۱۔ شیخ برخوردار ہرل رح	۵۴
نام ولقب	〃
نسب نامہ	〃
خاندانی حالات	〃
شیخ برخوردار کا واقعہ بیعت	۵۷
نوشاہی تاج عطا ہونا	〃
خلوت میں عبادت	〃

Marfat.com

زیارتِ شیخ	۵۸
اوصافِ شیخ	"
خدماتِ شیخ	"
تعمیرِ روضہ شاہ جہان رح	"
اولادِ نوشاہِ عالی جاہ رح کی خدمت	"
اولادِ نوشہ صاحب رح سے محبت	۵۹
سیرِ پشاور	"
تاثیرِ صحبت	"
مال وجاہ	"
تملیک نامہ	۶۰
رہن نامہ	۶۱
لاوعوت نامہ	"
کرامات	۶۲
ایک وقت میں کئی جگہ پر موجود ہونا	"
طیِ زمین	"
کشفِ قلوب	"
مُربی قانونگوئے کا شرابی ہونا	۶۳
جسپت رائے نوجدار کا معزول ہونا	۶۴
مولف (شرافت) کو زیارت	"
تبرکات	۶۵
اولاد	"

Marfat.com

یارانِ طریقت	۶۵
تاریخِ وفات	۶۶
مدفن	〃
تعمیرِ روضۂ اقدس	〃
روضۂ شریف کے کتبے	۶۷
شجرہ	〃
دیوان خانے	۶۸
عرس شریف	〃
قطعہ تاریخ	〃
قطعہ دیگر	۶۹
مادۂ تاریخ	〃
اولاد کا مختصر تذکرہ	〃
انتباہ	۷۲
۱۲- بی بی کستی رح	۷۳
صاحبِ ہوش ہونا	〃
۱۳- شاہ بُلاق دھونیج رح	۷۴
واقعہ بیعت	〃
خلافت	〃
اشتغال بحق	〃
زیارتِ غوثیہ کا وظیفہ	۷۵
کرامت	〃

Marfat.com

	علیبی سوار	۷۵
	توصیف	"
	یارانِ طریقت	"
	مدفن	"
	نذرانہ درگاہ	"
۱۴-	میاں بلاول سیالکوٹی رح	۷۶
	بلندی مراتب ۔ کشفِ احوال	"
۱۵-	شیخ بوٹے شاہ صاحب رح	۷۷
	شجرۂ فقرائے بوٹے شاہ رح	"

پ

۱۶-	بی بی پرانی مطربہ رح	۷۸
	مرشد کی نگاہ سے پاک ہو جانا	"
	خوش آوازی	"
	آنکھوں میں شیخ کا جلوہ	۷۹
	شہمیر قلندر لاہوری رح کے پاس جانا	"
	اولاد	"
	مدفن	"
۱۷-	شیخ پکھو صاحب رح۔	۸۰
	شیخ کی خدمات	"
	دریا سے پایاب گذرنا	"
	ایک شخص کو دریا سے پار گذارنا	۸۱

Marfat.com

تاریخ وفات ۸۱

انتقال مزار شریف ″

مادۂ تاریخ وفات ″

ت

۱۸۔ شیخ تاج الدین حفظانہ بیلدنی ″ ۸۲

خصبہ بیلدل کی تاریخ ″

ننہال ۸۳

تربیت ″

بیعت وخلافت ″

اخلاق وعادات ۸۴

روایت رسالہ احمد بیگ ″

روایت تذکرہ نوشاہی ″

کمالات ″

شجرہ اولاد شیخ تاج الدین صاحب ؒ ۸۵

انتساب ″

ٹ

۱۹۔ میاں ٹھوٹھو میراسی ۸۶

ج

۲۰ شاہ جمال پٹی والے ؒ ۸۷

ابتدائی حالات ″

پٹی میں ورود ″

Marfat.com

پٹی کی آبادی	۸۷
واقعہ بیعت	۸۸
خلافت واجازت	〃
ورع وتقوے	۸۹
اولاد	〃
یارانِ طریقت	〃
مدفن	〃
شجرۂ فقرائے شاہ جمال پٹی والے رح	〃
شجرہ فقرا متعلقہ صفحہ	۹۰
۲۱- سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم رح	۹۲
سید جمال اللہ مورخین کی نظروں میں	〃
اولاد	۹۳
قطعہ تاریخ - از گنجینہ سروری	
۲۲- چوہدری جیا ساکن کیسلیانوالہ رح	۹۴
۲۳- شیخ حافظ جیون شاہ چاہلی رح	۹۵
ابتدائی حالات	〃
تعلیم وتربیت	〃
واقعہ بیعت	〃
آداب شیخ	〃
سواری سے پرہیز	۹۶
عطائے خلافت	〃
چاہل کی آبادی کی تاریخ	〃

Marfat.com

امانت کا سپرد ہونا	۹۷
درگاہِ رحمانیہ کی جاروب کشی	"
کرامات	"
دیوار چلانا	"
بیٹے کو بُری نظر کی سزا دینا	"
وفات کے بعد کرامات	"
پیشگوئی اول	"
پیشگوئی دوم	۹۸
دفینہ خزینہ ملنا	"
تبرکات	"
اولاد	۹۹
یارانِ طریقت	"
قصیدہ مدحیہ از شرافت	۱۰۰
تاریخ وفات	۱۰۱
مدفن	"
تعمیر روضہ	"
مسجد۔ دیوانخانہ۔ کنواں اور عرس	"
مادۂ تاریخ وفات	۱۰۲
اولاد کا مختصر تذکرہ	"
انتساب	۱۰۷
شجرہ فقرائے باباجیون شاہ سے متعلقہ صفحہ	"

Marfat.com

چ

۲۴۔ دیال چوہڑ اکبرآبادی رح ۱۰۹

ح

۲۵۔ شیخ حبیب اللہ سوہدروی رح ۱۱۰

دنیا سے نفرت "

استغراق ۱۱۱

نیکوکار ہونا "

زہد و حیات "

خ

۲۶۔ نواب خان زمان خان کابلی رح ۱۱۲

۲۷۔ میاں خیرانہ بنگالی رح ۱۱۲

واقعہ فیضیابی "

د

۲۸۔ شیخ دلیل شاہ ساکن کیلیانوالہ رح ۱۱۵

شعر گوئی "

اولاد "

۲۹۔ شیخ دیندار کوہستانی رح ۱۱۶

مردان حق سے تھے۔ "

ر

۳۰۔ شیخ رحمان قلی سوہدروی رح ۱۱۵

نام و لقب "

Marfat.com

واقعہ بیعت	۱۱۷
فرمانِ شیخ کی پابندی	۱۱۸
گھر بیٹھے حصہ لینا	〃
صاحبِ دید ہونا	〃
واقعہ شہادت	〃
تاریخ شہادت	۱۱۹
مادۂ تاریخ وفات	〃
۳۱۔ حافظ شیخ رحمت اللہ شاہ صاحب بیگووالیہ رح	۱۲۰
نام و نسب	۱۲۱
واقعہ بیعت	۱۲۲
نعمائے شیخ	〃
خدماتِ شیخ	۱۲۳
ریاضت و مجاہدہ	〃
سلطان الاذکار جاری ہونا	〃
اخلاق و عادات	〃
اولادِ شیخ سے عقیدت	۱۲۴
سوانحات	۱۲۵
پیر بھائیوں کی روداد	〃
مقامات	۱۲۶
منتہائے ولایت	〃
سجیا پیر کی نیابت	〃

Marfat.com

تطبیقِ ہند	۱۲۶
حضورِ محمدی	〃
کرامات	۱۲۷
پانی پر چلنا	〃
غائبانہ کلام سن لینا	〃
کشفِ احوال	〃
کشفِ قلوب	۱۲۸
برزخی حالات سے آگاہی	〃
زیارتِ کعبہ کرانا	〃
بیمار کا صحت پانا	〃
چڑیوں کا مرنا اور زندہ ہونا	〃
لڑکا پیدا ہونے کی دُعا	۱۲۹
بدکاری سے بچانا	〃
ایک فاحشہ عورت کا تائب ہونا	〃
ایک درویش کو مستفیض کرنا	۱۳۰
دشمنوں سے محفوظ رہنا	〃
دعبدحالت کا ظہور	۱۳۱
دلاور کو فتح کی دُعا	〃
میر مجملہ کو فتح کی دُعا	۱۳۲
مرزا کو فتح کی دُعا	〃
حملہ آوروں کا پراگندہ ہونا	۱۳۳

Marfat.com

غائبانہ پہرہ دینا	۱۳۳
پوتے کو جن سے بچانا	″
دو قیدیوں کا رہا ہونا	۱۳۴
عبدالہادی کا قید سے رہا ہونا	″
شاہ حسین کا قید سے رہا ہونا	″
مہر سنگھ کا قید سے رہا ہونا	۱۳۵
ایک عورت کا مالِ تھ منصور رام ہونا	″
نگاہِ عبرت	″
ایک گستاخ کا سزا پانا	″
آپ کی بیفرمانی کا خمیازہ	۱۳۶
ایک مخالف کا سزا یاب ہونا	″
ایک بیفرمان کا قتل ہونا	″
ایک اویسی درویش کا فیض سلب کرنا	۱۳۷
ایک ہندو درویش سے مقابلہ	″
تصرفات	۱۳۸
شیر کا مسخر ہونا	″
ایک وقت میں متعدد جگہوں پر ظہور	۱۳۹
مختلف صورتوں میں متشکل ہونا	″
شیر کی صورت میں متشکل ہونا	۱۴۱
طیِ زمین	″
دلوں پر تصرف	۱۴۲

Marfat.com

اجسام پر تصرف	۱۴۲
اذہان پر تصرف	"
بلدن پر تصرف	"
درختوں پر تصرف	۱۴۳
قوی التصرف ہونا	"
شمالی صورت میں ملنا	۱۴۴
اولاد	"
یاران طریقت	"
ادبیات - از مولانا اشرف فاروقی	۱۴۵
۱ - مخمس	"
۲ - مخمس	۱۴۸
۳ - مسدس	۱۴۹
۴ - غزل	۱۵۱
واقعہ وفات	"
تاریخ وفات	۱۵۲
مدفن	"
تاریخ وفات از تذکرۃ الرحمت	"
مادہ ہائے تاریخ	"
۳۲ - شاہ رحیموں بادشاہ سارو کی والا رح	۱۵۳
کرامات	"
کشف قلوب	"

Marfat.com

	بخار والوں کا تندرست ہونا	۱۵۴
	ایک کھتری کا دولتمند ہونا	"
	یاران طریقت	"
	مدح شریف از صداقت گنجاہی رح	"
	تاریخ وفات	۱۵۵
	مدفن	"
۳۳	شیخ رحیم شاہ شہبازپوری رح	۱۵۶
	کشود فیض	"
	شہبازپور میں قیام	"
	مدفن	"
۳۴	میاں رستم رح	۱۵۷
	کمالات	"
	وفات	"

نما

۳۵	میاں زینال سیالکوٹی رح	۱۵۸
	ختم شریف مشایخ	"
	کرامات	"
	گنج رسول	"
	ایک غائب کو لانا	"
	اولاد	۱۵۹
	یاران طریقت	"

Marfat.com

تاریخ وفات ۱۵۹

مادہ تاریخ وفات "

شجرہ اولاد میاں رینیاں سیالکوٹی رح "

امتہ باہ ۱۶۱

س

۳۶- میاں سعدالدین منصبدار رح ۱۶۲

درگاہِ شیخ میں منظوری "

۳۷- حاجی سعداللہ رح ۱۶۳

۳۸- حافظ سعداللہ قصوری رح ۱۶۴

واقعہ بیعت و خلافت "

جوشِ عشق ۱۶۵

سوانحات "

مدفن "

۳۹- شیخ سلطان ڈوگر رح ۱۶۶

توسیعت "

اہل تمیز ہونا "

ش

۴۰- میاں شادی کیلیانوالہ رح ۱۶۷

ابتدائی حالات "

بیعت و خلافت "

پیر بھائیوں کی تکمیل کرنا "

Marfat.com

کرامات ۱۶۸

بوجھ کا سر سے اوپر ہوا پر چلا آنا ″

مُردوں کو زندہ کرنا ″

اولاد ۱۶۹

سدفن ″

اولاد کا مختصر تذکرہ ″

انتباہ ۱۷۰

۱۴۔ سید شاہ شریف تلونڈی والے رح ۱۷۱

خاندانی حالات ″

واقعہ بیعت ۱۷۲

توحید میں رنگا جانا ″

خلافت پانا ۱۷۳

غلبہ عشق ″

تلونڈی میں وُرُود ″

شیخ کا آپ کی حمایت کرنا ۱۷۴

نکاح ″

یارانِ طریقت ″

تاریخ وفات ″

شجرہ فقرائے شاہ شریف متعلقہ صفحہ ″

۱۵۔ شیخ شہمیر قلندر لاہوری رح ۱۷۶

نام ولقب ″

Marfat.com

نسب نامہ	۱۷۶
تاریخ ولادت وطفولیت	۱۷۷
تعلیم	〃
لاہور میں وُرُود	〃
تدریس	〃
تعمیر مسجد	۱۷۸
مولانا نور محمد مدقق سے ملاقات	〃
مولانا جان محمد کے پاس جانا	۱۷۹
بیعتِ طریقت	〃
لاہور میں قیام	۱۸۰
عطائے لقب شہبیر قلندر اور اجرائے لنگر	〃
لنگر خانہ	〃
عبادت وریاضت	۱۸۱
سخاوت وایثار	〃
غذا	〃
مشتبہ طعام سے پرہیز	〃
صبر وشکر	۱۸۲
اخلاق وعادات	〃
دعوت قبول کرنا	〃
فتوحات قبول کرنا	〃
غوثِ اعظم رح کا عشق واحترام	〃

Marfat.com

حضرت نوشہ صاحب رح کی اولاد کی خدمات	۱۸۳
اولادِ پیر کی خدمت	"
پیر بھایوں سے میل جول	۱۸۴
اشعار خوانی	"
فارسی اشعار	"
رخصتی اشعار	"
کپڑے پہننے کے وقت	۱۸۵
عام اشعار	"
کرامات	۱۸۵
کشفِ قلوب	۱۸۸
کشف کونی	"
آئندہ واقعات کی خبر دینا	"
مغیبات پر اطلاع	۱۸۹
شیطانی خطرات سے بچانا	"
باطنی نظر کھولنا	۱۹۰
غائبانہ توجہ کرنا	"
مولانا فیض اللہ کو قاضی بنانا	"
تبرک کی تاثیر	"
مجاز کو حقیقت سے تبدیل کرنا	"
آپ کی توجہ سے وجد ہونا	۱۹۱
ذوق و شوق کی توجہ	"

Marfat.com

علماء کی زبان بندی	۱۹۱
ایک غائب کو حاضر کرنا	"
ایک دُور افتادہ کو واپس لانا	۱۹۲
مفقود الخبر کو واپس لانا	"
سفر در گھوڑی کا واپس آنا	"
نکاح ہونے کی دُعا	"
یک چشم بچہ پیدا ہونا	۱۹۳
درازی عمر کی دعا	"
دولتمندی کی دعا	"
مقدمہ فتح ہونے کی دعا	"
علما کو عشق کا مزہ چکھانا	۱۹۴
مخالفوں کا خراب ہونا	"
ایک بے فرمان کو سزا ملنا	"
ایک احسان فراموش کا بیمار ہونا	۱۹۵
نگاہِ غیرت	"
سلبِ فیض	"
ایک عورت کے حمل بلا پیدا ہونا	"
وفات کے بعد کرامات	۱۹۶
خوف دُور کرنا	"
نور محمد کو امداد کرنا	"
ملفوظات	"

Marfat.com

نیکی کرنے کی ترغیب	۱۹۶
پوتے کو نصیحتیں کرنا	〃
منزلِ مقصود سے کام ہے	۱۹۷
ارشادات	〃
مقالات	〃
مقولہ ہائے قلندر	۱۹۸
معترفینِ کمالات	۱۹۹
بیویاں اور اولاد	〃
یارانِ طریقت	۲۰۰
مدح شریف ۔ از شیخ پیر کمال لاہوری رح	۲۰۵
واقعہ وفات	〃
قبر کی جگہ طلب کرنا	〃
جنازہ کے لئے کہنا	۲۰۶
محبوبِ حقیقی کا شوق	〃
فقیروں کی نیض	〃
استشہاد	〃
آخری وصیتیں	〃
آخری لمحات	۲۰۸
تجہیز و تکفین	〃
تاریخ وفات	〃
قطعہ تاریخ وفات از تحائف قدسیہ	〃

Marfat.com

	مادہ تاریخ وفات	۲۰۸
۴۳	مولانا شیخ محمد سوہدروی رح	۲۰۹
	وطن وتعلیم	〃
	بیعت وخلافت	۲۱۰
	آداب شیخ	〃
	عقیدتِ شیخ	۲۱۱
	عبادت وریاضت	〃
	مسجد تعمیر کرانا	〃
	کرامات	۲۱۲
	قطعہ زمین کو سونا بنانا	〃
	آزمائش کرنے والوں کا سزا پانا	〃
	ایک مرید کو غرق ہونے سے بچانا	〃
	کمالات	۲۱۳
	یارِ طریقت	〃
	مدفن	〃

ص

۴۴	شیخ صادق بگھووالی رح	۲۱۴
	قوم ووطن	〃
	شیخ کی مہربانی	〃
	تاثیرِ زبان	〃
	مدفن	۲۱۵

Marfat.com

۴۵۔ صوفی شیخ صالح محمد۔ چنّنیاں والہ رح	۲۱۷
نام ولقب	"
نسب نامہ	"
خاندانی حالات	"
واقعہ بیعت	"
خلافت واجازت	۲۱۸
چنّنیاں میں وُرُود	"
آدابِ شیخ	"
تین چلے کرنا	"
زمین کا عطیہ ملنا	"
ابتدائے طریقت اور تجدید فیض	"
کرامت	۲۱۹
شیر کا مسخر ہونا	"
اولاد	۲۲۰
یارانِ طریقت	"
تاریخِ وفات	"
تدفین	"
تعمیرِ روضہ	۲۲۱
دیوان خانے اور مسجد کی تعمیر	"
عرس شریف	"
مادہ تاریخ وفات	"

Marfat.com

شجرہ اولاد شیخ صالح محمد رح	۲۲۱
انتساب	۲۲۴
۴۶۔ حافظ صدیق قصوری عاشقِ حضوری رح	۲۲۵
نام ولقب	″
مولد ومسکن	″
واقعہ بیعت	″
حالاتِ باطنی کا انکشاف	۲۲۶
خلافت واجازت	″
عاشق حضوری کا لقب پانا	″
شہیر قلندر سے مکالمہ	″
یار طریقت	۲۲۷
تاریخ وفات	″
مدفن	″
شجرہ نقرائے حافظ صدیق رح متعلقہ صفحہ	″
ع	
۴۷ میاں عابد سنگھروی رح	۲۲۹
ولنبلونکم بشیئ من الخوف والجوع	″
ذکرِ آبی	″
معترفینِ کمالات	۲۳۰
مریدِ مخلص	″
زمانہ حیات	″

Marfat.com

۴۸۔	میاں عبدالجلیل نوشہروی رح	۲۳۱
	اولاد	〃
	مدح شریف ۔از شیخ پیر کمال لاہوری رح	〃
	تاریخ وفات	۲۳۲
	مادہ تاریخ	〃
۴۹۔	شیخ عبدالرحمٰن حفظانہ ہیلانی رح	۲۳۳
	اوصافِ کمال	〃
	اولاد	۲۳۵
	دعائے خیر	〃
	زمانۂ حیات	〃
	شجرۂ اولادِ شیخ عبدالرحمٰن حفظانہ رح	〃
	انتساب	۲۳۶
۵۰۔	شیخ حاجی عبدالرحمٰن شاہجہان آبادی رح	۲۳۷
	سفرِ حج	〃
	دہلی میں رہائش	〃
	اخلاق وعادات	۲۳۸
	مواقب المناقب کی تالیف کرانا	〃
	روایتِ واقعات	۲۳۹
	مقامات۔	〃
	مقامِ شکر	〃
	کرامات	〃

Marfat.com

دشمنوں کا سزا پانا	۲۳۹
تصنیف	۲۴۰
مثنوی مخزنِ گنجِ راز	〃
معترفینِ کمالات	〃
اولاد	۲۴۲
یارانِ طریقت	〃
مدح شریف - از علامہ صداقت کنجاہی رح	〃
زمانہ حیات	۲۴۴
مدفن	〃
۵۱۔ قاضی عبدالرحمٰن لاہوری رح	۲۴۵
خاندانی حالات	〃
واقعہ بیعت	〃
خلافت و ولایت	۲۴۶
ترکِ دنیا	〃
مسجد قاضی صاحب	〃
کرامت	〃
مردہ زندہ کرنا	〃
یارانِ طریقت	〃
مدفن	〃
شجرہ فقرائے قاضی عبدالرحمٰن لاہوری رح متعلقہ صفحہ	〃

Marfat.com

۵۲ - میاں عبداللہ خادم رح ۲۴۸

روایت رسالہ "

شاہ عصمت اللہ کو چچا صاحب کا پیغام پہنچانا "

۵۳ - شیخ عثمان درویش رح ۲۵۰

خدمات شیخ "

۵۴ - شیخ عجائب چھینہ چنبھلی رح ۲۵۱

بیعت طریقت "

خاندانی حالات "

واقعۂ وفات "

مدفن ۲۵۲

۵۵ - سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان برخورداری رح ۲۵۳

۵۶ میاں علی قوال بھرتی والے رح ۲۵۴

خدمات شیخ "

اولاد "

غ

۵۷ - شاہ غریب گاجر گولیہ رح ۲۵۵

نسب نامہ "

خاندانی حالات "

ترک وطن ۲۵۶

واقعہ بیعت "

خدمات شیخ "

Marfat.com

آدابِ شیخ	۲۵۶
خلافت پانا	〃
خدمتِ خلق	۲۵۷
عُرس کا مقرر ہونا	〃
کرامات	〃
آنکھوں میں گرم سلائی پھیرنا	〃
ایک وقت میں کئی جگہ پر موجود ہونا	۲۵۸
اونٹ کی ٹانگ درست کرنا	〃
وفات کے بعد کرامات	〃
بارش ہونا	〃
روئیدہ جاری ہونا	〃
خارش دُور ہونا	۲۵۹
کمالات	〃
اولاد	〃
یارانِ طریقت	〃
تبرکات	۲۶۰
تاریخ وفات	〃
مدفن	〃
مادۂ تاریخ وفات	〃
شاہ غریبؒ کی اولاد کا مختصر تذکرہ	〃
انتساب	۲۶۳

Marfat.com

۵۸۔ شیخ غلام حسین مُغل چھاپوی رح	۲۶۴
۵۹۔ مولانا شیخ محمد اکرم غنیمت کنجاہی رح	۲۶۵
نام و نسب اور وطن	″
واقعہ ولادت	۲۶۶
تحصیلِ علوم	۲۶۷
بیعت طریقت	″
عشق غوثیہ	۲۶۸
ابتدائی طرزِ زندگی	″
شاعری	۲۶۹
شہرت در دلعزیزی	″
ظرافتِ طبع	۲۷۰
رباعی	″
سیر و سیاحت کا شوق	″
زیارتِ بغداد کا شوق	″
سیر کابل کا شوق	″
سیر کشمیر کی تمنا	″
محبوبانِ کشمیر کی قدر دانی	″
سفرِ شاہجہان آباد اور ہر خوش کی ملاقات	۲۷۱
بدیہہ گوئی	۲۷۳
عہدہ داری	″
وطن کی محبت	″

Marfat.com

غنیمت کا وطن	۲۷۳
کرامات	۲۷۸
مولانا غنیمت مورخین کی نظر میں	۲۷۹
۱ کلمات الشعراء - سرخوش	"
۲ ہمیشہ بہار - اخلاص	"
۳ روضۃ الصفویہ - محمد احسان	۲۸۰
۴ مجمع النفائس - خان آرزو	"
۵ مخزن الغرائب - احمد علی ہاشمی	۲۸۱
۶ نشتر عشق - عشق	"
۷ سلسلۃ الاولیا - محمد صالح کنبوہ	۲۸۲
۸ تذکرہ حسینی - دوست	"
۹ ۸ مرآۃ آفتاب نما	"
۱۰ مخزن پنجاب - غلام سرور لاہوری	"
۱۱ شعر العجم فی الہند - اکرام الحق	۲۸۳
۱۲ فارسی گو ہندو شعراء - عابدی	"
۱۳ آثار پارسی - دختر ایرش	۲۸۵
۱۴ اردو انسائیکلو پیڈیا	"
۱۵ بیاض دارستہ	۲۸۶
تصنیفات	"
دیوانِ غنیمت	"
غزل	"

Marfat.com

مثنوی نیرنگِ عشق	۲۸۷
آغازِ مثنوی	۲۸۸
مثنوی نیرنگ عشق کے چند قلمی نادر نسخے	۲۸۹
پہلا نسخہ	〃
دوسرا نسخہ	۲۹۰
تیسرا نسخہ	〃
چوتھا نسخہ	۲۹۱
پانچواں نسخہ	〃
انتساب	〃
انتساب	۲۹۷
چھٹا نسخہ	〃
قطعہ تاریخ کتابت نسخہ ششم	۲۹۸
اردو ترجمہ نیرنگِ عشق	〃
پنجابی ترجمہ نیرنگِ عشق	〃
شرحِ نیرنگِ عشق	〃
پہلی شرح	〃
دوسری شرح	۲۹۹
جوابات نیرنگِ عشق	۳۰۰
۱ دستورِ بیعت	〃
۲ شمعِ محافل	۳۰۱
۳ ارژنگِ عشق	〃

Marfat.com

۴	قصیدہ بائی دامیرخاں	۳۰۱
۵	خرابات جنوں	۳۰۲
۶	تفنگِ عشق	〃
۷	آہنگِ عشق	〃
۸	فرہنگ عشق	۳۰۳
	مولانا غنیمت کی اردو شاعری	〃
	مولانا غنیمت کے بارہ میں بعض مورخین کی لغزشیں	〃
۱	مخزن التواریخ - عطا محمد گجراتی	〃
۲	تذکرہ شعرائے کشمیر - راشدی	۳۰۴
	شاہد کا تعارف	〃
	عزیز کا تعارف	۳۰۵
	اولاد	۳۰۶
	شاگردانِ رشید	۳۰۷
	واقعہ وفات	〃
	تاریخ وفات	۳۰۸
	مدفن و تعمیرِ روضہ	۳۰۹
	عرس	〃
	مجاذران درگاہ	〃
	مادۂ تاریخ	〃
	مولانا غنیمت کے متعلق بعض شعرا کے افکار	〃
	برخاکِ غنیمت - از ضیا	〃

Marfat.com

برمزارِ غنیمت از صابر	۳۱۱
تعوقِ غنیمت برگرامی - از عالم	〃
برمرقدِ غنیمت - از صدر	〃
مولانا غنیمت کنجاہی رح کے مزار پر - از احمد	۳۱۲
مرقدِ غنیمت - از راحت	۳۱۳
روضہ تے میلہ از بھولا	۳۱۴
ضمیمہ	۳۱۵
مثنوی مولانا غنیمت	〃
رقعاتِ غنیمت	〃
ف	
۶۰ - سلطان فتح خاں گکھڑ میرپوری رح	۳۱۶
خطابِ سلطانی اور منصب ملنا	〃
تاریخِ فتح خانی	〃
اولاد	۳۱۷
وفات	〃
۶۱ - مُلّا فتح محمد رائکی دالہ رح	۳۱۸
آبائی وطن و تعلیم	〃
واقعۂ بیعت	〃
خلافت و کثرتِ فیضان	〃
۶۲ - شیخ فتوحی جہلمی رح	۳۱۹
۶۳ - سید شاہ فرید بھاکھری لاہوری رح	۳۲۰
تاریخِ ولادت	〃
ابتدائی حالات	〃
واقعہ توبہ اور بیعتِ طریقت	۳۲۱

Marfat.com

ترکِ دنیا	۳۲۳
عبادت و ریاضت	〃
پیر بھائیوں سے محبت	〃
کشفِ احوال	〃
گاؤں آباد کرنا	〃
مقامات	۳۲۳
مقامِ جمعیت	〃
مقامِ فردیت	〃
مکتوب شریف	〃
ہندوی شعر	۳۲۴
معترفینِ کمالات	〃
شاہ فرید مصنفین کی نظر میں	۳۲۵
اولاد	۳۲۶
یارانِ طریقت	〃
تاریخ وفات	۳۲۷
مدفن	〃
قطعہ تاریخ از گنجینہ سروری	〃
مادہ تاریخ	〃
شجرۂ فقرائے شاہ فرید لاہوری رح متعلقہ صفحہ	〃

Marfat.com

ق

۶۴۔ سید حافظ قایم الدین محمد برقندراز پاک پتنی رح ۳۲۹

مولد و موطن ″

واقعہ بیعت ۳۳۰

درگاہِ فریدیہ پر چلہ کشی ″

نوشہرہ شریف جانا ۳۳۲

درگاہِ سچیار پر حاضری ۳۳۳

بیعتِ طریقت ″

دوسرا چلہ اور حضرت غوث اعظم رح کا حضور ۳۳۴

خلافت و اجازت ″

پاک پتن میں درود ۳۳۵

برقندراز کا خطاب ″

فائدہ ۳۳۶

گیسو دراز ہونا ۳۳۷

اولادِ سچیار کو سجادگی دلوانا ″

کثرتِ فیضان ۳۳۸

کرامات ″

وظیفہ کی تاثیر ″

نگاہ کی برقی تاثیر ۳۳۹

اوصافِ کمال ″

اولاد ″

Marfat.com

یارانِ طریقت	۳۴۰
مدحیات	۳۴۲
غزل اول رز مولانا اثر جالندھری رح	〃
غزل دوم 〃	۳۴۳
غزل سوم 〃	〃
تاریخ وفات	〃
مدفن	〃
روضہ شریف	〃
تولیت درگاہ	۳۴۴
عرس شریف	〃
قطعہ تاریخ رز انوار القادر رح	〃
مادہ تاریخ	〃
شجرہ فقرائے حافظ قائم الدین برقندار رح متعلقہ صفحہ	〃
۶۵۔ سید قطب شاہ صاحب رح	۳۴۷
شجرہ فقرائے سید قطب شاہ رح	〃
ک	
۶۶۔ حیاں کالاقوال نوشہروی رح	۳۴۸
نام و عرف	〃
خدماتِ شیخ	〃
اولاد	〃
واقعہ وفات	۳۴۹

Marfat.com

تاریخِ وفات ۳۴۹

مادۂ تاریخ "

شجرۂ اولادِ میاں کالا قوال "

انتساب ۳۵۳

۶۷- شیخ کرم اللہ سیالکوٹی رح ۳۵۴

۶۸- سردار کوسالی سنگھ وزیرِ جمارا جہ ۳۵۵

تاثیرِ توجہ "

شیخ پیر کمال رح کا نظریہ "

گ

۶۹- میاں گوجر ساگری والے رح ۳۵۶

نسب نامہ "

اولاد "

ل

۷۰- مرزا لال بیگ لاہوری رح ۳۵۸

واقعہ بیعت "

نقشبندی اور قادری کا فرق ۳۵۹

کمالات "

م

۷۱- میاں مجاہد رح ۳۶۰

۷۲- شیخ محمد امین کنجاہی رح ۳۶۱

وطن و مقام "

Marfat.com

فضائل و کمالات	۳۶۱
۳۷۔ شیخ محمد پناہ گلہوٹی والرم	۳۶۲
نام و نسب و وطن	〃
واقعہ بیعت	〃
حالتِ جذب	۳۶۳
دریا میں چلہ کشی	〃
خلافت پانا	〃
گوشہ نشینی اور آگ سے محفوظ رہنا	〃
شیخ کی خدمت	۳۶۴
ہندو درویش کو دور کرنا	〃
کرامات	〃
چلہ کی جگہ محفوظ رہنا	〃
خشک لکڑیوں کا سرسبز ہو جانا	〃
وفات کے بعد کرامت	〃
اولاد	۳۶۵
یارانِ طریقت	〃
تبرکات	〃
دو ہڑہ مدحیہ از شاہ دین	۳۶۶
تاریخ وفات	〃
مدفن	〃
مکانات و آبادی درگاہ	〃

Marfat.com

آدابِ درگاہ	۳۶۷
شجرہ منتسبان شیخ محمد پناہ صاحب رح	〃
انتساب	۳۶۹
۷۴۔ سید محمد سعید دولہ ہاشمی رح	۳۷۰
حضرت سچیار صاحب رح کی نصیحت	۳۷۱
فیضِ عام	۳۷۲
تاریخ وفات	〃
مادۂ تاریخ	•
۷۵۔ شیخ محمد فاضل رح	۳۷۳
لاہور میں وُرود	〃
مقبرہ شیخ میں امداد کرنا	〃
شہمیر قلندر کا خدمت میں آنا	〃
شیخ محمد فاضل مورخین کی نظر میں	۳۷۴
۱۔ تذکرہ نوشاہی۔ حافظ ربانی رح	〃
۲۔ تواقب المناقب۔ علامہ صداقت رح	〃
۳۔ تحایف قدسیہ۔ شیخ پیر کمال رح	〃
۴۔ روضۃ النعیمیہ۔ شیخ محمد احسان رح	۳۷۵
۷۶۔ شاہ مراد شرقپوری رح	۳۷۶
نام و نسب	〃
تاریخ ولادت	۳۷۷
بیعت و خلافت	〃

Marfat.com

شرقپور میں وُرُود	۳۷۸
لنگر جاری کرنا	۳۷۹
اولادِ شیخ کی خدمات	〃
مواخات	۳۸۰
رقبہ زمین کے متعلق ایک سرکاری تحریر	〃
کرامات	۳۸۱
ایک سید صاحب کو اولاد ہونا	〃
نانک جیام کو اولاد کی دُعا	〃
حافظ محمد یعقوب کا مسخر ہونا	〃
وجد کی حالت میں پرواز	۳۸۲
مائی ہیر کی ملاقات	〃
تصانیف	۳۸۴
منصونہ کلام	〃
کمالات	۳۸۵
اولاد	〃
یارانِ طریقت	۳۸۶
تبرکات	〃
تاریخ وفات	۳۸۷
مدفن	〃
عرس شریف	〃
مادۂ تاریخ	〃

Marfat.com

۷۷- سید مستان شاہ مجذوب ملتانی رح ۳۸۸

ملتان میں وَرُود "

نماز پڑھانا "

یارِ طریقت "

مدفن "

۷۸- شیخ میر شاہ سلطان بگا شیر لکھنوالی رح ۳۸۹

نام ولقب ونسب "

تاریخ ولادت ۳۹۰

واقعہ پیدائش "

واقعہ بیعت "

عطائے خلافت "

لکھنوال میں ورود "

ذکر الٰہی میں مشغولی ۳۹۱

استغراق شہود ۳۹۲

تحمل وبُردباری "

سجومِ خلائق "

پیر کی اولاد سے محبت ۳۹۳

کرامات "

سکھوں کو دھمکانا "

سکھوں کا قتل ہونا "

میاں میہوں رح کا فیض بند کرنا "

Marfat.com

وفات کے بعد کرامات	۳۹۳
سکھ کا سزا پانا	″
آپ کا جسم صحیح سالم برآمد ہونا	۳۹۴
اولاد	″
یاران طریقت	″
تاریخ وفات	″
مدفن	۳۹۵
عرس شریف	″
مادۂ تاریخ	″
پیر شاہ سلطان رح کے متولیوں کا شجرہ نسب	۳۹۶
انتباہ	۳۹۸
۷۹۔ حاجی الحرمین میاں میہوں شیخپوری رح	۳۹۹
قوم و وطن	″
بیعت طریقت	″
لاہور جانا	۴۰۰
ایک ہندو عورت نے اسلام قبول کیا۔	″
کھٹاروں کو فیضیاب کرنا	″
خلافت پانا	″
حج کی سعادت پانا	″
نیفس کی شہرت	۴۰۱
کرامات	″
مقام فنافی اللہ	۴۰۱

Marfat.com

کرامات ۱۵۱م

اپنے پیر کو اولاد کی دُعا دینا " "

سید محمد سعید کا سزا پانا ۵۲م

سید محمد سعید کو راستہ بھول گیا۔ "

ایک کابلی درویش کا حال سلب کرنا ۵۳م

بھنڈارہ کا کم ہونا "

وفات کے بعد کرامت ۵۴م

ایک ہرن کا غائب ہونا "

معترفینِ کمالات "

اولاد ۵۵م

یارانِ طریقت "

مرحیہ اشعار۔ از مولانا محمد اقتکنجابی رح "

زمانہ حیات "

مدفن "

عُرس "

میاں میہوں کی اولاد کا مختصر تذکرہ ۵۶م

انتساب "

ن

۸۰۔ سید شاہ منتھا سلطان سوہروردی رح ۵۷م

نام ولقب "

نسب نامہ ۵۷م

خاندانی حالات ۵۸م

تحصیلِ علوم ۵۱۰م

Marfat.com

واقعہ بیعت	۴۱۱
تغیرِ احوال	″
عطائے خلافت	۴۱۲
ترکِ دنیا	″
خدماتِ شیخ	″
آدابِ شیخ	۴۱۳
سچیارپیر کی دامادی کا شرف	″
سچیارپیر کی نوازشات	″
پیربھائیوں سے محبت	۴۱۴
تاثیرِ زبان	″
کرامات	″
ملکیتِ ارض	″
شیر کی صورت میں متمثل ہونا	۴۱۵
وفات کے بعد کرامت	″
معترفینِ کمالات	۴۱۶
اولاد	۴۱۷
یارانِ طریقت	″
زمانہ حیات	″
مدفن	۴۱۷
شاہ ننھا سلطان رح کی اولاد کا شجرہ	″
انتباہ	۴۳۰
۸۱۔ شیخ نصیر اسیالکوٹی رح	۴۳۱
حالتِ عجیب	″

Marfat.com

پیر کے فرمان کی تابعداری ۶۲

۸۲ - شیخ نظام الدین حفظانہ بیلانی رح ۴۲۱
کمالاتِ ظاہری و باطنی ۴۲۳
زمانہ حیات "
۶ "
۸۳ - حیال نوشیر سندھی رح ۴۲۳

و

۸۴ - والدہ سید عثمان قصوری رح ۴۲۷
واقعہ وفات "

ھ

۸۵ - صوفی شیخ ہدایت اللہ حفظانہ بیلانی رح ۴۲۸
اوصاف و اخلاق "
کمالات - "
زمانہ حیات "

ی

۸۶ - خواجہ یونس المعروف یوسف سائیں سُویانوالہ رح ۴۲۹
کرامات "
خشک درخت کا سبز ہونا ۴۲۹
قوی التصرف ہونا "
اعضا کا علیحدہ علیحدہ ہونا ۴۳۰
اولاد "
تاریخ وفات "
مادۂ تاریخ "
کتابیات - کتاب ہذا کے ماخذ ۴۵۳
دستخط مولف و کاتب ۴۶۲

Marfat.com

شریف التواریخ

جلد سوم ۳ الموسوم

تذکرۂ النوشاہیہ

حصہ دوم ۲

الملقب بہ

لطائف الاخیار

اس میں اُن بزرگوں کا تذکرہ ہے۔ جو حضرت نوشہ گنج بخش رح کے بالواسطہ مرید ہیں۔ یعنی مریدوں کے مرید ہیں۔ اور دوسری پشت ہیں۔ بترتیب حروف تہجی حالات لکھے جائیں گے۔

سید شرافت نوشاہی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد
و آلہ واصحابہ اجمعین۔

شریف التواریخ کی تیسری جلد موسوم بہ تذکرۃ النوشاہیہ۔ کا یہ دوسرا حصہ ہے۔ اس کا نام لطائف الاخیار رکھا گیا ہے۔ اس حصہ میں ان بزرگوں کے حالات لکھے گئے ہیں۔ جو حضرت قطب الاولیا شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہ العزیز کے مرید المرید ہیں یعنی دوسری نسبت ہیں۔

تحریر فقیر نوشاہی اصلح اللہ حالہ ومالہ۔
ساکن ساہن پال شریف۔ ضلع گجرات
جمعہ۔ ۲۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۹۰ھ
۲۶ مئی سنہ ۱۹۷۰ء
۲۳ جیٹھ سمت ۲۰۲۷ بکرمی

Marfat.com

الف

(۱)

احمد بیگ

حضرت مرزا احمد بیگ لاہوری رح

نام و نسب آپ کا نام احمد بیگ تخلص احمد تھا۔ آپ کا نسب قوم مغل عُرف قتال سے متعلق ہے۔

آپ کے والدین اور ہمشیرہ صاحبہ دولتِ صلاح و تقوٰے سے آراستہ تھے۔ آپ کے والد بزرگوار پہلے شاہی ملازم تھے۔ پھر نوکری ترک کر کے اپنی سکونت شہر سیالکوٹ محلہ نخاس میں مقرر کی۔ ان کے ہمجدی خاندان میں سے مرزا قلیچ خاں کلاں جاگیردار بھیرہ نے ہر چند کوشش کی کہ تم میرے پاس بھیرہ میں رہو۔ تمہارے تمام اخراجات کا ذمہ میں اُٹھاؤں گا۔ لیکن آپ کے والد صاحب چونکہ دنیا سے دل برداشتہ ہو چکے تھے۔ اس لئے اُن کے ساتھ نہ گئے۔ اور سیالکوٹ میں ہی قیام رکھا۔ [1]

بھیرہ کی آبادی مفتی غلام سرور لاہوری رح۔ کتاب مخزن پنجاب ص ۳۰۷ میں لکھتے ہیں۔

"بھیرہ ضلع شاہ پور کے متعلق یہ ایک مشہور شہر اور تحصیل کا مکان ہے۔ عمارت اس کی پختہ و خوشنما ہے۔ کھتری معزز و خواندہ یہاں بہت رہتے ہیں۔ وجہ تسمیہ اس کا یہ ہے کہ ابتدا میں باشندے یہاں کے موضع بھواری جہلم پار کے علاقہ میں آباد تھے۔ بابر شاہ کے عہد میں ۹۳۶ھ / ۱۵۳۰ء میں شیر خاں الموسوم بہ فرید خاں نے اس قصبہ کو ویران کر دیا۔ اس واسطے وہاں کے باشندے جہلم

---

[1] رسالہ الاعجاز المعروف احمد بیگ نسخہ الف ص ۳۸۸ ۔ شرافت

Marfat.com

آکر آباد ہوئے۔ اور یہ قصبہ ان سب بھواریوں نے مل کر آباد کیا۔ اور بھیرہ نام رکھا۔ آہنی ہتھیار بیش قبض۔ بندوق۔ تلوار اور پنجر کی چیزیں و برتن مثل کھرل و گلاس و پیالہ و طشتری۔ اور پیش قبض کے دستے سنگ یشب وغیرہ کے یہاں خوب بنتے ہیں۔ شطرنج کے مہرے و بساط بھی طرح طرح اور رنگ رنگ کے پتھروں کے نہایت مطبوع و خوبصورت بنائے جاتے ہیں۔ نمدے کا فرش بہت تحفہ بن کر دور دور بطور تحفہ بھیجا جاتا ہے۔ لوہار یہاں کے چھری کانٹا ایسا اچھا بناتے ہیں کہ اس میں اور ولایتی چھری کانٹے میں سر مو فرق نہیں ہوتا۔ قصبہ کے باہر ایک قدیمی و پختہ مسجد شیر شاہ بادشاہ کی بنوائی ہوئی موجود ہے۔"

پیدائش کی بشارت | حضرت نوشہ گنج بخش رح جن ایام میں سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ وہاں اپنے درویش شیخ نور محمد صاحب رح کو فرمایا۔ کہ تم کو حکم ہے کہ یہیں اقامت کرو۔ کیونکہ یہاں محلہ نخاس میں ایک شخص ہمارے یاروں سے پیدا ہوگا[۲]۔ اُس کی بو سے محبت اِس سرزمین سے ہم کو آرہی ہے[۳]۔ وہ تمہاری خدمت سے بہرہ یاب ہوگا۔ اور اُس سے بھی اکثر لوگ فیضیاب ہوں گے[۴]۔

چنانچہ اِس بشارت کے مطابق آپ محلہ نخاس میں متولد ہوئے۔ خود مرزا صاحب رح لکھتے ہیں۔

"اگرچہ یاراں خوب خوب شدند لیکن در ظاہر کہ شہرت فقیر بسیار شد مردم آں شخصے را کہ بالا مذکور شدہ فقیر را میدانند"[۵]

علامہ شیخ محمد باہ صداقت گنجاہی رح تواقب المناقب میں لکھتے ہیں۔

"ہمانا ایں بشارت موعود در شانِ میاں احمد بیگ صدقِ وقوع یافت"[۶]

---

[۲] قبل از وقت اطلاع دینا اولیاء اللہ سے ممکن ہے۔ "خواجہ بزرگ نے ایک لڑکے شمس الدین کو تیر و کمان لئے جاتے دیکھا تو فرمایا کہ یہ بادشاہ دہلی ہوگا۔ اور میرے مریدوں میں ہوگا چنانچہ وہ شمس الدین التمش ہوا۔" (تذکرہ اولیائے ہند ج ۱ ص ۱۲)

[۳] ایسا ہی "خواجہ قطب صاحب رح نے اپنی مرقد کی جگہ کو دیکھ کر فرمایا کہ اس سرزمین سے بوئے محبت آتی ہے" (ایضاً ص ۳۹)

[۴] رسالہ احمد بیگ الف میں ۲۹۲ = ص ۳۹۲ = ص ۲۰۹ = [۵] ایضاً ص ۲۹۳ [۶] تواقب المناقب قلمی ص ۱۴۲ = شرافت

Marfat.com

ظاہری تعلیم | آپ بچپن میں شیخ حاجی مکتبدار سیالکوٹی رح کے پاس تعلیم پاتے رہے۔ وہ نہایت عزیز الوجود اور حضرت نوشہ صاحب رح کے یاروں سے تھے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں اُن کا انتقال ہوگیا۔ تمام شاگردوں میں سے آپ کو نہایت غم و افسوس ہوا۔ بڑی ہمدردی سے اُستاد کی تجہیز و تکفین اپنے ہاتھوں کی۔ [۷]

ملازمتِ شیخ | جب آپ کے اُستاد صاحب مرضِ موت میں بیمار تھے۔ تو آپ اُن کی خدمت میں ہر وقت سرگرم رہتے۔ پنکھا ہلاتے رہتے۔ ایک دن شیخ نور محمد صاحب سیالکوٹی رح اُن کی خبر گیری کے لئے گئے۔ تو آپ کے بشرہ سے آثارِ ہدایت دیکھ کر نہایت مہربان ہوئے۔ اور آپ کے حق میں فرمایا کہ یہ لڑکا اہلِ وفا معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ اُس روز سے آپ کو حضرت شیخ صاحب موصوف سے محبت ہوگئی۔ اور گاہ بگاہ اُن کی خدمت میں حاضر ہوکر مستفیض ہوتے رہے۔ [۸]

دہلی جانا | آپ کی ہمشیرہ کلاں بی بی بانو صاحبہ رح اپنے چچا کے بیٹے اور شوہر مرزا افضل بیگ کے پاس شاہجہان آباد میں رہتی تھیں۔ وہ دارا شکوہ کے منصبدار تھے۔ اور خواجہ محمد معصوم سرہندی رح کے مرید تھے۔ نیز آپ کے دوسرے بھائی بھی وہیں ملازم تھے۔ ایکمرتبہ انہوں نے آپ کو وہاں طلب کیا۔ تو آپ کی والدہ صاحبہ آپ کو ساتھ لے کر حضرت شیخ نور محمد صاحب رح کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ وہ اس وقت سیالکوٹ۔ محلہ ہڑاں میں سکونت رکھتے تھے۔ جب آپ حاضر ہوئے تو بہت سے لوگ مجلس میں موجود تھے۔ کھانا آگیا۔ شیخ صاحب رح نے سب حاضرین کو تقسیم کیا مگر کچھ آپ کو نہ دیا۔ ایک شخص نے آپ کے متعلق یاد دہانی کی کہ ان کو بھی حصہ ملنا چاہیے۔ شیخ صاحب رح نے فرمایا کہ یہ شخص ہمارے ساتھ کھانے میں شریک ہوگا۔ چنانچہ آپ کو اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلایا۔ اس کے بعد دہلی کی طرف رخصت کیا۔ [۱۰]

گھوڑوں پر داروغہ ہونا | آپ جب دہلی پہنچے تو اسپانِ خاصہ بادشاہی پر داروغہ مقرر ہوئے [۱۱]

---

۷ سبحۃ المرجان فی آثار ہندوستان ص۳۹۰ ۸ ایضاً ص۳۹۱ ۹ ایضاً ص۳۹۵ ۱۰ ایضاً ص۳۹۵ ۱۱ ایضاً ص۴۰۵ شرافت۔

Marfat.com

کبھی کبھی رخصت لے کر والدہ ماجدہ کی ملاقات کو سیالکوٹ آتے تو حضرت شیخ صاحب رح کی زیارت سے بھی مشرف ہو جایا کرتے بتعدد بار ایسا اتفاق ہوا۔ ۱۲ھ

سیر کشمیر اور راستہ میں زیارت درگاہ نوشاہ عالیجاہ رح سے مشرف ہونا | ایک مرتبہ بادشاہ سیر کشمیر کو گیا۔ آپ چونکہ شاہی ملازم تھے۔ آپ کو بھی ہمراہ جانا پڑا۔ واپسی کے وقت جب شاہی ڈیرہ دریائے چناب سے گذرا۔ تو وہاں درگاہ نوشاہ عالیجاہ رح سے سات کوس نیچے کو کشتیوں کا پل تیار ہوا تھا۔ آپ نے بادشاہ سے اجازت لی کہ میں حضرت نوشہ صاحب رح کی زیارت درگاہ سے مشرف ہو کر کل اتھار کر کے لشکر میں پہنچ جاؤں گا۔ چنانچہ میں اپنے ایک دوست مرزا سہراب بیگ کے گھوڑوں پر سوار ساہنپال شریف پہنچے۔ پہلے زیارت درگاہ شریف کی۔ جو گاؤں سے مغرب کی طرف تھی۔ رات کو سید محمد ہاشم دریادل رح کے ہاں رہے۔ صبح پھر زیارت درگاہ سے فارغ ہو کر روانہ ہوئے۔ چونکہ شاہی ڈیرہ دریا سے گذر کر عین مقابل درگاہ شریف کے ہو گیا تھا۔ اس لئے آپ کشتی پر سے گذر کر لشکر میں پہنچے۔ ۱۳ھ

وجد و ذوق | آپ جب کشتی سے پار اترے تو زیارت درگاہ اقدس۔ اور بوجہات سید محمد ہاشم دریادل رح سے آپ کی حالت دگرگون ہو گئی۔ جب لاہور پہنچے تو وہاں ایک جگہ مجلس سماع قائم تھی۔ آپ کو سن کر ذوق ہوا۔ بیخود ہو کر زمین پر گر پڑے۔ ۱۴ھ

خواب میں والد ماجد کی زیارت | اسی شب کو آپ نے خواب دیکھا کہ سیالکوٹ میں اپنی حویلی کے دروازہ کے قریب جو مسجد تھی۔ اس میں حاضر ہیں۔ آپ کے والد صاحب محراب میں بیٹھے ہیں آپ اور بلا سر و دو تو حور و جب اُن کے روبرو حاضر ہیں۔ آپ کے والد ماجد کا چہرہ دانۂ انار کی طرح سُرخ۔ اور چاند کی طرح چمک رہا ہے۔ جب آپ نے دوبارہ اُن کی طرف دیکھا۔ تو وہ کہتے ہیں۔ بابا کیا دیکھتا ہے۔ میں سُرخرو ہو گیا ہوں۔ اس خواب کے بعد آپ کی حالت دن بدن دگرگون ہونے لگی۔ ۱۵ھ

۱۲ھ ۱۳ھ سیالہ احمد بیگ قلمی الف ص ۳۹۷ ۱۴ھ ۱۵ھ ایضاً ص ۴۰۴ : شرافت۔

Marfat.com

سیالکوٹ اور ساہنیال شریف کا دوبارہ سفر جب آپ شاہجہان آباد پہنچے تو آپ کا دل دُنیا سے سردی پکڑنے لگا۔ چنانچہ دو دو روز تک کوٹھڑی کے اندر پڑے رہتے۔ کسی کام کی خبر نہ ہوتی۔ ایکدن ملتفت خاں اختہ بیگی نے جو آپ کا افسر تھا۔ آپ کو طلب کیا۔ دیکھا کہ بکھرے بال اور مستغرق فی التوحید ہیں۔ پوچھا تمہارا مطلب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے بزرگوں کی زیارت کا اشتیاق ہے۔ اور یہ کام نوکری میں میسّر نہیں ہو سکتا۔ خان صاحب نے کہا کہ میں تم کو رخصت دیتا ہوں۔ تم اپنے بزرگوں کی زیارت کر آؤ۔ تمہارے واپس آنے تک میں تمہاری ملازمت برحال رکھوں گا۔ چنانچہ آپ وہاں سے رخصت ہو کر پیدل چل کر چودہ روز میں سیالکوٹ پہنچے۔ اور حضرت شیخ نور محمد صاحب رح کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ اُن کی رفاقت سے ساہن پال شریف پہنچے۔ اور درگاہِ نوشاہِ عالیجاہ رح کی زیارت۔ اور حضرت سید محمد ہاشم دریادل رح کی ملاقات سے مشرف ہوئے دو ماہ اُن کے پاس رہے۔ اور پھر اپنے وعدہ پر شاہجہان آباد آئے اور اپنی نوکری پر فایز ہوئے۔[16]

اکبر آباد کا سفر شاہجہان آباد سے۔ بادشاہِ وقت اکبر آباد گیا۔ تو آپ بھی اُس کے ہمراہ اکبر آباد پہنچے۔ اور وہاں کئی مرتبہ حضرت شیخ محمد تقی مجذوب الملقب بہ شاہ الف[17] کی زیارت سے مشرف ہوتے رہے جو حضرت نوشہ صاحب رح کے مقبول یاروں سے تھے۔ وہاں آپ کی حالت دگرگوں ہو گئی حالتِ انبساط آپ پر وارد ہوئی۔ یہ غزل آپ نے اُسوقت بنائی۔

غزل۔

تاکہ احمد جامِ خود پُر مے ازاں خم کردہ است — خویشتن در عینِ دریا قطرہ را گم کردہ است

گاہ محو مطلق اندر وحدت و گہ صونی گاہ — چوں قلندر خویش را از سوائے مردم کردہ است

آب سال در ہر چہ اندازی محبت او شود — بادے اکنوں موجِ عرفاں ایں تلاطم کردہ است

جلوۂ او غیر معنی نیست پس معذور دار — کارِ او را یارِ او در یک تبسّم کردہ است

ذوق و شوقِ کل حرفہ پیدا کرد فارغ شد ز غم — تاکہ احمد جامِ خود پُر مے ازاں خم کردہ است[18]

---

[16] رسالہ احمد بیگ قلمی الف ص۲۰۵ [17] ایضاً ص۳۷۱ [18] ایضاً ص۲۰۹ شرافت

Marfat.com

ارادت کا تعلق | آپ کی ارادتمندی کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔

۱۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آپ بلاواسطہ حضرت نوشہ صاحب رح کے مرید تھے۔ کیونکہ حضور نے فرمایا تھا۔ کہ ہمارے یاروں سے یہاں ایک شخص پیدا ہوگا۔ [۱۹]

۲۔ بعض لوگ کہتے تھے۔ کہ آپ حضرت سید محمد ہاشم دریادل کے مرید تھے۔ [۲۰]

۳۔ شیخ پیر کمال لاہوری رح نے آپ کو حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب رح بھڑیوالہ کا مرید لکھا ہے۔ تحایف قدسیہ میں ہے۔ کہ جسوقت حضرت پاک صاحب رح احتساب شرعی کے لئے لاہور بلائے گئے۔ تو اُسوقت آپ نواب لاہور کے مقرب تھے۔ آپ نے اُن کو اپنا پیر کیا۔ اور اُن کے قدموں پر سر رکھدیا۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

در آنجا بود احمد بیگ نامے — کہ بودہ عبد رحماں را غلامے
مقرب بود با نواب بسیار — نمودہ پیشش دے سر جملہ اظہار
کہ پیر من چناں محوست مدہوشش — کہ از غیر خدا شد چشم و رُو پوشش
بپایش سر نہاد و قدم بوسید — چو قبلہ دید حالش سجدہ در زید [۲۱]

۴۔ خود مرزا احمد بیگ صاحب اپنے آپ کو شیخ نور محمد سیالکوٹی رح کا مرید لکھتے ہیں۔

۵۔ علامہ شیخ محمد ہاشم صدر الدین قنجاہی رح نے بھی تواقب المناقب میں آپ کو شیخ نور محمد کا مرید لکھا ہے۔ [۲۲]

ترکِ ملازمت | اگرچہ بتصریح کہیں ترکِ ملازمت کا ذکر نہیں آیا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ جب آپ پر ذوق و شوق کا غلبہ ہوا۔ تو آپ نے نوکری ترک کردی۔ اپنے شیخ کی خدمت میں رہنا اختیار کیا۔ چنانچہ ایک مرتبہ اُن کے ہمراہ پاپیادہ ساہنڈپال شریف بھی گئے۔ [۲۳]

آپ کے حال پر یاروں کا رشک | آپ پر ایسی حالت وارد تھی۔ کہ آپ کے پیر بھائی رشک کرتے تھے۔

---

[۱۹] رسالہ احمد بیگ قلمی نسخہ الف ص ۴۰۹ [۲۰] ایضاً ص ۴۰۸ [۲۱] تحایف قدسیہ قلمی ص ۲۲۰
[۲۲] تواقب المناقب قلمی ص ۱۴۶ [۲۳] رسالہ مذکور ص ۲۹۷ شرافت

Marfat.com

ایک مرتبہ میاں بلاول مکتسبدار نے حضرت شیخ نور محمد صاحب رح کی خدمت میں التماس کی کہ مجھ پر ایسی نظر ہو کہ میرا حال مرزا احمد بیگ جیسا ہو جائے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہر شخص کو اُس کی استعداد کے مطابق حال دیا جاتا ہے چنانچہ شیخ صاحب رح نے اس پر توجہ کی تو وہ برداشت نہ کر سکا۔[۲۴]

خلافت پا کر لاہور جانا | آپ اپنے شیخ کے حضور میں رہ کر کمالاتِ ظاہری اور باطنی سے معمور ہوئے۔ تو آپ کو شیخ نور محمد صاحب رح نے خلعتِ خلافت و اجازت سے سرفراز فرما کر لاہور جانے کا حکم دیا۔ آپ اُن کے حسب الارشاد لاہور جا کر سکونت گزین ہوئے۔ اور وہیں آپ کا سلسلہ ارشاد جاری ہوا۔[۲۵]

اپنے شیخ کی آخری خدمات | جب حضرت شیخ نور محمد صاحب سیالکوٹی رح مرض الموت سے بیمار ہوئے۔ تو انہوں نے مرزا صاحب کو یاد فرمایا۔ آپ فوراً لاہور سے روانہ ہوئے۔ اور خدمتِ شیخ میں پہنچے۔ کئی روز تک خدمات انجام دیتے رہے جس روز انہوں نے انتقال کیا۔ اُس سے پہلے رات کو آپ کے حق میں فرمایا۔

"میاں احمد بیگ جو کچھ تمہارا حصہ تھا۔ تجھے دے دیا گیا ہے۔ میں تجھ سے راضی ہوں، اور حضرت حاجی نوشہ راضی اور شاہ سلیمان راضی۔ اور خدا تعالیٰ راضی ہے"[۲۶]

مشائخ وقت سے استفاضہ | حبس زمانہ میں آپ شاہجہان آباد میں رہے۔ وہاں آپ کی حویلی کے متصل حضرت شاہ نعمت اللہ خدا نما نقشبندی رح کا مکان تھا۔ جو اکابر مشائخ وقت سے تھے۔ اُن کی زیارت سے مشرف ہوتے رہے۔ اُس وقت آپ کی عمر اٹھارہ سال تھی۔[۲۷]

۲ دو مرتبہ سید عبداللہ مجذوب نوشاہی لاہوری رح کی زیارت سے شاہجہان آباد میں مستفیض ہوئے۔[۲۸]

۳ حضرت شاہ الف الموسوم بہ شیخ محمد تقی مجذوب نوشہروی رح کو اکبر آباد میں دیکھا۔ اور چند بار نوشہرہ میں بھی زیارت کی۔[۲۹]

---

۲۴ رسالہ احمد بیگ قلمی نسخہ الف ص ۲۹۳ ۲۵ ایضاً ص ۲۹۶ ۲۶ ایضاً ص ۳۰۰ ۲۷ ایضاً ص ۳۰۸ ص ۳۲۱ ۲۸ ایضاً ص ۳۷۶ ۲۹ ایضاً ص ۳۷۱ = شرافت۔

Marfat.com

۴ حضرت قاضی رضی الدین کنجاہی رح کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ [۳۰]

۵ حضرت قاضی خوشی محمد کنجاہی رح کی صحبت سے فیضیاب ہوئے۔ [۳۱]

۶ حضرت شاہ عبدالرحمٰن پاک صاحب بھڑکوالہ رح آپ پر کمال مہربانی رکھتے تھے۔ [۳۲]

۔ آپ نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے کہ میں تمام اکابر یارانِ حضرت نوشہ صاحب رح کی ملاقات سے مشرف ہوا ہوں۔ [۳۳]

حضرت نوشہ صاحب رح سے تعشق آپ کو اپنے دادا پیر حضرت نوشہ گنج بخش رح کے ساتھ نہایت محبت اور عقیدت تھی۔ رسالہ کے دیباچہ میں لکھتے ہیں۔

"الحق کہ در خاندانِ قطب الاولیا حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ قادری ذکر بزرگاں گفتن و شنیدن خاصیتِ اسم اعظم دارد کہ بمجرد اصغائے نامہائے پیرانِ پاکباز عاشقِ صادق را حالت رو نماید بدگر دیگراں را در اربعینات ہم حاصل نتواند شد" [۳۴]

یہ بات سچ ہے کہ قطب المشایخ حضرت نوشہ گنج بخش قادری رح کے خاندان میں بزرگوں کا ذکر کرنا اور سننا اسم اعظم جیسی خاصیت رکھتا ہے محض پیرانِ پاکباز کے اسمائے گرامی سننے سے عاشقِ صادق کو ایسی حالت ولد ہوتی ہے کہ دوسرے لوگوں کو کئی چلے کاٹنے سے حاصل نہیں ہو سکتی۔

اور اپنے رسالہ میں جہاں حضرت نوشہ صاحب رح کی حضرت سخی بادشاہ رح سے پہلی ملاقات کا ذکر کرتے ہیں۔ وہاں اس مقام کو محلِ اجابت یقین کرتے ہوئے اپنے لئے دعا مانگتے ہیں۔

"الٰہی برکتِ ایں ساعت کہ محب با محبوب راسخ پیوستند این احمد فقیر را در زمرۂ فقرا راسخ گرداں بحرمت النبی وجوانمردان" [۳۵]

اے خداوند۔ اس نیک گھڑی کی برکت سے جس میں عاشق اور معشوق آپس میں ملے۔ حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جوانمردوں کی طفیل اس احمد فقیر کو درویشوں کی جماعت میں راسخ بنا۔

---

[۳۰] رسالہ احمد بیگ قلمی نسخہ الف ص ۲۶۲ [۳۱] ایضاً ص ۲۶۱ [۳۲] ایضاً ص ۲۳۹ [۳۳] ایضاً ص ۲۸۵۔

[۳۴] ایضاً ص ۲ [۳۵] ایضاً ص ۱۱۰ شرافت۔

Marfat.com

حضرت پاک صاحب رح کی امداد کرنا | جس زمانہ میں آپ لاہور میں مقیم تھے۔ ایکمرتبہ حضرت شاہ عبدالرحمٰن بھڑوالہ رح کو سماع سننے کے الزام میں احتساب کے واسطے لاہور طلب کیا گیا، قاضیوں نے اُن کے خلاف ہنگامہ برپا کیا تھا۔ آپ نوآب لاہور کے مقرب تھے۔ آپ نے حضرت پاک صاحبؒ کی کافی مدد کی، اور اُن کو ہمارے کپڑے اور جوتا بطور ہدیہ دے کر رخصت کیا۔[۳۶]

سید نصرت اللہ پر توجہ | جس زمانہ میں حضرت نوشاہ عالیجاہ رح کے پوتے صاحبزادہ سید نصرت اللہ محدث خلف الصدق حضرت سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق رح سیالکوٹ میں پڑھتے تھے۔ اُن دنوں آپ لاہور سے اپنے شیخ کی ملاقات کو آئے۔ اور چند روز تک صاحبزادہ صاحب نے آپ کی صحبت کی تو آپ کی توجہ سے اُن کو وجد و ذوق ہونے لگا۔ اور صاحب تاثیر ہو گئے۔[۳۷]

خواب کا سچا ہونا | جب آپ شاہجہان آباد میں تھے۔ تو خواب دیکھا کہ حضرت سید محمد ہاشم صاحب رح نے ایک فقیر کو مار کر بھگا دیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ فقیر اُسی روز غیرت ہاشمی سے مر چکا تھا۔[۳۸]

قاضی خوشی محمد کا مقام معلوم کرنا | جس زمانہ میں آپ شاہی لشکر میں تھے۔ تو خواب میں قاضی خوشی محمد کنجاہی رح کے مقام سے آپ کو مطلع کیا گیا۔ آپ نے بتایا کہ وہ صاحب جمعیت ہیں۔[۳۹]

شعر گوئی | آپ کو شعر کہنے میں بھی کمال تھا۔ رسالہ اللہ عجاز میں آپ کی کئی نظمیں درج ہیں۔ جو طوالت کے خوف سے درج نہیں کی گئیں۔ آپ کا ایک شعر کتاب تذکرہ مخزن الغرائب سے نقل کیا جاتا ہے۔ وہ لکھتا ہے۔

"میرزا احمد ایں بیت ازوست ؎

میسّر کے شود وصلِ تو اے آرامِ جاں ما را
کہ از خویشاں ترا بیم ست از بیگانگاں ما را

---

[۳۶] تحایف قدسیہ قلمی صفحہ ۲۲ [۳۷] رسالہ احمد بیگ قلمی الف صفحہ ۲۶۶ [۳۸] ایضاً صفحہ ۲۴۹ [۳۹] ایضاً صفحہ ۲۶۱ شرافت

Marfat.com

تصنیف

آپ نے اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے زمانہ میں ۱۱۰۷ھ / ۱۶۹۶ء میں ایک کتاب فارسی زبان میں تصنیف کی، جس میں خاندانِ نوشاہی کے بزرگوں کے حالات درج کیئے۔ آج تک جہاں تک معلوم ہو سکا ہے۔ نوشاہی خاندان کا کوئی تذکرہ اس سے پہلے کا دستیاب نہیں ہو سکا۔ گویا پہلی کتاب یہی ہے۔ اس کے بعد جتنی کتابیں تالیف ہوئیں سب کا ماخذ یہی ہے۔ اس کا نام الاعجاز المعروف رسالہ احمد بیگ ہے حضرت مرزا صاحب رح نے حضرت نوشاہ عالیجاہ کے فرزندوں اور خلیفوں کی بالمشافہہ زیارتیں کیں۔ اور اُن کی زبان سے حالات ترتیب دیئے۔

دیباچہ کتاب رسالہ الاعجاز کتاب رسالہ کا آغاز اس طرح پر ہوا ہے۔

"سپاس منزہ از قیاس، و ستایش قدسی اساس۔ سزاوار واجب الوجودست کہ عقول رصد بندان عالم ہیولانی۔ و رسائی فہوم زیج شناسان ہیئات امکانی۔ در ادائے حمد و ثنائے لا متناہی کبریائے او ہیچ ست۔ و سررشتہ علوم وجودیان ممکنات کہ از بارگاہ قدس بکارخانہ انس رسیدہ۔ در دریافت امواج بحار دقائق حقائق او ہیچ در ہیچ۔ ہر چند کہ عقل در کمال جولانش ست۔ در معرفت جلال او دلیلش ست۔ و جبریل امین در رفعت حمد او صد گام اگر زند ہنوز در صف اول در پیشش ست" الخ

روایان رسالہ الاعجاز مرزا احمد بیگ صاحب رح نے اس کتاب میں حضرت نوشہ صاحب رح کے بلا واسطہ یاران کبار۔ اور بالواسطہ مریدوں کی زبان سے یہ تذکرہ مرتب کیا ہے۔ اس کے رُوات اور اُن کی منقولہ روایات کو یہاں بیان کیا جاتا ہے۔

۱۔ اعزہ بسیار۔ یعنی بہت سارے لوگوں سے ایک روایت: حضرت نوشہ صاحب رح نے اپنے تصرف سے لوح محفوظ پر نو سو روپیہ لگان لکھوا دیا۔

۲۔ اعزہ جمہور۔ یعنی سارے لوگوں سے ایک روایت: ساہنپال کی وفات۔ اور اُس کے بیٹوں کو شاہ ہاشم دریادل رح نے دشمنوں سے بچایا۔

Marfat.com

۳۔ برخوردار۔ بحرالعشق۔ سید حافظ۔ فرزند اکبر حضرت نوشہ گنج بخش رح (صاحبزادہ دالا گوہر)
دو روایتیں ۔ ۱۔ جھنڈا فوارعہ کی زمین کا حضرت نوشہ صاحب رح کے تصرف سے پیمائش میں
کم ہونا۔

۲۔ مولانا عبدالقادر ملکوالی رح کا واقعہ حضرت نوشہ صاحب رح کی نگاہ سے
سب لوگوں کو وجد ہونا۔

۴۔ بلادل مکتبدار سیالکوٹی رح۔ ملا = مرزا احمد بیگ رح کے مقام پر فائز ہونا۔

۵۔ پیر محمد سچیار نوشہروی رح۔ شیخ = خواجہ فضیل کا مرید ہونا

۶۔ تاج الدین بن حافظ معموری ھیلانی رح (نوامدہ حضرت نوشہ صاحب رح
۱۔ احمد معمار کو آرہ لگنا۔

۲۔ ایک مفلوج کا درگاہ حضرت نوشہ صاحب رح سے تندرست ہونا

۷۔ جمال اللہ سید حافظ۔ بن سید حافظ محمد برخوردار بحرالعشق رح (نبیرہ حضرت نوشہ صاحبؒ)
حافظ برخوردار صاحبؒ کا سوتے ہوئے گلستان سعدی رح کی غزل پڑھنا۔

۸۔ جیا۔ ساکن کیلیانوالہ۔ چوہدری = شیخ تاج محمود سلیمانی رح کی دعا سے مینہ برسنا۔

۹۔ جیون مطرب رح۔ میاں = اس سے کئی کرامتیں منقول ہیں۔ (از دخوار قہا شنیدہ شدہ)

۱۰۔ خوشی محمد کنجاہی رح۔ قاضی =
۱۔ حضرت نوشہ صاحب رح کے تصرف سے گرم ریت کا ٹھنڈا ہونا
۲۔ حضرت نوشہ صاحب رح کے انقباض کو دور کر کے راضی کرنا۔

۱۱ رحمت اللہ عارف ابن سید حافظ محمد برخوردار بحرالعشق رح (نبیرہ حضرت نوشہ صاحبؒ)
۱۔ بروریت رحمت اللہ نونی رح۔ حضرت نوشہ صاحب رح کے تصرف سے
اس کا شفا پانا۔ اور ہر ایک چیز سے صدائے اسم ذات مسموع ہونا۔
۲۔ سید حافظ محمد برخوردار صاحب رح کے تصرف سے غلہ کا چھپ جانا۔

Marfat.com

۱۲ رضی الدین۔ قاضی۔ کُنجاہی رح =

۱ بروایت حضرت نوشہ صاحب رح حضرت شاہ سلیمان رح کی ملاقات کا واقعہ۔

۲ حضرت نوشہ صاحب رح کا علم حاصل کرنا۔ بیعت۔ سُکر اور صحو کا واقعہ۔

۳ حضرت نوشہ صاحب رح کا تین ماہ تک بیخودی اور استغراق کی حالت میں رہنا۔

۴ حضرت نوشہ صاحب رح کی توجہ سے اپنا بیماری سے شفا پانا۔

۵ حضرت نوشہ صاحب رح کا خواب میں شیخ حُسام الدین کو بھگانا۔

۶ قاضی خوشی محمد رح کا بیمار ہونا اور شفا پانا۔

۷ قاضی رضی الدین کا نالہ بُدھی پر حضرت نوشہ صاحب رح کی باطنی امداد سے چوروں سے بچ جانا۔

۸ حضرت نوشہ صاحب رح کی وفات۔ اور صاحبزادہ محمد سعید رح کی تربیت۔

۹ بروایت شیخ بابا۔ خواجہ فضیل کا اپنے مریدوں کی پیدائش سے پہلے خبر دینا۔

۱۰ بروایت حضرت نوشہ صاحب رح۔ اُن کی زندگی کے حالات بیان کرنا۔

۱۳۔ سعد اللہ۔ حاجی = بروایت شیخ عبد الحمید گوجر رح۔ ان کی تعلیم۔ واقعہ بیعت۔ اور محمد صادق پٹواری کا فیضیاب ہونا۔

۱۴۔ شخصے (یعنی ایک شخص) بروایت سید محمد ہاشم دریا دل رح حضرت نوشہ صاحب رح کا قحط کے زمانہ میں مونج کاٹنا۔

۱۵۔ عبد الدائم۔ شیخ = حضرت نوشہ صاحب رح کے تصرف سے قندھار فتح ہونا۔

۲۔ حضرت نوشہ صاحب رح کی وفات پر خواجہ فضیل کا مزار شریف پر آنا۔

۱۶۔ عبد الرحمٰن پاک صاحب۔ شیخ۔ بھڑیوالہ رح حضرت نوشہ صاحب رح کے کنواں کو چلانا۔ اور اُن کے گھر کا کاروبار کرنا

۱۷۔ عبد اللہ چومکھی۔ شیخ = شاہ قادیوان رح کے تصرف سے کُتوں (درندوں) کا مسخر ہونا۔

Marfat.com

۱۸۔ عبداللہ خادم۔ شیخ رح

۱۔ اکبر آباد کے ایک درویش کا سید شاہ علی تسم دریادل رح سے مستفیض ہونا۔

۲۔ چوری شدہ بیلوں کا شاہ علی تسم دریادل رح کے تصرف سے مل جانا۔

۱۹۔ عبدالواحد بن رحیم داد۔ شیخ سلیمانی بھلوالی رح (نبیرہ شاہ سلیمان نوری رح)

حضرت سخی شاہ سلیمان رح کی کرامت سے مطلع آفتاب کا معلوم ہونا۔

۲۰۔ عبدالوہاب بن تاج محمود۔ شیخ سلیمانی بھلوالی رح (نبیرہ شاہ سلیمان نوری رح)

۱۔ حضرت شاہ سلیمان رح کا فقر و فاقہ

۲۔ حضرت شاہ سلیمان رح کا ایک وقت میں متعدد جگہ پر حاضر ہونا۔

۲۱۔ عنایت اللہ زاہد۔ سید بن سید حافظ محمد برخوردار ابحر العشق رح۔ (نبیرہ حضرت نوشہ صاحبؒ)

بروایت والد خود شاہ برخوردار رح۔ حضرت نوشہ صاحب رح کے تصرف سے

ناہلیوں کا گر پڑنا۔

۲۲۔ فتح محمد۔ ملا رامکی والا رح۔

اقتساب کے واسطے حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب رح کے پاس آنا۔ اور

مرید ہو جانا

۲۳۔ فتح محمد۔ شیخ سیالکوٹی رح۔ بروایت شیخ عبدالوہاب متقی قادری شاذلی رح۔ حضرت

نوشہ صاحب رح کا سفر لاہور۔ اور شیخ متقی رح کی پیشگوئی۔

۲۴۔ فضیل کابلی رح خواجہ۔ حضرت نوشہ صاحبؒ کا ارشاد حضرت پاک صاحب رح کے متعلق

کہ یہ شیر ہو گا۔

۲۵۔ کرم اللہ سیالکوٹی رح۔ شیخ ابن شیخ نور محمد سیالکوٹی رح

شیخ رحیم داد بن سخی شاہ سلیمان نوری قادری بھلوالی رح کا شہر

سیالکوٹ میں جانا۔

Marfat.com

۲۶۔ محمد آفتاب شیخ بن شیخ تاج محمود سلیمانی بھلوالی رح (نبیرہ شاہ سلیمان نوری رح)

۱۔ شاہ سلیمان رح کا لمحۃ البصر میں سدا کنبو میں جانا اور واپس آنا۔

۲۔ شیخ تاج محمود کے مخالف ملا غازی کو سزا ملنا۔

۲۷۔ محمد امین میاں لاہوری رح حضرت نوشہ صاحب رح کے تصرف سے غیبی کشتی پر سے گزرنا۔

۲۸۔ محمد تقی مولانا۔ بروایت شیخ جمال ساکن کیلیانوالہ رح

۱۔ حضرت نوشہ صاحب رح کی خدمت سے مستفیض ہونا۔

۲۔ وجد و سماع کے خدمتہ کا خواب میں جواب پانا۔

۲۹۔ محمد شفیع شیخ بن شیخ عنایت اللہ سلیمانی بھلوالی رح

شیخ رحیم داد رح کی بد دعا سے سپاہی کو سزا ملنا۔

۳۰۔ معصوری حافظ بیلانی رح

۱۔ شاہ مسکین سے گفتگو اور قیامت کے روز ہر گروہ کے علم ہونے کا جواب۔

۲۔ حضرت نوشہ صاحب رح کی پیغمبانی سے بدیع الزمان عامل گجرات کا قتل ہونا۔

۳۔ حضرت نوشہ صاحب رح کے تصرف سے سوہج کا ٹھیر جانا۔ اور چوہوں کا مرنا۔

۳۱۔ نعمت اللہ خدا نما رح نقشبندی دہلوی رح

حضرت نوشہ صاحب رح کے مریدوں کو آسیب نہیں ہو سکتا۔

۳۲۔ نور محمد سیالکوٹی رح شیخ۔

۱۔ حضرت نوشہ صاحب رح کا شاہ سلیمان رح کی زیارت سے مشرف ہونا۔

۲۔ محبت شیخ۔ امامت نماز۔ خلافت۔

۳۔ بروایت حضرت نوشہ صاحب رح آنجناب رح کو گھوڑی ملنا۔ اور زیارت شیخ سے مشرف ہونا۔

۴۔ حضرت شاہ سلیمان رح کا اپنے فرزندوں کو حضرت نوشہ صاحب رح کے

Marfat.com

سپرد کرنا۔ اور نوشہرہ میں رہنے کا حکم دیا۔ اور بزرگان معاصرین پر

فضیلت۔

۵۔ بروایت حضرت نوشہ صاحب رح واقعہ تلقین۔

۶۔ بروایت چوہدری ساکن دیوداں۔ ایک بیمار کا شفا پانا۔

۷۔ حضرت نوشہ صاحب رح کا اپنے شیخ سے دریافت کرنا کہ آپ کے مرید

کہاں کہاں ہیں۔

۸۔ شاہ سلیمان رح کی وفات پر حضرت نوشہ صاحب رح کا بھلوال تشریف جانا

مراقبہ کرنا اور صاحبزادوں کو مستفیض کرنا۔

۹۔ حضرت نوشہ صاحب رح کا شاہ صدر رح کو کامیاب کرنا۔

۱۰۔ بلوچ خوشابی کی نابینا عورت کا حضرت نوشہ صاحب رح کی تصرف سے

بینا ہو جانا۔

۱۱۔ حضرت نوشہ صاحب رح کے تصرف سے دریا کا پیچھے ہٹ جانا۔

۱۲۔ اپنی خدمات کا بیان۔ اور تقرر سیالکوٹ۔

۳۳۔ ملہتم دریادل سید فرزند اصغر حضرت نوشہ گنج بخش رح۔

۱۔ حضرت نوشہ صاحب رح کا بزرگ کرامت شاہ ملہتم رح پر لحاف ڈالنا۔

۲۔ شیخ نور محمد سیالکوٹی رح کی خدمات کا بیان۔

۳۴۔ یاران نور محمد سیالکوٹی رح

شیخ نور محمد سیالکوٹی رح کے تصرف سے ایک قیدی کا رہا ہونا۔

رسالہ احمد بیگ نسخہ ب۔ جو عبدالکریم پشاوری رح کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ اس میں

حضرت سید صالح محمد نوشاہی رح چک سادہ والے کے ذکر میں دو راویوں کے نام زیادہ پائے جاتے

ہیں۔

۱۔ بارو کھڑ میاں۔ اپنے خواب میں سید صالح محمد رح کو حضور نبوی میں دیکھنا۔

Marfat.com

۲۔ برغلق۔ مرزا۔ حضرت سچیار صاحب رح کا سید صالح محمد صاحب رح کی زیارت کے لئے آنا۔

رسالہ ہذا کی تجدید اوّل | رسالہ احمد بیگ کو بیس[۲۰] سال کے بعد ۱۱۲۶ھ / ۱۷۱۴ء میں علامہ محمد باہ صدر قت کنجاہی رح نے رنگین فارسی میں تبدیل کیا، اور بعض حالات کا اضافہ کر کے اُس کا نام نواقب المناقب رکھا۔ ایک جگہ لکھتے ہیں کہ میں نے اپنے بچپن میں مرزا صاحب رح کو پشاور میں دیکھا بھی تھا۔

"الحمد للہ کہ یکبار رقم مجموعۂ نیاز در عالم طفلی آں چشم و چراغ دودۂ روشندلاں را در پیشاور دیدہ پردۂ زجاجی دیدہ را برنگ قندیل کعبہ مظہر نور و علےٰ نور ساخت"[۴۰]

رسالہ ہذا کی تجدید ثانی | ۱۱۴۶ھ / ۱۷۳۳ء میں رسالہ احمد بیگ کے بوسیدہ اور پراگندہ اور ناتمام اوراق حضرت سید حافظ محمد حیات صاحب بانی خلف الصدق سید حافظ جمال اللہ صاحب فقیہ اعظم رح نوشاہی برخورداری کو ملے۔ انہوں نے اس کا دیباچہ و خاتمہ لکھا۔ اور بعض حالات میں کافی اضافہ کیا۔ اسی کتاب کو تذکرہ نوشاہی کہا جاتا ہے۔

مدح گوئی | مرزا صاحب رح نے رسالہ میں حضرت نوشہ صاحب رح کی مدح میں جابجا اشعار لکھے ہیں۔ یہاں ایک غزل لکھی جاتی ہے۔ غزل

شاہبازِ مُلکِ شاہی شاہِ ما ست — حکمش از مہ تا بماہی شاہِ ما ست
جانب ہر کس کہ دید او مست شد — حق نمودن کارِ حق آگاہِ ما ست

حضرتِ حاجی شہ عالم پناہ — روئے او محرابِ قبلہ گاہِ ما ست
قدرتش بیں چوں بسنجی نامِ او — گر بُرد کس گو شاہم راہِ ما ست
ما نمیخواہیم جز دیدارِ او — دیدنِ او مال و مُلک و جاہِ ما ست
گر کند در بندگی خود قبول — نفس و شیطاں دو غلامِ درگہِ ما ست
شیوۂ او سرفرازی دادن ست — بر درِ او سر نہادن راہِ ما ست
احمدِ عاجز بگرداب او فتاد — میکشد آں کس کہ او ملّاحِ ما ست[۴۱]

---

[۴۰] نواقب المناقب قلمی ص ۱۲۶ [۴۱] رسالہ احمد بیگ قلمی الف ص ۶۲ شرافت

Marfat.com

اولاد آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱۔ مرزا قتال خاں شاہجہان آبادی رح

۲۔ مرزا لطف اللہ بیگ لاہوری رح

ان دونو کے حالات اسی کتاب کے تیسرے حصہ میں ذکر کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ

یارانِ طریقت اگرچہ آپ کے مریدوں کے نام تصریح کہیں نظر سے نہیں گذرے مگر ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کے دونو فرزند آپ سے ہی فیضیافتہ تھے۔

ان کے علاوہ حضرت نوشہ صاحب رح کے پوتے سید نصرت اللہ محدث رح اگرچہ اپنے والد بزرگوار حضرت سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق رح کے مرید تھے۔ لیکن تربیت و تکمیل مرزا صاحب رح سے پائی۔ جیسا کہ علامہ صداقت رح نے تواقب المناقب میں لکھا ہے۔

"میاں نصرت اللہ در شکستِ نفسِ کافر از لشکرِ توجہ میاں احمد بیگ مدد یافت" ۴۲ھ

زمانہ حیات مرزا احمد بیگ رح کی تاریخ وفات کا یقینی پتہ نہیں چل سکا۔ لیکن یہ معلوم ہے کہ آپ ۱۱۰۷ھ / ۱۶۹۶ء میں بقیدِ حیات تھے۔ کیونکہ اس سال میں آپ نے رسالہ الاعجاز تصنیف کیا ہے۔ اور سالِ تصنیفِ تواقب المناقب ۱۱۲۶ھ / ۱۷۱۴ء سے پہلے وفات پا چکے تھے۔ علامہ صداقت رح نے آپ کا نام نامی "میاں احمد بیگ کلاب تراہ" لکھا ہے۔

آپ کی سکونت لاہور میں تھی۔ غالباً مدفن بھی وہیں ہوگا۔

تاریخ وفات اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی سابنیالوی قدس سرہٗ نے اپنے قلمی بیاض فیض محمد شاہی جلد ہشتم ص ۳۴۵ میں مرزا احمد بیگ کی وفات ۱۱۰۸ھ / ۱۶۹۷ء میں تحریر فرمائی ہے۔

۴۲ھ تواقب المناقب قلمی ص ۱۳۶۔ شرافت۔

Marfat.com

(۲)

اسلام شاہ

سلطان اسلام شاہ گکھڑ؟

والد کا نام اصالت خاں فوجدارِ معظم نگر۔ دادا کا نام سلطان فتح خاں رئیسِ اعظم دان گلی علاقہ پوٹھوہار۔ ولد جبار قلی خاں ولد علی محمد خاں گکھڑ میرپوریہ۔

باپ دادا سے حضرت شاہ فقا دیوان نوشاہی ساگر یوالہ رح کے مریدوں سے تھے۔ اور اس علاقہ کی ریاست و سرداری انہیں کی دعا سے اس خاندان میں آئی۔[1]

اسلام شاہ رح دیوان احمد خاں میرپوری کے ہاتھ سے شہید ہوا۔ زائرادہ دنی چند نے کتاب کیگوہر نامہ میں لکھا ہے۔

"درین ایام کہ دیوان احمد خاں میرپوریہ بکھیع پرگنہ اسلام شاہ خلفِ سلطان اصالت خاں را بجان کشت۔ نوکران و ناکسیں ہمیشہ بر نمکِ مالکان جانفشاں میتوند زائرادہ برجناتھ فرزند بندہ مستمند دنی چند کہ نوکر و غلام اسلام شاہ بود بجد و جہد بندگان سلطان مبارز خاں رجوع یافتہ دادخواہاں گردید"[2]

ان دنوں میں کہ دیوان احمد خاں میرپوریہ نے پرگنہ کے لالچ میں سلطان اصالت خاں کے فرزند اسلام شاہ کو جان سے مار ڈالا۔ چونکہ وفادار ملازم مالکوں کا حق نمک ادا کرنے میں جان دینے سے بھی دریغ نہیں کرتے اس لئے میرا دنی چند کا بیٹا زائرادہ برجناتھ جو اسلام شاہ کا نوکر و غلام تھا۔ سلطان مبارز خاں کی خدمت میں پہنچ کر دادخواہ ہوا۔

"درین ایام" کے لفظ سے ثابت ہوتا ہے کہ جن دنوں کیگوہر نامہ تصنیف ہوا۔ انہیں دنوں میں اسلام شاہ رح کی شہادت واقع ہوئی۔ تو وہ سنہ ۱۱۳۷ھ تھا۔

سنہ ۱۹۶۵ء

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی صفحہ ۳۴۶ - ۵ کاتب نے غلطی سے اسلام شاہ کو غلام شاہ لکھ دیا ہے [2] کیگوہر نامہ صفحہ ۱۵۸ مطبوعہ پنجاب اردو اکادمی لاہور

Marfat.com

(۳)

اسمٰعیل

حافظ اسمٰعیل قصوری ؒ

آپ حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی ؒ کے ارجمند خلیفوں سے تھے۔

علم وفضل آپ صاحبِ علم وفضل۔ قرآن مجید کے حافظ تھے۔ صاحبِ تحائف قدسیہ نے آپ کے نام کے ساتھ حافظ کا لفظ لکھا ہے۔

ع ہم اسمٰعیل حافظ صدق یزداں (ص ۱۴۲)

ع کہ بُد ہمراہ حافظ اسمٰعیلے (ص ۲۱۵)

شہر قصور کی قضا آپ کے متعلق تھی۔ اُس علاقہ میں آپ کا فتوےٰ مقبول تھا۔ شریعت کے سخت پابند تھے۔ غیر شرع لوگوں پر احتساب فرمایا کرتے۔ اپنے علاقہ میں کوئی گویّا یا قوال نہیں رہنے دیا تھا۔ حتّٰے کہ میلوں کے گلوں سے گھنٹیاں بھی اُتروا دی تھیں کہ ان کی آواز سُننی شرعاً ناجائز ہے۔[1]

واقعہ بیعت منقول ہے کہ آپ کی ہمسائگی میں سعد اللہ نام ایک غریب بافندہ رہتا تھا۔ جو حضرت سچیار صاحب ؒ کا مرید تھا۔ اور آپ کے مقتدیوں سے تھا۔ ایک روز میاں الٰہداد المعروف کالا قوال نوشہروی ؒ مع دس آدمیوں کے وہاں پہنچا۔ اور سعد اللہ بافندہ کے گھر رات رہے۔ اُس نے بہت خدمت ومدارات کی۔ اور اُن کے فراغیر چھپا کر اندر رکھ دئیے۔ آدھی رات کے وقت جب سب لوگ سو گئے۔ تو میاں کالا ؒ نے خوش آوازی سے یہ نعتیں پڑھنی شروع کیں۔[2]

---

[1] خزینۃ الفقرا فلی ص ۲۶ [2] ایضاً ص ۲۳ شرافت۔

Marfat.com

؎

یارسولِ عربی شاہسوارِ مدنی ۔۔۔ سبیلِ مکہ و بطحا و سُبیلِ یمنی الخ

؎

اے کہ تیرِ والضحےٰ آمد جمالِ رُوئے تو ۔۔۔ سورۂ اللیل وصفِ زُلفِ عنبر بُوئے تو الخ

اس کی آواز سے حافظ صاحب چونک پڑے۔ اور پتھر کے دو ٹکڑے دیوار کے باہر سے اندر پھینکے تاکہ قوال خاموش ہو جائیں۔ لیکن ان کو اپنے وجد و ذوق میں کچھ معلوم نہ ہوا۔ آخر حافظ صاحبؒ چارپائی پر لیٹے تو وہ اُلٹی ہو گئی۔ تین مرتبہ ایسا ہوا۔ پھر حضرت سچیار صاحب رح مثالی صورت میں سبز لباس پہنے گھوڑے پر سوار ظاہر ہوئے۔ اور فرمایا کہ ہمارے مرید شہوت کے لئے نہیں بلکہ عشق حقیقی کی وجہ سے سماع سنتے ہیں۔ اور جب کہ اُن کے ساتھ فراہیر بھی نہ تھے۔ تو تم نے اُن کو کیوں پتھر مارے۔ یہ کہہ کر غائب ہو گئے۔ حافظ صاحبؒ تائب ہوئے۔ اور سویرے اُٹھ کر نوشہرہ تشریف کو روانہ ہوئے۔ آگے حضرت سچیار صاحب رح دریا پر وضو کر رہے تھے۔ آپ پاؤں پر گر پڑے اور بیہوش ہو گئے۔ حضرت صاحب رح نے تحیۃ الوضو کا دو گانہ ادا کیا۔ اور آپ کے کان میں تین بار درود شریف ہزارہ پڑھا۔ آپ کو ہوش آگئی۔ پھر آپ نے عمدۃ الابرار حضرت پیر سچیار رح کے ہاتھ پر بیعت کی۔ [۳]

خلافت و اجازت | آپ دس دن تک اپنے پیر و مُنیر کے پاس رہے۔ اور ہر طرح کی خدمات بجا لاتے رہے۔ اُن کی توجہات سے آپ کی حالت ترقی پر رہی۔ پھر اُنہوں نے آپ کو خلافت و اجازت سے مشرف فرما کر واپس رخصت کیا۔ [۴]

عبادت و ریاضت | آپ تصور میں تشریف لائے تو دل نے قرار نہ پکڑا۔ آخر اُس کے مضافات میں موضع بھیلہ میں چلے گئے۔ وہاں ایک حجرہ میں داخل ہو کر دروازہ بند کر کے چھ ماہ عبادت میں

---

[۳] خزینۃ الفقر اقلی ص ۲۶ تا ص ۴۲ [۴] ایضاً ص ۴۳ شرافت۔

Marfat.com

مشغول رہے۔ جب باہر آئے تو اہلِ قصور خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا کہ آپ کے بعد مسجد ویران ہو چکی ہے۔ چنانچہ آپ نے پھر دس دن تک اس میں جماعت کرائی۔ لیکن آپ کی طبیعت میں جذب کے آثار بڑھتے گئے۔ اس لئے وہ کام ترک ہو گیا۔ [۵]

جہاد بالنفس | آپ ابتدائے احوال میں طبع امیرانہ رکھتے تھے۔ کپڑا، جوتی بہت نفیس پہنتے۔ ایکمرتبہ نوشہرہ تشریف میں تھے۔ کہ کوئی سوداگر سیاہ کنبل فروخت کرنے کے واسطے وہاں آیا۔ سب لوگوں نے قیمت دے کر خرید لئے۔ مگر آپ کو کوئی پسند نہ آیا۔ تین روز تک کوئی کنبل نہ خریدا حضرت سچیار صاحب رح نے آپ کو نصیحت کی کہ تو تو فقیر آدمی ہے ایسی امیری کیوں؟ اپنے نفس کی مخالفت کرو۔ [۶]

نفس کُش شو کہ راہِ فقر گزید ۔۔۔ مجو دُنیا کہ راہِ مکر گزید

چنانچہ اس کے بعد آپ نے جہاد بالنفس اختیار کیا۔ [۷]

تاثیرِ وعظ | آپ جب کبھی وعظ کرتے یا نماز میں قرأت پڑھتے تو زبان کی تاثیر سے لوگوں کو وجد و ذوق حاصل ہوتا تھا۔ [۸]

بھیلہ میں سکونت | پھر آپ نے اپنی مستقل رہائش موضع بھیلہ میں رکھی۔ اور عام لوگوں کو اپنے فیض سے لبریز فرمایا۔ مدت العمر صائم الدہر اور قائم اللیل رہے۔ امیرانہ طبع نظافت پسند تھے۔ اور سیاہ کنبل رکھتے۔

عشقِ شیخ | آپ اپنے پیر صاحب رح کے بڑے عاشق تھے۔ جب حضرت سچیار صاحب رح کی وفات ہوئی۔ تو آپ نے قبر مبارک کو بوسہ دیا۔ اور سر رکھ کر بڑا روئے۔ اور اپنے ہجران و فرقت کا بخار نکالا۔ [۹]

---

[۵] خزینۃ الفقرا قلمی صفحہ ۲۴ تا صفحہ ۵۱ [۶] تحایف قدسیہ قلمی صفحہ ۱۹۲ [۷] خزینۃ الفقرا صفحہ ۵۱۔

[۸] آپکا قبر پر سر رکھنا سنتِ صحابہ ہے۔ حضرت ابو ایوب انصاری رض نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مزار پر سر رکھا۔ مروان نے روکا۔ تو انہوں نے کہا کہ میں مٹی اور پتھر کے پاس نہیں آیا۔ پیغمبر کے پاس آیا ہوں تعظیم کرنی ہو (مسند ابن حنبل شرافت

Marfat.com

درگاہِ شیخ پرجانا۔ پیر بھائیوں سے محبت | ایکمرتبہ آپ، شہنشہ قلندر لاہوری رح کے ساتھ نوشہرہ تشریف گئے۔ راستہ میں سوہدرہ رہے۔ اور اپنے پیر بھائی شیخ رحمت اللہ عرف رحمت سائیں کی ملاقات کی۔ اور شاہ منتھا سلطان رح کی قبر کی زیارت کی۔ اور اُن کے بیٹے سید جیون شاہ رح کے گھر سے کھانا کھایا۔ [۹]

ارشادات

آپ فرماتے تھے۔

باتنکردن تو پیا کی سُننوں تو پیا کی بات
اور بات کو بات ہے۔ پیا کی بات سو بات

اِس کا ترجمہ فارسی میں شیخ پیر کمال لاہوری رح نے اس طرح کیا ہے۔

چناں بُد قولِ حافظ اسمٰعیلے — اگر گفتے درونِ قال و قیلے
اگر گویم سخن از یار گویم — سمع را ہم سخن از یار جویم
دگر جملہ سخن بیہودہ برجاست — ہر آں سخنے کہ شد از یار برجاست [۱۰]

اولاد | حافظ نورالدین گنجوی رح نے خزینۃ الفقرا میں لکھا ہے کہ آپ کے تین بیٹے تھے [۱۱] لیکن کسی کا نام اُنہوں نے نہیں لکھا۔

مدفن | آپ کا مزار موضع بھیلہ میں ہے۔ جو شہر قصور، ضلع لاہور کے قریب واقع ہے۔

---

[۹] تالیف قدسیہ قلمی ص ۲۱۵ [۱۰] ایضاً ص ۳۱۲ [۱۱] خزینۃ الفقرا قلمی ص ۲۵ شرافت

Marfat.com

(۴)

اصالت خاں

سلطان اصالت خاں گکھڑ

فرزند سلطان فتح خاں منصبدار و رئیس اعظم برگنہ دان گلی علاقہ پوٹھوہار ولد جبار قلی خاں ولد علی محمد خاں گکھڑ میر پوریہ۔

یہ حضرت شیخ فتح محمد قلندر المعروف شاہ فتا دیوان نوشاہی سا گر یوالہ رح کا مرید تھا۔ اُن کی دُعائے باصفا سے معظم نگر کی فوجداری کا عہدہ پایا۔ تذکرہ نوشاہی میں لکھا ہے۔

"اصالت خاں فوجداری معظم نگر یافتہ" [1]

- رائزادہ دُنی چند عُرف بال قانونگوئے۔ کیگو ہر نامہ میں لکھتا ہے۔

"بعد وفاتِ او (یعنی پدرِ خود) سلطان اصالت خاں بمنصب ۳۰۰۰ سہ ہزاری وخطاب سُلطانی دان گلی سرفرازی یافت وایں گکھڑ چند مدت در معظم نگر کہ بملک کچھی واقع ست سمت امواج شائستہ در تقدیم خدماتِ پادشاہ وتادیب گردن کشانِ آں مُلک متمکن ماند" [2]

اپنے والد (فتح خاں) کی وفات کے بعد سلطان اصالت خاں نے سہ ہزاری منصب اور برگنہ دان گلی کی سلطانی کے خطاب سے سرفرازی پائی۔ اور یہ گکھڑ چند مدت تک معظم نگر میں جو کہ کچھی کے ملک میں واقع ہے بڑی قابل فوجوں کے ساتھ۔ بادشاہ کی خدمات بجالانے اور اس ملک کے سرکشوں کی سرکوبی میں مصروف رہے۔

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف صفحہ ۳۴۶ [2] کیگو ہرنامہ صفحہ ۱۸۵ شائع کردہ پنجابی ادبی اکادمی لاہور سنہ ۱۹۶۵ء

Marfat.com

منصب صد ہزاری کا اعزاز کتاب کیگوہر نامہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کو منصب صد ہزاری ۳۰۰۰ ملا تھا۔ اور کتاب بساط مرائے ہنود سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس منصبدار کو یہ اعزاز ملتا تھا۔ اس کو تفصیل ذیل مختلف قسم کی سواریاں اور باربردایاں اور تنخواہ ملتی تھی۔

۱	عراقی گھوڑے	۳۰	(بیس)
۲	مجنس گھوڑے	۲۰	(بیس)
۳	ترکی گھوڑے	۴۰	(چالیس)
۴	یابو گھوڑے	۴۰	(چالیس)
۵	تازی گھوڑے	۴۰	(چالیس)
۶	جنگلہ گھوڑے	۴۰	(چالیس)
۷	شیرگیر ہاتھی	۱۵	(پندرہ)
۸	سادہ ہاتھی	۲۰	(بیس)
۹	منجھولہ ہاتھی	۱۶	(سولہ)
۱۰	کرپہ ہاتھی	۱۴	(چودہ)
۱۱	پھنڈرکیہ ہاتھی	۵	(پانچ)
۱۲	اونٹ باربردار	۵۰	(پچاس)
۱۳	خچر باربردار	۱۴	(چودہ)
۱۴	گاڑی باربردار	۱۰۰	(ایک سو)
۱۵	مالی تنخواہ درجہ اول	۱۷۰۰۰	(سترہ ہزار) [۳]

وفات سلطان اصالت خاں گکھڑ کی وفات ۱۱۳۷ھ سے کئی سال پہلے ہو چکی تھی۔

---

[۳] امرائے ہنود مولفہ منشی محمد سعید احمد مارہروی۔ شائع کردہ انجمن ترقی اردو۔ مطبوعہ عثمانی پریس کانپور ۱۹۱۰ء ص ۳

Marfat.com

(۵)

اللہ بخش

شیخ اللہ بخش جلالپوری رح

ے

مرجع کمال و مظہرِ علم و عمل بداں — مشہور در جلال پور او را شدہ مکاں
بادہ مراد خورد پیاپے ز جامِ عشق — شد سرِ ایزدی ہمہ یک یک بروعیاں
از لطفِ پیر کردہ راہِ سلوک طے — ہر لحظہ بود در رہِ یادِ خدا رواں
یکدم ز یادِ حق نشدے ہیچگہ جدا — او یافتہ ز قربِ نشانی بے نشاں
اشرف ز لطفِ رحمتِ پیرِ مغانِ خویش
نوشید ساغرِ مے در یادِ او نہاں [1] ے

نام و لقب | آپ کا اصلی نام برخوردار مشہور نام اللہ بخش تھا۔

نسب نامہ | آپ کے والد بزرگوار کا نام شیخ صدر الدین تھا۔ ابنِ شیخ برخوردار بن شیخ عبدالکریم بن شیخ الہدین بن شیخ عثمان نور بن شیخ شمس الدین بن شیخ ابراہیم بن شیخ یعقوب تھا۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم القرشی تک منتہی ہوتا ہے۔ [2] ے

خاندانی حالات | آپ کے آبا و اجداد علاقہ پشاور سے ہوتے ہوئے۔ دریائے چناب کے کنارہ پر موضع کل بلوچاں میں سکونت پذیر ہوئے۔ اور پیشہ حلال گاذری اختیار کیا۔ آپ کی ولادت اسی گاؤں میں ہوئی۔ [3] ے

---

[1] کنز الرحمت ص ۱۲۲ [2] [3] بیاض قلمی خاندانی شیخ اللہ بخش جلالپوری ص ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

واقعہ بیعت منقول ہے کہ آپ بچپن سے ہی مستانہ اطوار تھے۔ دُنیادی کاموں سے متنفر رہتے۔ ایکدن کسی عورت نے آپ کے والد صاحب کو کہا کہ لڑکے کو دُکان پر بٹھایا کرو۔ اُنہوں نے کہا میں بہتیرا کہتا ہوں۔ لیکن یہ نالائق ہے نہیں بیٹھتا۔ پھر آپ کو فقیروں۔ عالموں اور حکیموں کے پاس لے جانے لگے۔ کہ اس کا جنون اچھا ہو جائے۔ مگر کہیں سے شفا نہ ہوئی۔ کسی شخص نے بتایا کہ اس کو نوشہرہ شریف میں لے جاؤ۔ چنانچہ والد صاحب آپ کو حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے۔ اُنہوں نے آپ پر نگاہِ رحمت فرمائی۔ اور بیعت سے سرفراز فرما کر عشقِ حقیقی میں کمال کر دیا۔ مولانا محمد اشرف صاحب رح نے لکھا ہے۔

شدہ از ہمہ شوقِ حق سیر سیر ۔۔۔ نمود از صبر توسنِ نفس زیر

خلافت کا حصول مقاماتِ سلوک طے کرانے کے بعد حضرت سچیار صاحب رح نے آپ کو خلافت علما فرمائی۔ اور حکم دیا کہ تمہارا مقامِ ارشاد جلالپور بھٹیاں ہے۔ چنانچہ آپ نے جلالپور میں تو لمن اختیار کیا۔

جلالپور بھٹیاں کی آبادی اس کی آبادی کے متعلق مورخین کے اقوال درج کئے جاتے ہیں۔

(۱)

منشی گنیش داس بڈھیرہ قانونگوئے گجرات نے کتاب چار باغ پنجاب میں لکھا ہے۔

"جلالپور بھٹیاں معمولہ حافظ آباد ۔۔۔ جلالپور بھٹیاں، عملہ حافظ آباد ایک قصبہ ہے قصبہ ایست کہ سردار جلال خاں بھٹی سرپایستِ آنجا مشہور بود۔ آنچہ جلالپور کہنہ قدیم بود آں ویران ست۔ دراں سرزمین

لکہ کنز الرحمت ص ۱۲۲ نیز۔ کتاب مرآۃ الخطوط میں اس کا نام جلالپور چندھڑاں تحریر ہے۔ اشرفت

Marfat.com

سہ موضع آباد اند۔ یکے کوٹلہ کھریاں عرف
انند کہ در انجا مکان پرستشگاہ دیوی کالکا
است۔ موضع دوئم[۲] بہاوالدین کہ در انجا خانقاہ
فقیر بہاوالدین زیارت گاہ است۔ موضع سیوم[۳]
چندھڑ نام دارد کہ زمیندار قوم چندھڑ
بران متقابض بودند۔ جلالپور بھٹیاں کہ بالفعل
شہر ست در سمت ۱۸۱۰ بکرمی محمد یار بھٹی
بنا نہادہ است۔ و ہائے خوب ست اکثر
مردم اہلِ دانش در انجا بودہ اند" [۵]

کوٹلہ کھریاں۔ قوم انند کا۔ کہ وہاں کالکا دیوی
کا مندر ہے۔ دوسرا موضع بہاوالدین۔ کہ وہاں
فقیر بہاوالدین کا دیار زیارت گاہ ہے۔ تیسرا
موضع چندھڑ۔ کہ وہاں قوم چندھڑ کے زمیندار
قابض تھے۔ جلالپور بھٹیاں جو کہ موجودہ شہر ہے
سمت ۱۸۱۰ بکرمی (سنہ ۱۱۶۶ھ / ۱۷۵۳ء) میں محمد یار
بھٹی کا بنا رکھا ہوا ہے۔ اور اچھی جگہ ہے۔
اکثر اہلِ علم لوگ وہاں ہو گذرے
ہیں۔

(۲)

مفتی غلام سرور لاہوری رح۔ کتاب مخزن پنجاب صفحہ ۲۹۱ میں لکھتے ہیں۔

"کوٹ یار محمد المعروف جلالپور بھٹیاں۔ یہ قصبہ متعلق ضلع گوجرانوالہ کے آباد کیا ہوا
زمینداران قوم بھٹی کا ہے۔ عرصہ ایک سو[۱۱۲] بارہ برس کا گذرا ہے۔ کہ مسمی یار محمد زمیندار
قوم بھٹی نے بوقتِ ضعفِ سلطنتِ مغلیہ و حالتِ خودسری اپنی کے یہ گاؤں آباد کیا۔ اور نام اس کا
کوٹ یار محمد رکھا۔ چونکہ اس سے پہلے قصبہ جلالپور اس کے قرب میں آباد تھا۔ اس کا نام بھی
جلال پور مشہور رہا۔ ہنگامِ شورشِ سکھاں میں اس قصبہ کے حاکم نے کسی کی اطاعت نہ کی۔
آخر مہاراجہ رنجیت سنگھ سمت ۱۸۵۹ بکرمی [سنہ ۱۲۱۷ھ / ۱۸۰۲ء] میں حملہ آور ہوا۔ اور زمیندار
یہاں کے لڑائی میں مغلوب رہے۔ رنجیت سنگھ نے قصبہ کو خوب لوٹا۔ اور مالکوں سے ملکیت
چھین لی۔ جب تک رنجیت سنگھ کی سلطنت رہی۔ ملکیت ضبط رہی واپس نہ ہوئی۔ آخر

---

[۵] چار باغ پنجاب قلمی ورق ۱۲۳ موجودہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور ۱۲ شرافت

Marfat.com

جب سرکار انگریزی کا لشکر سردار چتر سنگھ و شیر سنگھ اٹاری والا مفسدان کی سرکوبی کو اس طرف آیا۔ اور اس قصبہ کے زمینداران نے خدمات رسد رسانی کی نمایاں کیں۔ تو سرکار نے اصلی مالکوں کو ان کی ملکیت پر قابض کر دیا۔ ایک خانقاہ نعمت علی شاہ کی اس قصبہ میں ہے۔ جہاں ہر سال میلہ ہوتا ہے یہ بزرگ فقیر خدا رسیدہ قوم کے بھٹی تھے۔ اب ان کی اولاد پانسو پندرہ روپیہ سالانہ وجہ پنشن سرکار انگریزی سے پاتی ہے۔ اس قصبہ کی زمین میں خربوزہ بہت اچھا شیریں ذائقہ دار خوش بو ہوتا ہے۔ پختہ اس کا شہر نیا ہے۔ مکانات شہر کے بھی پختہ بنے ہوئے ہیں۔ ایک ہزار ایک سو ستاسی گھر۔ اور ایک سو تیس دکانیں۔ اور دو ہزار پانسو تراسی مردم شماری ہے۔ قادر بخش نمبردار قصبہ کا ذیلدار مقرر ہے۔"

ریاضت و مجاہدہ | آپ نے بہت بہت ریاضتیں کیں۔ پورے چھتیس سال تک صائم الدہر رہے۔ نفس کے توسن کو رام کیا۔

پیر بھائیوں کی مدد کرنا | ایک مرتبہ حضرت پیار صاحب، ہ کے مریدان قصور اور لاہور۔ نوشہرہ شریف سے واپس رخصت ہوئے۔ جب دزیر آباد پہنچے۔ تو وہاں ان کے جانے سے پہلے کوئی ڈکیتی ہو چکی تھی۔ اس شبہ میں دزیر آباد کے سردار نے درویشوں کے اس گروہ کو گرفتار کر لیا۔ اور ان کے گلے میں رسے ڈال کر درختوں پر لٹکانے کا ارادہ کیا۔ اتفاقاً آپ گھوڑے پر سوار وہاں پہنچ گئے۔

بیامد شاہ اگر بخشش اتفاقے　　شد او را از تماشا اشتیاقے

جب پیر بھائیوں کو اس حالت میں دیکھا۔ تو ایک دوسرے کو وجد ہو گیا۔

ہمہ یاراں بدرد دسوز مشغول　　درآمد وجد اندر جملہ مقبول

جب آپ نے درد سنا تو اس سردار کو بلا کر تنبیہ کی۔ اور فرمایا کہ اگر ہم یہاں نہ آتے۔ تو درویشوں کو ایذا دینے سے تیری عاقبت خراب ہو جاتی۔ چنانچہ اس نے سب کو رہا کیا اور معافی لی۔ [۶ تحائف نقشبندیہ ص ۲۱۲]

Marfat.com

توصیف | مولانا شیخ پیر کمال لاہوری رح نے تحایف قدسیہ میں لکھا ہے۔ کہ آپ کو اسرارِ الٰہی بخشے گئے تھے۔

ع آں بخشش آمدہ بخشیدہ اسرار[۵]

اولاد | آپ کے تین[۳] بیٹے تھے۔

۱۔ میاں عبداللہ شاہ سجادہ نشین۔

۲۔ حافظ دیندار رح

۳۔ حافظ نور محمد رح

یارانِ طریقت | مولانا محمد اشرف صاحب رح نے لکھا ہے ؎

از ایشاں بسے بہرہ در گشتہ اند زراہِ خدا باخبر گشتہ اند[۸]

کتاب تحایف قدسیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ وزیر آباد کا سردار آپ کا مرید تھا۔

؎ مریدش بود آں سردارِ عالی کہ بخشیدہ بطلوماں ابالی[۹]

تاریخِ وفات | شیخ اللہ بخش رح کی وفات اکیسویں[۲۱] رمضان کو بعہد محمد شاہ بادشاہ ہوئی۔

مدفن | آپ کا مزار موضع جلال پور بھٹیاں (کہنہ) تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ میں گاؤں سے مشرقی جانب ہے۔

اولاد کا مختصر تذکرہ

حضرت شیخ اللہ بخش جلال پوری رح کے تین[۳] بیٹے تھے۔ میاں عبداللہ شاہ۔ حافظ دیندار رح۔ حافظ نور محمد رح۔

۱۔ میاں عبداللہ شاہ کے دو[۲] بیٹے تھے۔ امام بخش و غلام محمد۔

۲۔ امام بخش کے دو[۲] بیٹے تھے۔ فیض بخش و سید محمد۔

۳۔ فیض بخش کے پانچ[۵] بیٹے تھے۔ برخوردار۔ کرم بخش عرف کمے شاہ۔ امیر شاہ۔ لال شاہ۔ روڈے شاہ

---

۵ تحایف قدسیہ قلمی ص ۱۴۳ ۸ کنز الرحمت ص ۱۲۲ ۹ تحایف قدسیہ قلمی ص ۲۱۲ شرافت۔

Marfat.com

- برخوردار کا ایک بیٹا صالح شاہ تھا۔
- صالح شاہ کے دو بیٹے تھے۔ حسین بخش۔ قائم دین لاولد۔
- حسین بخش کے چار بیٹے ہوئے۔ میاں شمس الدین۔ عمر الدین۔ غلام نبی اور غلام محمد۔ موخر الذکر تینوں لاولد فوت ہوئے۔
- میاں شمس الدین صاحب اپنے آباؤ اجداد کے سجادہ نشین ہیں علم دوست فقیر منش ہیں ان کی سکونت موضع سرانوالی منگل سنگھ ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔ ۱۳۷۱ھ / ۱۹۵۱ء میں نوشہرہ شریف کے عرس پر مجھے (شرافت کو) ملے تھے۔ نہایت ادب و تعظیم سے پیش آئے۔ یہ شجرہ اولادِ شیخ اللہ بخش رح انہیں سے مجھے ملا۔ ان کے دو بیٹے ہوئے۔ محمد صدیق بچپن میں فوت ہو چکا ہے۔ اور محمد شفیع موجود ہے۔
- محمد شفیع کے دو بیٹے لال شاہ و نواب شاہ موجود ہیں۔
- کرم بخش عرف کے شاہ ولد نیض بخش کے دو بیٹے تھے۔ امام دین و چراغ دین۔ دونو لاولد فوت ہوئے
- امیر شاہ ولد نیض بخش کے تین بیٹے تھے۔ غلام محمد لاولد۔ امام الدین صاحبِ اولاد جان محمد لاولد۔
- امام الدین کا ایک بیٹا اللہ دتہ تھا جو بچپن میں مر گیا۔
- لال شاہ ولد نیض بخش کا ایک بیٹا بھولے شاہ تھا جو لاولد مر گیا۔
- روڈے شاہ ولد نیض بخش کے دو بیٹے تھے۔ قطب الدین۔ نظام الدین لاولد۔
- قطب الدین کے چار بیٹے تھے۔ اللہ دتہ۔ محمد دین۔ رکن الدین۔ شاہ محمد۔
- محمد دین کا ایک بیٹا اللہ دتہ موجود ہے۔
- رکن الدین ولد قطب الدین کے تین بیٹے۔ سراج دین۔ تاج دین۔ اور محمد بخش موجود ہیں۔
- تاج دین کے تین بیٹے محمد دین۔ صالح محمد اور ابراہیم موجود ہیں۔

Marfat.com

- محمد بخش ولد رکن الدین کا ایک بیٹا عبدالرشید موجود ہے۔
- شاہ محمد ولد قطب الدین کا ایک بیٹا فیروز دین نام تھا جو لاولد مر گیا۔
- سید محمد ولد امام بخش ولد میاں عبداللہ شاہ کے دو بیٹے تھے۔ برخوردار۔ اور فتح دین۔
- برخوردار کے چار بیٹے تھے۔ شمس دین۔ علم دین۔ محکم دین اور شرف دین
شمس دین کا ایک بیٹا نبی بخش موجود ہے
علم دین ولد برخوردار کا ایک بیٹا کرم دین موجود ہے۔
محکم دین ولد برخوردار کا ایک بیٹا کرم الٰہی موجود ہے
شرف دین ولد برخوردار کا ایک بیٹا حسن محمد موجود ہے۔
- فتح دین ولد سید محمد کا ایک بیٹا محمد بخش تھا۔

محمد بخش کے تین بیٹے تھے۔ احمد دین۔ امیر دین۔ اور اللہ دتہ۔ تینوں لاولد فوت ہوئے۔

غلام محمد ولد میاں عبداللہ شاہ ولد شیخ اللہ بخش کے دو بیٹے تھے۔ محمد بخش۔ مراد بخش۔

- محمد بخش کے دو بیٹے تھے۔ بوٹا۔ اور مولا داد۔
- بوٹا کے دو بیٹے تھے۔ امام دین۔ رکن دین۔
- امام دین کا ایک بیٹا نبی بخش موجود ہے۔
- نبی بخش کا ایک بیٹا رمضان موجود ہے۔
- مولا داد ولد محمد بخش کا ایک بیٹا غلام محمد نام تھا۔
- غلام محمد کا ایک بیٹا علم دین نام تھا جو لاولد مر گیا۔
- مراد بخش ولد غلام محمد ولد میاں عبداللہ شاہ کے دو بیٹے تھے۔ اللہ جوایا۔ حفظ اللہ لاولد
- اللہ جوایا کے پانچ بیٹے تھے۔ کرم الٰہی۔ نبی بخش۔ نور ماہی۔ مسوح دین۔ اور فتح دین۔
- کرم الٰہی کے چار بیٹے تھے۔ رکن دین۔ محمد دین۔ نظام دین اور امام دین۔
- رکن دین کا ایک بیٹا عبداللہ موجود ہے۔

Marfat.com

- عبداللہ کے چار بیٹے ہوئے حمید احمد، فضل احمد موجود ہیں۔ اور نور محمد و برکت علی بچپن میں فوت ہو گئے۔
- محمد دین ولد کرم الٰہی کا ایک بیٹا اللہ بخش تھا جو اولاد مر گیا۔
- نبی بخش ولد اللہ جوایا کے تین بیٹے کریم بخش۔ دین محمد اور سراج دین شہر گوجرانوالہ سبزمنڈی میں رہتے ہیں۔
- کریم بخش کا ایک بیٹا اللہ دتہ موجود ہے۔
- حافظ نور محمد ولد شیخ اللہ بخش جلالپوری کے دو بیٹے تھے۔ مراد اور دائم۔
- مراد کا ایک بیٹا حافظ برخوردار تھا۔
- حافظ برخوردار کا ایک بیٹا پیرا نام تھا۔
- پیرا کے دو بیٹے تھے۔ خدا بخش اور محمد حسین۔
- خدا بخش کا ایک بیٹا صدر دین تھا۔
- صدر دین کے دو بیٹے تھے چراغ دین اور لال دین۔
- چراغ دین کے دو بیٹے ہوئے۔ میاں خوشی محمد اس وقت ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۷ء میں جلالپور بھٹیاں میں درگاہ شیخ اللہ بخش رح کا سجادہ نشین ہے۔ دوسرا نور محمد لاولد فوت ہو چکا ہے۔
- لال دین ولد صدر دین کا ایک بیٹا جمال دین موجود ہے۔
- دائم ولد حافظ نور محمد کے تین بیٹے تھے۔ شیرا۔ دلیل اور دریام۔
- شیرا کے تین بیٹے تھے۔ نور۔ بھرپور اور شکور۔
- نور کے دو بیٹے تھے۔ عبداللہ اور پیر بخش۔
- عبداللہ کے تین بیٹے تھے۔ قادر بخش۔ غلام اور دلیل۔
- قادر بخش کا ایک بیٹا اللہ دتہ موجود ہے۔
- غلام ولد عبداللہ کے تین بیٹے تھے۔ نور محمد۔ حافظ شیر محمد۔ اور حافظ رمضان۔

Marfat.com

- نور محمد کے دو بیٹے غلام نبی اور عبداللہ موجود ہیں۔
- حافظ شیر محمد ولد غلام کا ایک بیٹا امام بخش موجود ہے۔
- امام بخش کا ایک بیٹا محمد شفیع موجود ہے۔
- حافظ رمضان ولد غلام کے چار بیٹے اللہ بخش۔ محمد علی۔ شیر محمد اور دوست محمد موجود ہیں۔
- اللہ بخش کا ایک بیٹا محمد شفیع موجود ہے۔
- بھرپور ولد شیرا کا ایک بیٹا حیات تھا۔
- شکور ولد شیرا کے تین بیٹے تھے۔ دائم۔ قائم۔ اور اللہ بخش۔
- اللہ بخش کا ایک بیٹا الٰہی بخش تھا۔
- الٰہی بخش کا ایک بیٹا محمد بخش موجود ہے۔
- محمد بخش کا ایک بیٹا رمضان موجود ہے
- رمضان کا ایک بیٹا خدا بخش موجود ہے۔
- دلیل ولد دائم کا ایک بیٹا اللہ جوایا تھا۔
- اللہ جوایا کا ایک بیٹا دریام تھا۔
- دریام کا ایک بیٹا میراں بخش تھا۔
- میراں بخش کے تین بیٹے۔ جوایا۔ محمد دین اور محکم دین موجود ہیں۔
- محکم دین کے دو بیٹے دریام و قادر بخش موجود ہیں۔
- دریام ولد دائم ولد حافظ نور محمد کے دو بیٹے تھے۔ سلطان اور غلام۔
- سلطان کا ایک بیٹا جھنڈا تھا۔
- جھنڈا کے دو بیٹے تھے۔ اللہ دتہ اور فتح محمد۔
- اللہ دتہ کا ایک بیٹا احمد علی موجود ہے۔
- احمد علی کا ایک بیٹا فضل دین موجود ہے۔

Marfat.com

فتح محمد ولد جھنڈا کے دو بیٹے خیر محمد و غلام جعفر موجود ہیں۔

غلام جعفر کے دو بیٹے الطاف حسین و محمد صادق موجود ہیں۔

غلام ولد دریام ولد ، ثم کے دو بیٹے گل محمد و احمد یار موجود ہیں۔

احمد یار کلاں ایک بیٹا اللہ بخش موجود ہے۔

انتباہ

حضرت شیخ اللہ بخش جلالپوری رح کی اولاد کا یہ شجرہ نسب میں نے ۶ ربیع الاول ۱۳۷۱ھ ۵ دسمبر ۱۹۵۱ء کو نوشہرہ شریف کے عرس پر میاں شمس الدین ولد میاں حسین بخش کی زبانی نقل کیا۔ اور یہ ذکر ۱۳۷۷ھ ۱۹۵۷ء میں مکمل کیا۔

شجرۂ فقرائے

حضرت شیخ اللہ بخش صاحب جلالپوری رح

میاں عبداللہ شاہ ولد شیخ اللہ بخش صاحب رح

میاں امام بخش ولد عبداللہ شاہ صاحب رح

میاں فیض بخش ولد امام بخش صاحب رح

میاں برخوردار ولد فیض بخش صاحب رح

میاں محمد دریام ولد دائم صاحب رح

شیخ پیر بخش صاحب رح

مولانا نجم الدین صاحب فائز رح

ابن علامہ سید احمد صاحب قریشی قلعہ داری الملقب بہ نعمانِ ثانی رح امام مسجد شاد یوال ضلع گجرات۔ مصنفِ کتبِ کثیرہ۔ ان کے حالات اسی جلد کے نویں حصہ میں آئیں گے انشاء اللہ تعالیٰ

Marfat.com

(۶)

انوپ رائے

لالہ انوپ رائے گجراتی

تواقب المناقب میں اس کو حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح کے مریدوں میں سے لکھا ہے۔ منشی گنیش داس بڈہرہ قانونگوئے گجرات نے اپنی کتاب چار باغِ پنجاب میں اس کا شجرہ نسب یہ لکھا ہے۔

انوپ رائے ولد بجت مل بن سبل سنگھ بن نند لعل بن ملک جیٹھ[1] بن نرمل بن بھمن رائے بن کامل بن رانا راجو قوم بڈہرہ۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ خاندان قانونگویانِ گجرات میں سے تھا۔

درگاہِ شیخ سے فیضیابی | حضرت سچیار صاحب رح کی نگاہ سے انوپ رائے پر حالتِ جذب وارد ہوئی۔ اور مرتبہ کمال کو پہنچا۔ جو شخص اس کے پاس حاضر ہوتا۔ صاحب سوز و گداز ہو جاتا۔ سالِ تصنیف تواقب المناقب ۱۱۲۶ھ / ۱۷۱۴ء میں زندہ موجود تھا۔ علامہ صداقت کنجاہی رح اس کے متعلق لکھتے ہیں۔

"الحمدللہ کہ دریں ایام آں گلدستۂ باغِ تلوّن یعنی انوپ رائے غنچہ وار رنگِ جمعیت ظاہر و باطن دارد و بہ رنگِ مصحفِ گل سجدۂ تعظیم او ہر ہندو و مسلمان فرض می پندارد"[2]

مطلب یہ کہ انوپ رائے آجکل جمعیت ظاہری و باطنی رکھتا ہے اور ہندو و مسلمان سب اس کے معتقد ہیں۔

---

[1] بعض افراد اس کو ملک جینہ لکھتے ہیں۔ لیکن یہ قدیم رسم الخط قلمی نہ پڑھ سکنے کی وجہ سے ہے۔ میں نے وہ قلمی تحریر خود پڑھی ہے صحیح نام ملک جیٹھ ہے ۱۲۔

[2] تواقب المناقب قلمی ص ۱۸۶ شرافت۔

Marfat.com

مدحیہ نظم

از علامہ محمد اقبال کنجاہی رح

ہ

برنگِ لالہ سر مشقِ نبرنگ — بروں از کفر و اسلام ست ایں رنگ
زند چوں آتشِ طور اندریں راہ — شرارِ سنگ بُت بانگِ اَنَا اللّٰہ
رفیقانش بہ تیغِ عشق لبسمل — برنگِ برگہائے غنچہ یک دل
برہمن زادگانِ شوق فانوس — بمشکِ دل طپیدن رشکِ ناقوس
بعہد منعت مسلمانانِ دیندار — کنندش رشتہ ہا بر صرفِ زنار [۳]ہ

---

[۳] تراجم المناقب قلمی ص۱۸۷ شرافت

Marfat.com

ب

(۷)

بارو

میاں بارو گکھڑ رح

آپ حضرت سید صالح محمد نوشاہی ابن سید عبدالوہاب ثانی رح ساکن چک سادہ متصل گجرات کے مرید باخلاص تھے ہر وقت مرشد صاحب کی خدمت میں رہتے۔ خادم حاضر باش تھے۔

آپ کی قوم گکھڑ تھی۔ جو بقول صاحب کیگوہر نامہ، کیکاؤس شاہ ایران کی اولاد سے ہیں۔ اور بقول صاحب تاریخ فرشتہ راجہ کیدراج والی قنوج کی نسل سے ہیں۔

زیارت جمال نبوی رح آپ کی زبان سے منقول ہے کہ میں ایک رات اپنے پیر و مصنفیر کی چارپائی کے نیچے سویا ہوا تھا۔ خواب میں دیکھا کہ حضرت مرشد صالح روانہ ہوئے ہیں۔ میں بھی اُن کے پیچھے چل پڑا ہوں۔ حتّٰے کہ حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار میں پہنچے ہیں۔ حضور تخت پر تشریف فرما ہیں۔ سیّد صاحب نے سامنے ہو کر سلام کیا ہے۔ اور میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیچھے کھڑا ہوں۔ سیّد صاحب نے حضرت ابوبکر صدیق رض کو کہا کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کریں کہ یہ شخص میرے یاروں سے ہے اِسکو صف میں داخل کیا جائے۔ اُنہوں نے عرض کیا تو دربارِ رسالت م سے حکم ہوا کہ ابھی لائق نہیں اُنہوں نے عرض کیا کہ اگرچہ لائق نہیں۔ لیکن میاں صالح محمد رح کی خاطر داری منظور ہے۔ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چار شخص متعیّن کئے کہ اِس کو پاک کر کے لے آؤ۔ [1]

آپ کا زمانہ شاہ اورنگ زیب عالمگیر کا عہد تھا۔

---

[1] رسالہ احمد بیگ قلمی نسخہ ب ص ۲۰۹ شرافت۔

Marfat.com

(۸)

بانو

بی بی بانو دہلوی رح

آپ مرزا احمد بیگ لاہوری رمصنف رسالہ الاعجاز کی بڑی صاحبزادی تھیں۔ قوم مغل قاقشال تھی۔ اپنے چچا کے بیٹے مرزا افضل بیگ سے شادی شدہ تھیں۔ وہ شہزادہ دارا شکوہ کے منصبدار تھے۔ اور شاہجہان آباد میں سکونت رکھتے تھے۔ اور خواجہ محمد معصوم خلف شیخ احمد سرہندی رح کے مرید تھے۔[1]

بیعت وصلاح وتقوے | بی بی صاحبہ رح کی بیعت طریقت حضرت شیخ نور محمد سیالکوٹی رح سے تھی۔ بڑی پرہیزگار اور اہل تقوے تھیں۔ اپنے پیر ومرشد کی کمال معتقدات سے تھیں۔ ایکمرتبہ آپ کے شوہر مرزا افضل بیگ اور اُس کے چھوٹے بھائی مرزا یادگار بیگ نے آپ کو کہا کہ آپ بھی ہمارے پیر خواجہ محمد معصوم سرہندی رح کی مرید ہو جائیں۔ کہ اُن کی توجہ سے قلب ذاکر ہو جاتا ہے۔ اور آپ ہمیشہ تلاوت قرآن مجید اور نمازیں اور نوافل تہجد وغیرہ پڑھتی ہیں لیکن آپ کے احوال کچھ ظاہر نہیں ہوتے۔ آپ نے فرمایا کہ میں اپنے پیر صاحب کو خط لکھتی ہوں جو کچھ وہ ارشاد فرمائیں گے۔ وہ عمل کیا جائے گا امید ہے کہ اُن کی توجہ سے کشائش احوال ہو جائے گی۔ چنانچہ خط لکھ کر بھیج دیا۔ ابھی وہ خط پہنچا بھی نہ تھا کہ بی بی صاحبہ کی حالت دگرگون ہو گئی۔ اور شیخ نور محمد صاحب رح نے عنایت توجہ کی۔ تو آپ کا ذکر ارہ جاری ہو گیا۔[2]

---

[1] رسالہ احمد بیگ قلمی نسخہ الف صفحہ ۳۵ [2] ایضاً صفحہ ۳۰۲ شرافت

Marfat.com

کشفِ معانی قرآن اور کشفِ قبور

بی بی صاحبہ کا کھانا پینا ترک ہو گیا۔ اور گفتگو کرنے سے بھی رُک گئیں۔ ذکر اذکار دردِ دل پر تھا۔ لوگوں نے سمجھا کہ شاید آسیب کی شکایت ہے۔ شاہ نعمت اللہ خدانما نقشبندی شاہجہان آبادی رح نے فرمایا کہ یہ بی بی پرہیزگار ہے۔ کبھی بے وضو نہیں رہتی۔ اور سارا دن قرآن پڑھنے میں مشغول رہتی ہے۔ جن اس کے پاس نہیں آسکتا۔ یہ اس کے پیر کی توجہ کا اثر ہے۔ اس کے بعد بی بی صاحبہ کو کشفِ قبور ہو گیا۔ اور قرآن مجید کے معانی و مطالب خود بخود مفہوم ہونے لگے۔ حالانکہ آپ نے بچپن میں جس قرآن کریم پر پڑھا تھا۔ اُس کے سوا کسی دوسرے نسخہ پر نہیں پڑھ سکتی تھیں۔[۳۵]

---

۳۵ رسالہ احمد بیگ قلمی نسخہ الف ۳۱۲/۳۱۳ شرافت۔

Marfat.com

(۹)

بخت جمال

خواجہ بخت جمال تیر انداز جھنگی والے رح

ے

مقتدائے جہان بخت جمال — یافت از قرب درجۂ بکمال

مُرغِ لاہوت صید دامِ دلش — خورد جامِ مُراد مالا مال

از فیوضاتِ ایزدِ مطلق — نیست چوں و کسے بجاہ و جلال

ہر سرِ موئے او زبانے بود — از پئے یادِ ایزدِ متعال

اشرف از لطفِ ذاتِ رحمت پیر — یابد از قربِ حق کمالِ وصال [1]

آپ سائرِ جیدانِ تجرید ۔ واقفِ اسرارِ توحید ۔ صاحبِ خوارق و کرامات و وجد و سماع تھے ۔ حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح کے اکابر خلیفوں سے تھے ۔

نام و لقب | آپ کا نام بخت جمال ۔ اور لقب تیر انداز تھا ۔ [2]

نسب نامہ | آپ قوم وڑائچ سے تھے ۔ والد کا نام محمد بیگ تھا ۔ ابن دُرمست بن شہباز بن داؤد شہید مدفون چوپالہ علاقہ جلالپور جٹاں ضلع گجرات بن امین شاہ بن میرالی بن مانک بن شادی بن بھرو بن گنی بن جیتو بن ویر بن ماہنی بن دیورا بن پانڈو بن مولی بن چھدر بن سدھ بگا بن مہندر بن رائے دھار بن وڈا بن وڑائچ (مورث قوم وڑائچ) بن مشا بن تریال بن سیھو بن نارد بن شاہ بن تلوچر بن ہربنب بن لوہ بن کرن بن سورج ۔ [3]

---

[1] کنز الرحمت ص ۱۱۹ [2] انوار القادریہ الملقب بہ ریاض النوشاہیہ قلمی از مولانا غلام قادر شاہ اشرجالندہری

[3] یہ شجرہ نسب علی محمد ولد مولا داد ولد اللہ بخش مراسی اور سید حسین ولد حیات علی مراسی سکنائے چوپالہ کی زبان سے لکھا گیا ۔ شرافت

Marfat.com

مرزا اعظم بیگ تاریخ گجرات ص۳۳۸ میں قوم وڑائچ کے متعلق لکھتے ہیں۔

"تواریخ قوم جٹ وڑائچ ۔ اس خاندان وڑائچ کا سلسلہ راجہ کرن سورج بنسی سے ملتا ہے ۲۷ ستائیس پشت کا عرصہ گذرا ہے کہ مسمی وڑائچ مورث اعلےٰ قوم راجپوت ہندو گوت وڑائچ کرامی اچھا معتبر دنی عزت تھا۔ متھرا کسری سے چل کر نواح دہلی میں آیا۔ اور بخدمتگذاری ارکان سلطنت جلال الدین فیروز شاہ دہلی کے جس کو قریب پانسو برس کے مدت گذری ہے۔ وجہ معاش حاصل کرکے موضع ترگر ضلع حصار میں بود و باش کی۔ اس شخص کے پانچ پسر پیدا ہوئے ان میں سے مسمیان وڈرائے۔ سیچرائے۔ بیچرائے۔ نے اپنی دانشمندی سے بدرخواست آبادی اس ملک کے اجازت شاہی حاصل کرکے اور ضلع گوجرانوالہ میں آکر اول جنگل ویرانہ میں آبادی بنائی۔ نام اس کا مسکن جدی پر موضع ترگر لدھا مشہور کیا۔ رفتہ رفتہ اس خاندان نے قریب اسی موضع اس ضلع میں آباد کئے۔ بلکہ دریائے چناب کو عبور کرکے اس ضلع میں بھی اکثر گاؤں بسائے۔ سلطان محمود تغلق کے وقت میں جس کو تخمیناً چار سو برس گذرے ہیں۔ اولاد وڈرائے پسر کلان وڑائچ سے مسمی جیتو اچھا معزز نامی آدمی ہوا۔ جس وقت امیر تیمور جو ایک بڑا مظفر و منصور بانی سلطنت مغلیہ کا تھا بدریافت حال بدنظمی ہندوستان سمرقند سے کوچ کرکے ملک پنجاب میں جانب ملتان آیا۔ مسمی جیتو نے موقعہ وقت سمجھ کر بہ جمعیت پسران و نبیرگان اپنے اور اکثر مردمان سوار و پیادہ اپنی برادری کے بخدمت ملازمان شاہی میں حاضر ہوا۔ اور کچھ نذرانہ پیش کرکے دربار نواب سید خاں میں جو ارکین معتمد الیہ امیر تیمور سے تھا۔ رسوخ پاکر ہمراہ رکاب نواب ممدوح آیا۔ اور اس ضلع میں بمقام کنجاہ ڈیرہ ہوکر راجہ جسپال سے لڑائی ہوئی۔ آخر کار اس نے شکست کھائی۔ نواب نے فتحیاب ہوکر اس ملک پر قبضہ پایا کہتے ہیں کہ اس وقت میں مسمی جیتو کو حق الخدمت امداد دہی رسد رسانی لشکر کے بموجب حکم شاہی خدمت انتظام آبادی ملک و ایصال معاملہ سپرد ہوکر اس لڑائی میں جسقدر ملک راجہ جسپت گدی نشین منادر کے قبضہ سے نکل کر زیر حکومت شاہی آیا تھا۔ اس پر جیتو کا قبض و دخل ہوگیا۔

Marfat.com

اسی اثنا میں راجہ ملک جسرت کو اس کی زوجہ دختر راجہ مان دیو نے زہر کھلا کر یا اور کسی چیز سے مار ڈالا۔ جب یہ خبر راجہ مان دیو کو پہنچی۔ اُس نے مقام جموں سے اس ملک کی تسخیر کے واسطے فوج کشی کر کے دھاوا کیا۔ جیتو سے مقابلہ کیا۔ ابھی نوبت فتح و شکست کی نہ پہنچی تھی کہ طرفین سے صلح مصالح ہو کر جانب شرق توی اور جنوب دریائے چناب حد فاصل مقرر ہوئی۔ جیتو کو اس کارِ نمایاں پر خلعت و خطاب "رائے" عطا ہو کر مُلک بنام جیتو بحال رہا۔ تاحیات اس کے بدستور عملدرآمد جاگیر و حکومت کا چلا آیا۔ جب جیتو فوت ہو گیا۔ اور مُلک ضبطی میں آیا۔ پسران جیتو بطور تعلقہ دار اس علاقہ پر مامور ہو کر مالگذاری کرتے رہے۔ جب جیتو نے قبضہ پایا تھا۔ بقدر ایک رُبع آباد ان اور باقی تین حصہ جنگل ویران تھا۔ اُس وقت کی آبادی سے اکثر بڑے بڑے گاؤں مثل کنجاہ، ھیلاں، مگھووال۔ نوشہرہ وغیرہ اب تک آباد ہیں۔ پھر اولادِ جیتو نے بقوتِ بازو اور تگاپو اپنی سے ترقی دافزا ایش آبادی کی کرائی۔ مگر وہ صورت سابقہ حکومت و جاگیرداری کی بالکل بدل گئی صاف زمینداری مالگذاری ہو گئی۔ اور دیہات آباد کرنے شروع کرائے کہ نام آبادی ہر ایک مورث محاذ نام اس کے نقشہ میں درج ہے۔ اور اس مُلک میں قوم گوجر بھی راجہ ملک جسرت کے وقت سے بدستور اپنے مُلک گوجری پر آباد چلے آتے ہیں۔

تقسیم اس مُلک کی باہم اولادِ جیتو کے کسی حصہ جدی یا رسمی پر نہیں ہوئی۔ پسرانِ جیتو بلالحاظِ حصصِ جدی حسبِ طاقت اور ہمت دیہات آباد کردہ اپنے اپنے پر قابض و دخیل ہو کر حین حیات اپنے بالاتفاق مالگذاری کرتے رہے۔ مگر ابتداء سے جیتو کے دو بیٹے ہریا و گنیا اپنی ہمقدر اولاد کی کثرت سے بہت دیہات پر قابض ہو گئے۔ اور مسمیان کردل دیہو کی اولاد بہت کم ہوئی۔ کچھ زور نہ پایا۔ اس واسطے تھوڑے دیہات اُن کے قبضہ میں آئے۔ ہریا و گنیا کے خاندان سے اکثر ایک ایک شخص نامی اور ذی عزت ہوتا رہا۔ انتظام مالگذاری زمینداری اور افزایش آبادی کا سلسلہ مستحکم رکھا۔ چنانچہ ان کی اولاد کے دو خاندان ایک بنام ابتو اولادِ گنیا۔ اور دوسرا جیتو اولاد ہریا معروف و مشہور ہوئے۔ جب اکبر بادشاہ تخت نشین دہلی ہوا۔ اور بندوبست اور

Marfat.com

مملکتِ بادشاہی کا ہونے لگا۔ تو بموجب حکمِ بادشاہی ان دیہاتِ مقبوضہ اولادِ وڑائچ کے ذوّیہ مسمیان
آبّو وجبّو کے نام پر مقرر ہو کر ان کو اپنے تپہ کا چوہدری بنا دیا۔ اور اُسی وقت میں شہر گجرات
آباد ہو گیا۔ اور اُس کے متعلق بہت سے دیہات یعنی کل مقبوضہ وڑائچ اور نیز قوم گوجر کے قرار پا کر
جمیع اُس کی نو لکھ روپیہ مشخص ہو گئے۔ چنانچہ بلحاظ جمع کے نام اس کا نو لکھ برگنہ گجرات مشہور
ہو کر مابین دریائے جہلم و چناب بحدود اربعہ محدود ہو گیا۔ ''

مولانا عمدۃ الممالک شیر محمد خاں ریاست بہاولپور رئیسِ اعظم کھوڑی ضلع گجرات شاہانِ گوجر ص۱۸۸ پر لکھتے ہیں۔

'' وڑائچ۔ یہ لوگ اپنے کو راجہ کرن سورج بنسی کی اولاد میں شمار کرتے ہیں۔ ان کا مورث اعلیٰ وڑائچ نامی ایک معتبر اور ذی عزت شخص تھا۔''

خاندانی حالات | آپ کے آباؤ اجداد کئی پشت سے موضع جموں چوپالہ ضلع گجرات میں آباد تھے۔ آپ کی پیدائش اسی گاؤں میں ہوئی۔

واقعہ بیعت | چونکہ آپ کا گاؤں نوشہرہ شریف کے قریب تھا۔ اس لئے جب جوان ہوئے تو ایک دن زیارت کے واسطے حضرت سچیار صاحب رح کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ کی حالت غریبانہ تھی۔ سیاہ بھورا اوڑھا ہوا تھا۔ حضرت سچیار پیر رح اُس وقت باغیچہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ پوچھا کون ہو؟ اور کس لئے آئے ہو؟ آپ نے عرض کیا۔ غریب جاٹ ہوں۔ آپ کو روحانی طبیب جان کر آیا ہوں۔ اور اپنی باطنی امراض کا علاج کرانے آیا ہوں۔ چنانچہ اُن کے دستِ حق پرست پر بیعت کی۔ حضور نے ایسی نگاہ فرمائی کہ صافی ضمیر ہو گئے۔ اور معرفت کے دریا میں غوطہ زن ہوئے۔ تحائف قدسیہ میں ہے۔ [1]

چنداں سردار شد بر جملہ مردم کہ بوسیدند قدمش خلق ہر دم

---

[1] تحائف قدسیہ قلمی ص۲۰۴ و گنزالرحمت ص۱۱۹ و اذکار الابرار ص۱۴۳ شرافت

Marfat.com

خلافت پاکر دریائے راوی پر جانا | چند عرصہ آپ حضرت پیچیار صاحب رح کی خدمت میں آتے جاتے رہے۔ آخر حضور نے آپ کو خلافت دے کر دریائے راوی کی طرف بھیج دیا۔ اور حکم دیا کہ وہاں خلق اللہ کو ہدایت کرو۔ چنانچہ آپ کنارہ دریا پر پہنچ کر دن رات عبادت میں مشغول ہوئے ایک نیستان میں اپنا ڈیرہ لگایا۔ چونکہ آفتاب کا پوشیدہ رہنا محال ہے۔ آپ کے کمالات ظاہر ہونے لگے۔ چند مال چرانے والے لڑکوں کو آپ کا پتہ چل گیا، وہ روزانہ آپ کو کھانا پہنچاتے اور آپ سے دعا لیتے۔ کنز الرحمت میں ہے ؎

یگہ کو دکاں پارچہ نانہا — رساندندے ہر روز از خانہا[2]

گاؤں آباد کرنا | منقول ہے کہ جوق در جوق لوگ آپ کے پاس حاضر ہونے لگے۔ اور آپ کا شہرہ اقطار عالم میں ہو گیا، تو آپ نے مستقل رہائش کے واسطے وہیں ایک گاؤں آباد کیا جس کا نام جھنگی محتال مشہور ہوا[3] ؎

جوگی کو مغلوب کرنا | منقول ہے کہ جس وقت پیر روشن ضمیر کے حکم سے آپ نے جھنگی میں ڈیرہ لگایا وہاں قریب ہی ایک ٹیلہ پر سندو جوگی کا ڈیرہ تھا۔ ایک سو چیلہ اس کا خادم تھا۔ آس پاس کی چوبیس بستیاں ہر جمعرات کو اس کو دودھ پہنچایا کرتیں۔ ایک روز مستورات اس کے پاس دودھ لے جا رہی تھیں۔ کہ آپ نے ایک عورت کو بلا کر وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ اگر ہم جوگی کو دودھ نہ پہنچاویں تو بھینسوں کے تھنوں میں خون پڑ جاتا ہے۔ آپ نے اس دودھ کے مشکہ میں اپنے دائیں ہاتھ کی چھنگلی ڈبو دی۔ اور فرمایا لے جاؤ۔ جب جوگی نے ازراہ کشف یہ راز دریافت کیا، تو مقابلہ کے لئے اپنے چیلوں کو یکے بعد دیگرے بھیجا جو بھی آپ کے سامنے آتا۔ اپنی توجہ سے اس کو ایسا بنا دیتے جیسا کہ بت کھڑا ہے۔ سو چیلوں کو اسی طرح بنا دیا۔ آخر جوگی خود مقابلہ کے لئے آیا۔ اور اپنی کرامت دکھانے کے لئے ہوا پر اڑنے لگا۔ آپ اس وقت مکی کا

---

۲ ؎ ۳ ؎ کنز الرحمت ص ۱۱۹ شرافت۔

Marfat.com

خوشہ کھا رہے تھے۔ اُس کے طوطا کو حکم دیا۔ وہ فوراً ہوا پر اُڑا۔ اور جوگی کو مار مار کر خواجہ بخت جمالؒ کے قدموں میں آگرایا۔ آخر وہ مطیع فرمان ہو گیا۔ اور ٹیلہ سے اُتر کر نیچے ڈیرہ لگایا۔[۴]

عشقِ شیخ ایک مرتبہ کوئی کاروانِ تجارت جھنگی کے پاس سے گذرے۔ آپ نے پوچھا کہ یہ مال کہاں لے جاؤ گے۔ انہوں نے کہا کہ کچھ تو گجرات جائیں گے۔ اور تین[۳] آدمی ہم میں سے نوشہرہ جائیں گے آپ کو پیر خانہ کا نام سُن کر ذوق حاصل ہوا۔ ان کے ساتھ چل پڑے۔ اور ان کے ہاتھ پاؤں کو بوسے دیتے۔ اور پیغام دیتے کہ ہمارے مرشد صاحب کو سلام دینا۔ اسی طرح مجنون عامری کی طرح محویت میں نوشہرہ شریف پہنچ گئے۔[۵]

غربت کا زمانہ منقول ہے کہ ایکمرتبہ آپ عُرس نوشہرہ شریف پر حاضر ہوئے۔ آپ کے پاس نذرانہ کے واسطے کوئی چیز نہ تھی۔ آپ کے پاس کنگنی کے دانے بھورا کے دامن میں بندھے تھے۔ دوسرے خلیفوں نے تو سینکڑوں روپے نذرانے رکھے۔ آپ نے دُھی کنگنی کے دانے پیش کئے۔ اور رو پڑے۔ حضرت سچیار صاحب رح نے اُن کو ہاتھ میں لے کر فرمایا۔ تم کیوں متفکر و محزون ہو۔ یہ تو جواہرات ہیں۔ دیکھا تو وہ جواہرات بن گئے تھے۔ حضرت سچیار صاحب رح نے آپ کے حق میں دعائے خیر کی۔ اور فرمایا آج کے بعد تجھ کو اور تیری اولاد کو بھی رزق کی تنگی نہ آوے گی۔ چنانچہ آج تک آپ کے خاندان میں کافی ثروت موجود ہے۔[۶]

دولتِ دنیا اور دین سے معمور ہونا ابتدائے احوال میں آپ کا غربت کا زمانہ تھا۔ پھٹے پُرانے کپڑے ہوتے۔ پھر آپ کا اقبال بلند ہوا۔ اور دولتِ دنیا اسقدر آپ کے پیچھے پھرتی جیسے کتے لوگوں کے پیچھے پھرتے ہیں۔ شیخ پیر کمال صاحبؒ لکھتے ہیں۔

جہاں دولت شدہ دنبال گرداں — کہ سگ دنبال ناں در دستِ مرداں
نمودہ کار فاضل امی پور — کروے خوانند دوئی عالِ نور

---

[۴] خزینۃ الفقر اقلمی ص۲۵۴ تا ص۲۶۰ [۵] ایضاً ص۱۹ [۶] ایضاً ص۲۰ تا ص۲۳ : شرافت

Marfat.com

بفقرِ دولتِ پُرشوق دَردے — شدہ مشہورِ عالم سیخی مردے
ہمو زآں دولت آمد ارت ازوے — کہ فرزندش نہ محتاج از کسے شد ؎

اپنے شیخ طریقت کا مقبرہ بنوانا | حضرت سچیار صاحب رح کی وفات کے بعد ایک مرتبہ دربار شریف پر یارانِ آنجناب رح کا اجتماع ہوا۔ جس میں خواجہ بخت جمال رح۔ اور شہمیر قلندر لاہوری رح اور شیخ محمد فاضل وغیرہ موجود تھے۔ اور تعمیر مقبرہ کی تجویز پیش ہوئی۔ شیخ محمد فاضل نے پانچ سو روپیہ چندہ دیا۔ باقی سب کا سب خرچ خواجہ بخت جمال رح نے کیا۔ اور حضرت سچیار صاحب رح کا روضہ شریف تعمیر کیا۔

۱۔ علامہ صداقت کنجاہی رح نے لکھا ہے۔

"خورشیدِ جہاں افروز زمیاں بخت جمال کہ قبرِ مطہرِ پیر صبیح نفس مانندِ بختِ خود سفید کردہ رنگِ شہرت ریخت۔" ؎

ازبسکہ بود شہرِ فنا منزلِ او — بستند بدوش بیخودی محملِ او
در ظاہر و باطن اتحادے دارد — باشد چو جرس یکے زبان و دلِ او ؎

۲۔ شیخ پیر کمال لاہوری رح نے لکھا ہے۔ ؎

"ہماں شد آنچہ گفتہ بود سردار — شد از بختِ جمالِ بختہ آں کار
عمارت مقبرہ شد از خدا خواہ — دعایش ہم توجہ کرد چوں شاہ" ؎

شیخ محمد تقی کی قبر بنوانا | حضرت شیخ محمد تقی مجذوب رح جو حضرت نوشہ گنج بخش رح کے اکابر یاروں سے تھے۔ اُن کی قبر نوشہرہ شریف میں نوسیدہ ہو گئی تھی۔ خواجہ بخت جمال رح نے اُس کی مرمت کروائی علامہ صداقت کنجاہی رح لکھتے ہیں۔

"بعد چندگاہ بانی مبانی فیض میاں بخت جمال عمرہ اللہ در الطراف آں رنگ بنائے چار دیوار ریخت" ؎

۷؎ تحایف قدسیہ قلمی ص ۲۵ ۸؎ تراقب المناقب قلمی ص ۱۹۵ ۹؎ تحایف ص ۲۵ ۱۰؎ تراقب ص ۱۹۰ شرافت

Marfat.com

اولاد شیخ کی خدمت | منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سپہیار صاحب رح کے پوتے میاں محمد اکرم نوشہروی رح سمعہ فقرا کے آپ کے پاس تشریف لے گئے۔ اور تین روز آپ کے پاس قیام رکھا۔ آپ نے خدمت و مدارات میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑا۔ کئی قسموں کے عمدہ اور لذیذ کھانے حاضر کرتے۔ اور برتن بھی نئے۔ کیہوں اور چینی کے استعمال کرتے۔ اور جو برتن ایک وقت میں استعمال کرتے۔ دوسرے وقت میں نہ لاتے۔ روزانہ نئے برتنوں میں کھانا پیش کرتے۔ صاحب کنز الرحمت نے لکھا ہے

ہمہ وقت خوانہائے نو ساختے — بہ آوندِ نو پیش نہ پرداختے

گہ آوندِ مسین و روئین بُدے — گہ آوندِ چینی مہیا شدے [11]

نیک کاموں میں مدد کرنا | آپ ہر شخص کو نیک کاموں میں مدد دیتے۔ خصوصاً پیر بھائیوں کی بہت امداد کیا کرتے۔ حضرت شہمیر قلندر لاہوری رح کی لڑکی جوان ہوگئی تھی وہ قلندرانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ کوئی چیز پاس نہ تھی۔ آپ نے لاہور پہنچ کر مبلغ بیس روپے نقد۔ اور کچھ کپڑے اُن کو دئیے۔ اور فرمایا۔ کہ یہ لڑکی کی شادی پر خرچ کرنا۔ اور بوقت ضرورت اور بھی امداد کریں گے۔

ندر کردہ نقد از بیست عددے — نہ چنداں پارچہ ہم بہر بددے

کہ از تو عاجز شد بالغ سال — دہم دیگر تو کن شادی بریں حال [12]

قبولِ خلائق | آپ کی قبولیت عام تھی۔ ہر وقت لوگوں کا ہجوم آپ کے پاس جمع رہتا۔ سب لوگ آپ کی غلامی کو اپنا فخر سمجھتے۔ سردار خان بہادر دل و جان سے آپ پر فدا تھا۔ ہر وقت آپ کے قدموں میں حاضر رہتا۔

حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات | منقول ہے کہ ایک روز کوئی آدمی شکر و چادل آپ کو دے گیا

---

[11] کنز الرحمت ص۵۸ [12] تحائف قدسیہ قلمی ص۳۲۴ شرافت

Marfat.com

کہ پکاؤ اور کھاؤ۔ آپ کو یادِ الٰہی سے فراغت نہیں تھی۔ وہ چیزیں پڑی رہیں۔ دوسرے روز ایک پیر مرد بمعہ تین حاجی مردوں کے آیا۔ اور کھانا طلب کیا۔ آپ نے وہ چاول کوزہ میں پکا کر اوپر شکر ڈال کر اُن کے آگے رکھے۔ وہ کھا کر چلے گئے۔ اُس پیر مرد نے کہا شاباش۔ تو نے ہماری آبرو رکھ لی۔ یہ کہہ کر غائب ہو گیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ پیر مرد حضرت خضر علیہ السلام تھے۔ اور وہ تین کس بیرانِ عظام میں سے تھے۔ ۱۲

وجد و ذوق | منقول ہے کہ ایکبار میاں آلہداد قوال نوشہروی وارد آپ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ کی مجلس میں سرود کیا۔ آپ کو وجد طاری ہوا۔ اور آپ کی زبان پر اُس بیخودی کے وقت یہ کلمات جاری تھے۔ "نہ نانکے نہ داد کے بینوں لے گئے آلہداد کے" دیر کے بعد آپ کو افاقہ ہوا۔

کرامت

دریا کی طغیانی سے محفوظ رہنا | منقول ہے کہ ابتدائے احوال میں جب آپ دریائے راوی کے کنارہ پر یادِ الٰہی میں مشغول رہا کرتے تھے۔ ایکدفعہ دریا میں بڑی طغیانی آئی۔ جس سے گرد و نواح کے کئی گاؤں ویران ہوئے۔ لوگوں نے خیال کیا کہ وہ فقیر صاحب جو عین کنارۂ دریا پر تھے۔ وہ ضرور غرق ہو گئے ہوں گے۔ دوسرے دن جا کر دیکھا تو آپ صحیح و سلامت بیٹھے تھے۔ اور اپنے گرد ایک دائرہ کھینچا تھا جس کے اندر پانی نہ جا سکا تھا۔ اور آپ خشک جگہ بیٹھے تھے۔ ۱۳

وفات کے بعد کرامت

خواب میں زیارت | میرے (شرافت کے) والد بزرگوار اعلیٰ حضرت سید غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی قدس سرہٗ کے مرید و خلیفہ سائیں خدا بخش فقیر ڈڈا ٹچانوالیہ مرحوم سے منقول ہے۔ کہ ۱۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۷ھ ۳۱ اکتوبر ۱۹۲۸ء رات کو خواب میں مجھ کو خواجہ بخت جمال جھنگیوالہ کی زیارت ہوئی۔ آپ پالکی سوار ہیں۔ اور بے شمار درویش آپ کے ہمراہ ہیں۔ ایک شخص کے گھر آپ نے ڈیرہ کیا ہے۔ وہ بڑا غریب آدمی ہے۔

---

۱۲ اذکار الابرار ص ۱۴۳ ۱۳ کنز الرحمت ص ۱۱۹ شرافت۔

Marfat.com

اُس نے پانچ بڑوبیاں آٹا۔ آپ کی نذر کیا ہے کہ یہی میرے پاس ہے۔ آپ نے وہ آٹا ایک درویش سیاہ رنگ کو دیا ہے کہ اس کو خود گوندھ کر پکاؤ۔ جب روٹیاں پک گئیں تو آپ خود تقسیم کرنے لگے ہیں۔ ہر ایک شخص کو دو روٹیاں اور ایک کھجی دال دیتے ہیں۔ حتّٰے کہ سب لوگوں کو بھنڈارہ پورا آگیا ہے۔ آپ کا حلیہ مبارک اس طرح دیکھا گیا ہے کہ قد دراز۔ رنگ زرد۔ پیشانی پر نماز کا محراب۔ سر کے بال سفید۔ داڑھی سفید سینہ تک۔ آپ کے جسم سے نور کے شعلے نکل رہے ہیں۔ سب حاضرین کو آپ کے دیکھنے سے وجد ہو گیا ہے۔ اور میرے پیر صاحب اعلیٰ حضرت سید غلام مصطفےٰ صاحب دم فرماتے ہیں کہ یہ حضرت محبت جمال ہیں۔ اور یہ غوث زمان ہیں۔ اس کے بعد میں بیدار ہوا۔

ارشادات

آپ کے بعض ارشادات اور مقولے یہ ہیں۔

فرمایا۔ ساری زمین خدا تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو عطا فرمائی۔ اس زمین کے حقیقی وارث وہی لوگ ہیں۔ جو انبیا علیہم السلام کی تعلیم پر چلنے والے ہیں۔

فرمایا۔ جو شخص درویشی لباس پہنے۔ اُس کو کسی کے ساتھ مکر و فریب اور ظلم کرنا مناسب نہیں۔

فرمایا۔ درویش کا کام صبر کرنا ہے۔

فرمایا۔ درویش کو ہر حال میں خدا پر بھروسا کرنا چاہیئے۔

فرمایا۔ جو شخص خلقتِ خدا پر ظلم کرے۔ وہ شیطان کی مثل ہے۔

فرمایا۔ فقیروں میں بخل۔ تکبر اور غرور نہیں ہوتا۔

فرمایا۔ حقوق العباد کی بخشش نہیں ہوتی۔ جب تک وہ بندہ خود نہ بخشے۔

فرمایا۔ درویش وُہ ہے جو ہر وقت خدا کی یاد میں مشغول رہے۔ [۱۲]

---

[۱۲] یہ ارشادات کتاب غنیۃ الفقرا کے صفحات ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹ سے ماخوذ ہیں ۱۲

Marfat.com

معترفین کمالات

آپ کے متعلق بزرگوں کے اقوال درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔ ایکمرتبہ حافظ حنیف نے حضرت شہمیر قلندر لاہوری رح کو طعنہ دیا کہ آپ کا پیر بھائی شیخ بخت جمال جھنگیوالا رح علم نہیں رکھتا۔ اور نہ ہی مقاماتِ فقر کا واقف ہے۔ انہوں نے کہا۔ منزل مقصود سے کام ہوتا ہے۔ نہ کہ راستہ کے مقامات سے۔ [۱۵]

۲۔ شیخ پیر کمال لاہوری رح نے آپ کے متعلق فرمایا ہے۔

ع شدہ بخت جمال از بس عزیزاں [۱۶]

۳۔ خطوط و مراسلات۔ از فقیر سید عزیز الدین رضا لاہوری۔ جلد نہم۔ ورق ۱۶۲۔ فہرست اسمائے بزرگاں میں آپ کا نام بدیں الفاظ تحریر ہے۔ "پیر بخت جمال" [۱۷]

۴۔ جس جوگی کے ساتھ آپ کا مقابلہ ہوا تھا۔ اُس نے آپ کے متعلق کہا۔

ع توں مرد مقرب ولی مکمل جوگی تداں بتاوے [۱۸]

اولاد آپ کے تین بیٹے تھے۔

۱۔ میاں حسن محمد صاحب رح

۲۔ میاں غلام محمد صاحب رح

۳۔ میاں غلام مصطفےٰ صاحب رح

۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ء میں خواجہ بخت جمال رح کے مزار پر میاں غلام حیدر صاحب سجادہ نشین ہیں۔ چنانچہ اذکار الابرار میں لکھا ہے "آجکل آپ کی اولاد میں سے صاحبزادہ غلام حیدر صاحب سجادہ نشین ہیں۔ جو پابند شریعت مسکین نواز ہیں۔ باوجود عہدہ نبرداری کے غریبوں کی پاسداری فرماتے ہیں۔ کاشتکاری سے اپنی معاش پیدا کرتے ہیں۔ اور مریدوں کے گھروں میں کبھی ضرورت سے جاتے ہیں۔" [۱۹]

---

[۱۵] تحائف قدسیہ قلمی ص ۲۵۴ [۱۶] ایضاً ص ۱۴۲ [۱۷] یہ کتاب خطوط و مراسلات مجموعہ مخطوطات شیرانی میں پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں موجود ہے نمبر کتاب ۳۶۶ ج [۱۸] خزینۃ الفقرا قلمی ص ۲۵۹ [۱۹] اذکار الابرار ص ۱۴۴ شرافت

Marfat.com

یارانِ طریقت | آپ سے کافی مخلوق سیر ہوئی اور آپ کا فقر روز بروز بڑھتا گیا۔

کتاب کنز الرحمت صفحہ 119 میں ہے ؎

ہمیں سال شب و روز فقرش فزوں — چو خور در ترقی شدہ تا کنوں

بشرق و غرب طالبش اکثر اند — بیاد خداوند بہرہ ور اند

آپ کے خواص خلفا یہ تھے۔

۱	میاں غلام محمد فرزند دوم آنجناب	جھنگی بخت جمال ضلع گورداسپور	
۲	میاں غلام مصطفےٰ فرزند سوم آنجناب	〃	〃
۳	بابا دتے شاہ رح	بھیہ دتے شاہ	〃
۴	شاہ حبیب دانا رح	رمداس	〃
۵	میاں محمد اکرم رح	بٹالہ	〃
۶	بابا ماھی شاہ ارائیں رح	جھنگی ماھی شاہ	〃
۷	بابا سپاھی شاہ رح	نادون ریاست جیسند	
۸	بابا فاضل شاہ رح	〃	〃
۹	حاجی محمد شریف رح	جگدیو	امرتسر
۱۰	خواجہ محمد عاقل رح	ککڑ منج	〃
۱۱	بابا جیون شاہ بافندہ رح	گھمن کلاں	〃
۱۲	شیخ پیر محمد غریب نواز الملقب بہ حجرہ والے رح	آدم پور	جالندھر
۱۳	بابا شیر شاہ رح	لدھڑ	〃
۱۴	میاں غلام رسول قریشی رح	بانگے	سیالکوٹ
۱۵	شاہ خاکی دیوان رح		
۱۶	بابا نوبہار شاہ رح	۱۷ - میاں نور محمد صاحب سلمہ	
۱۸	نواب خان بہادر احراری رح	۱۹ شیخ عمر مصنف مثنوی عشق السالکین فارسی تصنیف سنہ ۱۱۹۳ھ	
۲۰	خواجہ مطلوب خاں	۲۱ خواجہ سنگین ۲۲ مولانا دلشاد پسروری	

Marfat.com

تاریخ وفات خواجہ بخت جمال رح کی وفات بقولِ صحیح سانویں رجب ۱۱۶۴ھ ایکہزار ایک سو چونسٹھ ہجری مطابق یکم جون ۱۷۵۱ء ایکہزار سات سو اکاون عیسوی میں بعہد سلطنت ابوالمظفر مجاہدالدین احمدشاہ بن محمدشاہ بادشاہ ہوئی سنہ چوتھا جلوسی تھا۔

مدفن آپ کی قبر موضع جھنگی بخت جمال ضلع گورداسپور میں ہے۔ بہت عمدہ پالکی بنی ہوئی ہے۔

قطعہ تاریخ

(از بیاض خطی)

منظہرِ نور کرامات خدا بخت جمال — کہ دلِ داشتہ داں دلوی جود و نعمت
چوں بہ تنگ آمد و حوش ز سرائے فانی — کرد پرواز چو بلبل سوئے باغ جنت
سال تاریخ وصالش بخرد گفت ندا — گفتہ استاد بگوشم کہ ۔ برد حشر رحمت

۱۱۶۴ھ

مادۂ تاریخ

"منظہرِ حیا" ۱۱۶۴ھ

اولاد

آپ کی اولاد میں سے صاحبزادہ محمد جاوید آجکل سیالکوٹ ضلع شیخوپورہ میں سکونت رکھتا ہے

ابن میاں غلام سرور بن مولا بخش

بن علی گوہر بن نور الٰہی بن

عبدالغفور بن حسن محمد بن خواجہ

بخت جمال جھنگی والے رح

شجرہ نقرائے خواجہ بخت جمال

نقرائے بخت جمال
حسن محمد
عبدالمقصود
نعمت علی
علی گوہر
مولا بخش
غلام سرور
جاوید
سیالکوٹ میں رہتا ہے

میاں نور محمد
میاں اکبر شاہ
میاں خلیل محمدشاہ ۔ لائل پور
میاں غلام رسول ۔ ساکن بھوتن پورہ۔ کاغونکی ۱۳۹۰ھ میں موجود
مولوی نذیر احمد خطیب جامع مسجد ڈھلے۔ گوجرانوالہ موجود ہے۔

Marfat.com

(۱۰)

بدیع الزمان

شیخ بدیع الزمان نخشبیؒ

بدیع الزماں شد بدیع اماں کہ در داد پوتر شدہ جائے شاں

آپ حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح کے معتمد خلیفوں سے تھے۔

نام ولقب آپ کا نام بدیع الزمان۔ اور لقب نخشبی تھا۔

قوم ووطن آپ قوم داؤد پوترہ سے تھے۔ جو علاقہ ملتان وبہاول پور میں کثیر التعداد موجود ہے

مفتی غلام سرور لاہوری رح نے کتاب گلزار شاہی میں لکھا ہے کہ قوم داؤد پوترہ کا مورث اعلےٰ مسمی داؤد خاں تھا۔ ابن محمد خاں بن محمود خاں بن داؤد خاں بن جینے خاں بن سہاوا اللہ خاں۔ [۲]

رجال الغیب میں داخل ہونا مولانا غلام قادر شاہ اثر جالندھری رح نے انوار القادریہ الملقب بہ ریاض النوشاہیہ میں لکھا ہے۔ کہ شیخ بدیع الزمان سے بہت خلقت فیضیاب ہوئی۔ آپ کی وفات کا حال کسی پر ظاہر نہیں ہوا یکایک ہی غائب ہو گئے تھے۔ اور اکثر جبل سرکہ پر جو مکہ معظمہ کے اطراف میں ہے بذریعہ تجسد ارواح بعض حاجیاں یاران سلسلہ سے ملاقات کیا کرتے ہیں۔ [۳]

اوصاف آپ کے حالات عجیب وغریب تھے۔ شیخ پیر کمال لاہوری رح تحائف قدسیہ میں لکھا ہے۔

ع بدیع آمد زماں را بس عجب مرد [۴]

---

[۱] کنز الرحمت ص ۱۲۵ [۲] گلزار شاہی ص ۵۵۴ [۳] کئی بزرگوں کو اپنے مشائخ کی دعا سے دائمی عمر نصیب ہوئی ہے مثلاً شیخ عبد اللہ کو خواجہ معین الدین چشتی رح کی دعا سے (تذکرہ اولیائے ہند ج ۱ ص ۱۴۲) [۴] تحائف قدسیہ قلمی شریف

Marfat.com

(۱۱)

برخوردار

شیخ برخوردار ھرل رح

آپ ھادیِ راہِ طریقت پیشوائے منازلِ حقیقت۔ آفتابِ ھدایت۔ ماہتابِ ولایت۔ صاحبِ کشف وکرامت وسوز وگداز تھے۔ حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب بٹڑیوالا رح کے اکابر خلفا میں سے تھے۔

نام ولقب | آپ کا نام شیخ برخوردار۔ المشہور میراں برخوردار تھا۔

نسب نامہ | آپ قوم ھرل کے چشم وچراغ تھے۔ والد بزرگوار کا نام شیخ علاؤالدین بن منصور بن داتا بن سالار ھرل تھا۔ (فیض محمد شاہی (بیاض قلمی) جلد چہارم ص۸۰۵)

کتاب شاہان گوجر ص۱۹۸ میں لکھا ہے "ھرل معروف ھرڑ۔ راجپوت کھوکھر کہلاتے ہیں۔ مورث ان کا ھرل تھا۔"

خاندانی حالات | آپ کا آبائی وطن موضع ٹٹیلا ھرلاں ضلع شاہ پور (حال ضلع سرگودھا) تھا۔ آپ کا پردادا مسمی داتا ھرل وہاں سے چل کر دوابہ رچنا علاقہ ورکائٹ میں آگیا۔ اور یہاں ایک گاؤں ھرلاں والی نام آباد کیا۔ جس کا قدیمی نام پورانی تحریرات میں "اورنگ شاہ پورہ ہرلانوالی" لکھا ہوا پایا جاتا ہے۔ یہ حولزی ایک ہزار نو سو نو بیگھہ (۱۹۰۹) زمین کا مالک تھا۔ جو بائیس (۲۲) کنوؤں پر تھی۔ اس کی تفصیل مندرجہ ذیل مملک نامہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ جو دسویں رجب ۹۸۵ھ (۲۳ ستمبر ۱۵۷۷ء) کو مسمی داتا نے لدھا بل قانونگو سے لکھوایا۔ اس پر شیخ ابوالفضل کی مُہر بھی لگی ہے۔ اور اس پر پانچ اشخاص کی گواہیاں ثبت ہیں۔ مسمیان خوشحال ولد رفیع چیمہ ساکن کوٹلی اور شفیع ولد واصل بھاکر ساکن اعتقادپورہ سے اپنی زمین کی حدود علیحدہ کروائیں۔ اور اُن کا رقبہ

Marfat.com

علٰحدہ کیا۔ اصل عبارت یہ ہے۔

"

مُہر

اقل العباد
ابوالفضل
۹۸۱ھ

باعث تسطیر آنکہ مسمی در تاعُرف ہرل طرف سالار ساکن موضع اورنگ شاہ پورہ پرگنہ تپہ امراکرام اقرار بریں وجہ مے نمایم چوں اراضی از ملکیت و موروثیت موضع مذکور بیست و دو ۲۲ دہنہ چاہان و دو ۲ براوتی در تبض و تصرف مالکانہ شرعیہ خود داشتم لہذا بریں تصویر نمودہ کہ حسبت دفع مخاصمت و رفع معاندت متعاقب ہا یاں ہمراہ پسران من برادران قرب جوار حرف کم بیشی بزبان نیارند و بریں قیمہ عمل نمائند۔ ہر کس کہ از نوشتہ منحرف باشد دروغی و کاذب باشد بنا بریں چند حرف طریق تملیک نامہ نوشتہ شد کہ ثانی الحال سند گردد۔ تحریر بتاریخ دہم شہر رجب المرجب ۹۸۵ سنہ ہجری مقدس۔

تفصیل چاہان۔

۱	چاہ گوریوالہ	۲۵ سہ بیگہ	۹	چاہ سبیل والہ	۶۲ سہ بیگہ
۲	چاہ شرینہ والہ	۶۰ سہ بیگہ	۱۰	چاہ جند محمد والہ	۵۰ سہ بیگہ
۳	چاہ بیروالہ	۶۴ سہ بیگہ	۱۱	چاہ سروالہ	۶۳ سہ بیگہ
۴	چاہ تر پایا	۲۵ سہ بیگہ	۱۲	چاہ میریوالہ	۵۰ سہ بیگہ
۵	چاہ جھنب والہ	۱۰۰ تا بیگہ	۱۳	چاہ آئمہ	۲۵ سہ بیگہ
۶	چاہ بھاتا نوالہ	۶۵ سہ بیگہ	۱۴	چاہ صلاح والہ	۲۲ سہ بیگہ
۷	چاہ کلاں	۵۰ سہ بیگہ	۱۵	چاہ بوڑا ترادنی والہ	۵۵ سہ بیگہ
۸	چاہ پگالہ	۶۱ سہ بیگہ	۱۶	چاہ جیون ماں والہ	۶۱ سہ بیگہ

Marfat.com

۱۷ چاہِ دُودہینہ جوڑہ ۱۰۰ بیگہہ۔ ۲۰ یک پیراوتی ملحق موضع مذکور بسمت جنوب ۳۲ بیگہہ

۱۸ چاہِ ٹاہلی والہ ۶۶ بیگہہ ۲۱ دوم چیچے والی پراوتی ۱۲ بیگہہ۔

۱۹ چاہِ پیپل والہ ۶۹ بیگہہ ۲۲ ویالقعدہ نود لغہ ۹۰ بیگہہ ردہی قریب چاہ چھپب والہ

— طرفِ مشرق پالقعدہ ومقتادو پنج بیگہہ رقبہ ہفت دہینہ باسم خوشحال ولد رفیعی (کذا)
عرف چیمہ ساکن موضع کوٹلی۔

۱ چاہِ خوشی والہ ۶۲ بیگہہ ۵ چاہ لعلی والہ ۶۵ بیگہہ

۲ چاہِ لکھی والہ ۶۱ بیگہہ ۶ چاہِ خوشحال والہ ۵۵ بیگہہ

۳ چاہِ کھارہ ۶۱ بیگہہ ۷ چاہ چیچے والہ ۵۹ بیگہہ

۴ چاہِ علی والہ ۶۲ بیگہہ — یکصد نا رقبہ وپنجاہ ۱۵۰ بیگہہ شود موضع مذکور

— شفیع ولد رحمل سابقہ پنج دہینہ دیک پیراوتی۔

۱ چاہِ اکانوالہ ۶۱ بیگہہ ۴ چاہِ آئمہ ۱۱۰ بیگہہ

۲ چاہ لدیوالہ ۶۵ بیگہہ ۵ چاہِ اندرون ۶۲ بیگہہ

۳ چاہِ خیریوالہ ۶۴ بیگہہ — پیراوتی کھرک والی ۱۰۰ بیگہہ

— حدودات موضع اورنگ شاہ پورہ ہرلانوالی وتا ہرل۔

حدِ شرقی آں۔ چاہ چھنب والہ قبل چیل ۴۰ کان متصل زمین میرالی بھٹی ارغن۔

حدِ غربی آں۔ رز چاہ ٹاہلی والہ قبل نوزدہ ۱۹ کان۔ دپسنگ بزمین موضع شاہ پورہ ڈھلو۔

حدِ جنوبی آں۔ چاہ رحمانی والہ موضع دریام پورہ گورایہ۔

حدِ شمالی آں۔ تالاب سلار والہ وبعض بزمین پرلوہ متصل میری کمیر دھاڑیوال سدرہ زمین تالاب
روڑیوالہ موضع ہرچوکے۔

۱ گواہ شد اروڑہ گورایہ موضع ہرچوکے۔

۲ گواہ شد لبنا گورایہ موضع دریام پورہ۔

Marfat.com

۳ گواہ شُد ۔ راجا گورہایہ ۔ موضع سمائل پورہ بُڈھا ۔

۴ گواہ شُد ۔ جَسّا ساہنسی موضع فتّے والہ ۔

۵ گواہ شُد ۔ نارو ماں ۔ موضع ماں ۔

۔ دستخط ۔ لدھا سِل قانونگوئے ۔ "

مسمی داتا کے بعد اس کا پوتا شیخ علاؤالدین ولد منصور گاؤں کا سردار ہوا ۔ اس کے چار بیٹے تھے ۔ شیخ برخوردار ، عدلی ، سجادہ و مراد ۔ چاروں کاشی جائداد کے مالک تھے پرانی تحریروں میں چاروں کے نام آتے ہیں ۔

شیخ برخوردار کا واقعہ بیعت منقول ہے کہ شیخ برخوردار ابتدا میں اپنے مویشی جنگل میں چرایا کرتے تھے ۔ ایک دن حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب بھڑیولا رح بمعہ درویشوں کے وہاں سے گذرے ۔ آپ نے اُن کی درویشانہ حالت دیکھ کر سب کو دُودھ پلایا ۔ جب وہ آگے چلے گئے ۔ تو آپ کو دل میں از حد کشش ہو گئی ۔ مال مویشی چھوڑ کر پیچھے دوڑے ۔ اور راستہ میں جا ملے ۔ اور وہیں بیعت ہو کر اپنا شوق پورا کیا ۔ حضرت پاک صاحب رح نے آپ کو ایک ہی نگاہ سے صاف باطن بنا دیا ۔

نوشاہی تاج عطا ہونا منقول ہے کہ آپ کچھ عرصہ اپنے پیر و مُنعم کی خدمت میں رہ کر عبادت و ریاضات و مجاہدات کرتے رہے ۔ آخر انہوں نے خلافت و اجازت سے مشرف فرما کر رخصت کیا ۔ اور بوقتِ اجازت حضرت نوشہ گنج بخش رح کی کلاہِ مبارک جو حضرت پاک صاحب رح کو ملی ہوئی تھی ۔ وہ بطورِ خاص آپ کو عنایت فرمائی ۔ اور حکم دیا کہ اپنے گاؤں ہرلانوالی میں ڈیرہ لگا دو ۔

خلوت میں عبادت آپ نے ہرلانوالی پہنچ کر گاؤں سے باہر ایک کھوہ پر ڈیرہ لگا دیا ۔ رات کو عبادت کرتے ۔ اور دن کو زراعت کا کام انجام دیتے ۔ "دست با کار و دل با یار" کا مصداق بن گئے ۔

Marfat.com

زیارتِ شیخ | آپ کو اپنے پیر صاحب کا عشق بحدِ کمال تھا۔ کچھ عرصہ آپ کا یہ طریقہ تھا کہ روزانہ اکیس[۲۱] میل کا فاصلہ پیدل طے کر کے بھڑی شریف حاضر ہوا کرتے۔ اور واپس آجایا کرتے۔

اوصافِ شیخ | آپ اپنے پیر صاحب کی تعریف میں رطب اللسان رہتے۔ ایک مرتبہ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان برخورداری رح کے سامنے اِن الفاظ میں تعریف کی۔

"مرشدِ زمان میاں عبدالرحمٰن بحرِ تواجِ عشق وجذب ست وموجِ دریائے انوارش از بالائے اشجار میرود"[۱]

زمانہ کے راہ نما شیخ عبدالرحمٰن عشق وجذب کے ناپیدا کنار سمندر ہیں۔ اُن کے دریائے انوار کی لہریں درختوں کے اوپر سے گذر رہی ہیں۔

خدماتِ شیخ | منقول ہے کہ آپ کافی زمین وجائداد کے مالک تھے۔ چودہ[۱۴] کنوؤں کی آمدن جو کچھ ہوتی وہ بلا کم وکاست حضرت پاک صاحب رح کی نذر کیا کرتے۔

تعمیرِ روضہ شاہ رحمانؒ | جب حضرت پاک صاحب رح کا دُنیا سے انتقال ہوا۔ تو چند سال اُن کی قبر پر مجاور وخادر دب کسمپرسی رہے۔ اور زرِ کثیر صرف کر کے اُن کے مزار پر عالیشان ہشت پہلو روضہ بنوایا جس کی عمارت ۱۱۳۷ھ / ۲۵-۱۷ء میں ختم ہوئی۔ اس کے پاس مسجد اور دیوانخانے بھی پختہ بنوائے۔ درگاہ شریف کے دروازہ پر یہ الفاظ بھی لکھوائے۔ "از کمترین مریداں مرید شیخ برخوردار" ۱۳۵۳ھ / ۱۹۳۴ء کی مرمت کے دوران میں صاحبزادگانِ رحمانیہ، خصوصاً لال شاہ ولد بوٹے شاہ نے یہ عبارت مٹا کر اپنی خسّتِ طبع کا ثبوت دیا ہے۔ وہی روضہ پاک آجتک بھڑی شاہ رحمان میں موجود ہے۔

اولادِ نوشاہ عالیجاہ رح کی خدمت | آپ حضرت نوشہ صاحب رح کی اولاد کی خدمت کو سعادتِ دارین خیال فرماتے۔ منقول ہے کہ جب حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان رح حضرت پاک صاحب رح کی بیعت ہو کر آپ کے پاس پہنچے۔ تو آپ نے اُن کو دولت خانہ میں ستائیس[۲۷] روز تک رکھا اور دل وجان سے اُن کی خدمت بجا لاتے رہے۔ سید حافظ محمد حیات صاحب ربانی نوشاہی رح تذکرہ نوشاہی میں

---

[۱] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف صفحہ ۲۵۳ شرافت

Marfat.com

لکھتے ہیں ۔ "تا مدت بیست ہفت روز در انجا ماندند چند روز بر چیاہ برخوردار نشستہ بودند" [۲]

اولادِ نوشہ صاحبؒ سے محبت | آپ کو حضرت نوشہ صاحب رح کی اولاد سے خاص محبت تھی حضرت سید شاہ رحمت اللہ عارف ۔ اور سید شاہ عصمت اللہ صاحب رح ۔ اور سید شبیر محمد بن شاہ عصمت اللہ اکثر آپ کے پاس آمد رفت رکھتے ۔ اور آپ ان کی مدارات محبت و عشق سے ادا کرتے ۔ بلکہ شاہ عصمت اللہ سے تو آپ کو مواخاۃ اور رابطہ اتحاد و یگانگت تھا ۔ [۳]

سیر پشاور | آپ کبھی کبھی ملک کی سیر بھی کیا کرتے چنانچہ ایک مرتبہ آپ کا پشاور جانا ثابت ہے صاحب تذکرہ نوشاہی لکھتے ہیں ۔ "میاں برخوردار ہر دو بطریق سیر در پشاور رفتہ بود" [۴]

تاثیر صحبت | آپ کی صحبت نہایت متاثر تھی ۔ جو شخص آپ کی مجلس میں بیٹھتا ۔ وہ سلسلہ نوشاہیہ میں داخل ہو کے رہتا ۔ چنانچہ ۔

حضرت سید شاہ عصمت اللہ صاحب رح آپ کی صحبت سے متاثر ہو کر حضرت پاک صاحبؒ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے ۔

اور میر محمد تقی پشاوری رح بھی آپ کی حالت کو دیکھ کر حکومت کے عہدہ کو ترک کر گئے ۔

اور سید شاہ عصمت اللہ صاحب رح کے مرید ہو کر کالال وقت سے ہو گئے ۔ [۵]

مال و جاہ | پورانی دستاویزوں سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے پاس زمین کار قبہ اور جائداد کافی تھی ۔ اور صاحب مال و جاہ تھے ۔ بارہ ۱۲ کھوہ اور دو کھوہیاں آپ کو والد صاحب کی وراثت میں ملی تھیں ۔ اور چھ عدد کھوہ اور ایک کھوہی خوشی ولد جمال جیمہ سے بقیمت ایک ہزار آٹھ سو روپیہ ۱۸۰۰ بیع لی ۔ اور نو عدد کھوہ اپنے برادران عدلی اور سجادہ سے بقیمت نو سو نوے روپیہ ۹۹۰ خرید کئے ۔

---

[۲] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۲۵۷ [۳] ایضاً ص ۲۷۹ [۴] ایضاً ص ۳۷۸ ۔
[۵] ایضاً ص ۳۷۸ شرافت ۔

Marfat.com

تملیک نامہ | یہ اپنی اولاد کے حق میں لکھوایا۔

مُہر

"خادمِ شرعِ رسولِ یزدان
وافوض امری الی اللہ
قاضی محمد ناصرالدین عاقلبازخاں"

باعثِ تسلیرِ این حروف آنکہ مسمی برخوردار ولد علاؤالدین ابنِ منصور عُرف ھرل ساکن موضع ھرلانوالی عمدہ پرگنہ چکوکھیوا المشہور کھائی چک ام۔ اقرار بریں وجہ مے نمائم کہ چوں بر حیاتِ مستعارہ کسے را اعتمادے و اعتبارے نیست لہذا بریں تصور نمودہ کہ بعد من اولاد و احفادِ برادران مشارکت نسازند محدودہ چاہان مدورہ دوازدہ (۱۲) دہنہ و دو (۲) برادتی وارث و وارث این جانب ست۔ احدے را بمراتب خورد و کلان متغرد و متکبر نشوند۔ بریں تقسیمہ عمل نمایند۔ ہر کس کہ از نوشتہ منحرف باشد عند شرع شریف مردودی و کاذب باشد۔ لہذا این چند حروف بطریقِ تملیک نامہ نوشتہ شد کہ ثانی الحال سند گردد۔ تحریر بتاریخ دہم شہر شوال ۱۱۱۹ ہجری مقدس و معلے۔ [۱۴ جنوری ۱۷۰۸ء]

تفصیلِ چاہانِ موضعِ مذکورہ

چاہِ کلان۔ باغوالہ۔ صلاحوالہ۔ پیپل والہ۔ ٹاہلی والہ۔ چھنب والہ۔ گوریوالہ۔ بیر والہ۔ لکھووالہ۔ پکا۔ بھاتانوالہ۔ چہرا۔ یک برادتی بطرف جنوب موضع مذکور عمدہ بیگہ ۳۲۔

دویم برادتی چیچے والی عمدہ ۱۲ بیگہ۔

دیگر شش (۶) دہنہ۔ چاہ خوشی والہ۔ اکلا چیچے والہ۔ جگدیوالہ۔ کھارا۔ لعلوالہ۔

یک برادتی کھرک والی خوشی والہ جمال عُرف چیمہ بدست برخوردار ھرل بیعِ شرعی کرد قیمت مبلغ یکہزار ہشتصد روپیہ ۱۸۰۰۔

۱ گواہ شد۔ باہر گورایہ جام پورہ بویڑہ۔

Marfat.com

۲ گواہ شد عبدالرحمٰن گورہایہ ہرچوکے

۳ گواہ شد چودد گورہایہ موضع دربام پورہ۔

۴ گواہ شد ملک دھاڑیوال۔

۵ دستخط۔ ہندی رائے قانونگوئے۔

— مراد وعدلی وسجادہ برادر خصص این جانب ست "

ارث نامہ | یہ اپنے بھایوں کے ساتھ زمین کی تقسیم کے وقت لکھوایا۔

" مایانکہ برخوردار وعدلی وسجادہ ومراد ولد علاوالدین عُرف ہرل ساکن موضع اورنگ شاہ پورہ ہرلانوالی تپہ جگوگھیوا ایم۔ اقرار بریں وجہ نمائیم۔ چوں اراضی از ملکیت د مواریث بیست[۲۰] ویک دہنہ دد[۲] دیرادتی اراضی مزروعہ وغیر مزروعہ درحینِ حیات وثباتِ عقلِ خود حدحدودِ اربع[۴] جدا علیحدہ کردہ گرفتیم کہ بعد مایاں کدام کس برادرانِ قرب جوار حرف کم بیشی نسازند بریں ارقام عمل نمایند۔ ہرکس کہ از نوشتہ انحراف ورزد دروغی وکاذب باشد۔ لہٰذا این حروف بطریق ارث نامہ نویسانیدہ شد کہ ثانی الحال سند گردد۔ وکان ذٰلک تحریر بتاریخ یازدہم شہر شوال ۱۱۲۱ ہجری مقدس۔" [۱۴ دسمبر ۱۷۰۹ء]

• اس کے بعد چاہات کی تفصیل ہے جو بخوفِ طوالت نہیں لکھی گئی۔

لادعوت نامہ | مرزا حیات بیگ کی تنخواہ مبلغ نو سو نوّے[۹۹۰] روپیہ آپ کے بھایوں عدلی۔ وسجادہ کے ذمہ تھی۔ اُنہوں نے یہ روپیہ آپ سے قرضہ لے کر اُس کو دیا۔ پھر اس حساب میں نوکھوہ کی زمین آپ کو بیع کردی۔ اوردہ قرضہ بیباک کیا۔ اور مندرجہ ذیل تحریر بطور لادعوت نامہ لکھدی۔ وھوھٰذا۔

" تحریر

خادم شرع قاضی
عبدالسلام
۹۷۱ھ]

مایانکہ عدلی وسجادہ ولد علاوالدین عُرف ہرل ساکن موضع اورنگ شاہ پورہ ہرلانوالی

Marfat.com

۹۹۰ ۹۷۵ م

عملہ تپہ جبکو کھیوا ایم چوں دریں ولا مبلغ نہصد و نود روپیہ کہ نصف آں مبلغ چہار صد و نود و پنج میشود۔ تنخواہ مرزا حیات بیگ بنام ایں جانب گردید۔ بسیار تفحص و تلاشش مبلغات ساختہ موجود نشدہ۔ حسب لاچاری از میاں برخوردار ولد علاؤالدین برادر حقیقی عُرف ہرل گرفتہ حوالہ مرزا مذکور ساختیم باقی خود پاک صاف نمودیم سو پنج دہنہ چاہان عدلی سو چہار دہنہ چاہان سجادہ بدست برخوردار مذکور بیع شرعی کردیم دفرد ختیم۔ یک دہنہ صلا حوالہ سجادہ نزد خود داشتہ باقی بیع دخلے نماندہ۔ بنابراں ایں چند حروف بطریق لادعوت نامہ نوشتہ دادیم کہ ثانی الحال سند باشد وکان من ذلک تحریرا بتاریخ دہم شہر ذیقعد ۱۱۳۱ھ[۶] [۲۴ ستمبر ۱۷۱۹ء]

کرامات

ایک وقت میں کئی جگہ پر موجود ہونا | منقول ہے کہ ایک مرتبہ آپ کاشتکاری کے زمانہ میں کھوہ میں ٹنڈاں (لوٹے) نکالنے کے واسطے اُترے۔ دوپہر تک نکالتے رہے۔ والدہ صاحبہ بھتہ لے کر کھوہ پر آئیں۔ بھایوں نے کہا کہ برخوردار کو بھی بلاؤ۔ کھوہ سے نکل کر روٹی کھالے۔ والدہ صاحبہ نے کہا کہ وہ تو ابھی گھر سے روٹی کھا کر آیا ہے۔ بھایوں نے کہا کہ وہ تو صبح سے کھوہ میں ہے۔ چنانچہ آپ کھوہ سے ہی باہر نکلے۔

طیّ زمین | منقول ہے کہ آپ اپنے کھیت میں پانی لگا کر بھڑی شریف میں حضرت پاک صاحبؒ کے سلام کو پہنچ جاتے۔ اور کیارہ سیراب ہونے سے پہلے واپس آجاتے۔

کشفِ قلوب | منقول ہے کہ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان برخورداری رح ایک مرتبہ آپ کے پاس تشریف لے گئے۔ اُن کی گھوڑی کے واسطے آپ خود گھاس کھود کر لائے۔ "کاہ بسر بردا شتہ برائے اسپ مادی

---

[۶] یہ چاروں پروانی دستاویزات اصل قلمی حضرت مولوی عبدالحق صاحب چشتی نظامی کے کتب خانہ میں بمقام ہرلانوالی موجود ہیں۔ مولوی صاحب فیاض زمان فاضل اجل تھے جمعہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۷ء ۱۳۵۶ھ کو انتقال کیا ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

ایشاں آورد " چونکہ گھاس کھودتے وقت چہرہ پر گرد و غبار پڑا ہوا تھا۔ اور لباس بھی سادہ ہی تھا۔ شاہ صاحب دل سے متنفر ہوئے۔ اور خیال کیا کہ اس وضع قطع اور شکل و شباہت والے پر حضرت پاک صاحب رح کیسے مہربان ہو گئے۔ آپ نے از راہِ کشف اُن کے ضمیر سے آگاہ ہو کر فرمایا۔ " لیلےٰ را بچشم مجنوں باید دید " یعنی لیلےٰ کو مجنوں کی آنکھ سے دیکھنا چاہیئے اسوقت ان کے دل سے نفرت کا خیال جاتا رہا۔ اور آپس میں محبت ہو گئی۔ ۵۷

مُرپی قانونگوئے کا سزایاب ناں | منقول ہے کہ ایکدفعہ موضع میرالی والہ ۵۸ کا مُرپی نام قانونگو نے آپ کی تکلیف کے دَرپے ہوا۔ حضرت سید شاہ عصمت اللہ اُس کے پاس تشریف لے گئے۔ اور فرمایا۔ کہ میاں برخوردار فقیر لوگ ہیں تم ان کو تکلیف نہ دیا کرو۔ اُس نے نہ مانا تو شاہ صاحب

---

۵۷ تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۲۵۱ ۵۸ میرالی والہ۔ ضلع گوجرانوالہ میں ایک قصبہ ہے۔ اس کی آبادی کے متعلق مورخین کے اقوال درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) منشی گنیش داس بڈھیرہ قانونگوئے گجراتی چار باغ پنجاب میں لکھتا ہے۔

" شفیع آباد المشہور میرالی والہ قصبہ خوردست۔ وارث آنجا مغل اند۔ وزراکابران آنجا قوم بدھادن خطری اند۔ دریں و لا بر زمینداری آنجا قوم جاٹ عرف واہلہ تصرف دارند۔ در آنجا مکان بھگت دوارہ از سادھان نانک شاہی جائے دلکشائے باصفائے ست "

شفیع آباد مشہور میرالی والہ چھوٹا سا قصبہ ہے وہاں کے وارث مغل ہیں۔ وہاں کے بڑے لوگوں سے بدھادن قوم کے کھتری ہیں۔ اسوقت وہاں کی زمینداری قوم جٹ واہلہ کے تصرف میں ہے۔ وہاں نانک شاہی سادھوؤں کا ایک مکان بھگت دوارہ بڑی اچھی مصفا جگہ ہے۔

(۲) مفتی غلام سرور لاہوری رح مخزن پنجاب ص ۲۷۳ میں لکھتے ہیں۔

" موضع میرالی والہ۔ پہلے اس قصبہ کی آبادی سے ایک شکارگاہ (باقی حاشیہ بر صفحہ ۶۴)

Marfat.com

نے اس کے حق میں بددعا کی، وہ اپنے فرزندوں سمیت قتل ہوگیا۔ ۹ھ

جسپت رائے فوجدار کا معزول ہونا | منقول ہے کہ ایکدفعہ جسپت رائے فوجدار ایمن آبادی ۱۰ھ آپ کے آزار کے درپے ہوا، سید شیر محمد بن سید شاہ عصمت اللہ صاحب برخوردار دی رح اُس کے پاس سفارش لے کر گئے۔ پر اُس نے نہ مانا، انہوں نے اُس کے حق میں بددعا کی۔ چنانچہ وہ چند ہی دنوں میں معزول ہوگیا، اور گرفتار ہوکر ملتان پہنچایا گیا۔ ۱۱ھ

مولف کو زیارت | میں (شرافت) کہتا ہوں کہ ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۴۶ھ ۸ جون ۱۹۲۸ء کو مجھے خواب میں آپ کی زیارت ہوئی۔ داڑھی سفید، نحیف البدن، مجذوب اطوار نظر آئے۔ حضرت پاک صاحب رح کے حضور میں بیٹھے ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۳) حاکم پنجاب نے یہاں بنایا ہوا تھا۔ پھر بمرور زمانہ تین سو برس کے ۳۰۰ محمد شفیع قوم مغل نے اس جگہ گاؤں آباد کیا، اور شفیع آباد نام رکھا۔ وہ گاؤں ایک سو برس تک ۱۰۰ آباد رہا۔ پھر بہ سبب بربادی زراعت کے بے چراغ ہوگیا۔ پھر ۱۰۶۵ھ / ۱۶۵۵ء میں مسمی مرالی قوم راجپوت گوت بھٹی نے اسی جگہ گاؤں آباد کرکے اس کا نام اپنے نام پر مرالی والہ رکھا۔ تب سے برابر آباد ہے۔ کبھی ویران نہیں ہوا۔ ملکیت اس کی بہ قبضہ اقوام مختلف مثل مغل و کھتری اور واہلہ وغیرہ کے ہے۔ عمارت اس کی حسب ذیل ہے۔ صرف سمادھ بانی دیہ کی پختہ بنی ہوئی ہے۔ اور ایک دھرم سالہ آبادی کے اندر ہے۔ جس میں سمادھ مسمی تارا رام سادھ کی بنی ہوئی ہے۔ ہر سال بماہ جیٹھ وہاں میلہ ہوتا ہے۔ اور ایک ٹھاکر دوارہ بنا ہوا ہے۔ وہاں لوگ ۵۴۰ ۳۰ برد زبیساکھی جمع ہوتے اور غسل کرتے ہیں۔ اس گاؤں کے پانچسو چالیس گھر۔ اور تیس دکانیں ۲۱۷۸ اور دو ہزار ایک سو اٹھہتر مردم شماری ہے۔ ۱۲ ۹ھ تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف صفحہ ۲۸۱ ۱۰ھ جسپت رائے دیوان لکھپت رائے کا بھائی تھا۔ نواب زکریا خاں بہادر کا ملازم تھا۔ سکھوں کے ساتھ اکثر مقابلہ کرتا رہتا۔ ۱۱ھ بدر کے گوجھیاں کے پاس ایک دنگریٹہ کے ہاتھ سے بعہد محمد شاہ قتل ہوا ۱۲ھ تذکرہ نوشاہی صفحہ ۲۸۸۔ شرافت۔

Marfat.com

تبرکات | آپ کے مندرجہ ذیل تبرکات میں نے سنہ ۱۳۴۶ھ / ۱۹۲۸ء میں زیارت کی۔ یہ آپ کی اولاد میں سے چوہدری سلطان نمبردار کے گھر میں موجود تھے۔ ابن امین بخش بن کرم الٰہی بن عمر بخش بن میاں غلام شاہ بن میاں دلاور شاہ بن میاں عبدالحکیم بن شیخ برخوردار ہرل رح

تبرکات یہ ہیں۔

۱ تاج مبارک حضرت نوشہ صاحب رح کا۔ جو آپ کو بوساطت حضرت پاک صاحب عنایت ہوا تھا۔

۲ آپ کے سر کی ٹوپی۔

۳ ایک کھیس سیاہ و سفید منقش جس میں طلا کی دھاریاں ہیں۔

۴ ایک تہبند سیاہ رنگ۔

۵ ایک تسبیح مبارک۔

اس کے بعد بھی کئی بار ان کی زیارت سے مشرف ہو چکا ہوں۔

اولاد | آپ کے تین بیٹے تھے۔

۱ میاں عبدالحکیم صاحب رح۔ صاحب اولاد۔

۲ میاں خان محمد صاحب رح

۳ میاں محمد فاضل صاحب رح

موخرالذکر دونو صاحب لاولد فوت ہوئے۔

یاران طریقت | آپ کے مریدوں کے نام دستیاب نہیں ہو سکے۔ چند نام یہ ہیں۔

۱	میاں عبدالحکیم صاحب فرزند اکبر۔	ہرلانوالی	گوجرانوالہ
۲	میاں خان محمد صاحب فرزند دوم	〃	〃
۳	میاں محمد فاضل صاحب فرزند سوم	〃	〃
۴	میاں دلاور شاہ بن عبدالحکیم صاحب نبیرہ اکبر	〃	〃
۵	میاں بختاور شاہ بن عبدالحکیم صاحب نبیرہ اصغر	〃	〃

Marfat.com

تاریخِ وفات

حضرت شیخ برخوردار ھرل رح کی وفات ماہ ربیع الاول سنہ ۱۱۴۰ھ مطابق اکتوبر سنہ ۱۷۲۷ء میں بعہدِ حکومتِ محمد شاہ بادشاہ ہوئی۔ سنہ ۱۰ جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا مزار اظہر موضع ھرلانوالی۔ ضلع گوجرانوالہ میں گاؤں سے شمالی جانب ہے۔

تعمیرِ روضۂ اقدس | آپ کی وفات سے تین سال بعد آپ کے پوتے میاں دلاور شاہ بن میاں عبدالحکیم صاحب کے اہتمام سے آپ کی قبر پر عالیشان گنبد تعمیر ہوا۔ جس کی تکمیل اور اختتام بیسویں ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۱۴۳ھ [مطابق ۲۷ جون سنہ ۱۷۳۱ء] میں ہوئی۔ روضہ کے اندر یہ تاریخ لکھی ہے۔

سنہ سیزدہ جلوس ست محمد شاہ غازی — شگفتہ بود دراں اوان شگفتہ بہار
مرتب روضۂ مبارک شاہ برخوردار — بتاریخ بیست ماہ ذی الحجہ ہست تیار

میں (مترافت) کئی مرتبہ زیارت سے مشرف ہو چکا ہوں۔ روضۂ مبارک ہشت پہلو ہے۔ آمنے سامنے چبوترہ بھی ہشت پہلو ہے۔ آج سنہ ۱۳۷۴ھ میں روضہ کی تعمیر کو دو سو چونتیس ۲۳۴ سال گذر چکے ہیں۔ روضہ کے نقش و نگار اور گلکاری ابھی ویسے ہی موجود ہیں۔ جیسے اب تیار ہوئے ہیں۔ روضہ کے گرد ایک دیوار بطورِ فصیل تھی جس میں باغ ہوتا تھا۔ اور روضہ باغ کے اندر تھا۔ لیکن اب زمانہ دراز گذر جانے کے باعث نہ وہ باغ ہے۔ اور نہ دیوار۔ صرف چند جگہ سے دیوار کے ٹکڑے موجود ہیں۔ روضہ کے باہر اولاد کی قبریں ہیں۔ اس روضہ کے اوصاف میں مولوی محمد الدین صاحب سکنہ دیہڑ درکاں ضلع گوجرانوالہ نے باغ اولیائے ہند صفحہ ۱۰۲ میں لکھا ہے۔

ایہ بزرگ خدا دا ہو یا ھرل جٹ اک بھائی — حضرت پاک رحمان دے پاموں عظمت اس نے پائی
وچ عبادت رب سچے دی کیتی مرد تیاری — ھرلانوالی روضہ اسدا دیکھے خلقت ساری
بعضے آکھن پیر میراں دی طرز اُپرا یہ بنیاں — حضرت پیر میراں دا روضہ ڈٹھا جنہاں جنیاں

Marfat.com

روضہ شریف کے کتبے روضہ کے اندر کلام اللہ شریف کی کئی آیات اور اسماء الحسنیٰ تحریر ہیں، قبر شریف کے گرد سورۂ مُلک بڑی خوشخط تحریر ہے۔ اور مندرجہ ذیل مختلف اشعار لکھے ہیں۔

شجرہ

ظہورِ درمیاں امروز پیدا — دلاور شاہ زبردار شہیدا
کہ ایں ماہِ حسین سنت حسن بود — کہ شاہ رحماں کرم افشاں ہویدا
چو معراجِ نبی شد وجد و حالش — ز تسبیح قادر آمد شاہِ نوشاہ
شدہ معمور از حُبِّ حقیقی — خدا خواند سُلیماں را سُلیما
ز نورِ ایزدی اعلیٰ علم شد — ز شاہ معروف اسرارِ ہُو اللہ
دُرے مُنفت ست عاجز از زبانے — کرم کن راہ نما اے رہنما ہ
کتبنا فیہ فی الشہر المحرّم — بتاریخ احد احد الوحید ا

رُباعی

اے خالقِ ہر بلند و پستی — شش چیز عطا بکن ز ہستی
ایمان و امان و تندرستی — علم و عمل و فراخ دستی

رُباعی

یارب ز تو آنچہ من گدا میخواہم — افزوں ز ہزار بادشا میخواہم
ہر کس ز درِ تو حاجتے میخواہد — من آمدہ ام ز تو ترا میخواہم

رُباعی

از خدا گردہ خدا طلبی — مطلب جز محمدِ عربی
زانکہ مطلوبِ اہلِ ہنیش اوست — ملک مقصودِ آفرینش اوست

سپردم بتو مایۂ خویش را — تو دانی حسابِ کم و بیش را

Marfat.com

ندارم در سخن بحث کردن رَد است　　خطائے بزرگاں گرفتن خطاست

کیمن از وجودِ من چہ خیزد　　اگر بود بنزدِ من چہ خیزد

بہائے خویشتن دانم کہ نیمے جونے ارزد　　اگر موئے نظر سازد بہائے بے بہا گردد

ہزار غوطہ بخوردم دُرے بکف نرسید　　سزائے بختِ من ست ایں گناہِ دریا چیست

محمدِ عربی کآبروئے ہر دو سرا ست　　کسے کہ خاکِ درش نیست خاک بر سرِ او ست

دلا طوافِ دلاں کُن اگر خدا خواہی　　وگرنہ کعبہ و بتخانہ ہر دو از سنگ ست

دیوان خانے | روضہ شریف سے مشرقی جانب ایک دیوانخانہ پختہ بنا ہوا ہے۔ اور پاس ایک کنواں جاری ہے۔ جنوب کی طرف ایک دالانِ خام۔ اور مسجد پختہ بنی ہوئی ہے۔

عُرس شریف | آپ کا عُرس شریف ہر سال نوویں اسوں کو ہوتا ہے۔ فقیر لوگ بہت جمع ہو جاتے ہیں قوالیاں ہوتی ہیں۔ وجد و حالتیں ہوتی ہیں۔ دُکانیں لگتی ہیں۔ دُور دُور سے لوگ آتے ہیں خلقت کا ہجوم کافی ہوتا ہے۔ فقیروں کو بھنڈارہ ملتا ہے۔ قطعہ تاریخ

جو روضہ مبارک کے اندر تحریر ہے۔

چو رخت از کوچۂ دنیا بردل بُردہ است شاہ برخوردار　　بسانِ عبد الرحمان شد محمد حاجی کردار

میانِ مہ ربیع اول و ضا نش ہمچو پیغمبر　　بسوئے روضۂ رضوان رفت آں صاحبِ اسرار

حسابِ ابجد نامش عدد ہفتاد و سہ کم کُن　　شمار سنہ ہجرت را زبان و دل بکن اقرار

Marfat.com

یعنی آپ کے نام "برخوردار" کے اعداد (۱۲۱۳) سے (۷۳) تفریق کرنے سے
آپ کی وفات کا سال ۱۱۴۰ھ ظاہر ہوتا ہے۔

قطعہ دیگر

شیخ برخوردار چوں عازم ارم — گشت شب تاریک عالم را ز غم
رخصتش در ماہ ربیع اول بداں — سنہ ہجرت یازدہ صد چہل و سہ
۱۱ ۴۰

مادۂ تاریخ

"دربارِ گیتی فروز" ۱۱۴۰ھ

اولاد کا مختصر تذکرہ

- حضرت شیخ برخوردار رح کے تین بیٹے تھے۔ میاں عبدالحکیم صاحبِ اولاد۔ میاں خان محمد و میاں محمد فاضل۔ یہ دونو لاولد فوت ہوئے۔
- میاں عبدالحکیم کے دو بیٹے تھے۔ میاں دلاور شاہ۔ میاں بہادر شاہ۔
- میاں دلاور شاہ کا ایک بیٹا میاں غلام شاہ تھا۔
- میاں غلام شاہ کے دو بیٹے تھے۔ محمد بخش و عمر بخش۔
- عمر بخش کے تین بیٹے تھے۔ کرم الٰہی۔ رکن الدین اور صدر الدین۔
- کرم الٰہی کے دو بیٹے تھے۔ امین بخش و نبی بخش۔
- امین بخش کے چھ بیٹے تھے۔ سلطان۔ تاج۔ حیات۔ عبداللہ۔ اللہ دتہ اور اسمٰعیل موخر الذکر چاروں بچپن میں فوت ہو گئے۔
- سلطان نمبردار موجود ہے۔ اس کے گھر میں شیخ برخوردار رح کے تبرکات موجود ہیں اس کے تین بیٹے ہوئے۔ احمد۔ یہ زندہ ہے۔ نور محمد اور خوشی محمد دونو بچپن میں فوت ہو چکے ہیں۔

Marfat.com

- احمد کا ایک بیٹا نذر محمد موجود ہے۔
- نبی بخش ولد کرم الٰہی کے پانچ بیٹے ہوئے۔ ابراہیم۔ موسےٰ۔ اسحاق۔ اللہ دتہ اور عبداللہ سوائے تیسرے بیٹے کے سب لاولد مر گئے ہیں۔
- اسحاق کے تین بیٹے ہوئے۔ حسین و عاشق۔ یہ دونو موجود ہیں۔ فیض بخش بچپن میں مر گیا ہے۔
- رکن الدین ولد عمر بخش کے دو بیٹے تھے۔ محمد دین و الف دین۔
- محمد دین کا ایک بیٹا فتح محمد موجود ہے۔
- فتح محمد کا ایک بیٹا خوشی محمد موجود ہے۔
- الف دین ولد رکن الدین کے دو بیٹے ہوئے۔ فضل۔ اور دین محمد لاولد۔
- فضل کا ایک بیٹا غلام حیدر موجود ہے۔
- صدر الدین ولد عمر بخش کے چار بیٹے تھے۔ رحیم بخش۔ غلام حیدر لاولد۔ غلام محمد اور عبداللہ
- رحیم بخش کے تین بیٹے۔ علی محمد۔ مبادل اور شریف موجود ہیں۔
- غلام محمد ولد صدر الدین کا ایک بیٹا شیر محمد موجود ہے۔
- عبداللہ ولد صدر الدین کا ایک بیٹا محمد دین نام تھا جو لاولد مر گیا۔
- میاں بختاور شاہ ولد میاں عبدالحکیم کے چار بیٹے تھے۔ میاں نور شاہ۔ میاں کرم شاہ۔ میاں قادر بخش اور میاں فیض بخش۔
- میاں نور شاہ کا ایک بیٹا الہداد تھا۔
- الہداد کے دو بیٹے حسین محمد و شرف الدین تھے۔
- حسین محمد کے چار بیٹے تھے۔ احمد دین۔ امام دین۔ علم دین۔ اور فضل دین لاولد۔
- احمد دین موجود ہے۔ اس کا ایک بیٹا غلام محمد موجود ہے۔
- غلام محمد کے دو بیٹے علی محمد و حاتم علی موجود ہیں۔
- امام دین ولد حسین محمد کا ایک بیٹا فتح محمد موجود ہے۔

Marfat.com

- علم دین ولد حسین محمد کے دو بیٹے رمضان و رحمت علی موجود ہیں۔ یہ دونو میرے (شرافت کے) ساتھ محبت رکھنے والے ہیں۔
- میاں کرم شاہ ولد میاں بختاور شاہ کے دو بیٹے تھے۔ آلہی بخش و پیر بخش۔
- آلہی بخش کا ایک بیٹا محمد بخش تھا۔
- محمد بخش کے دو بیٹے علم دین و قدم دین تھے۔
- علم دین کے دو بیٹے مولا بخش و کرم دین موجود ہیں۔
- قدم دین ولد محمد بخش کا ایک بیٹا نواب موجود ہے۔
- نواب کا ایک بیٹا صادق موجود ہے۔
- پیر بخش ولد میاں کرم شاہ کا ایک بیٹا شاہ محمد تھا۔
- شاہ محمد کے دو بیٹے تھے۔ صدر دین لاولد۔ اور کرم دین۔
- کرم دین کا ایک بیٹا امام دین موجود ہے۔
- میاں قادر بخش ولد میاں بختاور شاہ کے چار بیٹے تھے۔ غوث۔ قطب۔ خدا داد۔ اور قدر داد لاولد۔
- غوث کا ایک بیٹا حسنو تھا جو لاولد مر گیا۔
- قطب ولد میاں قادر بخش کا ایک بیٹا نظام الدین تھا۔ جو لاولد مر گیا۔
- خدا داد ولد میاں قادر بخش کا ایک بیٹا مہر داد تھا۔
- مہر داد کے دو بیٹے کرم الٰہی اور ولی داد موجود ہیں۔
- کرم الٰہی کا ایک بیٹا صوبہ موجود ہے۔
- ولی داد ولد مہر داد کا ایک بیٹا موجہ موجود ہے۔
- میاں فیض بخش ولد میاں بختاور شاہ کے تین بیٹے تھے۔ غلام رسول۔ خدا یار دو تو لاولد۔ مہتاب۔
- مہتاب کا ایک بیٹا بوٹا نام تھا۔ جو لاولد مر گیا۔

Marfat.com

انتباہ

حضرت شیخ بزرگوار رحمہ اللہ کی اولاد کا یہ شجرہ نسب ۱۳۴۸ھ / ۱۹۲۹ء میں میں نے (شرافتی) مکمل کیا تھا۔ جن اشخاص کو موجود لکھا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اس سال میں موجود تھے۔

Marfat.com

(۱۲)

بَسّی

بی بی بَسّی رح

یہ حضرت سچیار صاحب رح کی مریدہ تھی۔ جب حضرت صاحب رح کا انتقال ہوا۔ یہ قبر کی زیارت و طواف کیا کرتی۔ اور غم و الم سے بہت زار و قطار رویا کرتی۔ تحائف قدسیہ میں ہے۔

یکے روز آمدہ بَسّی بسے زار — طواف آورد گردِ قبر صد بار

چناں نالید نالاں گشتہ مردم — ز سوزِ او فغاں برداشتہ مردم [1]

صاحب ہوش ہونا | شیخ پیر کمال لاہوری رح نے اس کے متعلق کہا ہے۔ کہ بَسّی بی بی صاحب ہوش تھی۔

ع

کہ بَسّی بی بی آمد صاحب ہوش [2]

---

[1] تحائف قدسیہ قلمی ص ۲۳۸ [2] ایضاً ص ۱۴۳ شرافت۔

Marfat.com

(۱۳)

بُلاق

شاہ بُلاق دھونج رح

ے

بُلاقی دھونج ست اہلِ حضور کہ مے تافت از جبہہ شاں لمعہ نور [1]

آپ شہبازِ لامکان۔ سیاحِ بادۂ عرفان تھے۔ حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح کے کامل خلیفوں سے تھے۔ آپ کی قوم دھونج تھی۔

واقعہ بیعت | منقول ہے کہ آپ کو خواب میں حضرت سچیار صاحب رح کی زیارت ہوئی۔ آپ کو اپنی طرف بُلایا۔ آپ نوشہرہ شریف میں حاضر ہو کر بیعت سے سرفراز ہوئے۔ اور بہت مدت تک خدمت میں رہے۔

خلافت | ایکدن آپ نے پیر رح سے رخصت کے آگے التماس کی کہ جو خادم دربار پر آتے ہیں۔ وہ بامراد ہو کر چلے جاتے ہیں۔ میرے لئے کیوں تاخیر ہے۔ حضور نے پوچھا تم کیا چاہتے ہو؟ عرض کیا آپ کی رضا۔ حضرت سچیار صاحب رح نے آپ کو سینے سے لگا لیا۔ اور فیض سے مالا مال کر دیا۔ اور خلافت دے کر موضع ہنج دھونجک میں بھیج دیا۔ جو نوشہرہ شریف سے قریب ہے۔ حافظ نور الدین گنجوی رح نے خزینۃ الفقرا میں ہے۔

ے

ڈھولن وال فرید سیدنوں کر تلقین پہنچایا تے شاہ بُلاق نوں دھونجک اندر اپنے ضلعے رکھایا [2]

اشتغال بحق | آپ ہر وقت یاد الٰہی میں مشغول رہتے۔ اور لوگوں کو راہِ حق کی تلقین کرتے۔ کافی مخلوق آپ سے فیضیاب ہوئی۔

---

[1] کنز الرحمت ص ۱۲۵ [2] خزینۃ الفقرا قلمی ص ۱۳۹ شرافت

Marfat.com

۱۰۰۰۰۰

زیارتِ غوثیہ کا وظیفہ | آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اسمارِ ذیل کا وظیفہ ایک لاکھ کی تعداد میں کرے۔ اس کو حضرت غوثِ اعظم رہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوگا۔ یہ ہے۔ یَا لَطِیْفُ یَا عَزِیْزُ یَا رَزَّاقُ یَا شَیْخُ عَبْدُ الْقَادِرْ شَیْئًا لِلّٰہِ۔

کرامت

غیبی سوار | بعض لوگوں سے منقول ہے کہ کئی مرتبہ دیکھا گیا ہے کہ شاہ بُلاقی رہ کے ٹیلہ پر سوار چڑھتا نظر آیا۔ لیکن پھر وہیں غائب ہوگیا۔

توصیف | شیخ پیر کمال لاہوری رہ نے آپ کے متعلق لکھا ہے۔

ع شدہ حضرت بُلاقی مردِ ہشیار [۳]

یارانِ طریقت | آپ کے ایک درویش شاہ عبداللہ بیابانی رہ مشہور تھے۔ ان کا ذکر اسی جلد کے تیسرے حصہ میں آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مدفن | آپ کی وفات محمد شاہ بادشاہ کے آخری عہد میں ہوئی۔ قبر موضع بَنج دھونجک علاقہ ٹانڈہ موٹا۔ ضلع گجرات میں ہے۔

نذرانہ درگاہ | آپ کی قبر پر بکرا اور چوراں کا نذرانہ اکثر آتا ہے۔ ۱۳۶۵ھ / ۱۹۴۶ء میں سائیں شیر علی جاروب کش و مجاور رہے۔ [۴]

---

[۳] تحایف قدسیہ قلمی ص ۱۴۱ [۴] فیض محمد شاہی (بیاض) جلد چہارم ص ۲۷۴ = شرافت

Marfat.com

(۱۴)

بلاول

میاں بلاول سیالکوٹیؒ

آپ حضرت شیخ نور محمد سیالکوٹی رح کے خواص یاروں سے تھے۔ ابتدا میں سلسلہ تدریس جاری رکھا تھا۔ اس لئے عوام کی زبان پر آپ کا نام "بلاول مکتبدار" مشہور تھا۔

بلندی مراتب۔ کشفِ احوال ایک روز اپنے مرشد عالیجاہ رح کے سامنے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ میری حالت مرزا احمد بیگ جیسی ہونی چاہیے۔ شیخ صاحب نے فرمایا کہ ہر ایک شخص کو اُس کی استعداد کے مطابق دیا جاتا ہے۔ لیکن اگر تمہاری مرضی ہے تو دے دیتے ہیں۔ اگر تم سنبھال سکو تو۔ چنانچہ آپ پر نظرِ توجہ کی۔ آپ بیہوش ہو گئے۔ اور آپ پر سب حالات منکشف ہونے لگے۔ کبھی اچانک کھڑے ہو جاتے۔ لوگ پوچھتے کہ کیوں اُٹھے ہو، کہتے کہ حضرت صاحب اپنے گھر میں اُٹھ کر کھڑے ہوئے ہیں۔ یہ ادب سے دُور ہے کہ میں بیٹھا رہوں۔ کبھی کہتے کہ اب حضرت صاحب نماز کے لئے باہر تشریف لائے ہیں، اور آپ اُس طرف روانہ ہو جاتے جب لوگ دیکھتے تو آپ کا کپڑا ہوا ہوتا۔ آخر آپ برداشت نہ کر سکے اور تخفیف کے واسطے التماس کی شیخ صاحب نے فرمایا پانی لاؤ۔ جب پانی لائے تو فرمایا اس میں سے پیو۔ جب کچھ پیا تو آپ کا لیسوزدہ شیخ صاحب نے پیا تو آپ کی حالت سرد پڑ گئی۔ اور پورا فیض باقی رہ گیا۔ صاحب رسالہ لکھتے ہیں۔

"الحال صاحبِ حال ہست و در بسطِ او قصور نرفتہ" [۱] اب بھی صاحب حال ہے اور اس کی کشایش میں کمی نہیں ہوئی

اس عبارت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ ۱۱۰۷ھ / ۱۶۹۲ء میں جو سالِ تصنیفِ رسالہ احمد بیگ ہے زندہ موجود تھے۔

[۱] رسالۃ الاعجاز قلمی نسخہ ب ص ۱۵۶ شرافت

Marfat.com

(۱۵)

بوٹےشاہ

شیخ بوٹے شاہ صاحبؒ

آپ حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب بھڑیوالہ رح کے مجاز خلیفوں سے تھے۔ آپ کا سلسلہ ارشاد جاری ہے۔

شجرۂ فقراء

شیخ بوٹے شاہ صاحبؒ

|

بابا حسن شاہ رح

|

بابا دارے شاہ رح

|

بابا حسین شاہ رح

|

شاہ دینا رح

|

شاہ ولایت رح

|

بابا عظمت شاہ رح

|

بابا سیدے شاہ رح

|

شاہ قطب رح

|

سائیں فضلے شاہ رح

یہ درویش علاقہ دوآبہ بست جالندھر میں رہتا تھا۔

Marfat.com

پ

(۱۲)

پرانی

بی بی پرانی مطربہ رح

یہ حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب بھڑیوالہ رح کی مریدہ اور خادمہ تھی۔ اپنے گاؤں اُچے مانگٹ (علاقہ حافظ آباد۔ ضلع گوجرانوالہ) کی سکونت ترک کرکے اپنے شیخ کی خدمت میں رہنا اختیار کیا۔ باپ دادا سے گانا بجانا پیشہ تھا۔

مرشد کی نگاہ سے پاک ہوجانا | بی بی پرانی کا رنگ بہت گہرا سیاہ تھا۔ بظاہر دیکھنے کے قابل نہیں تھی۔ مگر مرشد ارشد کی نگاہ سے صاف باطن اور پاکیزہ اطوار ہوگئی۔ شیخ پیر کمال لاہوری رح لکھتے ہیں۔

یکے رو در پرانی مطربہ نام — ہر نگے بد چو قیرد بس سیاہ فام
نبودہ قابلِ دیدن بظاہر — دلے شد از نگاہِ پاک طاہر [1]

خوش آوازی | اس کی آواز اسقدر سُریلی تھی کہ وحوش و طیور تک متاثر ہوتے تھے۔ حضرت پاک صاحب رح کی مجلس میں سماع کیا کرتی۔ صاحب تحائفِ قدسیہ نے اس کی تعریف میں لکھا ہے۔

پرانی نام بودہ مطربہ خوب — افاقت دادے از آوازِ مرغوب [2]
چناں بودہ اثر او را بہ آواز — کہ گویند اہل درد و صاحب راز
ز رشکِ او شدہ زہرہ بر افلاک — گرفتہ تا ں زمیں ہم پردہ از خاک [3]

---

[1] تحائف قدسیہ قلمی ص ۳۰۶ [2] ایضاً ص ۲۱۸ [3] ایضاً ص ۳۰۶ شرافت

Marfat.com

آنکھوں میں شیخ کا جلوہ | سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان رح سے منقول ہے کہ بی بی پرانی کی آنکھوں میں حضرت پاک صاحب رح کی صورت کا جلوہ مشہود ہوتا تھا۔ ایک دن میں اسکی آنکھوں کو دیکھ رہا تھا۔ حضرت پاک صاحب رح نے پوچھا۔ صاحبزادہ صاحب! اس کو کیا دیکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا۔ جناب! آپ کی صورت کا جلوہ اس کی آنکھوں سے دکھائی دیتا ہے

؎ بگفتم حضرتا در چشم این زن نمائی تو ز نورِ شعلۂ زن کہ

شہمیر قلندر لاہوری رح کے پاس جانا | ایک مرتبہ بی بی پرانی لاہور گئی۔ اور حضرت شہمیر قلندر خلیفہ سچیار پیر رح کی مجلس میں حاضر ہوئی۔ انہوں نے بڑا ادب و احترام کیا۔ کھانا کھلایا۔ اور فرمایا۔ کہ تم ہمارے پیران طریقت کی منظورِ نظر ہو۔ اس نے اُن کی محفل میں سرود کیا۔ اکثر حاضرین کو رقتِ قلب اور وجد و حال رونما ہوا ؎

سماع گرد دید و وجدے گشت بسیار جہاں پر نیض شد در گریہ و زار۔

حضرت شہمیر قلندر رح نے سات روپے اس کو بطور خدمت دیئے۔ اور رخصت کیا۔ ؎

اولاد | منقول ہے کہ اس کی اولاد دریائے بیاس و ستلج کے درمیانی علاقہ میں کہیں آباد ہے۔

مدفن | بی بی پرانی کی قبر بھڑی شاہ رحمان ضلع گوجرانوالہ میں حضرت پاک صاحب رح کے روضہ مبارک سے باہر مشرقی جانب ہے۔ ۱۳۴۸ھ / ۱۹۲۹ء میں قبر موجود تھی۔ میں نے (شرافت نے) اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے۔ میاں خیر دین و لد میاں عمر بخش و لد میاں پیر بخش رحمانی بخاری بھڑیوالہ رح نے ساتھ ہو کر وہ قبر مجھے ملاحظہ کرائی تھی۔ لیکن اس کے بعد صاحبزادگان رحمانیہ نے اس قبر کا نشان مٹا دیا ہے۔

؎ تحایف قدسیہ قلمی ص ۲۴۵ ؎ ایضاً ص ۳۰۷ شرافت

Marfat.com

(۱۷)

پکھو

شیخ پکھو صاحب رح

آپ کا اصلی نام شیخ فخر الدین تھا۔ پنجابیوں کی زبان میں شیخ پکھو مشہور ہوئے۔ قوم باورہ جاٹ سے تھے۔ آبائی وطن کوٹلی بادریاں ضلع سیالکوٹ تھا۔ قصبہ موہرہ سے ظاہری علم کی تحصیل کی۔ جب راہ حق کا شوق پیدا ہوا تو چک سادہ۔ ضلع گجرات میں پہنچ کر حضرت سید صالح محمد بن سید عبدالوہاب صاحب قادری نوشاہی رح کی بیعت ہوئے۔

شیخ کی خدمات آپ اپنے مرشد صاحب کے پاس چند عرصہ رہے۔ اور ان کی خدمات بجا لاتے رہے۔ ایک مرتبہ سید صاحب نے مسجد تعمیر کرائی۔ تو اس کے لئے شہتیر کی لکڑی آپ دریائے چناب سے اپنے سر پر اُٹھا کر لائے۔ آپ کے مرشد صاحب کے پوتے سید عبدالواسع صاحب آپ کو بھائی صاحب کہہ کر بلایا کرتے تھے۔

دریا سے پایاب گذرنا مولانا محمد اشرف فاروقی منیجری رح نے سعداللہ گوندل سے روایت لکھی ہے کہ آپ دریائے چناب میں سے ہمیشہ خشک پاؤں گذر جایا کرتے تھے۔ کنز الرحمت میں ہے۔

بگو ئیند مردم کہ پکھو شتاب ہمے رفت پا خشک بر روئے آب [1]

اس شعر سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ پانی کے اوپر چل کر گذر جایا کرتے تھے۔ اور آپ کے

---

[1] کنز الرحمت ص ۱۳۳ شرافت

Marfat.com

پاؤں تر نہ ہوتے تھے۔

عام طور پر مشہور بات ہے کہ آپ ایک نماز قصبہ سوہدرہ میں پڑھتے۔ اور دوسری نماز دریا سے پار کالیکے میں پڑھا کرتے۔ گویا آپ کی ولایت خضری تھی۔ اور ہر قدم حضرت خضر علیہ السلام تھے۔

ایک شخص کو دریا سے پار گذارنا | ایک روز آپ دریا میں سے گذر رہے تھے۔ ایک شخص آپ کے ہمراہ روانہ ہوا۔ آپ نے فرمایا تو میرے پیچھے چلا آ۔ اور یہ لفظ کہتا رہ "شیخ بکھو۔ اللہ رکھو" چنانچہ وہ یہی لفظ کہتا ہوا چلتا رہا۔ جب آدھا راستہ طے ہو چکا۔ تو خیال آیا۔ کہ پہلے اللہ کا نام لینا چاہیئے۔ تو کہدیا۔ "اللہ رکھو۔ شیخ بکھو" اسی وقت گرداب میں جا پڑا آپ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو فرمایا۔ کہ تو شیخ بکھو تک تو پہنچ لے۔ پھر اللہ کا نام لینا۔

تاریخ وفات | شیخ بکھو صاحب رح کی وفات تقریباً ۱۰۸۴ھ / ۱۶۷۳ء کے حدود میں بعہد عالمگیر بادشاہ ہوئی۔ ۱۸ سنہ جلوسی تھا۔ موضع کالیکے ضلع گجرات میں دفن ہوئے۔

انتقال مزار شریف | میاں محمد حسین قوم ڈھلو امام مسجد چک رجب ضلع گوجرانوالہ بیان کرتے ہیں۔ کہ ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء میں دریائے چناب نے موضع کالیکے کو دریا برد کیا۔ اور آپ کا مزار دوسری جگہ منتقل کیا گیا۔ اُسوقت میں نے اور سائیں امام الدین مجاور خانقاہ اور صوبہ ڈرائیور۔ تینوں نے آپکا جسد پاک قبر سے نکالا۔ اور زیارت کی۔ بلکہ ایک مہینہ تک لوگ زیارت کرتے رہے۔ آپ کا جسم بالکل صحیح و سلامت تھا۔ پھر آپ کو نئے صندوق میں داخل کر کے دریا سے دور دفن کیا گیا۔

اس کے بعد ۱۳۷۰ھ / ۱۹۵۱ء میں پھر آپ کا صندوق برآمد ہوا۔ اور زیارت ہوئی۔ آپ کی قبر سے بہت خوشبو آتی تھی۔ چنانچہ اب تیسری جگہ آپ کا مزار موضع کالیکے میں ہے۔

مادۂ تاریخ وفات

"فرشتہ نمط" ۱۰۸۴ھ

Marfat.com

ت

(۱۸)

تاج الدین

شیخ تاج الدین حفظانہ ہیلانی رح

آپ حضرت حافظ معموری بن حافظ محمد اسحاق ہیلانی رح کے فرزند اکبر تھے۔ آباد اجداد سے قصبہ ہیلاں ضلع گجرات میں سکونت رکھتے تھے۔

قصبہ ہیلاں کی تاریخ | مرزا اعظم بیگ۔ تاریخ گجرات صفحہ ۱۳۲ میں لکھتے ہیں۔

" ذکر آبادی قصبہ ہیلاں۔ یہ قصبہ شہر گجرات مقام ضلع سے بفاصلہ بیس ۲۰ کوس جانب غرب واقع ہے۔ اور کسی زمانہ گذشتہ سے قصبہ ویران بنام ہیلاں لاوارث پڑا ہوا تھا۔ عہد اکبر بادشاہ میں جسونت سنگھ برہمن نے کردہ ملازم بادشاہی تھا۔ ملکیت اس قصبہ کی حاصل کر کے گاؤں آباد کر لیا۔ اور ہیلاں بنام تھہ کے نام رکھدیا۔ اُس وقت واسطے رونق قصبہ کے جٹ گوت گھلو دارائیں وغیرہ جو آباد کئے گئے تھے۔ وہ تو مالک ہیں۔ اور اولاد جسونت سنگھ کی بسبب لاولدی اُس کے نہیں رہی۔ آبادی اس قصبہ کی پختہ و خام دو نو قسم کی ہے۔ مگر پختہ زیادہ ہے ہیئت اس قصبہ کی۔ شرق و غرب کو مستطیل ہے۔ مردم شماری وغیرہ کی تفصیل جو اس وقت موجود ہے یہ ہے۔ گھر چار سو ستاسی ۴۸۷ دکانات چھیالیس ۴۶ مردم شماری ایکہزار چھ سو بتیس ۱۶۳۲۔ چار پانچ آدمی متوسط درجہ کے ساہوکار ہیں۔ زمینداران گرد نواح سے معمولی اجناس کنک و قند وغیرہ کا بیوپار کرتے ہیں۔ اور چھوٹے دکاندار لوگ اشیائے نمک مرچ وغیرہ استعمالی روزمرہ رام نگر اور ڈنگہ سے لاکر کاروائی کرتے ہیں۔ پیٹھ منڈی کی جگہ مقرر نہیں۔ نہ کچھ آمدنی دھڑتھ و کمن باچھ کی ہوتی ہے۔ نہ کوئی خاص قسم کی

Marfat.com

چیز پیدا ہوتی ہے۔ اور نہ کوئی کسب خاص قسم کا ہوتا ہے۔ اِس قصبہ میں ایک مقبرہ پختہ معروف
شیخ علی[1] کا گاؤں سے جانب جنوب واقع ہے۔ پایا گیا ہے کہ یہ شخص عہد شاہجہاں بادشاہ
میں اس مُلک پر حاکم تھا۔ بعد فوت اس کی مزار اسی جگہ ہوئی۔ اس کے نیچے سرد خانہ بھی بنا
ہوا ہے۔ مگر اب عمارت اِس کی کُہنہ قابلِ مُرمّت ہوگئی ہے۔ اس پر چڑھاوا ابھی مختصر چڑھتا ہے
یعنی سیر آدھ سیر قند یا کوڑیاں۔ یا غلہ سیر۔ آدھ سیر چڑھتا ہے۔ سو غلام نقی میانہ لے لیتا
ہے۔ کوئی خاص مجاور مقرر نہیں ہے۔ ایک درخت کھرنی کا ایک سو برس کے عرصہ سے شیخ
محمد نعیم ساکن دیہ نے کسی طرف سے لاکر اپنی زمین ملکیت میں نصب کیا تھا۔ تمام ضلع میں یہ درخت
ایک اسی جگہ ہے۔ اور مشہور ہے کہ اس کی پرورش دُودھ سے ناصب نے کری تھی۔ طوالت میں
ساٹھ فُٹ۔ اور فربہی میں بارہ فُٹ ہے۔ پھل اس کو مثل خجور کی پڑتا ہے۔ اور شیریں اور
لذت دار ہوتا ہے۔ نالہ بڈھی اس کی حد میں جاری ہے۔ اس سے نقصان نہیں ہے۔ بلکہ
موسم برسات میں جب وہ جاری ہوتی ہے۔ تو زمینوں کو اس کا فائدہ سیرابی پہنچتا ہے۔
اس کے مکانات لایق ذکر خاص نہیں ہیں۔ ؎

ننہال | آپ کی والدہ کا نام سیّدہ سائرہ خاتون تھا۔ جو حضرت نوشہ گنج بخش رح کی
بیٹی تھیں۔ آپ حضرت نوشہ صاحب رح کے نواسہ تھے۔

تربیت | آپ کی ولادت حضرت نوشہ صاحب رح کے عہد مبارک میں ہوئی۔ حضور پُر نور
آپ کے ساتھ بہت محبت رکھتے۔ اپنی گود میں بٹھایا کرتے۔ روزانہ دو[2] پیسے خرچ کے
واسطے آپ کو دیا کرتے۔[2]

بیعت و خلافت | آپ کو خواب میں حضرت ابوبکر صدیق رض کی زیارت ہوئی۔ انہوں نے

---

[1] شیخ علی بیگ، شاہجہاں کے عہد میں نہ تھا۔ بلکہ اکبر بادشاہ کے عہد میں ۹۹۹ھ میں فوت ہوا۔ اُسکی
قبر پر تاریخ کندہ ہے ۱۲ [2] رسالہ احمد بیگ قلمی نسخہ الف ص ۲۶۳ : تذکرہ نوشاہی قلمی الف ص ۲۴۱ شرافت

Marfat.com

فرمایا۔ کہ اگر راہِ خدا کی طلب ہے۔ تو شیخ نور محمد سیالکوٹی رح کی خدمت میں جاؤ۔ چنانچہ آپ حسب الارشاد صدیقی سیالکوٹ جاکر اُن کی بیعت سے سرفراز ہوئے۔ اور خلافت حاصل کی۔[۳]

اخلاق وعادات | آپ کے احوال بزرگانِ سلف سے مطابقت رکھتے تھے۔ آپ کا خواب عموماً سچا ہوتا تھا۔[۴] صاحب علم وفضل تھے۔ وَرع وتقوٰے میں یگانہ جہان اور مقتدائے زمان تھے۔[۵]

روایتِ رسالہ احمد بیگ | مرزا احمد بیگ لاہوری رح نے اپنے رسالہ الاعجاز میں آپ کی زبان سے دو روایتیں درج کتاب کی ہیں۔[۲]

۱۔ حضرت نوشہ صاحب رح کے ارشاد کے مطابق احمد معمار کا سزا پانا۔[۵]

۲۔ حضرت نوشہ صاحب رح کے مزار کی زیارت سے ایک مفلوج حافظ کا صحت پاجانا۔[۶]

روایتِ تذکرہ نوشاہی | حضرت سید حافظ محمد حیات ربانی رح نے اپنی کتاب تذکرہ نوشاہی میں ایک روایت آپ کی زبان سے درج کی ہے۔[۷]

۔ حضرت نوشہ صاحب رح کا شمشیر خاں پانڈو والی رح کی امداد کو غائبانہ طور پر پہنچنا۔[۸]

کمالات

(۱) مرزا احمد بیگ۔ رسالہ الاعجاز میں آپ کی تعریف میں لکھتے ہیں۔

"میاں تاج الدین کہ در علم ظاہری از تحصیل فارغ اند و صلاح وتقوٰے بنہایت دارند"۔[۹]

(۲) علامہ شیخ محمد شاہ صداقت گنجاہی رح تواقب المناقب میں لکھتے ہیں۔

"اول تخت نشینِ بزم تمکین میاں تاج الدین کہ فتیلۂ چراغِ استعدادِ او بشعلۂ جذبِ میاں نور محمد در گرفت"۔[۹]

---

[۳] رسالہ احمد بیگ قلمی نسخہ الف ص ۲۸۲ = تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۳۰۶ [۴] رسالہ مذکور ص ۲۸۲۔
[۵] رسالہ ایضاً ص ۱۹۱ [۶] رسالہ ایضاً ص ۲۵۲ [۷] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۱۵۰ =
[۸] رسالہ مذکور ص ۲۸۲ [۹] تواقب المناقب قلمی ص ۱۴۴۔

Marfat.com

شجرہ اولاد شیخ تاج الدین صاحبؒ

- شیخ تاج الدین بن حافظ معموری صاحب ہیلانی رح کے دو بیٹے تھے۔ اعظم لاولد۔ منور
- منور کے تین بیٹے تھے۔ آکہ بخش۔ کرم بخش لاولد۔ سعادت۔
- آکہ بخش کا ایک بیٹا سید محمد تھا۔
- سید محمد کے دو بیٹے تھے۔ غلام رسول اور نبی بخش۔
- غلام رسول کے تین بیٹے تھے۔ عبداللہ۔ رحمت لاولد۔ محمد۔
- عبداللہ موضع چھنی ساہنیال میں سکونت رکھتا تھا۔ اس کے دو بیٹے ہوئے: سلطان احمد اور محمد فاضل۔
- سلطان احمد گونگا اور بہرا تھا۔ کنور را فوت ہو گیا۔
- محمد فاضل ولد عبداللہ چک ظاہر میں چلا گیا، اور اب موجود ہے۔
- محمد ولد غلام رسول کا ایک بیٹا خوشی محمد موجود ہے۔
- نبی بخش ولد سید محمد کا ایک بیٹا الٰہی بخش تھا۔
- الٰہی بخش کے چار بیٹے ہیں۔ محمد امین۔ محمد شریف۔ محمد لطیف۔ محمد رفیق۔ چاروں موجود ہیں۔
- سعادت ولد منور کے تین بیٹے تھے۔ فیض بخش۔ قادر بخش لاولد۔ اور نور محمد۔
- فیض بخش کے تین بیٹے تھے۔ غلام محمد۔ غلام حسین دونو لاولد۔ شیر عالم صاحبِ اولاد۔
- شیر عالم کے دو بیٹے ہیں۔ فرزند علی اور محمد الدین دونو موجود ہیں۔
- نور محمد ولد سعادت کا ایک بیٹا تھا طالب حسین۔
- طالب حسین کا ایک بیٹا نیاز علی تھا۔
- نیاز علی کے دو بیٹے تھے۔ سلطان علی اور احمد علی دونو لاولد فوت ہو گئے۔

انتباہ: یہ شجرہ ۱۳۷۷ھ میں لکھا گیا ہے۔ جو صاحب موجود لکھے ہیں۔ وہ اس سنہ میں موجود تھے۔

Marfat.com

ٹ

(۱۹)

ٹھوٹھو

میاں ٹھوٹھو میراسی رح

یہ حضرت شیخ تاج محمود بن سخی شاہ سلیمان نوری قادری بھلوالی قدس سرہا کا مرید اور خدمت گار خاص تھا۔ سفر و حضر میں اُن کے ساتھ رہتا۔ جن دنوں میں شیخ صاحب رح حضرت جتی شاہ رح جہانیاں بخاری سُہروردی جلالی رح کے ڈیرہ کے پاس سے گذرے یہ بطور خادم ہمراہ تھا۔ مولانا محمد اشرف فاروقی رح کنز الرحمت میں لکھتے ہیں۔

ع یکے ٹھوٹھو میراسی ہمراہ بود [1]

یہ واقعہ سنہ ۱۰۵۷ھ / ۱۶۴۷ء کا ہے۔ اسوقت شاہجہاں بادشاہ کا سنہ ۲۲ جلوسی تھا۔

---

[1] کنز الرحمت ص۸، شرافت۔

Marfat.com

ج

(۲۰)

جمال

شاہ جمال پٹی والے رح

آپ حضرت شیخ پیر محمد سبحیار نوشہروی رح کے اکابر خلیفوں سے تھے۔

ابتدائی حالات | آپ کا وطن ممدوٹ ریاست جلال آباد تھا۔ والد کا نام سید رحمت اللہ شاہ تھا۔ آپ پانچ سال کے تھے۔ کہ والد بزرگوار کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔[1]

پٹی میں وُرود | آپ کے عم عالیقدر شاہ ملوک حقانی رح قصبہ پٹی میں رہتے تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ آپ کو ہمراہ لے کر اُن کے پاس چلی گئیں۔ اُس وقت آپ کی عمر دس سال تھی۔ اپنے چچا صاحب کے جانشین ہوئے۔ وہاں کے راجپوتوں نے آپ کی کافی عزت کی۔ آپ کو مکانات تعمیر کر دئیے۔[2]

پٹی کی آبادی | مفتی غلام سرور لاہوری رح کتاب مخزن پنجاب ص ۲۳۱ میں لکھتے ہیں۔

"پٹی۔ دوابہ باری۔ ضلع لاہور۔ پرگنہ قصور کے علاقہ میں یہ قصبہ گیارہ میل داہنے کنارے دریائے گھارا کے۔ اور پینتالیس میل لاہور سے جنوب مشرق کی سمت کو آباد ہے۔ مکانات اس کے پرانے اور پختہ عمارت ہے۔ اس کی آبادی کا حال اس طرح پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ سنہ ۹۲۹ھ / ۱۵۲۳ء میں مسمی سلیم خاں جاگیردار نے بموجب فرمان سلطان ابراہیم لودھی کے موضع عبدالمالک سے آکر اس مقام پر یہ قصبہ آباد کیا۔ اس کی آبادی سے اول یہاں ایک موضع اسلام پور نام آباد تھا۔ بعد آبادی کے نام اس کا

---

[1] خزینۃ الفقرا قلمی ص ۶۹ [2] ایضاً ص ۷۳ تا ص ۸۲ شرافت۔

Marfat.com

ہیبت پور پٹی رکھا گیا، اور یہ نام دونوں سے مشترک ہے۔ یعنی ہیبت کا لفظ تو ہیبت خاں کے نام سے مراد ہے۔ اور پٹی ایک عورت کا نام تھا۔ جو موضع آصل میں رہتی تھی۔ اور ہیبت خاں کی معشوقہ اور مطلوبہ تھی۔ ہیبت خاں نے اس کا نام بھی اس نام میں کر کر نام اس کا ہیبت پور پٹی رکھا۔ آبادی اس کی بلحاظ پختہ ایک میل کے دورہ میں ہے۔ مغل۔ سید۔ راجپوت۔ قاضی کھتری۔ اروڑے۔ بھاٹڑے وغیرہ اس میں رہتے ہیں۔ بیوپار غلہ کا بہت ہوتا ہے۔ لوہار یہاں کے لوہے کا کام اچھا بناتے ہیں۔ پختہ قلعہ خوشحال سنگھ سنگھ پوریہ کا بنوایا ہوا ۱۹۳۲ ۶۳۳۸ یہاں موجود ہے۔ ایک ہزار نو سو تینتیس گھر۔ اور چھ ہزار تین سو اڑتیس آدمی اس میں آباد ہیں۔ بادشاہوں کے وقت میں یہ قصبہ حاکم نشین۔ اور پرگنہ کا صدر مقام تھا۔ قصبہ کے اندر کے کنوؤں کا پانی شور۔ اور باہر کا پانی میٹھا ہے۔"

واقعہ بیعت | جب شاہ جمال رح کی عمر اٹھارہ سال ہوئی۔ تو والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ میں راہ حق کا متلاشی ہوں۔ والدہ ماجدہ صاحب کشف تھیں۔ انہوں نے فرمایا، تمہارا بہرہ باطنی حضرت سچیار صاحب نوشہروی رح کے پاس ہے۔ چنانچہ آپ گھوڑے پر سوار ہو کر۔ اور ایک راجپوت کے بیٹے کو ہمراہ لے کر نوشہرہ تشریف لائے۔ حضرت سچیار صاحب رح نے آگے سے آکر راستہ میں استقبال کیا۔ آپ حضرت سچیار پیر رح کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ اس وقت حضرت شاہ شریف ملونڈی چوہدریال والہ بھی وہاں موجود تھے۔[۳]

خلافت واجازت | حضرت سچیار صاحب رح نے ایک ہی نگاہ سے آپ کو فائز المرام کر دیا۔ اور تین[۳] روز اپنی خدمت میں رکھ کر خلافت واجازت سے نواز کر رخصت کیا۔ اور اپنے بیٹے میاں عبدالجلیل رح کو تین کوس تک مشایعت کے لئے ساتھ بھیجا۔ آپ ایک رات میاں میہوں صاحب شیخپوری رح کے ہاں رہ کر واپس وطن کو آئے۔[۴]

---

[۳] خزینۃ الفقرا ص۸۳ تا ص۱۰۱ [۴] ایضاً ص۱۰۱ تا ص۱۱۵ شرافت۔

Marfat.com

ورع وتقوٰے | آپ پرہیز گار بجد کمال تھے۔ تمام کے وضو سے اکثر فجر کی نماز پڑھا کرتے۔ کبھی مجذوب کبھی سالک رہتے۔

اولاد | آپ کے ایک ہی فرزند شاہ کمال نام تھے ان کے بیٹے سید صلاح الدین ان کے بیٹے سید محمد حسین ان کے بیٹے سید شاہ نواز اُن کے بیٹے حاجی الحرمین سید سردار علی شاہ صاحب ۱۳۵۹ھ / ۱۹۴۰ء میں فوت ہوئے۔

یارانِ طریقت | آپ کے معتقدوں میں سے آپ کے فرزند اجمند سید شاہ کمال مشہور تھے۔ ان کا سلسلہ فقر جاری ہے۔

مدفن | حضرت سید شاہ جمال رح کی قبر قصبہ پٹی ضلع لاہور میں ہے۔ ہر سال عرس ہوتا ہے۔ ماہِ بھادوں میں جو چاند چڑھے۔ اُس چاند کی ۱۳ تاریخ کو عرس ہوا کرتا ہے۔

شجرہ فقرائے

Marfat.com

فقرائے شاہ جمال پٹی والے

سید نو بہار شاہ

فرید بخش ولد فتح محمد گوجر چک ۸۲ نورنگ آباد ج۔ب لائل پور
(فرید بخش) منگلوار ۱۰ فروری ۱۹۷۶ء / ۹ صفر ۱۳۹۶ھ بعمر ۷۰ سال۔ لائل پور میں ملا۔
بابا سنگر شاہ ولی۔ مدفون ولی پور ضلع لدھیانہ ۱۴ کتک ۱۹۴۳ء

شاہ کمال پٹی والے

سید عالم شاہ پٹی والا

سید صدرالدین پٹی والے

سائیں صدیق دیوانہ
مدفون ڈگلس پورہ ریگل روڈ لائل پور۔ روضہ بنا ہوا ہے

بابا میران شاہ ریڑکی ضلع جالندھر

بابا شیر شاہ ولی

صدرالدین

سید نو بہار شاہ ولد سید صدرالدین پٹی والے

سید احمد شاہ عرف امیر علی شاہ

سید شیر شاہ

سید قطب شاہ۔ ٹھٹھہ نمک سر

سید شاہ نواز بن محمد شاہ

۲۰ ربیع الثانی کو عرس ہوتا ہے۔

بابا سپاہیے شاہ خواجہ۔ کرہالہ

سید فلک شیر

حاجی سید سردار علی شاہ
سجادہ نشین درگاہ شاہ جمال
پٹی شریف

بابا کیسر شاہ
ترسٹارن ضلع امرتسر

سید عالم علی شاہ۔ بھاگو کے
۱۲ ذوالحجہ ۱۳۸۸ھ
میں موجود ہیں۔

بابا صادق حسین۔ کرہالہ

حاجی شاہ
عنایت اللہ
چیچہ وطنی

(بابا دتے شاہ
سرحہ چک)

بابا مست علی شاہ۔ سرحہ چک

بابا گلاب شاہ
کتھو ننگل

سائیں لال شاہ فقیر چڑیانوالہ
گوجرانوالہ۔ حافظ آباد روڈ
پر رہتا ہے ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۴ء
میں موجود ہے ۱۲

بابا خیرے شاہ۔ شام پورہ

سائیں امیر علی۔ بھولے والی

سید خادم حسین ولد
سید علی شاہ پٹی والے
متوفی ۱۳۸۶ھ / ۱۹۶۶ء
مدفون بھاگو کے
ڈاکخانہ بدھو کے۔
تحصیل چونیاں
ضلع لاہور۔

سائیں محمد شاہ

حاجی محمد الیاس شاہ
جالندھری ۱۲۷۷ھ
میں بمقام بلاچپور
لاہور موجود ہے۔

بابا وزیر شاہ۔ ترسٹارن۔
ضلع امرتسر۔ ۲۹ رجب کو عرس ہوتا ہے

بابا عبید شاہ۔ دھرمپورہ کینٹ
لاہور

بابا نظام شاہ۔ پھاہے والی

سید محمد حسین

بابا جھنڈے شاہ

عبدالغفور یہ
پنجابی کا شاعر ہے۔

اصغر علی شاہ

محمد حسین شاہ

محمد صادق
موضع بل متصل
سانگلا ہل میں
رہتا ہے۔
۱۳۸۸ھ / ۱۹۶۸ء میں
موجود ہے۔

غلام محمد و دوجان محمد بافندہ
ساکن قادر پور راولیاں
ضلع ملتان۔ یہ شخص
۹ جیٹھ سمت ۲۰۲۴ بکرمی
کو بچھے بھٹی شاہ جان
میں ملا۔

حاکم سائیں

نواب سائیں چک ۲ شیخوپورہ

صابر علی۔ موجود ہے

محمد علی شاہ کیلے ضلع گورداسپور

جیوے شاہ۔ اگھوڑال۔ ہوشیارپور

کالے شاہ۔ اگھوڑال

امام الدین عرف بوٹے شاہ۔

عبداللہ شاہ۔ اگھوڑال

محمد شفیع المعروف ستارے شاہ
لوہار بھٹگر۔ ڈاکخانہ
نوشہرہ درکاں ضلع
گوجرانوالہ۔ ۴ ذوالحجہ
۱۳۸۸ھ کو بعمر ۴۹
سال مجھ کو (شرر فتحگڑھی)
سانبال جاگیر ملا۔ ۲

غلام نبی شاہ

حکیم برکت علی سنیاسی۔ گورداسپوری۔ حال مقیم گھرجاکھ۔ متصل گوجرانوالہ
ربیع الاول ۱۳۸۸ھ جون ۱۹۶۸ء میں موجود ہے۔ اسکی تصنیف سے
مجربات مخفی عملیات نوری حجم ۴۸ صفحات بسیلھ آدمجی نونگھا بازار لاہور والے نے چھپوائی ہے۔

Marfat.com

متعلقہ صفحہ ۹۰

فقرائے شاہ جمال پٹی والے

شاہ کمال پٹی والے

سید صدرالدین پٹی والے

سید نوبہار شاہ پٹی والے

سید نوبہار شاہ

سید شاہ نواز

حاجی سید سردار علی شاہ

اصغر علی شاہ

سید محمد حسین شاہ

ساکن بھاگر کے ڈاک خانہ بدھو کے سٹیشن چھانگا، تحصیل چونیاں ضلع لاہور۔ ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳ء میں موجود ہیں

سید محمد حسن شاہ | سید احمد حسن | سید محمود الحسن | سید عابد حسین

انتظار حسین | ذوالفقار حسین

سید صدرالدین

سید امیر شاہ

سید شیر شاہ

سید فلک شیر

سید عالم علی شاہ

سید خادم حسین عرف روڈے شاہ اوکاڑہ

سائیں شہاب الدین حجام عرف لانگری شاہ

چک ۲۵۱۔ ٹی۔ ڈی۔ اے۔ تحصیل پیر ضلع مظفر گڑھ۔ ۱۳۹۷ھ میں موجود ہے

سید فقیر شاہ۔ دھڈہ والے

بابا امام شاہ۔ کلانور۔ ضلع گورداسپور

بابا جھنڈے شاہ۔ دیہی ضلع امرتسر

بابا اسمٰعیل۔ تھیہ پور ضلع لاہور

متوفی ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۳۷ھ / ۱۲ اگست ۱۹۱۹ء / ۲۸ ساون سمت ۱۹۷۶ء

بابا رنگ علی شاہ۔ کلانور

بابا رتن شاہ۔ کلانور۔ عرس ۲۲ جیٹھ

بابا کرم شاہ ولد رتن شاہ۔ بولے باجوہ

متصل نارووال۔ ضلع سیالکوٹ

عرس ۶ رمحرم کو ہوتا ہے

بابا عیدے شاہ

بابا مستان علی ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۲ء میں بعمر یکصد سالہ فوت ہوئے تلے عالی ضلع گوجرانوالہ کے قبرستان میں دفنا ہے۔ ۱۲

بابا جھنڈے شاہ سیہرکیاں ضلع گورداسپور

سائیں کریم بخش

غلام محمد دیال گڑھ چک ۱۱۵ ضلع لائل پور

سائیں مست

بابا امام شاہ۔ بہالیکے ضلع شیخوپورہ

متوفی ۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۵ھ / ۲ مارچ ۱۹۱۷ء / ۱۹ پھاگن سمت ۱۹۷۳ء

سائیں خوشی محمد۔ لک ضلع گورت

سائیں نواب شاہ

متوفی ۱۳۴۶ھ / ۱۹۲۷ء

میاں اکبر علی۔ بہالیکے ضلع شیخوپورہ

سائیں خادم حسین المعروف محمد علی بفسال نویس ۱۳۸۸ھ / ۱۹۶۸ء میں موجود ہے میرے (شریف کے) ساتھ عقیدت رکھتا ہے۔ ۱۲

سید فقیر شاہ۔ بولے باجوہ

حسین شاہ۔ بولے باجوہ

حسینے شاہ۔ جدید ۹ گھمن (ضلع سرگودھا)

سید فضل شاہ

روشن شاہ۔ کلانور

مہتاب شاہ چندوڈل متصل نارووال

عمرے شاہ تحصیل سکرگڑھ

مہر شاہ امام مسجد ناہیانوالہ متصل نارووال۔

لال شاہ۔ ڈالہ والا بگہ۔ ضلع شیخوپورہ۔ عرس ۲۲ جیٹھ ہوتا ہے ۱۲

جلال الدین سیوواتا متصل نارووال۔ ضلع سیالکوٹ

نواب شاہ۔ بہاء شریف متصل نارووال ضلع سیالکوٹ

اصغر علی ساکک چٹی چک ۹۳ ضلع لائل پور

صوفی محمد اسمٰعیل کوٹ بھیلاں ضلع شیخوپورہ

Marfat.com

(۲۱)

جمال اللہ

حضرت سید حافظ جمال اللہ فقیہِ اعظم ؒ

آپ قدوۃ الفقہا والمحدثین عمدۃ العلماء الراسخین ۔ امام الاصفیا ۔ رئیس الاولیاء تھے ۔ حضرت سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق نوشاہی ساہنپالوی ؒ کے فرزند اصغر اور مرید وخلیفہ تھے ۔ شیخ الاسلام حضرت نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہ العزیز کے اعاظم نبیرگان میں سے تھے ۔

آپ کے حالات ومقامات وکرامات اس سے پہلے شریف التواریخ کی دوسری[۲] جلد موسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے پہلے طبقہ میں بتفصیل بیان کئے جا چکے ہیں ۔ یہاں اعادہ کی ضرورت نہیں ۔ یہاں تبرکاً چند سطور لکھی جاتی ہیں ۔

سید جمال اللہ مورخین کی نظروں میں (۱)

مولوی محمد عبدالحی بن حاجی شیخ محمد فقیہ الدین صدیقی نداقی کتاب موسوم بنام تاریخی تاریخ احسن ۔ المعروف بہ تذکرۃ الصلحا کے صفحہ ۲۹ پر لکھتے ہیں ۔ ۱۳۰۳ھ

۱ " نمبر شمار ۳۰

۲ تاریخ ۱۲ ربیع الثانی ۱۱۴۲ھ

۳ نام حضرت شیخ جمال اللہ نوشاہی خلیفہ وپسر حافظ برخوردار ۔

۴ خاندان قادری نوشاہی

۵ مدفن لاہور "

ف آپ کا صحیح مدفن ساہنپال شریف ضلع گجرات ہے ۔ ممالک بعیدہ کے متعارف کرانے کے لئے لاہور لکھا گیا ہے

Marfat.com

(۲)

ماہنامہ خضر ملتان۔ بابت ربیع الثانی ۱۳۴۸ھ مرتبہ محمد یعقوب ہزاروی کے صفحہ ۲۲ پر بعنوان "بعض بزرگانِ دین و مشاہیرِ اسلام کے اسمائے گرامی جن کا انتقال ماہِ ربیع الثانی میں ہوا ہے" پر لکھا ہے۔

[۱۲ ربیع الثانی جمال اللہ نوشاہی]

اولاد حضرت سید حافظ جمال اللہ صاحب رح فقیہ اعظم قدس سرہٗ کے دو صاحبزادے تھے۔

۱۔ حضرت سید ابوسعید صاحب مرتاض رح

۲۔ حضرت سید حافظ محمد حیات صاحب ربانی رح مصنف کتاب تذکرہ نوشاہی و مجمع اللطائف و ترویح القلوب وغیرہ۔

قطعہ تاریخ

از کتاب گنجینہ سروری صفحہ ۳۶ مصنفہ مولانا مفتی غلام سرور لاہوری رح

چوں بباغ جنتی شد جلوہ گر — آں جمالِ با کمالِ معرفت

جلتش۔ شیخ کبیر۔ ست و دگر — قبلۂ عالم جمالِ معرفت

۱۱۴۲ھ — ۱۱۴۲ھ

باز۔ شیخ العالمین تحریر کن — سالِ وصلِ آلِ بلالِ معرفت

۱۱۴۲

Marfat.com

(۲۲)

جیّا

چوہدری جیّا ساکن کیلیانوالہ رح

یہ قوم چیمہ سے۔ موضع کیلیانوالہ۔ ضلع گوجرانوالہ کا باشندہ تھا۔ حضرت شیخ تاج محمود قلندر سلیمانی رح کا مرید تھا۔ جو کہ حضرت سخی شاہ سلیمان نوری قادری رح ساکن بھلوال شریف ضلع سرگودھا کے فرزند اصغر تھے۔

چوہدری جیّا کی زبان سے شیخ تاج محمود صاحب رح کے تصرف سے بارش ہونے کا واقعہ تذکرہ نوشاہی اور کنز الرحمت میں منقول ہے۔ چنانچہ مولانا محمد اشرف صاحب فاروقی منیجری رح اس طرح لکھتے ہیں۔

دگر ایں چنیں نقل جیّا نمود کہ او چوہدری کیلیانوالہ بود

کنز الرحمت کے مطبوعہ نسخہ میں جیّا کی بجائے جیسیا لکھا گیا ہے۔ اور آج کل موضع کیلیانوالہ میں چوہدری جیوا کی اولاد کی ایک پتی موجود ہے۔ ممکن ہے کہ جیّا کو ہی جیوا بولتے ہوں۔

Marfat.com

(۲۳)

جیون شاہ

شیخ حافظ جیون شاہ چاہلی رح

آپ یگانۂ وقت۔ شیخِ زمان۔ مستجاب الدعوات۔ صاحبِ درد و ذوق و عشق و جذبہ تھے۔ حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب بھڑیوالہ رح کے بڑے خلیفوں سے تھے۔

ابتدائی حالات | آپ کا آبائی وطن موضع چاہل (ضلع گوجرانوالہ) تھا۔ آپ کے والد صاحب میاں ماہنی قوم کھوکھر سے تھے۔ اور پیشہ تجارتی کیا کرتے تھے۔

تعلیم و تربیت | آپ نے ابتدا میں قرآن مجید حفظ کیا۔ اور دینی علم کے عالم ہوئے۔ بلکہ بعض کا قول ہے کہ آپ فتوے بھی لکھتے تھے۔ پیشہ تجارتی و معماری اپنے والد میاں ماہنی اور اپنے دادا میاں ماجھی سے سیکھا تھا۔

واقعہ بیعت | منقول ہے کہ آپ موضع کوٹ لالہ میں کسی مکان کی تعمیر کر رہے تھے۔ اتفاقاً حضرت پاک صاحب بھڑیوالہ رح وہاں تشریف لائے۔ اُن کو دیکھتے ہی آپ شیدا و عاشق ہو گئے۔ اور راہِ حق کا شوق دامنگیر ہوا۔ اور اُن کے دستِ حق پرست پر بیعت کی مشہور بات ہے کہ جس وقت آپ بیعت ہوئے۔ اُس وقت آپ کی عمر بتر ۷۲ سال تھی۔ اور حضرت پاک صاحب رح عُمر میں آپ سے چھوٹے تھے۔

آدابِ شیخ | منقول ہے کہ آپ وجود کبر سن کے روزانہ دربار بھڑی شریف جا کر اپنے پیر و مُنعم کی زیارت سے مشرف ہوا کرتے۔ اور اُلٹے پاؤں واپس آیا کرتے۔ کبھی پیر خانہ کی طرف پشت نہ کی۔ بارہ ۱۲ سال تک متواتر جاتے رہے۔ کبھی ناغہ نہ کیا۔ اس کے بعد حضرت پاک صاحب رح نے آپ کو فرمایا۔ بھائی جیون شاہ اب تم نے بہت عرصہ آنے کی تکلیف اُٹھائی ہے۔ اب کبھی

Marfat.com

کبھی آیا کرو۔ چنانچہ اس کے بعد آپ ہر جمعرات کو بھڑی شریف حاضر ہوا کرتے۔

سواری سے پرہیز منقول ہے کہ آپ کی ضعیف العمری کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک مرتبہ حضرت پاک صاحب رح نے گھوڑی آگے سے کوٹ لالہ تک بھیجی۔ کہ آپ کو چلنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ اس پر سوار ہو کر آجاؤ۔ آپ نے آدابِ شیخ کے ملاحظہ سے فرمایا کہ میری کیا مجال ہے۔ کہ حضرت صاحب کی گھوڑی پر سوار ہو سکوں۔ لہٰذا آپ نے گھوڑی کی لگام پکڑ لی۔ اور پیدل ہی دربار شریف پہنچے۔

عطائے خلافت حضرت پاک صاحب رح آپ کی خدمات و ریاضات سے بہت خوش ہوتے سلوک قادریہ نوشاہیہ پورا کرانے کے بعد آپ کو خلافت سے نوازا۔ اور موضع چاہل میں رہ کر مخلوقِ خدا کو ہدایت دینے کی اجازت دی۔

چاہل کی آبادی کی تاریخ مفتی غلام سرور لاہوری رح مخزن پنجاب صفحہ ۲۷۷ پر لکھتے ہیں۔

"موضع چاہل۔ زمانہ قدیم میں یہ گاؤں آباد کیا ہوا زمینداران قوم سددل کا تھا۔ کسی قدر مدت تک وہ آباد رہ کر ویران ہو گیا۔ اور وہ ویران تھہ یعنی ٹیلہ سددل والا تھہ مشہور تھا۔ پھر عرصہ تین سو سال کا گذرا ہے کہ دوبارہ اس آبادی کو سیھان ٹھکر و بھاگو و مغل زمینداران جاٹ گوت چاہل مسلمان۔ اور سکھ و ہندو چاہل نے دوبارہ آباد کیا۔ اور برعایت گوت اپنی کے اس کا نام بھی چاہل رکھا۔ اُس روز سے برابر آباد ہے۔ کبھی ویران نہیں ہوا۔ مالک اس کے فی زمانہ زمیندارانِ قوم چاہل و کھتریاں گوت تلی وغیرہ ہیں۔ اور آبادی قصبہ کی نشیب میں واقع ہے۔ برسات کے موسم میں بہت سا پانی گاؤں کے گرد نواح میں جمع ہو جاتا ہے۔ اور آمد و رفت مشکل ہو جاتی ہے۔ اور بجانب غروب قصبہ کے ایک پل کھتریوں کا بنایا ہوا ہے۔ جتنی آمد و رفت ہوتی ہے۔ اُسی پر سے ہوتی ہے۔ عمارت قصبہ کی خام ہے۔ دو سو اسی ۲۸۰ گھر۔ اور اٹھارہ ۱۸ دکانیں۔ اور ایک ہزار تین سو اٹھاسی ۱۳۸۸ مردم شماری ہے۔"

Marfat.com

امانت کا سپرد ہونا | حضرت پاک صاحب رح کے نزدیک آپ کی بڑی قدر و منزلت تھی۔ آپ کو "بھائی جیون شاہ" کہکر پکارا کرتے۔ اور اپنی وفات کے وقت کچھ فیض بطور امانت آپ کے سپرد کیا۔ اور فرمایا۔ کہ میرے نواسوں میں سے جو شخص تمہارے پاس آکر اس کی طلب کرے گا۔ اس کو دے دینا چنانچہ حضور کے نواسوں میں سے میاں محمد زمان ولد میاں عبدالرحیم جسمانی بھریوالہ رح جب جوان ہو کر آپ کے پاس آئے اور اپنی امانت طلب کی۔ تو آپ نے سینہ سے لگا کر وہ نعمتِ باطنی اُن کے سپرد کی۔

درگاہ رحمانیہ کی جاروب کشی | منقول ہے کہ حضرت پاک صاحب رح کی وفات کے بعد چند سال آپ اُن کی قبر شریف پر مجاور بھی رہے۔ اور جاروب کشی کی خدمت انجام دیتے رہے۔

کرامات

دیوار چلانا | منقول ہے کہ ایک مرتبہ آپ موضع کوٹ بھگوانیدا میں کسی مکان کی عمارت کر رہے تھے۔ لوگوں نے کہا کہ پہلے زمانہ میں ایسے فقیر ہوتے تھے کہ کچی دیواریں گھوڑوں کی طرح دوڑا سکتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اب بھی ایسے لوگ موجود ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر اس میں پھونک مارا۔ تو وہ پھونک زندہ سانپ بن گیا۔ آپ نے اُس سانپ کو پکڑ کر چابک کی طرح دیوار کو مارا۔ تو وہ چل پڑی۔ سب لوگ دیکھ کر آپ کے مطیع و مسخر ہو گئے۔

بیٹے کو بُری نظر کی سزا دینا | منقول ہے کہ آپ کا چھوٹا بیٹا میاں ابراہیم کسی گاؤں میں گیا۔ اور وہاں ایک عورت پر مبتلا ہو گیا۔ جب گھر آیا۔ تو آپ نے دیکھ کر فرمایا۔ ابراہیم تیری نظر میں کچھ فتور معلوم ہوتا ہے۔ اُس نے کہا مجھ میں کچھ قصور نہیں۔ آپ نے فرمایا اگر تو سچا ہے تو خیر۔ اگر جھوٹا ہے تو اندھا ہو جائے گا۔ چنانچہ اُسی وقت اُس کی نظر بند ہو گئی اور مر گیا۔

وفات کے بعد کرامات

پیشگوئی اول | منقول ہے کہ آپ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ جس روز میری خانقاہ کی کھوہی گرے گی۔ اُسی روز میرا رہائشی مکان گرے گا۔ چنانچہ دو سو سال کے بعد یہ ارشاد پورا ہوا۔

Marfat.com

میاں اسمٰعیل ولد شاہ محمد ولد بدرالدین ساکن چاپل جو اس وقت نوّے[۹۰] سال عمر رکھتا ہے۔ وہ بیان کرتا ہے کہ رات کو دربار شریف کی کھوہی گر پڑی۔ اور دن کو آپ کا مکان جو گاؤں کے اندر تھا، خود بخود گر پڑا۔

پیشگوئی دوم | منقول ہے کہ آپ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ میرے خاندان میں سے ایک شخص پیدا ہوگا، جو میری نسبت کا وارث ہوگا۔ اور میرا فیض اس میں جلوہ گر ہوگا۔

دفینہ خزینہ ملنا | میاں خوشی محمد ولد اسمٰعیل ولد شاہ محمد ساکن چاپل بیان کرتا ہے کہ ہم لوگ جن ایام میں آپ کا روضہ تعمیر کر رہے تھے۔ کافی خرچ ہو رہا تھا۔ ایکدن ہم نے کہا کہ اگر حضرت بابا جیون شاہ صاحب رح خود بھی اس میں کچھ حصہ ڈالیں تو کیا اچھا ہو۔ چنانچہ ایک روز کھوہ کی آڈ (نالی) کا مونہاں باندھنے کے لئے ایک شخص نے بیلچہ (کہی) کا کٹہ لگایا تو نیچے سے مٹی کا کوزہ (ڈولی) نکل آیا جس میں سے عہد مغلیہ کے مبلغ ایک سو بارہ[۱۱۲] روپے چاندی کے نکل آئے۔ سب لوگ دیکھ کر نہایت متعجب۔ اور آپ کی کرامت کے معترف ہوئے۔ اس میں سے ایک سو ایک[۱۰۱] روپیہ تو روضہ شریف پر خرچ ہوا۔ اور گیارہ روپے لوگوں نے بطور یادگار اپنے اپنے گھروں میں رکھ لئے۔

ف میں نے (شرافت نے) اُن میں سے ایک روپیہ میاں خوشی محمد مذکور کے گھر دیکھا۔ جو سکہ جلوس محمد شاہ غازی کا بنا ہوا۔ ضرب اٹاوہ کا تیار شدہ تھا۔

تبرکات | آپ کے مندرجہ ذیل تبرکات اسوقت ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۸ء میں مستری خوشی محمد ولد خیر دین ولد موسےٰ ترکھان ساکن چاپل کے گھر میں موجود ہیں۔

۱۔ گلابہ ایک عدد۔

۲۔ گلابہ کے چار[۴] ٹکڑے۔ جن میں سے دو[۲] ٹکڑے تو ایک ہی گلابہ کے ہیں۔ اور دو[۲] ٹکڑے علیحدہ علیحدہ گلابوں کے ہیں۔

۳۔ دانہ سلیمانی ایک عدد اعلیٰ قسم کا سیلوبیر کی طرح لمبوترا۔ بغیر سوراخ کے

Marfat.com

۴۔ کنٹھ کے آٹھ دانے منفرق قسموں کے۔

۵۔ تسبیح کے آٹھ دانے چوب زیتون (کنوٗ) کے

۶۔ نعلین چوبیں یعنی لکڑی کی ایک کھڑاں۔ یہ میاں خوشی محمد ولد اسمٰعیل ولد شاہ محمد کے گھر میں موجود ہے۔

میں (شرافت) ساتویں ذیقعدہ ۱۳۷۷ھ ۲۶ مئی ۱۹۵۸ء کو ان تبرکات کی زیارت سے مشرف ہوا۔

اولاد آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱۔ میاں صدرالدین صاحب رح

۲۔ میاں ابرہیم صاحب رح

دو نوجوانی میں لاولد فوت ہو گئے۔ اب درگاہ شریف کی تولیت آپ کے چھوٹے بھائی۔ بابا کھیون شاہ کی اولاد کے پاس ہے۔

یاران طریقت آپ کے خورد مرید ان یہ تھے۔

۱۔	میاں صدرالدین صاحبؒ فرزند اکبر آنجناب رح	چاہل	ضلع گوجرانوالہ
۲۔	میاں ابراہیم صاحب رح فرزند اصغر آنجناب رح	〃	〃
۳۔	بابا کھیون شاہ ولد میاں ماہنیؒ۔ برادر آنجناب رح	〃	〃
۴۔	میاں عظمت علی ولد کھیون شاہؒ۔ برادر زادہ آنجنابؒ	〃	〃
۵	بابا نامے شاہ درویش رح	〃	〃
۶۔	سید منجھے شاہ رح		

ان کا سلسلہ فقر موجود ہے۔

Marfat.com

قصیدہ مدحیہ

از مولف کتاب ہذا فقیر سید شریف احمد مرافق نوشاہی

ص

شیخِ والا مقام جیون شاہ — منبعِ فیضِ عام جیون شاہ

مخزنِ جود و معدنِ احساں — ہمستذ والاحترام جیون شاہ

یارِ غارِ جنابِ شہ رحماں — مُونسِ خوش کلام جیون شاہ

آں علمدارِ سلکِ نوشاہی — فقر در انتظام جیون شاہ

ہست دائم میانِ دردیشاں — عشقِ نوشہ بکام جیون شاہ

گنجِ بخشش جنابِ نوشہ پیر — گشت در انتظام جیون شاہ

سالکِ فقرِ قادریہ ہست — در خواص و عوام جیون شاہ

حافظِ ہفت سُبعِ قرآں بود — عالمِ ذو الاکرام جیون شاہ

قائمِ لیل بود صائمِ دہر — ترکِ دُنیا مرام جیون شاہ

روز و شب در عبادتِ معبود — بود در اہتمام جیون شاہ

در ریاضت مجاہدِ اکبر — ذاکرِ صبح و شام جیون شاہ

جُملہ لذات و حظِ نفسانی — کرد بر خود حرام جیون شاہ

در شریعت کمال راسخ بود — در طریقت ہمام جیون شاہ

شاہبازِ حقیقت و عرفاں — ہمست ہر دم بدام جیون شاہ

واقفِ رازِ عالمِ ملکوت — مردِ با احتشام جیون شاہ

زندہ کرد سنتِ نبوی — زاں شدہ نیک نام جیون شاہ

فیضِ او مشتہر بکون و مکاں — بود مخبرِ انام جیون شاہ

در ولایت مقامِ او ارفع — عالمے گشت رام جیون شاہ

Marfat.com

هرکہ برآستانِ او آمد — بہرہ درشد زجام جیون شاہ

ساقیِ بادۂ محبت بود — مرشدِ خاص و عام جیون شاہ

جامعِ علم ہم کرامت بود — در خوارق مدام جیون شاہ

بر درش طالبان زروئے نیاز — کردہ اند ازدحام جیون شاہ

مثلِ فوارہ دمبدم جوشد — لطفِ حق از خیام جیون شاہ

بوئے خوش آید از سوئے فردوس — ہر نفس در مشام جیون شاہ

ہست چاپل مقامِ ارشادش — چشمۂ فیض عام جیون شاہ

ضلعِ او ہست گوجرانوالہ — زندہ جاوید نام جیون شاہ

زیبِ سجادہ است عبدِ لطیف — شاہدِ خوش خرام جیون شاہ

ہست از مخلصانِ این درِ فیض — بندۂ شاد کام جیون شاہ

طالبِ فیضِ حق شرافت را — بہرہ باشد زجام جیون شاہ

تاریخ وفات | شیخ جیون شاہ صاحبؒ کی وفات تقریباً سنہ ۱۱۳۵ھ / ۱۷۲۳ء میں بعہد محمد شاہ بادشاہ ہوئی۔ سنہ جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا مزار موضع چاپل ضلع گوجرانوالہ میں گاؤں سے باہر شمال مشرق کی طرف واقع ہے۔

تعمیرِ روضہ | آپ کے متولیوں نے تین ہزار روپیہ کے خرچ سے سنہ ۱۳۷۲ھ / ۱۹۵۳ء میں آپ کا روضہ ہشت پہلو بنا دیا ہے۔ تعمیر کرنے والا مستری خوشی محمد ولد اسمٰعیل تھا۔ بہت عمدہ خوشنما گنبد ہے۔ روضہ کے اندر دو قبریں ہیں۔ غربی قبر آپ کی ہے۔ اور شرقی قبر آپ کے چھوٹے بھائی شیخ کھیون شاہ کی ہے۔

مسجد۔ دیوانخانہ۔ کنواں اور عرس | روضہ شریف سے مغرب کی طرف مسجد ہے۔ جو متولیوں کے اہتمام سے سنہ ۱۳۷۱ھ / ۱۹۵۲ء میں از سرِ نو پختہ عمارت ہوئی ہے۔ اس میں وضو کے واسطے نلکا لگا ہوا ہے

Marfat.com

اِس وقت ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۸ء میں مولوی حافظ عبدالرزاق ولد مولوی عبدالقادر مہاجر جالندہری امام مسجد ہیں۔

مسجد سے ملحقہ شمالی طرف دیوان خانہ ہے۔ مسجد سے مشرقی طرف اور روضہ شریف سے جنوبی طرف کھوہ ہے۔ پانچ گھماؤں زمین درگاہ شریف کے نام معافی ہے۔ جو آپ کے بھائی کی اولاد کے قبضہ میں ہے۔ ہر سال ساتویں جیٹھ کو عُرس ہوتا ہے۔ فقیروں کو بھنڈارہ ملتا ہے۔ قوالیاں ہوتی ہیں۔

مادۂ تاریخ وفات

"بجنت رفت" ۱۱۳۵ھ

اولاد کا مختصر تذکرہ

چونکہ شیخ جیون شاہ صاحب رح کے دو نو بیٹے میاں صدرالدین اور میاں ابراہیم لاولد فوت ہوئے۔ اس لئے آپ کے بھائی شیخ کھیون شاہ رح کی اولاد درگاہ کی وارث بنی۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔

- شیخ کھیون شاہ کا ایک بیٹا میاں عظمت علی تھا۔
- میاں عظمت علی قصور کی طرف مریدوں کے ڈیرہ پر جایا کرتے۔ ان کا مزار روضۂ بابا جیون شاہ سے باہر مغربی طرف ہے۔ ان کے دو بیٹے تھے۔ گل محمد اور محمود۔
- گل محمد کے دو بیٹے تھے۔ الٰہی بخش و حسن محمد۔
- الٰہی بخش کے چار بیٹے تھے۔ فضل الدین۔ بدرالدین۔ کرم داد لاولد اور حشمت۔
- فضل الدین کے تین بیٹے تھے۔ بوٹا۔ حیات اور ضوبہ لاولد۔
- بوٹا متوفی ۱۳۰۷ھ / ۱۸۸۹ء کے دو بیٹے تھے۔ علم دین و ابراہیم۔
- علم دین۔ پرہیزگار تہجد خواں۔ خدا یاد تھا۔ قرآن مجید قرأت سے پڑھا کرتا ایکمرتبہ لاہور میں قاریوں کا مقابلہ ہوا تو اس نے حسن قرأت کے صلہ میں انعام پایا۔ ایکمرتبہ لیلۃ القدر کو عبادت میں مصروف تھا۔ کہ اس کے

Marfat.com

نظارہ سے مشرف ہوا ، ہر جمعرات کو درگاہِ شیخ جیون شاہ کی زیارت کیا کرتا ۔ ۱۲۹۷ھ / ۱۸۸۰ء میں پیدا ہوا ۔

اور ۱۳۶۶ھ / ۱۹۴۷ء میں فوت ہوا ۔ اس کے دو بیٹے تھے ۔ خیر دین بچپن میں فوت ہو گیا ۔ غلام حیدر ۔

۔ غلام حیدر ۱۳۴۱ھ / ۱۹۲۲ء میں پیدا ہوا ۔ اور آجکل موجود ہے ۔

۔ ابراہیم ولد بوٹا متولد ۱۳۰۲ھ / ۱۸۸۵ء ۔ متوفی ۱۳۵۵ھ / ۱۹۳۶ء کے تین بیٹے ہوئے سراج دین چراغ دین

یہ دو قلعہ دیدار سنگھ میں چلے گئے ہیں ۔ محمد دین بارہ سال کی عمر پاکر فوت ہو گیا ۔

۔ حیات ولد فضل الدین ۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء میں فوت ہوا ۔ اس کے دو بیٹے ہوئے ۔ عبداللہ ۔ اور حاجی رحمت اللہ

۔ عبداللہ کے دو بیٹے غلام علی اور محمد علی ۔ موجود ہیں ۔

۔ غلام علی ۱۳۴۱ھ / ۱۹۲۳ء میں پیدا ہوا ۔ اس کے تین بیٹے محمد خالد (متولد رمضان ۱۳۶۵ھ اگست ۱۹۴۶ء) اور منیر احمد اور شبیر احمد موجود ہیں ۔

۔ محمد علی ولد عبداللہ کا ایک بیٹا محمد منظور تھے ۔ قلعہ دیدار سنگھ میں چلا گیا ہے ۔

۔ حاجی رحمت اللہ ولد حیات ۱۳۱۸ھ / ۱۹۰۰ء میں پیدا ہوا ۔ صاحب علم ہے ۔ قرآن و حدیث سے دلچسپی رکھتا ہے ۔ چند سالوں سے وہ بی نذہب اختیار کر لیا ہے ۔ اب قلعہ دیدار سنگھ میں سکونت رکھتا ہے ۔

۔ بدرالدین ولد الٰہی بخش کی پیدائش ۱۲۲۴ھ / ۱۸۰۹ء میں ہوئی ۔ اور سو سال کی عمر پاکر ۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء میں وفات پائی ۔ پاکباز صوفی طبیعت آدمی تھا ۔ آخر عمر میں نابینا ہو گیا تھا ۔ اس کے دو بیٹے بچپن میں فوت ہو گئے ۔ اور تیسرا بیٹا شاہ محمد باقی رہے ۔

۔ شاہ محمد سبت طاقتور تھا ۔ پہلوانی کیا کرتا ۱۲۵۹ھ / ۱۸۴۳ء میں پیدا ہوا ۔ اور بعمر بانوے سال اپنے والد کی زندگی میں اس سے تین سال پہلے ۱۳۴۱ھ / ۱۹۰۳ء میں فوت ہوا ۔ اس کا ایک بیٹا میاں اسمٰعیل موجود ہے ۔

۔ میاں اسمٰعیل ۱۲۸۷ھ / ۱۸۷۰ء میں پیدا ہوا ۔ اس نے بابا گلاب شاہ مجذوب رح سولنگری رح متوفی ۱۲۹۹ھ / ۱۸۸۲ء اور شیخ گوہر شاہ ولد ماہی شاہ سلیمانی دھلوی رح متوفی ۱۳۰۷ھ / ۱۸۹۰ء کی زیارت کی ہے ۔ بابا جیون شاہ صاحب کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوا ۔ میرے (شرافت کے) ساتھ ادب اور عقیدت کے ساتھ پیش آیا ۔ آجکل ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۸ء میں بعمر نوے سال زندہ موجود ہے ۔ اور موضع چاہل میں سکونت رکھتا ہے ۔ اس کے تین بیٹے

Marfat.com

ہوئے ۔علی محمد بچپن میں پانی میں ڈوب کر مر گیا ۔خوشی محمد اور محمد شفیع موجود ہیں ۔

۔ میاں خوشی محمد ۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء میں پیدا ہوا ۔قرآن مجید پڑھا ۔سکول میں چار جماعتیں پڑھیں ۔میراں الحرف ابوبالحرف ۔صرف میر ۔شرح مأۃ عامل وغیرہ کتابیں پڑھیں ۔ بڑا خوش اخلاق ۔اپنے خاندانی روایات کا سب سے زیادہ جاننے والا ۔ اپنے بزرگانِ سلف کے واقعات سے دلچسپی رکھتا ہے ۔میں نے (شرافت نے) بابا جیون شاہ ؒ کی اولاد کا یہ شجرہ اس کی زبان سے مرتب کیا ہے ۔فن تعمیر کا ماہر ہے ۔بابا صاحب کا روضہ اور مسجد اسی کے ہاتھ کا شاہکار ہے ۔مولوی حافظ عبدالرزاق صاحب کو اسی نے راہ راست تلقین کیا ، اور اوراد و لطائف کی اجازت دی ۔ میرے (شرافت کے) ساتھ بہت عقیدت رکھتا ہے ۔

اس وقت موجود ہے ۔ اس کے چار بیٹے ہوئے ۔ محمد حسین متولد ۱۳۴۷ھ/۱۹۲۸ء ۔متوفی ۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء ۔ لاولد ۔ نذیر احمد متولد ۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء یہ موجود ہے ۔ محمد عالم متولد ۱۳۵۹ھ/۱۹۴۰ء متوفی ۱۳۶۱ھ/۱۹۴۲ء ۔ بعمر دو سال ۔ محمد احسان متولد ۱۳۶۱ھ/۱۹۴۲ء ۔ متوفی ۱۳۶۶ھ/۱۹۴۷ء ۔ بعمر پانچ سال ۔

۔ محمد شفیع ولد اسمٰعیل ۱۳۳۶ھ/۱۹۱۸ء میں پیدا ہوا ۔فن تعمیر اور چوب کاری کا ماہر ہے ۔تلاش معاش میں ۔کراچی ۔سندھ ۔بہاولپور ۔بلوچستان ۔ لاہور کے سفر کئے ہیں ۔ اس وقت موجود ہے ۔ اس کے تین بیٹے ہوئے ۔ محمد بشیر متولد ۱۳۶۱ھ/۱۹۴۲ء ۔ بعمر سولہ سال اس وقت موجود ہے ۔ محمد سلم بعمر یکسالہ فوت ہو گیا ، عبداللطیف متولد ۱۳۶۵ھ/۱۹۴۶ء سکول میں تعلیم پا رہا ہے ہونہار ہے ۔

۔ حشمت ولد الٰہی بخش کے تین بیٹے تھے ۔قطب دین ۱۲۸۲ھ/۱۸۶۵ء میں پیدا ہوا متاہل ہو کر لاولد فوت ہوا ۔ امام دین ۔نظام دین ۔ دونوں صاحب اولاد ہوئے ۔

۔ امام دین متولد ۱۲۸۷ھ/۱۸۷۰ء ۔متوفی ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۸ء کے تین بیٹے ہوئے ۔محمد دین ، حسن دین بعمر بارہ سال فوت ہوا ۔ احمد دین بعمر چھ سال مر گیا ۔

۔ محمد دین ۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء میں پیدا ہوا ۔ متشرع نیک خو دل ہے ۔ میرے (شرافت کے) ساتھ بھی عقیدت رکھتا ہے ۔ اس کے پانچ بیٹے ہوئے ۔ محمد صدیق بعمر یکسالہ فوت ہوا ۔ اللہ دتہ متولد ۱۳۵۷ھ بعمر بیس سال اس وقت موجود ہے ۔ عنایت اللہ متولد ۱۳۶۳ھ/۱۹۴۴ء بعمر موجودہ سال ہے ۔ ہدایت اللہ متوفی ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۸ء بچپن میں فوت ہوا ۔ محمد رسلم

Marfat.com

ماہ ذی الحجہ ۱۳۶۷ھ اکتوبر ۱۹۴۸ء میں پیدا ہوا۔ زیر تعلیم ہے۔

- نظام دین ولد حشمت کے پانچ بیٹے ہوئے۔ احمد دین۔ اللہ دتہ بچپن میں فوت ہو گئے۔ فقیر محمد۔ محمد نذیر و محمد شریف موجود ہیں۔
- فقیر محمد ۱۳۴۱ھ / ۱۹۲۳ء میں پیدا ہوا۔ اس کے دو بیٹے محمد طفیل و عبدالغفور بچپن میں فوت ہو چکے ہیں۔
- محمد نذیر ولد نظام دین کا ایک بیٹا محمد عارف موجود ہے۔
- محمد شریف ولد نظام دین کا ایک بیٹا محمد اکرم موجود ہے جو ۱۳۷۶ھ / ۱۹۵۶ء میں پیدا ہوا۔
- حسن محمد ولد گل محمد ایک بیٹا جواہر نام تھا۔
- جواہر کے تین بیٹے تھے۔ عمر بخش۔ غلام محمد اور محمد بخش۔
- عمر بخش کے دو بیٹے تھے۔ نور دین صاحبے ولد۔ اور خیر دین لاولد۔
- نور دین کے چار بیٹے تھے شیر محمد۔ محمد حیات اور عنایت اللہ موجود ہیں۔ نواب لاولد فوت ہوا۔
- شیر محمد کے تین بیٹے ہوئے۔ محمد نذیر متولد ۱۳۶۰ھ / ۱۹۴۱ء۔ نصیر احمد متولد ۱۳۶۳ھ / ۱۹۴۴ء۔ یہ دونو موجود ہیں
- نصیر الرٹ کا شبیر احمد بچپن میں فوت ہو گیا۔
- محمد حیات ولد نور دین موضع لوہرے تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ میں چلا گیا ہے۔ اس کا ایک ایک لڑکا نذیر احمد موجود ہے۔ جو ۱۳۶۹ھ / ۱۹۵۰ء میں پیدا ہوا۔
- عنایت اللہ ولد نور دین کا ایک بیٹا محمد شریف موجود ہے جو ۱۳۷۳ھ / ۱۹۵۲ء کو پیدا ہوا۔
- غلام محمد ولد جواہر کے دو بیٹے تھے۔ محمد حسین صاحبے ولد۔ خدا بخش لاولد
- محمد حسین کے چار بیٹے ہوئے۔ خوشی محمد بعمر نو سالہ فوت ہوا۔ علی محمد موجود ہے۔ فتح محمد نے دس سال کی عمر میں انتقال کیا۔ سراج دین اسوقت موجود ہے۔
- علی محمد کے تین بیٹے محمد منشاء محمد اشرف و محمد سلیم موجود ہیں۔ یہ راجن پور میں چلے گئے ہیں۔
- سراج دین ولد محمد حسین کے تین بیٹے محمد صدیق۔ محمد لطیف اور محمد ادریس موجود ہیں۔ یہ راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخاں میں چلے گئے ہیں۔

Marfat.com

- محمد بخش ولد جواہر موضع چک نمبر ۱۲ ضلع لائل پور میں جا بسا گیا، اس کے تین بیٹے تھے شمس دین، آلہ دین۔ اور صدر دین لاولد۔
- شمس دین کا ایک بیٹا اللہ دتہ موجود ہے۔
- اللہ دتہ کے ۲ دو بیٹے محمد شریف و محمد صدیق موجود ہے۔
- آلہ دین ولد محمد بخش کا ایک بیٹا اسمٰعیل المعروف اردڑا موجود ہے۔
- اسمٰعیل اردڑا کے ۲ دو بیٹے محمد نذیر و محمد بشیر موجود ہیں۔
- میاں محمود ولد عظمت ولد کھیون شاہ کا ایک بیٹا تھا جس کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔
- نامعلوم الاسم فرزند کھیون شاہ کے ۲ دو بیٹے تھے۔ مستو اور حسنو اولاد صاحب اولاد۔ ہیں۔
- مستو کے ۴ چار بیٹے تھے۔ امیرا۔ پیرا۔ وزیرا۔ امام دین لاولد
- امیرا کا ایک بیٹا کالو تھا۔
- کالو ۱۳۱۸ھ / ۱۹۰۱ء میں بنوں میں فوت ہوا۔ اس کے ۲ دو بیٹے خیر دین و نظام دین موجود ہیں۔
- خیر دین صاحب علم آدمی ہے۔ عربی فارسی جانتا ہے۔ کچھ عرصہ بنوں۔ کوہاٹ میں رہے۔ اسلئے زبان پشتو کا بھی واقف ہے۔ تعمیر روضہ بابا جیون شاہ۔ اور تعمیر مسجد دربار شریف کا کام اپنے ہاتھوں سے کیا، نماز پنجگانہ اور تہجد کا پابند ہے۔ پیر محمد شاہ ولد گوہر شاہ صاحب سلیمانی رملوی کا مرید ہے۔ اسوقت ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۸ء میں موجود ہے۔ اس کے ۳ تین بیٹے عنایت اللہ۔ محمد شریف اور ہدایت اللہ موجود ہیں۔
- عنایت اللہ کے ۲ دو بیٹے۔ محمد یوسف متولد ۱۳۶۲ھ / ۱۹۴۳ء اور محمد اشرف متولد ۱۳۷۲ھ / ۱۹۵۲ء موجود ہیں۔
- نظام دین ولد کالو۔ پرہیز گار۔ تہجد خواں ہے۔ پیر محمد شاہ سلیمانی رملوی کا مرید ہے۔ اس کے ۶ چھ لڑکے ہیں۔ غلام رسول متولد ۱۳۵۳ھ / ۱۹۳۴ء۔ محمد رفیق و محمد صدیق۔ یہ دونوں بچپن میں فوت ہوئے۔ فیض رسول متولد ۱۳۶۵ھ / ۱۹۴۲ء۔ عصمت اللہ بچپن میں فوت ہوا۔ ارشد محمود ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۷ء میں پیدا ہوا۔
- پیرا ولد مستو کے ۲ دو بیٹے تھے۔ اللہ دتہ لاولد۔ رکن دین صاحب اولاد۔

Marfat.com

- رکن دین کے دو بیٹے تھے۔ نور دین ۔ حاکم دین لاولد۔
- نور دین۔ خانقاہ دوگراں۔ ضلع شیخوپورہ میں چلا گیا۔ اس کے چار بیٹے ہوئے۔ رحمت اللہ۔
غلام علی۔ محمد شریف بچپن میں مر گیا۔ فیروز دین۔ یہ تینوں موجود ہیں
- غلام علی نے بابا جیون شاہ کے دربار کی تعمیر میں بہت نوکری دی۔ اپنے سر پر ٹوکری اٹھا کر سیمنٹ وغیرہ دینے کی خدمات انجام دیں۔
- ذیرا ولد حسّو کے دو بیٹے تھے۔ احمد دین۔ جھنڈا لاولد۔
- احمد دین کے دو بیٹے ہوئے۔ بوٹا موجود ہے۔ حسین سات سال کی عمر میں فوت ہو گیا۔
- بوٹا ۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۹ء میں پیدا ہوا۔ اس کے تین بیٹے ہیں۔ محمد علی متولد ۱۳۵۹ھ / ۱۹۴۰ء۔ محمد انور متولد ۱۳۶۶ھ / ۱۹۴۷ء
منور حسین متولد ۱۳۷۶ھ / ۱۹۵۶ء۔ تینوں موجود ہیں۔
- حسّو ولد نامعلوم الاسم ولد محمود کا ایک بیٹا تھا۔ موسیٰ نام۔
- موسیٰ کے دو بیٹے تھے۔ محمد دین لاولد۔ خیر دین۔
- خیر دین ۱۳۵۲ھ / ۱۹۳۳ء میں فوت ہوا۔ اس کے چار بیٹے ہوئے۔ خوشی محمد۔ علی محمد پانچسال کی عمر میں فوت ہوا۔ نور محمد۔ چھ سال فوت ہوا۔ محمد حیات موجود ہے۔
- خوشی محمد۔ ہفتہ کے دن ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۳۷ھ ۲۰ ستمبر ۱۹۱۹ء کو پیدا ہوا۔ حضرت شیخ جیون شاہ کے تبرکات کنٹھہ۔ گلابہ وغیرہ آجکل اسی کے پاس ہیں۔ مجھ کو (شرافت کو) اس نے زیارت کرائی۔ اور محبت سے پیش آیا۔ اس کے چار بیٹے ہوئے۔ محمد سلم متولد ۱۳۶۷ھ / ۱۹۴۸ء محمد حسان متولد ۱۳۶۹ھ / ۱۹۵۰ء
دو نوجیبن میں فوت ہو گئے۔ محمد امین متولد ۱۳۷۱ھ / ۱۹۵۲ء۔ محمد سلیم متولد ۱۳۷۳ھ / ۱۹۵۴ء۔ یہ دونوں اسوقت موجود ہیں۔
- محمد حیات ولد خیر دین چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ میں چلا گیا ہے۔ اس کا ایک بیٹا ثناء اللہ ہے۔ جو ۱۳۷۵ھ / ۱۹۵۶ء میں پیدا ہوا۔ اسوقت موجود ہے۔ انتباہ
- شیخ جیون شاہ کی ساری اولاد و کنبہ کا یہ شجرہ، ذیقعدہ ۱۳۷۷ھ ۲۶ مئی ۱۹۵۸ء کو مکمل کیا گیا ہے۔ اور سنین تولد و وفات صاحبزادہ عبداللطیف ندیم ولد محمد شفیع نوشاہی چاہلی نے لکھ کر دی ہیں۔

Marfat.com

متعلقہ صفحہ ۱۰۷

شجرہ فقرائے

Marfat.com

چُوھڑ

میاں چُوھڑ اکبر آبادیؒ

آپ کا آبائی وطن ضلع گجرات تھا۔ قوم بنجارہ سے تھے۔ حضرت سید صالح محمد صاحب نوشاہیؒ ساکن چک سادہ ضلع گجرات کے خواص یاروں سے تھے۔ اُن کے حکم سے شہر اکبر آباد چلے گئے۔ وہاں کے پیر بھائیوں سے محبت رکھتے۔ ایک درویش میاں شہباز نامی اکبر آباد وارد ہُوا۔ اُس نے آپ کے پیر بھائیوں کو ورغلا کر اپنے حلقہ ارادت میں داخل کر لیا۔ آپ نے بذریعہ مکتوب اپنے پیر صاحب کو اس واقعہ سے مطلع کیا۔ اُن کے باطنی تصرف سے میاں شہباز سزا یاب ہُوا۔ [1]

---

[1] رسالہ احدیک قلمی نسخہ ب ص ۲۰۸ شرافت

Marfat.com

ح

(۲۵)

حبیب اللہ

شیخ حبیب اللہ سوہدروی رح

ے

حبیب اللہ از ذاتِ حق رہنما — نمود آئینہ سینۂ خود صفا
ز دُنیائے دُوں کردہ بود احتراز — براندے ز پیشِ خود آں جیفہ را
ہمے بود مشغول در کسبِ خویش — نمے کرد با غیرِ حق التجا
سکونت ہمیداشت در سوہدرہ — نمیگشت از یادِ ایزد جُدا
گر اشرف مئے رحمتِ حق خوری
شوی از غمِ ہر دو عالم رہا[1]

آپ حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح کے اکابر خلیفوں سے تھے۔ سوہدرہ میں سکونت رکھتے۔ بافندگی کا پیشہ کیا کرتے مولانا محمد اشرف رح لکھتے ہیں۔

ے ہمیکرد بافندگی پا بجال — رواں میشدے از زباں قیل و قال[2]

دُنیا سے نفرت | منقول ہے کہ کپڑا بُننے کے وقت جب آپ دائیں بائیں منہ کرتے تو کہا کرتے کہ اے سگ دور ہو جا، ایکدن شاہ ننھا سلطان رح آپ کے پاس گئے۔ آپ نے محویت میں وُہی الفاظ کہدیئے۔ اُنہوں نے حضرت سچیار صاحب رح سے شکایت کی کہ حبیب اللہ مجھے سگ کہتا ہے

---

[1] کنز الرحمت ص ۱۲۲ [2] ایضاً ص ۱۲۳ شرافت

Marfat.com

حضرت صاحب نے فرمایا دُنیا خوبصورت بن کر اس کے پاس آتی ہے۔ وہ اُسے کہتا ہے کہ اے سگ دُور ہو جا۔ تمہیں نہیں کہتا۔ ؎

نمائید زدل بُوئے دُنیا خطاب کند سرد م از دیدنش اجتناب [۳] ؎

استغراق آپ اکثر استغراقی حالت میں رہتے۔ دنیا اور اہل دُنیا کی کچھ خبر نہ ہوتی۔ علامہ صداقت کنجاہی رح نے تواقب المناقب میں لکھا ہے۔

"مقبولِ بارگاہ میاں حبیب اللہ کہ بمن دوام استغراق از ماہ تا بماہی انگشت نماست ؎

چو شبنم ہر کہ از خود جست یکبار بخورشید ازل پیوست یکبار

چو بلبل ہر کہ خوں غلطیدہ باشد خراشش ناخنِ گُل دیدہ باشد" [۴] ؎

نکو کار ہونا شیخ پیر کمال لاہوری رح نے تحائف قدسیہ میں آپ کے متعلق لکھا ہے۔

ع حبیب اللہ شیخ آمد نکو کار ؎

زمانہ حیات آپ سالِ تصنیف تواقب المناقب ۱۱۲۶ھ / ۱۷۱۴ء میں بقیدِ حیات تھے۔

مدفن آپ کا مزار سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔ لیکن آج قبر کا نشان کسی کو معلوم نہیں۔

---

[۳] کنز الرحمت ص ۱۲۳ [۴] تواقب المناقب قلمی ص ۱۹۶ ؎ تحائف قدسیہ قلمی ص ۱۴۲ شرافت

Marfat.com

خ

(۲۶)

خان زمان

نواب خان زمان خاں کابلی رح

آپ کابل میں امیر ہفت ہزاری[1] تھے۔ اور خواجہ محمد فضیل وحی کابلی رح کے صادق الاعتقاد یاروں سے تھے۔

---

[1] عہد مغلیہ میں ہفت ہزاری ایک بہت بڑا منصب تھا۔ جس کو یہ منصب ملتا۔ اس کے اعزازات مندرجہ ذیل ہوتے تھے۔

۱	ماہوار تنخواہ	پینتالیس ہزار روپیہ	(۴۵۰۰۰)
۲	گھوڑے عراقی	اُنچاس	(۴۹)
۳	گھوڑے مجنس	اُنچاس	(۴۹)
۴	گھوڑے ترکی	اٹھانوے	(۹۸)
۵	گھوڑے یابو	اٹھانوے	(۹۸)
۶	گھوڑے تازی	اٹھانوے	(۹۸)
۷	گھوڑے جنگلہ	اٹھانوے	(۹۸)
۸	ہاتھی شیرگر	تیس	(۳۰)
۹	ہاتھی سادہ	بیتالیس	(۴۲)
۱۰	ہاتھی منجھولہ	انتیس	(۲۹)

Marfat.com

اپنے پیر و مرشد کی خانقاہ کے مصارف کے واسطے۔ ہزاروں روپے نذر نیاز دیا کرتے۔ اور اپنے پیر بھائیوں کی خدمات و آداب بجا لاتے۔ اور حضرت نوشہ صاحب رح کے مجاوران خانقاہ سے اگر کوئی شخص کابل وارد ہوتا۔ تو اس کی خدمت بھی بہت کرتے۔ اور حضرت نوشاہ عالیجاہ رح کا عرس بھی کیا کرتے۔ اور آنجناب کی اولاد امجاد کے واسطے بھی کافی تحائف و نیاز بھیجا کرتے حضرت سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی رح آپ کے متعلق لکھتے ہیں،

"ہر فقیرے کہ از خادمانِ خانقاہِ حضرت حاجی نوشہ پیشیں خانِ مذکور میرود خدمتِ او بجا مے آرد و عرسِ حضرت شاہ میکند و بہ اولادِ حضرت شاہ ہم نیاز میفرستد از ہے سعادتِ او"[2]

آپ سالِ تصنیف تذکرہ نوشاہی ۱۱۴۶ھ / ۱۷۳۳ء میں زندہ موجود تھے۔ کیونکہ صاحب تذکرہ نے آپ کے نام کے ساتھ لکھا ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ بالخیر والاعزاز۔

۱۱	ہاتھی گرہ	ستائیس	(۲۷)
۱۲	ہاتھی پینڈرکیہ	بارہ	(۱۲)
۱۳	باربرداری اونٹ	ایک سو دس	(۱۱۰)
۱۴	باربرداری خچر	ستائیس	(۲۷)
۱۵	باربرداری عرابہ یعنی گاڑی	دو سو بیس	(۲۲۰)

- یہ منصب ہفت ہزاری کی پوری تفصیل کتاب امرائے ہنود مولفہ منشی محمد سعید احمد صاحب باربردی ص ۳۸۲ سے نقل کی گئی ہے۔ مطبوعہ نامی پریس کانپور ہندی ۱۹۱۰ء شایع کردہ انجمن ترقی اردو ۔ ۱۲

۲ تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۳۳۶ شرافت۔

Marfat.com

(۲۷)

خزانہ

میاں خزانہ بنگالی رح

آپ قوم نٹ سے ملک بنگال کے رہنے والے تھے۔ گانے بجانے کا پیشہ کیا کرتے۔ حضرت شیخ پیر محمد سیچیار نوشہردی رح کے اخلاصمند یاروں سے تھے۔

واقعہ فیضیابی حاجی عبدالرحمٰن شاہجہان آبادی رح سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ خزانہ قوم نٹ حضرت سیچیار صاحب رح کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اپنے راگ رنگ سے اُن کو مسرور کیا۔ انہوں نے نگاہِ شفقت سے دیکھا۔ تو خزانہ کی حالت دگرگون ہوگئی۔ اور باطن کی صفائی حاصل ہوگئی۔ علامہ صداقت کنجاہی رح لکھتے ہیں۔

"بیک ناگاہ بارقۂ نگاہ بر قلب سیاہ او چوں خطِ طلا بر محک تافت۔ و آں نٹِ پوربی در یکدم خلعتِ اساوریِ شہانۂ تجلیات یافت۔ لاچار آں نٹے طوطی گفتار کہ ملتان قیمت یک نغمۂ مستانۂ او ست آئینہ خاطر از کم وکیفِ خیالات صورت صافی نمودہ صاحب معنی شد۔

آں شعبدہ باز طرحِ انسوں ساز
گردید ز جیبِ عاقبت محمودش

جب پیر صاحب کی نگاہ کی بجلی اچانک اس کے سیاہ دل پر پڑی جیسے سونے کی لکیر کسوٹی پر پڑتی ہے۔ تو اس پوربی کے نٹ نے اُسی وقت تجلیات کے شاہانہ لباس کی خلعت حاصل کرلی۔ وہ طوطی گفتار نٹ کہ جس کے ایک نغمہ مستانہ کی قیمت ملتان ہے صوری خیالات کے کم وکیف سے دل کو صاف کرکے صاحب معنی ہوگیا۔

سر کردہ تمام عمرِ خود در بازی
در جنگِ سیاہِ نفس کافر غازی[1] "

---

[1] تواقب المناقب قلمی صفحہ ۱۸۱ شرافت۔

Marfat.com

د

(۲۸)

دلیل شاہ

شیخ دلیل شاہ رح ساکن کیلیانوالہ

آپ حضرت میاں شادی ساکن کیلیانوالہ (ضلع گوجرانوالہ) کے اکلوتے بیٹے تھے۔ اور حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب بھڑیوالہ رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ اپنے والد صاحب کے پیر بھائی تھے۔ پیشہ آہنگری کیا کرتے۔

شعرگوئی | آپ کے کچھ اشعار حضرت پاک صاحب رح کی تصنیف میں موجود ہیں۔

دوہڑہ

شاہ رحمانا رحم کریں انہاں درمندڑاں دلوں دیکھیں
خفیہ دسنائیں وچ جگر دے میں ٹھوکڑاں کافیئے شیخیں
آپے ہووہیں میرا دیدسیانا میری نبض ہر پردں دیکھیں
شاہ دلیل اساں اک کرجانا میرا نوحہ سبھنیں بھیکھیں

دوہڑہ

توں رحمان رحمت دا سائیں نت کرنائیں غور غریباں
جو بیمار آوے در تیرے کجھ حاجت نہیں طبیباں
در رحمان دا سوہنا بنیا اساں پایا مال نصیباں
شاہ دلیل

اولاد | آپ کا ایک بیٹا میاں آیت نام تھا جس کی اولاد سو فیصد کیلیانوالہ ضلع گوجرانوالہ میں آہنگری کا پیشہ کرتی ہے۔ ان سب کی تفصیل آپ کے والد بزرگوار میاں شادی صاحب رح کے حالات میں کی جائے گی۔

Marfat.com

(۲۹)

دیندار

شیخ دیندار کوہستانی رح

دگر یار سچیار بود دیندار — کہ مے بود آں ساکنِ کوہسار
بجذب و بشوق و بعشقِ الٰہ — بسے گمرہاں را فگندے براہ [1]

آپ حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح کے خاص خلیفوں سے تھے۔ علاقہ پہاڑ میں رہتے۔ خدا تعالیٰ کے عشق و جذب و شوق و محبت میں محو رہتے۔ بہت لوگ آپ کے ذریعہ کامیاب ہوئے۔ اپنے پیر بھائی شاہ مراد تسر قپوری رح کے ساتھ مواخات تھی۔ [2]

مردانِ حق سے تھے | شیخ پیر کمال لاہوری رح نے آپ کے متعلق کہا ہے۔

ع شدہ بس دیندار از اہلِ مرداں [3]

---

[1] کنز الرحمت ص ۱۲۶ ، [2] ایضاً ص ۱۴۱ ،
[3] تحائف قدسیہ قلمی ص ۱۴۳ شرافت۔

Marfat.com

س

(۳۰)

رحمان قلی

شیخ رحمان قلی سوہدروی رح

ز ہے منبعِ خلقِ رحمان قلی — رہِ معرفت رفت از تہ دلی
نمودند حضرت چو بر وے نگاہ — بماندک زمان زود گشتہ ولی
ز لطف و عنایاتِ ایزد مدام — کنند مشکلِ طالبان منجلی
شب و روز در یادِ حق مشتغل — کشادہ درِ ذکرِ خفی و جلی
شدہ سوہدرہ مرقدِ پاکِ او — مکن اشرف از یادِ حق کاہلی [1]

آپ حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح کے خاص خلیفوں سے تھے۔

نام و لقب | آپ کا اصلی نام ولی داد۔ لقب رحمان قلی تھا۔ آپ کی مشہوری اسی نام سے ہوئی حافظ نور الدین گنجوی رح نے خزینۃ الفقرا میں لکھا ہے کہ مرشد صاحب نے بطورِ القاب آپ کا نام رحمان قلی رکھا تھا۔ [2]

واقعہ بیعت | آپ قوم بافندہ، سوہدرہ کے باشندہ تھے۔ حضرت شاہ نتھا سلطان رح کی صحبت سے متاثر ہوئے، تو بیعت ہونے کی التجا کی۔ اُنہوں نے فرمایا کہ تم ہمارے پیر صاحب کی خدمت میں نوشہرہ شریف جاؤ۔ چنانچہ آپ شاہ نتھا صاحب رح کے ہمراہ وہاں حاضر ہو کر حضرت

---

[1] کنز الرحمت ص ۱۲۳، [2] خزینۃ الفقرا قلمی ص ۳۲۸، شرافت۔

Marfat.com

سچیار صاحب کی بیعت ہوئے۔ اور بحکم پیر روشن ضمیر چند عرصہ ایک حجرہ میں ریاضت و عبادت میں مشغول رہے۔ اس کے بعد خلافت حاصل ہوئی۔ [۳]

فرمانِ شیخ کی پابندی منقول ہے کہ بوقتِ رخصت حضرت سچیار صاحب رح نے آپ کو حکم دیا کہ سوہدرہ میں مقام رکھنا۔ چنانچہ مدت العمر آپ وہیں سکونت گزین رہے۔ حتّٰے کہ نوشہرہ میں بھی کبھی نہ آئے۔ کہ کہیں خلافِ امر نہ ہو جائے۔ ہر روز عُرس بھی وہیں بیٹھے از راہِ کشف عُرس کا اجتماع دیکھ لیا کرتے۔ [۴]

گھر بیٹھے حصہ لینا منقول ہے کہ ایک مرتبہ عُرس کے روز حضرت سچیار صاحب رح نوشہرہ میں بیٹھے مریدوں میں اپنا لنگر تقسیم کر رہے تھے۔ آپ اُس وقت اپنے گھر میں بمقام سوہدرہ بیٹھے ہوئے تھے۔ وقت خاص تھا۔ وہاں بیٹھے ہی آپ نے اپنا حصہ لے لیا۔ [۵]

صاحبِ دَرد ہونا شیخ پیر کمال لاہوری رح نے تحائف قدسیہ میں آپ کے متعلق لکھا ہے۔

ع شدہ رحمان قلی آں صاحبِ دَرد [۶]

واقعہ شہادت

منقول ہے کہ جب افغانوں نے پنجاب پر حملہ کیا۔ تو آپ اُن کے ہاتھ سے شہید ہو گئے۔ اور بھی بہت سے لوگ مارے گئے۔ ہر ایک مقتول کو اُس کے وارثوں نے دفن کر دیا۔ آٹھ روز کے بعد آپ کی نعش ملی۔ دیکھا تو اُسی طرح خون جاری تھا۔ آپ کو ولی کامل سمجھتے ہوئے لوگوں نے چک رجب میں دفن کر دیا۔ لیکن آپ کے نام و مقام کا کسی کو کوئی پتہ نہیں تھا۔ آپ کے یاروں دوستوں نے آپ کی بہتیری تلاش کی۔ مگر کچھ سُراغ نہ ملا۔ ایکدن آپ اپنے پیر بھائی شیخ رحمت اللہ نیگو والیہ کو خواب میں ملے۔ اور اپنا مدفن بتلایا۔ اُنہوں نے آپ کے وارثوں کو پتہ کیا۔ مگر قبر

---

[۳] خزینۃ الفقرا قلمی ص ۳۳۱ [۴] ایضاً ص ۳۳۶ [۵] ایضاً ص ۳۳۶ [۶] تحائف قدسیہ قلمی ص ۱۴۲ شرافت

Marfat.com

کھودنے کی کسی کو جرأت نہ پڑتی تھی۔ آخر انہوں نے اپنے بیٹے میاں صابر شاہ کو بھیجا۔ وہ اپنے عقیدتمندوں سمیت جاکر آپ کی قبر کھودنے لگے۔ تو چک رجب کے لوگ مزاحم ہوئے۔ آخر رات کو جاکر انہوں نے نعش کو قبر سے نکالا۔ اور سوہدرہ میں لاکر دفن کیا۔ آپ کے زخموں سے ابھی خون جاری تھا۔ اور بال و ناخن بڑھے ہوئے تھے۔ کنز الرحمت میں ہے۔

ہمے بود خوں از جراحت رواں　　شدہ موئے و ناخن زیادہ ازاں[۵]

تاریخ شہادت کتاب کنز الرحمت سے اسیقدر ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ افغانوں کے حملہ کے دوران شہید ہوئے۔ اس سے مراد احمد شاہ ابدالی کا پنجاب پر حملہ ہے۔ اور وہ ۱۱۶۰ھ / ۴۷-۱۷۴۶ء میں واقع ہوا۔ اسلئے شیخ رحمان قلی رح کا سال شہادت یہی ہے۔ وہ محمد شاہ بادشاہ کا عہد حکومت تھا۔ سنہ ۳۰ جلوسی تھا۔

آپ کی قبر قصبہ سوہدرہ ضلع گجرات میں ہوئی۔ لیکن اب وہ نشان ناپید ہے۔

مادۂ تاریخ وفات

"مورد فضل"　　۱۱۶۰ھ

---

۵ کنز الرحمت ص ۱۲۴، شرافت۔

Marfat.com

(۳۱)

رحمت سائیں

حافظ شیخ رحمت اللہ شاہ صاحب بیگووالیہؒ

ح حامیٔ دینِ متین و قطبِ اقطابِ زماں — کاشفِ سرِّ دقائق رہنمائے گمرہاں

ض ضامنِ روزِ قیامت ماحیِ کفر و ضلال — واقفِ علمِ الٰہی ہادیِ ہر دو جہاں

ر رافعِ سیدلانِ عرفاں ساقیِ جامِ قدم — مرجعِ اہلِ مطالب مقصدِ کون و مکاں

ت تارکِ کفر و ضلالت سالکِ راہِ خدا — دارثِ ملکِ ولایت جانشینِ بیکساں

ر رازدارِ لی مع اللہ جانشینِ قربِ حق — پیشوائے پیشوایاں مقتدائے انس و جاں

ح حافظِ علمِ لدنی صاحبِ لوح و قلم — مظہرِ نورِ الٰہی نائبِ غوثِ جہاں

م مسندآرائے کیاست اخترِ برجِ شرف — میرساند از توجہ تا باوجِ لامکاں

ت تیغِ قہرش عالمے را در دمے سازد ہلاک — ابرِ لطفش خار و خس را مے نماید بوستاں

ا آفتابِ چرخِ رحمت ماہتابِ برجِ عشق — کعبۂ ارباب حاجت قبلہ گاہِ زائراں

ل لا فتیٰ الا علیؓ در شانِ حیدر شتہر — آید از ایزد خطابِ لا دلیٰ جز ذاتِ شاں

ل لشکرِ جرم مریداں غرقِ بحرِ رحمتش — مرقدِ والائے ایشاں سجدہ گاہِ قدسیاں

ہ ہر کہ دارد چشمِ بختش علتِ ضعفِ بصر — خاکِ پائش میدہد چوں سرمہ نورِ دیدگاں

ش شاہبازِ اوجِ وحدت بستۂ فتراکِ او — پایۂ معراجِ او را زینۂ ہفت آسماں

ا آئینہ اسکندری جامِ جہاں بینِ دلش — نیست از آغاز تا انجام حرفے زو نہاں

ہ ہرگز از تابِ خورِ محشر مدارد اشرفے — چوں بسر زائر توجہ پیرداری سائباں[1]

---

[1] گنج الرحمت ص ۱۲۶ ، یہ غزل مولانا محمد اشرف صاحب فاروقی منیجری رح نے بصنعتِ توشیح (باقی حاشیہ بر ص ۱۳۱)

Marfat.com

نام ونسب آپ کا نام رحمت اللہ شاہ۔ المعروف رحمت سائیں تھا۔ والد صاحب کا نام حافظ حبیب اللہ[۱-۲] ابن شیخ محمد حسن بن شیخ حاجی احمد بن شیخ جلال بن شیخ ایوب بن شیخ سعد اللہ۔ صاحب کنز الرحمت کے قول کے مطابق آپ قریشی ہاشمی النسب تھے[۳-۵]۔ آپ کے آباواجداد قصبہ سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے تھے۔ علم وفضل اس خاندان میں موروثی تھا[۴-۵]۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۰) لکھی ہے۔ اس کے سب اشعار کے پہلے حروف اگر جمع کئے جاویں تو یہ اسم ظاہر ہوتا ہے وہ حضرت رحمت اللہ شاہ"۔

۲-۵ حافظ حبیب اللہ بڑے عامل کامل تھے۔ ان کی تصنیف سے کتاب طب قرآنی فارسی زبان میں موجود ہے جس میں چالیس باب ہیں ضخیم کتاب ہے۔ ہر ایک مرض کے طبی نسخے اور پھر عملیات بھی لکھے ہیں۔ یہ کتاب قلمی ہے۔ اس کے متعدد مخطوطے میری نظر سے گذرے ہیں۔

۱-۲ دو نسخے بخانہ میاں چراغ دین فقیر نوشاہی مرحوم بمقام نظام آباد۔ ضلع گوجرانوالہ۔

۳۔ ایک نسخہ بخانہ حافظ محمد اکرم نوشاہی۔ بمقام منڈی بہاؤالدین۔ ضلع گجرات۔

۴۔ ایک نسخہ بخانہ میاں عطا الٰہی مرحوم امام مسجد دھب چیمہ متصل گکھڑ۔ ضلع گوجرانوالہ۔ یہ نسخہ ناقص الآخر ہے یعنی چھتیس[۳۶] باب ہیں۔

۵۔ ایک نسخہ سید عاشق علی ولد شیر علی نوشاہی کے گھر میں بمقام ساہنپال شریف ضلع گجرات ہے۔ یہ نسخہ نامکمل ہے۔ اور انتخابات کی صورت میں ہے۔

یہ کتاب تاحال طبع نہیں ہوئی۔ درحصل یہ کتاب عملیات کی ہے ۱۲

۳-۵ کتاب کنز الرحمت مطبوعہ صفحہ ۱۶۵ کے حاشیہ پر اس سے آگے شجرہ نسب اس طرح لکھا ہے شیخ سعد اللہ بن ہجم بن ہویا بن کلواس بن دلا بن کوچ بن کانجن بن دنبرہ بن رانا سدھرہ بن محمد بن سنور بن زادم بن اکرم بن کلاب بن عبد العزیز بن عبد المطلب بن ہاشم القرشی ۱۲ لیکن شجرہ تاریخی لحاظ سے درست ثابت نہیں ہوتا کیونکہ عبد المطلب کا کوئی بیٹا عبد العزیز نام نہیں تھا۔ نیز زمانہ دراز ہے۔ اور پشتیں بہت کم ہیں۔ دیگر نام بھی فرضی معلوم ہوتے ہیں۔ ۴-۵ آپ کا آبائی وطن (باقی حاشیہ بر صفحہ ۱۲۲)

Marfat.com

واقعہ بیعت آپ نے قرآن مجید حفظ کیا، اور فقہ و اصول کے عالم بنے۔ ظاہری علم کے حصول کے بعد راہِ حق کا شوق پیدا ہوا۔ تو شیخ محمد سوہدروی رح کے ہمراہ نوشہرہ شریف میں حضرت شیخ پیر محمد سچیار صاحب رح کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اپنا ارادہ ظاہر کیا۔ اُس وقت آپ کی عمر سولہ[۱۲] سال تھی۔ اُنہوں نے فرمایا۔ حافظ صاحب! تم گکھڑ سے کیا چاہتے ہو۔ یہ ٹھگ ہے

مصرع چہ خواہی ز گکھڑ کہ ٹھگ ست ایں

آپ نے عرض کیا جناب عالی! میں بھی یہ ٹھگی کا طریقہ ہی سیکھنا چاہتا ہوں۔ سچیار پیر رح آپ کی حسن عقیدت سے خوش ہوئے۔ اور آپ کو اپنے غلاموں کے حلقہ میں منسلک کر لیا۔ اور ایک ہی نظر سے بحرِ توحید میں غوطہ لگا دیا۔[۵]

نصائح شیخ جس وقت آپ کو حضرت سچیار صاحب رح نے بیعت سے سرفراز فرمایا، تو آپ کو نصیحتیں فرمائیں۔ حافظ صاحب! تمہارے باپ دادا عامل لوگ تھے۔ تعویذات وغیرہ کرنے والے تھے۔ تم یہ تین عمل ہرگز نہ کرنا۔

۱۔ جنات کی تسخیر اور جافرات کا عمل نہ کرنا۔

۲۔ عورتوں کی تسخیر اور محبت کا عمل نہ کرنا۔

۳۔ چور کا نام نہ نکالنا۔

ان عملیات سے پورا پورا اجتناب رکھنا۔ اس کے بعد آپ کو رخصت کیا۔ اور آپ سوہدرہ واپس چلے گئے۔[۶]

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۱) سوہدرہ تھا۔ کچھ عرصہ دہلی چلے گئے۔ وہاں سے آکر زیادہ تر بیگو والہ ضلع سیالکوٹ سکونت رکھی۔ وہیں مزار بھی ہے۔ قصبہ نظام آباد متصل دیر آباد میں بھی رہائش رکھی۔ آجکل ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۵ء میں آپ کے مجاورین وہیں سکونت رکھتے ہیں۔ [۵] حضرت سچیار صاحب رح کی قوم گکھڑ زمیندار تھی۔ ۱۲

[۶] کنز الرحمت ص ۱۲۸ [۷] حوالہ ایضاً۔ شرافت

Marfat.com

خدماتِ شیخ | صاحب خزینۃ الفقرا نے لکھا ہے کہ آپ بارہ[۱۲] سال تک اپنے مرشدِ طریقت کے پاس نوشہرہ شریف میں رہے۔ چار سال تک وضو کرانے کی خدمت انجام دی۔ اور پھر آٹھ سال تک عام خدمت میں مصروف رہے۔ جو کام ہوتا ادب عشق و محبت سے پورا کرتے۔ پھر حضرت سیچیار صاحبؒ نے آپ کو رخصت کیا۔

ریاضت و مجاہدہ | آپ جب واپس سوہدرہ میں آئے۔ تو دن رات یادِ الٰہی میں مشغول رہتے۔ دریا کے کنارہ پر بیستان میں چلے جاتے۔ تین روز کے بعد شیخ فیض اللہ نام ایک درویش کے مکان پر تشریف لے جاتے۔ آپ کی والدہ صاحبہ کھانا پکا کر وہاں بھیج دیتیں۔ آپ وہاں افطار کر کے وہیں سے جنگل کو چلے جایا کرتے۔ گھر نہیں آتے تھے۔ اور اگر کبھی سردی زیادہ ہوتی تو مسجد میں جا کر سو رہتے سردیوں اور گرمیوں میں اپنے اوپر ایک کنبل اوڑھے رکھتے۔[۸]

سلطان الاذکار جاری ہونا | آپ اشغال و اورادِ قادریہ نوشاہیہ پر پابند تھے۔ حتّٰے کہ سلطان الاذکار آپ کو جاری ہو گیا۔ آپ کے پوتے میاں غلام مرتضٰے صاحب نظام آبادی رح فرماتے تھے کہ ایک رات آپ نے مجھے فرمایا کہ ہمارے سر و ٹانگ دباؤ۔ میں پشت کے پیچھے بیٹھ کر دبانے لگا۔ آپ سو گئے۔ پانچ چھ ساعت کے بعد آپ کے دہنِ مبارک سے ذکر ھُوْ جاری ہو گیا۔ پھر سر سے اور بال بال سے ذکر ھُوْ کی آواز آنے لگی۔ پھر آپ نے اُسی حالت میں کچھ ایسا کلام فرمایا، جو میری سمجھ سے بالاتر تھا۔ اس کا بیان نہیں ہو سکتا۔[۹]

اخلاق و عادات

آپ درویشوں سے محبت رکھتے۔ اخفا پسند تجرد شعار تھے۔ سفر میں کسی خادم کو ہمراہ نہ لے جاتے۔ ہر جمعہ کو اپنے پیر صاحب کی زیارت کو جایا کرتے۔ اُن کے بعد اُن کی

---

[۸] کنز الرحمت ص ۱۲۸ [۹] ایضاً ص ۱۲۹ شرافت

Marfat.com

اولاد کے بھی ہر طرح خدمتگار۔ اور حق شناس رہے۔ اپنے پیر بھائیوں کی خبرگیری کرتے۔ ضدی لوگوں کو اچھی نگاہ سے نہ دیکھتے۔ متکبر و مغرور لوگوں پر نگاہِ غیرت ڈالتے۔ حاجتمندوں کی حاجت برآری میں کوشش کرتے۔ جو شخص اپنی غلطی کا اعتراف کرکے معافی مانگتا۔ اُس کو معاف کر دیتے۔ اہل سماع دو وجد تھے۔ قوالوں اور کنجریوں سے سماع سُن لیتے۔

اولادِ شیخ سے عقیدت آپ کے پوتے حافظ غلام مرتضےٰ نظام آبادی رح سے روایت ہے، کہ جن ایام میں شاہ حسین[10] میاں عبدالجلیل فرزندِ حضرت سچیار صاحب نوشہروی رح کے ساتھ تنازعہ کیا۔ کہ دربار سچیاری کی نذر و نیاز سے بی بی شہر بانو کا حصہ[11] ہم کو دیا کرو۔ ان ایام میں سب یاران سچیاریہ خدمت سے منحرف ہو گئے۔ آپ اُس دوران میں دہلی تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ وہاں تنازعہ کے متعلق سنا تو واپس روانہ ہوئے۔ اور دس دن میں نوشہرہ تشریف پہنچے۔ ایک سو پندرہ[115] روپے نذرانہ۔ میاں عبدالجلیل صاحب رح کے پیش کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ دوسرے سب یار تو خدمت سے برگشتہ ہو گئے ہیں۔

ے

دگر یارے جملہ برگشتہ اند بکفرانِ نعمات آغشتہ اند

تم نے اپنے پیر کا حق ادا کیا ہے۔ آپ نے کہا میں تابعدار ہوں۔ چنانچہ شاہ حسین کے ساتھ مقدمہ کیا۔ اور لاہور کی عدالت میں جاکر اُن کو دربار شریف کے حصہ سے بیدخل کرایا۔ اور میاں عبدالجلیل صاحب رح کو درگاہ شریف کا مختار بنایا[12]

یہ واقعہ حضرت سچیار صاحب رح کی وفات کے بعد جلدی ہی پیش آیا۔ اس لئے ۱۱۲۳ھ / ۱۷۱۰ء کا ہو سکتا ہے۔ اور وہ ابو النصر قطب الدین محمد معظم بہادر شاہ عرف شاہ عالم بن اورنگ زیب کا زمانہ تھا۔

---

[10] شاہ حسین قصبہ سوہدرہ کے رہنے والے تھے۔ اور خورد رزمی سادات سے تھے۔ [11] بی بی شہر بانو حضرت سچیار صاحب رح کی بیٹی تھی۔ اور سوہدرہ میں شادی شدہ تھی [12] کنز الرحمت ص ۱۳۱ شرافت

Marfat.com

اسی تنازعہ کے باعث شاہ حسین سوہروردی رح آپ کے ساتھ عداوت اور حسد رکھنے لگا۔ دو تین مرتبہ اُس نے کھانے میں آپ کو زہر دینے کی کوشش کی۔ مگر آپ کھانے سے ہاتھ روک لیتے۔ ایک روز شاہ حسین رح نے پوچھا کہ آپ کیوں نہیں کھاتے۔ یہ کھانا عمدہ خصوصی طور پر آپ کے لئے تیار کرایا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے اس کے کھانے سے منع کیا گیا ہے [۱۳]

مواخات ایک مرتبہ آپ کے پیر بھائی سید نتھا سلطان سوہروردی رح پر ایک ایسا ابتلا واقع ہوا کہ اہل خانہ نے اُن کو گھر سے نکال دیا۔ حضرت سچیار صاحب رح نے آپ کو ان کی خبر گیری کے لئے تاکید کی۔ آپ گدائی کر کے اُن کے لئے کھانا مہیا کرتے۔ ادھر ہفتہ کو اُن کے کپڑے بھی دھلتے اور باہم رشتہ مواخات قائم کر دیا۔ [۱۴]

پیر بھائیوں کی امداد ایک بار میاں محمد اکرم ولد عبد الجلیل سجادہ نشین نوشہروی رح سفر کو روانہ ہوئے۔ آپ بھی اُن کے ہمراہ تھے۔ میاں بخت جمال جھنگی والا رح کے پاس پہنچے تو اُنہوں نے بڑی خدمت و مدارات کی۔ تانبے، کیہوں اور چینی کے برتنوں میں کھانے حاضر کرتے اور روزانہ نئے سے نئے برتن اور پُر تکلف کھانے مُہیا کرتے۔ شاہ شریف تلونڈی والا رح بھی ہمراہ تھے۔ اُنہوں نے اپنی غربت و مسکنت کا تذکرہ آپ کے سامنے کیا۔ کہ جب میاں صاحب میرے پاس تشریف لے جائیں گے۔ تو میں کس طرح ان کی خدمت ادا کر سکوں گا۔ اور میاں بخت جمال بھی طعنہ دیں گے۔ آپ نے فرمایا کوئی غم نہ کرو۔ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ چنانچہ جب میاں صاحب معہ درویشوں کے تلونڈی چوہدریاں ریاست کپورتھلہ میں پہنچے۔ تو جس قدر غلہ گندم۔ چاول۔ قند اور گھی شاہ شریف صاحب کے پاس تھا۔ وہ سب لے کر آپ نے (رحمت سائیں صاحبؒ نے) میاں بخت جمال رح کو سپرد کیا۔ کہ جتنا چاہیں اپنے ہاتھ سے خرچ کریں۔ چنانچہ چار روز تک میاں محمد اکرم صاحب رح تلونڈی میں رہے۔ بڑا فراخ خرچ ہوا۔ آپ کی

---

[۱۳] کنز الرحمت ص ۱۳۲ [۱۴] ایضاً ص ۱۳۵ شرافت۔

Marfat.com

کرامت سے ہر چیز بچ گئی۔ روانگی کے وقت شاہ صاحب نے گھر کا سارا سامان میاں صاحب نوشہروی کو سپرد کر دیا۔ [۱۵]

مقامات

منتہائے ولایت | ایک مرتبہ آپ میاں مصطفےٰ نامی ایک درویش کے پاس گئے۔ اُس نے وطن مقام اور پیر خانہ کا پتہ پوچھا۔ آپ نے سب کچھ بتا دیا۔ پھر پوچھا کہ کیا شغل کرتے ہو۔ آپ نے خلوت میں لے جا کر اپنے تمام اشغال بتائے۔ تو وہ سخت متعجب ہوا۔ اور کہا کہ یہ تو منتہیوں کا مقام ہے۔ اور یہی طریقہ اقرب الطرق الی اللہ ہے۔ پھر اُس نے پوچھا کہ کونسی کتاب مطالعہ کرتے ہو آپ نے فرمایا کتابوں میں کیا دھرا ہے۔ اُس نے کہا کہ کتابوں کا بھی ضرور مطالعہ رکھنا چاہیئے۔ چنانچہ اُس دن سے آپ کتابوں کا مطالعہ بھی کیا کرتے۔ [۱۶]

سچیار پیر کی نیابت | ایک مرتبہ حضرت سچیار صاحب رح کے حضور میں سب یاروں نے عرض کیا کہ آپ کا نائب کون ہوگا۔ انہوں نے فرمایا کہ ان چاروں میں سے ایک ہوگا۔ سلطان ڈدکر۔ شاہ شریف شاہ فرید۔ حافظ رحمت اللہ شاہ۔ جو شخص ان چاروں میں سے پیچھے رہے گا۔ اور اُس کے دونو مونڈھوں کے درمیان ہلال کی طرح دو نشان ہوں گے۔ وہ ہمارا نائب ہوگا۔ چنانچہ آپ سے پہلے وہ تینوں یار وفات پا گئے۔ اور آپ سب سے پیچھے رہ گئے۔ اور وہ دونو نشان بھی موجود تھے [۱۷]

قطبیت ہند | صاحب کنز الرحمت نے لکھا ہے کہ ملک ہندوستان آپ کے حوالہ کیا گیا تھا۔

حضورِ محمدی | ایک شخص عامل آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کہ مجھے قصیدہ غوثیہ کا عمل ہے اگر ضرورت ہو تو میں آپ کو بتا دوں۔ آپ کا ہر ایک امر بہتر ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا ہم کو تو ضرورت نہیں۔ ہمارے بھائی محمد ناصر کو بتا دو۔ چنانچہ اس نے ان کو بتا دیا۔ کہ اس طریقہ پر ایک ہفتہ تک پڑھنا۔ جب انہوں نے چار دن پڑھا۔ تو حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت

---

[۱۵] کنز الرحمت ص ۱۵۸ [۱۶] ایضاً ص ۱۴۴ [۱۷] ایضاً ص ۱۶۱ شرافت۔

Marfat.com

کا شرف حاصل ہوا، پھر محمد ناصر نے آپ کو کہا کہ آپ قصیدہ ضرور پڑھا کریں، آپ نے از راہِ کشف فرمایا تم کو ایک مرتبہ زیارت نبوی ہوئی ہے۔ تو ہم کو قصیدہ پڑھنے کی تاکید کرتے ہو، اور ہم کو ہر وقت حضور محمدی کا شرف حاصل ہے۔ [۱۸]

کرامات

آپ سے کرامات کا اکثر ظہور ہوتا تھا، مستجاب الدعوات تھے۔

پانی پر چلنا | ایکمرتبہ سعد اللہ گونڈل نے عرض کیا کہ مشہور بات ہے کہ شیخ یکھورم دریا پر سے خشک چلے جاتے تھے۔ آپ نے فرمایا اگر تو دیکھنا چاہتا ہے تو جمعہ کے روز آجانا۔ وہ جمعہ کو آیا۔ تو آپ نوشہرہ کی طرف روانہ ہوئے۔ دریائے چناب پر پہنچ کر فرمایا کہ ہمارے پیچھے چلے آنا۔ ادھر اُدھر نہ دیکھنا۔ چنانچہ دریا پر سے بالکل خشک گذر گئے۔ [۱۹]

غائبانہ کلام سُن لینا | ایکدن میر بہادر نے بیگووالہ کی مسجد میں بیٹھ کر آپ کا گلہ کیا کہ میاں رحمت اللہ بزرگ آدمی ہیں مگر جماعت کے تارک ہیں۔ جب بازار میں آیا تو آگے سے آپ تشریف لا رہے تھے۔ آپ نے میر بہادر کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ میر صاحب مجھے کوئی اہل راز نظر نہیں آتا جس کے پیچھے نماز پڑھوں، اس لئے گھر میں پڑھ لیا کرتا ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی شخص آپ کی غیبت کرتا۔ تو میر بہادر کہا کرتا کہ گلہ نہ کرو۔ آپ سُن لیتے ہیں۔ [۲۰]

کشفِ احوال | ایکمرتبہ سید محمد سعید دُولا بن سید محمد ہاشم دریادل نوشاہی رح ڈھول بجواتے ہوئے۔ سوہدرہ سے گذرے۔ آپ نے سید نتھا سلطان رح کو کہا کہ عجب ہے کہ سید محمد سعید صاحب ڈھول نقارہ بجواتے تمہارے دروازہ سے گذر گئے۔ اور تم نے کچھ بھی نہیں کیا۔ سید نتھا صاحب نے کہا کہ میرا باطن بند ہو گیا ہے۔ میں اب کچھ نہیں کر سکتا۔ آپ ہی کچھ کوشش کریں۔ آپ نے از راہِ تلطف کہا کہ ہماری طرف سے یہ بات یاد رکھو کہ اب کے بعد سید محمد سعید صاحب کبھی

---

[۱۸] کنز الرحمت ص ۱۴۰ [۱۹] ایضاً ص ۱۳۳ [۲۰] ایضاً ص ۱۵۲ شرافت

Marfat.com

یہاں نہ آئیں گے۔ چنانچہ وہ واپس جاتے ہی دُنیا سے انتقال کر گئے۔ [۲۱]

کشش قلوب | ایک روز آپ سوہدرہ سے باہر سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ میاں نکّا درویش ہمراہ تھا۔ شیخ بھولو رح کے مکان پر ٹھہرے۔ ایک طائفہ کنجریوں کا وہاں سے گذرا۔ میاں نکّا نے عرض کیا کہ انہوں نے مُجرا کیوں نہیں کیا۔ پاس سے گذر گئے ہیں۔ آپ نے اُس وقت سوہدرہ کی طرف منہ کر دیا۔ اُسی وقت وہ کنجریاں واپس پھریں۔ اور آپ کے سامنے آکر مُجرا کیا۔ [۲۲]

بزرخی حالات سے آگاہی | آپ کے پوتے حافظ غلام مرتضےٰ صاحب رح سے منقول ہے کہ ایکروز میں نے خدمت میں عرض کیا۔ کہ ہندو لوگ جو اہلِ عبادت ہوتے ہیں۔ اُن کا انجام کیسے ہوتا ہے آپ نے فرمایا چُپ کر کے سو رہو۔ میں سو رہا۔ تو خواب میں حضرت غوث اعظم رض کی مجھ کو زیارت ہوئی اور اُنہوں نے ہندو عابد کا انجام دکھلا دیا۔ [۲۳]

زیارت کعبہ کرانا | ایک روز نتھا حضور میں بیٹھا۔ اور خانہ کعبہ کی زیارت کو جانے کی اجازت طلب کی آپ نے فرمایا کہ اگر کعبہ والے کے ساتھ کچھ آشنائی ہے تو جاؤ۔ ورنہ کوئی ضرورت نہیں۔ پھر فرمایا آج ہمارے پاس رہو۔ چنانچہ رات کو جب وُہ سو یا۔ تو آپ نے نتھا کو خانہ کعبہ کی زیارت اور طواف کرا دیا۔ صبح کو فرمایا۔ میاں نتھا۔ اب اگر جانا چاہو تو جاؤ۔ اب تمہاری آشنائی ہو گئی ہے۔ [۲۴]

بیمار کا صحت پانا | ایک شخص ساری رات بواسیر کے دَرد سے روتا رہا۔ آپ نے فرمایا کہ دانہ رائی کُشتی کے ساتھ نوش کر جاؤ۔ چنانچہ ایسا کرنے سے اُس کو بالکل صحت ہو گئی۔ [۲۵]

چڑیوں کا مرنا اور زندہ ہونا | ایکدن آپ راستہ میں جا رہے تھے خیال آیا کہ دیکھوں تو سہی کہ مجھ میں کچھ باطنی طاقت ہے یا نہیں۔ اِس خیال سے ایک درخت پر نگاہ کی وہاں چڑیاں بیٹھی تھیں۔ اُن کو کہا مر جاؤ۔ وُہ اُسی وقت مر گئیں۔ پھر فرمایا۔ زندہ ہو جاؤ۔ تو وُہ اُڑ کر درخت

---

[۲۱] کنز الرحمت ص ۱۳۵ سید محمد سعید صاحب کا انتقال ۱۱۳۸ھ میں ہوا تو یہ واقعہ اُس سال پیش آیا ہو گا۔ ۱۲

[۲۲] کنز الرحمت ص ۱۳۸ [۲۳] ایضاً ص ۱۲۹ [۲۴] ایضاً ص ۱۴۱ [۲۵] ایضاً ص ۱۳۷ ، شرافت۔

Marfat.com

پر جا بیٹھیں۔ [۲۶]

لڑکا پیدا ہونے کی دُعا | ایک بانجھ عورت رحمتے نام اولاد کی التجا لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ نے جوائن دَم کر کے اُس کو کھانے کے واسطے دی۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اُس کو حمل نمودار ہوا، مگر وہ آپ سے انکار کر گئی۔ اور لوگوں کے سامنے کہتی کہ مجھ کو دائیہ کی کوشش سے حمل ہوا ہے۔ آپ نے سنا تو فرمایا کہ باہر بھی دُھی نکالے گی۔ چنانچہ جب پیدائش کا وقت ہوا تو بچہ پیدا نہیں ہوتا تھا۔ اُس عورت کا شوہر جھجو نام آپ کی خدمت میں آیا۔ اور معافی کا خواستگار ہوا آپ نے فرمایا جب تک وہ منکرہ نہ حاضر ہو کچھ فائدہ مترتب نہ ہوگا۔ آخر اُس کو ڈولی میں اُٹھا کر لائے۔ اُس نے منّت زاری کی تو اُسی وقت لڑکا تولد ہوا۔ [۲۷]

بدکاری سے بچانا | مسمی میانخاں اور نصر اللہ نے مرزا معظم بیگ کو آپ کی خدمت میں مرید کرایا، وہ سخت عیاش تھا۔ اُس کے بعد یہ حالت ہوئی کہ جب کبھی وہ کسی عورت سے بدکاری کا ارادہ کرتا۔ تو اُس کی مردانہ طاقت سلب ہو جاتی آخر تائب ہو گیا۔ [۲۸]

ایک فاحشہ عورت کا تائب ہونا | جن ایام میں آپ دہلی چلے گئے تھے۔ میاں نکا درویش بھی ہمراہ تھا۔ کہیں ملازمت کا خواہشمند تھا۔ ایکدن آپ نے پانچ روپئے دئیے کہ کوشش کر کے کہیں نوکر ہو جانا۔ اتفاقاً پھرتا پھراتا وہ ایک پیشہ ور عورت پر فریفتہ ہو گیا۔ دن رات اُسی کے دروازہ پر پڑا رہتا۔ اپنے جسم کی کوئی سُدھ بُدھ نہ رہی۔ لوگ اُس کو پتھر وٹے مارتے۔ مگر وہ دلجمعی سے تکالیف برداشت کرتا۔ ایکدن اُس نے آپ کے سامنے آکر ساری سرگذشت بیان کی۔ آپ نے فرمایا ہم جمعہ کے روز راج پورہ کے راستہ سے گذرتے ہوئے وہاں آئیں گے۔ وہ عورت ہم کو دکھانا۔ چنانچہ اُس روز آپ وہاں آگئے۔ اور اُس مکان کے اندر چلے گئے۔ وہ کسبی عورت آپ کا روشن چہرہ دیکھ کر تعظیم کے لئے سرو قد کھڑی ہو گئی۔ آپ نے فرمایا۔ یہ

---

[۲۶] کنز الرحمت ص ۱۶۲ [۲۷] ایضاً ص ۱۳۴ [۲۸] ایضاً ص ۱۳۸ شرافت۔

Marfat.com

درویش تیری محبت میں سرگردان پھرتا ہے۔ تو کیوں اس کے حال سے غافل ہے۔ اُس نے عرض کیا، آئندہ میں آپ کا امر بجالاؤں گی۔ آپ تو وہاں سے چلے آئے۔ بعد میں وہ عورت سارا مال ومتاع چھوڑ کر میاں نتکا کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور آپ کے حلقۂ بیعت میں داخل ہوکر۔ امورِ نامرضیہ سے تائب ہوگئی۔ اور ریاضت وعبادت میں مشغول ہوکر مقبولانِ درگاہِ حق تعالےٰ سے ہوگئی۔ ۲۹

مولانا محمد اشرف صاحب لکھتے ہیں کہ شہر دہلی میں ہزاروں خواتینِ عصمت مآب اور بیگمات اُس سے مستفیض ہوئیں۔ اور اُس کا سلسلہ فقر جاری ہوا۔

ے

درانجا شدہ سلسلہ او رواں — گرفتند زو فیض بس بیگماں

ہزاراں خواتینِ عصمت مآب — شدند آں زتلقینِ او فیضیاب

ہنوز آں چناں فقر او جاری ست — چو خورشید نورِ او ہر طرف ساری ست ۳۰

ایک درویش کو مستفیض کرنا آپ کے درویش میاں سیدا فقیر نے ایکدن عرض کیا کہ ہمارے گاؤں جنڈیالہ میں ایک فقیر وارد ہوا ہے۔ اُسکی مسخرات ورجوعات بہت ہوگئی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ تم جب گاؤں جاؤ گے تو اس کی طرف نظرِ توجہ ڈالنا۔ میاں سیدا نے اسی طرح کیا، تو اس فقیر کا تمام فیض سلب ہوگیا، پھر وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے اس کو پہلے سے دو چند فیض عطا کیا، ۳۱

دشمنوں سے محفوظ رہنا ایکبار نوشہرہ شریف سے آپ گھر کی طرف رخصت ہوئے۔ تو میاں محمد اکرم بن عبد الجلیل صاحب سجادہ نشین نے کہا کہ تم آج نہ جاؤ۔ کیونکہ تمہارے قتل کرنے کے واسطے شاہ حسین سوہدروی نے راستہ میں ڈاکو بٹھائے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے کچھ خوف نہیں۔ آپ کے دادا پیر حضرت پیارا صاحب رح میرے ساتھ رہتے ہیں۔ چنانچہ جب آپ راستہ

---

۲۹ کنز الرحمت ص ۱۲۷، ۳۰ ایضاً ص ۱۲۸، ۳۱ ایضاً ص ۱۵۷، شرافت

Marfat.com

ہیں آئے ۔ تو سارے ڈاکو دست بستہ آپ کی سلامی ہوئے ۔ آپ بخیریت اپنے گھر پہنچ گئے ۔
جب ڈاکو ناکام واپس ہوئے ۔ تو شاہ حسین نے ناکام آنے کا سبب پوچھا ۔ تو انہوں نے بیان کیا
کہ حافظ رحمت اللہ شاہ کے ساتھ تیر اندازوں اور شمشیر زنوں کا اتنا کثیر لشکر تھا ۔ کہ اگر ہم مزاحم ہوتے
تو وہ ہم کو قتل کر دیتے ۔ لہذا ہم تو اپنی جانیں بچا کر واپس آئے ہیں ۔ [۳۲]

وجد و حالت کا ظہور | ایکبار چراغاں کے روز آپ لکھنوال سے شیخ پور کی طرف روانہ ہوئے
سب یاران سچیار پیر موجود تھے ۔ میاں دیندار کوہستانی رح اور شاہ مراد شرقپوری رونے زار زار
عناد آپ کے متعلق کہا کہ حافظ رحمت اللہ شاہ اب شوق الٰہی سے سرد ہو چکا ہے ۔ آپ کو سنکر
طیش آگیا ۔ سب پر ایسی توجہ کی کہ ان کی آتش عشق سرد ہو گئی ۔ اور ایک سال تک کسی کو وجد
و حال نہ ہو سکا ۔ آئندہ سال کو عرس نوشہرہ شریف سے فارغ ہو کر جب لکھنوال جانے کی تیاری
کا وقت ہوا ۔ تو میاں سلطان محمد ولد محمد اکرم صاحب سجادہ نشین نے کہا کہ ہم ہرگز روانہ نہیں ہوں گے
کیونکہ دور دراز علاقوں سے درویش لوگ عشق و ذوق کی خاطر آتے ہیں ۔ اور وہ کسی کو حاصل
نہیں ہوتا ۔ تو اب خانقاہوں پر جانا بے فائدہ ہے ۔ اگر وہی حالت ذوق و شوق طاری ہو تو چلکے
ہیں ۔ آپ نے کہا کہ یہ سب کچھ میاں دیندار رح اور شاہ مراد رح کی وجہ سے ہوا ہے ۔ ان کو
کہنا چاہیے کہ توجہ کریں ۔ میاں سلطان محمد صاحب نے کہا ان کا کیا مقدور ہے کہ کچھ کر سکیں
اگر آپ توجہ کریں تو کچھ ہو سکتا ہے ۔ چنانچہ آپ میاں صاحب نوشہروی رح کو اپنے ساتھ لے کر حضرت
سچیار پیر رح کے روضہ شریف کے اندر داخل ہوئے ۔ اور مراقبہ کیا ۔ ان کی روحانیت سے حکم ہوا کہ
اب جاؤ ۔ چنانچہ پھر لکھنوال کی تیاری ہوئی ۔ اور سب فقیروں میں شیخ پور تک ذوق و شوق اور
وجد و حالت عام رہا ۔ [۳۳]

دلاور کو فتح کی دعا | چونکہ آپ کا زمانہ طوائف الملوکی کا زمانہ تھا ۔ ہر طرف جنگ و جدال ۔ اور

---

[۳۲] کنز الرحمت ص ۱۵۹ ، [۳۳] ایضاً ص ۱۲۰ ، شرافت

Marfat.com

خانہ جنگیاں شروع تھیں۔ انہیں ایام میں مسمیان کلیم اللہ اور دلاور دو بھائی تھے۔ اُن کی آپس میں جنگ چھڑ گئی۔ کلیم اللہ کے ساتھ ایک ہزار مسلح فوجی تھے۔ اور دلاور کے ساتھ صرف چوبیس آدمی تھے۔ ان کی بہن بی بی رانی آپ کے پاس حاضر ہوئی۔ اور دلاور کے واسطے فتح کی دُعا کرائی۔ چنانچہ آپ کی دعا سے دلاور فتح پا گیا۔[۳۴]

میر مچھلہ کو فتح کی دُعا ایک روز میر مچھلہ پانسو سوار کے ساتھ آپ کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ خبر آگئی کہ سکھوں نے چھ ہزار فوج کے ساتھ شہر سیالکوٹ پر حملہ کر دیا ہے۔ میر مچھلہ نے آپ سے اُن کے مقابلہ کی اجازت مانگی۔ تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم ثابت قدمی سے مقابلہ کرو گے تو ضرور فتح پاؤ گے۔[۳۵] چنانچہ آپ کی دُعا سے میر مچھلہ نے سکھوں پر فتح پائی۔ اور بہت سا مالِ غنیمت بھی ہاتھ آیا۔

مرزا کو فتح کی دُعا آپ کے پوتے حافظ غلام مرتضےٰ صاحب رح سے منقول ہے کہ ایک روز آپ موضع ویرو کے (ضلع گوجرانوالہ) میں تشریف لے گئے۔ وہاں لوگوں کا کافی ہجوم نظر آیا۔ مسمی بلیسی نے آپ کو سلام کیا۔ آپ نے پوچھا کہ یہ اجتماع کیسا ہے؟ اُس نے بتایا کہ دِلّا برہمن نے یہ خلقت جمع کی ہے۔ اور کوئی فساد برپا کرنا چاہتا ہے۔ اسی اثناء میں دِلّا مذکور بھی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ میں قصبہ نظام آباد پر حملہ کرنا چاہتا ہوں۔ میرے واسطے دُعا فرمائیں کہ فتح پاؤں۔ آپ نے فرمایا کہ نظام آباد میں ہمارا مکان ہے۔ اور ہمارا بال بچہ بھی وہاں رہتا ہے۔ تم کو چاہیئے کہ اُس جگہ پر حملہ نہ کرو۔ اور نہ ہی ہم اُس کی فتح کی دعا کر سکتے ہیں۔ اس بات سے وہ غصہ میں آگیا۔ اور کہا کہ میں اب ضرور حملہ کروں گا۔ اور اس کو غارت کروں گا۔ آپ نے فرمایا خدا تعالےٰ تجھے وہاں کامیاب نہیں کرے گا۔ پھر آپ نے مجھ کو (حافظ غلام مرتضےٰ کو) نظام آباد میں بھیجا۔ کہ وہاں جا کر مرزا کو کہدو۔ کہ دِلّا برہمن کی مدافعت کے لئے تیار ہو جائے۔ خدا تعالےٰ اُس کو فتح دے گا۔ میں ابھی راستہ میں ہی تھا کہ ایک سوار مالی نام نے مجھے پکڑ لیا۔ اور اُس کا

---

[۳۴] کنز الرحمت ص ۱۲۹، [۳۵] حوالہ ایضاً، شرافت

Marfat.com

خیال تھا کہ سبب سارا زر و مال لے کر اس کو چھوڑ دوں گا۔ اتفاقاً بیسی مذکور کا ایک پوربی نوکر وہاں آ گیا۔ اُس نے مجھ کو اُس کے پنجہ سے چھڑا لیا۔ میں نے نظام آباد پہنچ کر مرزا کو دلاّ کی چڑھائی اور حضرت حافظ رحمت اللہ شاہ صاحب رح کی طرف سے مقابلہ کرنے۔ اور فتح پانے کی بشارت سُنائی۔ وہ تیار ہو گیا، مگر اُس کے پاس صرف سات آدمی تھے۔ اور دلاّ کے ساتھ سینکڑوں کی جمعیت تھی۔ جب دونو کا آپس میں مقابلہ ہوا تو دلاّ کی طرف سے تیرہ[۱۳] آدمی مقتول ہوئے۔ اور پچاس آدمی زخمی ہوئے۔ آخر وہ شکست کھا کر بھاگ گیا۔ [۳۶]

حملہ آوروں کا پراگندہ ہونا | ایک سال افغانوں نے پنجاب پر حملہ کیا۔ جب ان کا لشکر دریائے چناب کے کنارہ پر پہنچا۔ تو تمام پبلک میں تہلکہ مچ گیا۔ مخلوق وطن چھوڑ کر بھاگنے کو تیار ہو گئی۔ لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ آپ کا ارادہ کہاں جانے کا ہے۔ آپ نے فرمایا ہم خدا تعالےٰ کے حکم سے یہیں رہیں گے۔ تم لوگ بھی اپنے اپنے مقام پر بیٹھے رہو۔ کوئی خطرہ نہیں افغانوں کا لشکر پراگندہ ہو جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ [۳۷]

غائبانہ پہرہ دینا | ایک مرتبہ آپ سوہنع زیارہ میں تھے۔ کہ مسمی مانک نے پیغام بھیجا کہ ہمارے گاؤں جنڈو ساہی پر سکھوں نے محاصرہ کر دیا ہے۔ آپ نے کہلا بھیجا تم کچھ خوف نہ کرو۔ ہم تمہارے پاس ہیں۔ چنانچہ مانک نے کئی دفعہ دیکھا کہ آپ بذات خود قلعہ کی دیوار پر پھر رہے ہیں۔ آپ کی توجہ سے وہ قلعہ امن و امان رہا۔ [۳۸]

پوتے کو جن سے بچانا | ایکدن آپ نے حافظ غلام مرتضےٰ صاحب رح کو فرمایا کہ دل محمد گلکو کے ہاں ہمارا ایک مُرغ ہے۔ وہ جا کر لے آؤ۔ لیکن راستہ میں کسی چیز سے ڈرنا نہیں۔ چنانچہ راستہ میں ایک جن نے اُن کو ڈرایا، مگر وہ خائف نہ ہوئے۔ [۳۹]

---

[۳۶] کنز الرحمت ص۱۵۰ [۳۷] ایضاً ص۱۳۷ یہ واقعہ احمد شاہ ابدالی کے وقت کا ہے جب وہ ۱۱۶۰ھ / ۱۷۴۷ء میں حملہ آور ہوا تھا۔ (خلاصۃ السلامیہ) [۳۸] ایضاً ص۱۳۷ [۳۹] ایضاً ص۱۳۳ شرافت۔

Marfat.com

۴۰

دو قیدیوں کا رہا ہونا منقول ہے کہ سردار چرت سنگھ نے دو بیگناہ اشخاص کو قصبہ نظام آباد میں آپ کے ہمسایہ کلیم اللہ کے گھر قید کر دیا۔ اور مرزا امفدر علی کو اُن کا پہریدار مقرر کیا۔ آپ نے مرزا مذکور کو کہا کہ ان قیدیوں کو چھوڑ دے۔ اُس نے کہا میں نہیں چھوڑ سکتا۔ ایکدن سید حیدر شاہ ان دو ٹو کو رفع حاجت کے لئے باہر لے جا رہے تھا۔ آپ نے اُن کو فرما دیا۔ تم دو نو بھاگ جاؤ۔ تم کو کوئی نہ پکڑ سکے گا۔ چنانچہ وہ بھاگ گئے۔ تو سب باشندگان نظام آباد نے آپ کے حضور میں آکر التجا کی کہ اب چرت سنگھ ہم کو ضرور تکلیف پہنچائے گا۔ کیونکہ دشمن کی دس ہزار فوج سے یہی دو شخص گرفتار ہوئے تھے۔ اور آپ نے وہ بھگا دئیے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم کوئی فکر نہ کرو۔ بلکہ خود چرت سنگھ کو اطلاع کر دو۔ وہ کچھ نہیں کہے گا۔ چنانچہ حشمت اللہ نام ایک شخص کو اُس کے پاس بھیجا گیا۔ اُس نے قیدیوں کا بھاگ جانا بیان کیا۔ تو چرت سنگھ نے کہا کوئی حرج نہیں۔ بلکہ حشمت اللہ کو خلعت دے کر روانہ کیا۔ [۱]

عبد الہادی کا قید سے رہا ہونا ایک مرتبہ مسمی عبد الہادی قید ہو گیا۔ اُس کا بھائی خواجہ نام آپ کے سامنے آکر ملتمس ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ وہ آدھی رات کو آجائے گا۔ چنانچہ آدھی رات کو رہا ہو کر آ گیا۔ [۲]

شاہ حسین کا قید سے رہا ہونا ایک مرتبہ ماچھی مل سندھ نے شاہ حسین سہروردی رح کو گرفتار کر لیا میاں محمد اکرم بن عبد الجلیل صاحب سجادہ نشین نوشہروی رح معہ دو پسران اُس کے پاس سفارش کے لئے گئے۔ مگر اُس نے نہ مانا۔ پھر میاں صاحب نے آپ کو کہا کہ ہم آپ کو اپنے جد امجد حضرت سچیار صاحب رح کی طرح ہی سمجھتے ہیں۔ آپ ہی کچھ تصرف فرمادیں تاکہ ہماری عزت رہ جائے چنانچہ

---

[۱] چرت سنگھ ولد نودھ سنگھ سانسی متولد ۱۱۴۱ھ / ۱۷۲۸ء متوفی ۱۱۸۷ھ / ۱۷۷۳ء۔ گوجرانوالہ اور اُس کے مضافات پر حاکم تھا۔ ڈاکہ زنی اور غارتگری سے اس علاقہ پر حاکم خود سر ہو گیا تھا۔ یہ راجہ رنجیت سنگھ کا دادا تھا ۱۲ [۲] کنز الرحمت ص ۱۳۶ [۳] حوالہ ایضاً شرافت

Marfat.com

آپ نے اُس پر ایسی توجہ کی کہ ماچھی مل کو سخت بُخار ہو گیا۔ صبح آ کر قدمبوس ہوا۔ اور شاہ حسین کو بھی چھوڑ دیا۔ [۴۳]

مہر سنگھ کا قید سے رہا ہونا | منقول ہے کہ سردار مہر سنگھ علاقہ مانجھ میں قید ہو گیا۔ ایک رات اُس نے آپ کو یاد کیا۔ آپ خواب میں اُس کو ملے اور فرمایا۔ اُٹھ کر چلا جا۔ جب وہ بیدار ہوا تو ہتھکڑیاں کھُلی تھیں۔ اور دروازے بھی کھُلے تھے۔ وہ نکل کر چلتا بنا۔ اُس کے ہمراہ دوسرے چند قیدی بھی نکل گئے۔ اُس رات وہاں ایک برات آئی ہوئی تھی۔ قید خانہ کے محافظ برات دیکھنے چلے گئے تھے۔ کسی نے قیدیوں کو نکلتے نہ دیکھا۔ [۴۴]

ایک عورت کا ہاتھ مسوم ہونا | آپ کے قبیلہ سے مسمات زاہدہ بی بی ایکدن آپ کو ملامت کرنے لگی۔ کہ ہم نے فقر ہو کر کیا حاصل کیا ہے۔ اگر تم میں کچھ کرامت ہے تو دکھاؤ۔ آپ نے اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ پر مَلا۔ فوراً اُس کا ہاتھ مسوم اور پُر آبلہ ہو گیا۔ پھر اُس نے توبہ کی تو ہاتھ اچھا ہو گیا۔ [۴۵]

نگاہِ غیرت | آپ کے پوتے حافظ غلام مرتضےٰ صاحب رح سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ آپ عُرس نو شہرہ شریف پر گئے۔ میں بھی ساتھ تھا۔ میاں سلطان محمد بن محمد اکرم صاحب سجادہ نشین دیوانخانہ میں بیٹھے تھے۔ ایک بچہ اُن کی گود میں تھا۔ آپ نے پوچھا یہ لڑکا کون ہے؟ میں نے بتایا کہ شاہ حسین سوہدروی رح کی بیٹی سلطان بانو کا فرزند شاہ محمد ہے۔ آپ نے فرمایا ابھی تک یہ لڑکا زندہ ہی ہے؟ چنانچہ اُسی وقت اس کو دردِ شکم اُٹھا۔ اور جاں بحق ہو گیا۔ [۴۶]

ایک گستاخ کا سزا پانا | ایک شخص صالح نامی نے کہا کہ میں مکان والی مسجد میں طہارت خانہ بناتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ہمارے آباواجداد کے چلہ کا مقام ہے۔ یہاں کوئی عمارت نہیں بنانا چاہیئے۔ اُس نے کہا کہ میں تو ضرور بناؤں گا۔ آپ نے فرمایا کہ تو کچھ فائدہ نہ اُٹھائے گا۔ چنانچہ اُس کا جسم پھٹ گیا، اور رنگ تبدیل ہو گیا۔ [۴۷]

---

[۴۳] کنز الرحمت ص ۱۴۳، [۴۴] ایضاً ص ۱۴۰ [۴۵] ایضاً ص ۱۳۳، [۴۶] ایضاً ص ۱۳۲ [۴۷] ایضاً ص ۱۳۵ شرافت

Marfat.com

آپ کی بیفرمانی کا خمیازہ | ایک روز مسمی مانک نے آپ سے اجازت چاہی کہ میں سیالکوٹ کے سکھ رئیس کی ملاقات کر آؤں۔ آپ نے فرمایا جانا مناسب نہیں۔ مگر وہ بغیر اجازت کے چلا گیا، جاتے ہی سکھ نے اُس کو قید کر لیا، ہر روز غلیل سے اُس کو مرواتا۔ پھر مانک نے آپ کو پیغام بھیجا کہ مجھے معاف کیا جائے۔ آپ نے دعا کی تو وہ رہا ہو گیا۔ [۴۸]

ایک مخالف کا نشر ایاب ہونا | آپ کا ایک مرغ (ککڑ) موضع جنڈو (ضلع سیالکوٹ) میں موچیوں کے گھر تھا۔ ایکدن بارے خاں آیا۔ اور مرغ پکڑ کر لے گیا۔ موچیوں نے روکا کہ یہ مرغ سرکار کا ہے۔ وہ کہنے لگا کہ میں دو تین روپیہ دے کر ان کو خوش کر لوں گا۔ آپ نے جب یہ بات سُنی تو فرمایا کہ ہمارا مرغ تو ان کے پیٹ میں اذان دے کر رہے گا۔ چنانچہ چند روز کے بعد وہ خستہ حال ہو گیا۔ [۴۹]

ایک بیفرمان کا قتل ہونا | ایک روز دو ہندو آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا کہ رائے سنگھ کو چوہدری وارث نے قید کر لیا ہے۔ آپ سفارش کے واسطے اُس کے پاس گئے۔ وارث نے نہ مانا۔ اور کہا کہ میں اس کو ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔ تم بھی اپنا زور کرامت لگا لو۔ آپ ناراض ہو کر واپس چلے آئے۔ اور دونو ہندوؤں کو فرمایا کہ تم کچھ اندیشہ نہ کرو تین روز کو رائے سنگھ گھر آجاوے گا۔ چنانچہ تیسرے روز ڈاکوؤں نے وارث کو قتل کر دیا۔ اور رائے سنگھ رہا ہو گیا۔ [۵۰]

ایک دشمن کا قتل ہونا | منقول ہے کہ جب سیدو ڈاکوؤں کے ہاتھ سے شہید ہوا۔ تو ایکدن بھائیخاں آپ کی خدمت میں آیا۔ آپ نے فرمایا کہ تو یہاں سے چلا جا۔ تیرا ہاتھ سیدو کے خون سے پاک نہیں ہے۔ وہ متکبرانہ اُٹھا۔ اور باہر جا کر کہنے لگا۔ کہ میں جب تک ان کو قتل نہ کر لوں گا۔ دائیں ہاتھ سے کھانا مجھے حرام ہے۔ مسمی آدو کاندار نے آپ کو اُس کے ارادہ سے آگاہ کیا۔ آپ نے فرمایا ہمارا مرنا جینا تو خدا تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے۔ مگر جو شخص ہمارے قتل کا ارادہ رکھتا ہے۔ وہ خود

---

[۴۸] [۴۹] کنز الرحمت ص ۱۳۹، [۵۰] ایضاً ص ۱۵۲ شرافت۔

Marfat.com

قتل ہو کر رہے گا۔ دوسرے روز آپ گجرات گئے۔ اور قاضی غلام محمد سے ایک تلوار لے آئے۔ تیسرے روز مسمی آدو مذکور کی دکان پر بیٹھے تھے۔ کہ شور و غوغا ہوا۔ اُس کو بھیجا کہ خبر لاؤ۔ کیا بات ہے اُس نے پتہ کیا تو معلوم ہوا کہ بھائی خاں نے اپنی بیوی کو قتل ہو گیا ہے۔[۱]

ایک اُویسی درویش کا فیض سلب کرنا ایک درویش میاں حاجی اُویسی دہلوی رح قصبہ سوہدرہ میں آیا۔ قاضیوں کے گھر ڈیرہ کیا۔ آپ کا بھتیجا شیخ احیا اُس کی طرف رجوع کر گیا۔ ایکدن وہ دونو پیر اور مرید بازار میں جا رہے تھے۔ آپ نے شیخ احیا کو بُلایا۔ وہ نہ بولا۔ دوسرے دن کہا کہ مرشد کے حضور میں جواب دینا خطا تھا۔ اس لئے میں نہیں بولا تھا۔ آپ نے شیخ احیا کا تمام فیض سلب کر لیا۔ اُس نے میاں حاجی کی دعوت کی۔ جب وہ روٹی کھانے آیا۔ تو آپ اُس کو پنکھا ہلاتے رہے۔ کھانا کھا چکنے کے بعد گفتگو شروع ہوئی۔ آپ فقرائے ہندوستان کے حالات پوچھتے رہے وہ سناتا رہا۔ جب اُٹھ کر اپنے ڈیرہ پر گیا۔ تو نصیر الحق نے میاں حاجی سے پوچھا کہ وہاں کیا گفتگو ہوئی۔ اُس نے بیان کیا اور کہا کہ اگر میرا بالفعل حال دریافت کرتے تو میں کبھی نہ بتاتا۔ نیز کہا کہ جو واردات میرے مبتدی مرید پر ہوتی ہے۔ وہ میاں رحمت اللہ شاہ نے کبھی خواب میں بھی نہ دیکھی ہوگی۔ آپ نے جب یہ واقعہ سنا تو اُس کا فیض سلب کر لیا۔ جب خالی ہو گیا تو اُس کے سب مرید منحرف ہو گئے۔ اور دو تین روز میں سب دوست دشمن بن گئے۔ اور وہ خراب و خستہ حال ہو کر چلا گیا۔[۲]

ایک ہندو درویش سے مقابلہ ایک مرتبہ نوشہرہ شریف کے عُرس پر ایک ہندو فقیر آیا۔ اور سب یارانِ سچیار پیر رح کو کہنے لگا۔ کہ مجھے کوئی کرامت دکھاؤ۔ یا مجھ سے کرامت دیکھو۔ اُنہوں نے کہا دکھاؤ۔ اُس نے ایسا جادو کیا کہ سخت آندھی شروع ہو گئی۔ چراغاں بجھنے لگے۔ میاں دیندار کوہستانی رح نے سب یاروں کے مشورہ سے آپ کو اِس بات سے آگاہ کیا۔ آپ اُس وقت کنبل

---

[۱] کنز الرحمت ص۱۵۵، [۲] ایضاً ص۱۵۶، شرافت۔

Marfat.com

اوڑھ کر لیٹے ہوئے تھے۔ اُسی وقت اُٹھ کر بیٹھ گئے۔ اور اُس ہندو فقیر پر ایسی توجہ کی کہ وہ بیہوش ہو کر گر پڑا۔ ناک اور منہ سے خون جاری ہو گیا، اور چراغ اُسی وقت روشن ہو گئے۔ جب سب فقراء لکھن وال اور شیخ پور سے ہو کر رخصت ہوئے۔ تو آپ نے بھی اجازت طلب کی۔ تو صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ اُس ہندو فقیر کا خون کس کے سر ہو گا۔ تو پھر آپ اُن کے ہمراہ نوشہرہ شریف گئے۔ اور اُس فقیر کے منہ پر پانی چھڑکا۔ تو اُس کو ہوش آ گئی۔ اور چلا گیا۔ [۵۳]

تصرفات

شیر کا مسخر ہونا [۵۴] منقول ہے کہ سید شمس الدین ساکن کوٹلہ پیراں (متصل وزیر آباد) آپ کو

---

۵۳ کنز الرحمت صفحہ ۱۵۶، ۵۴ کوٹلہ پیراں کی آبادی کے متعلق مورخین کے اقوال لکھے جاتے ہیں۔

۱۔ منشی گنیش داس بدھیرہ قانونگوئے گجرات کتاب چار باغ پنجاب میں لکھتا ہے۔

"کوٹلہ شیخ الھند دہے ست متصل قصبۂ وزیر آباد کہ ابدالِ دوران سید احمد شیخ الھند از بغداد در عہدِ سلطنتِ بہادر شاہ در پنجاب آمدہ دیعتِ حیات سپردہ اند۔ اکثر اہلِ اسلام مرید و معتقدِ آنحضرت اند"

(چار باغ پنجاب قلمی ورق ۱۱۲)

شیخ الھند کا کوٹلہ۔ وزیر آباد کے قریب ایک گاؤں ہے۔ جہاں زمانہ کے ابدال سید احمد شیخ الھند بہادر شاہ کے عہدِ حکومت میں بغداد سے پنجاب میں آئے۔ اور یہیں انتقال کیا۔ اکثر اہلِ اسلام اُن کے مرید و معتقد ہیں۔

۲ مفتی غلام سرور لاہوری، مخزنِ پنجاب صفحہ ۲۸۶ میں لکھتے ہیں۔

پیراں۔ عالمگیر بادشاہ کے وقت سید احمد علی شاہ قادری رشیخ الھند بغداد سے تشریف لائے۔ اور ہدایت و ارشادِ طالبانِ حق مصروف ہوئے۔ اور اس آبادی کے مقام پر عبادت خانہ بنا کر سکونت اختیار کی۔ یہ حضرت گیلانی عبدالرزاقی تھے۔ (باقی حاشیہ بر صفحہ ۱۳۹)

Marfat.com

کہا کرتا کہ تم میرے مرید ہو جاؤ۔ ایک دن آپ نے فرمایا کہ فلاں نیستان میں صبح کے وقت آجانا۔ چنانچہ جب وہ آپ کے پاس پہنچا۔ تو بیلہ کی طرف سے ایک شیر گرجتا ہوا حملہ آور ہوا۔ سید مذکور آپ کے پیچھے پناہ گیر ہوا۔ اور کہا مجھے بچانا۔ آپ نے شیر کو کانوں سے پکڑ لیا۔ وہ بالکل منسخ ہو گیا۔ آپ نے سید مذکور کو شیر کی پشت پر بٹھا کر نیستان میں دو تین چکر لگوائے۔ پھر چھوڑ دیا۔ اُس روز سے سید شمس الدین رح آپ کے کمالات کا معترف ہو گیا۔ ۵۵

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۸) محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ سید سلطان عبدالقادر جیلانی رح کے ساتھ ان کا شجرہ ملتا ہے۔ تمام عمر یہ اس مقام پر قیام پذیر رہے۔ آخر جب بندہ بیراگی جانشین گورو گوبند سنگھ نے دکن سے آکر پنجاب میں شور و فساد برپا کیا۔ اور سرہند وغیرہ بڑے بڑے شہروں کو لوٹا تو یہ بھی مسلمانوں کے ہمراہ بامید شہادت باجتماع مریدوں کے بمقام قصبہ بٹالہ گئے۔ اور بندہ کے ساتھ لڑ کر شہید ہوئے۔ مریدوں نے نعش حضرت کی یہاں لاکر دفن کی۔ اور ارادت مند لوگوں نے جمع ہو کر یہاں ایک گاؤں آباد کیا۔ نام اس کا کوٹلہ پیراں رکھا۔ اس مقام پر حضرت کا مزار پختہ بنا ہوا ہے۔ پہلے دو گاؤں بوجہ اخراجات خانقاہ معاف و واگذار تھے۔ جب سکھوں کی غارتگری چاروں طرف پنجاب کے ہونے لگی تو اس گاؤں کو بھی سکھوں نے لوٹ لیا۔ اور اولاد حضرت کی بخوف غارت سادن سنگھ غارتگر کے حبس کی دشمنی اس خاندان کے ساتھ تھی جلاوطن ہو کر ہزارہ کو چلی گئی۔ چنانچہ اب تک مسمی چاند پیر وغیرہ حضرت کی اولاد وہاں موجود ہے۔ بعد ازاں جب سردار گوربخش سنگھ وزیر آباد میں مالک ہوا تو اس نے حضرت کی اولاد کو وہاں سے بلوایا۔ اور وہ اس کی درخواست کے بموجب یہاں آکر دوبارہ آباد ہوئے۔ ایک گاؤں بوجہ جاگیر ان کے لئے اب تک واگذار ہے۔ ایک سجادہ نشین اس مزار پر مقرر رہتا ہے۔ وہی جاگیر کی آمدنی کھاتا ہے۔ جس شخص کو جن و پری کا آسیب ہو یا کسی عورت کی خورد سال اولاد مر جائے۔ وہ اس مزار پر آکر سجادہ نشین سے دعا کراتے ہیں۔ ان کے اعتقاد کی صفائی سے شفا ہو جاتی ہے۔ ملکیتاً اس گاؤں کی بقبضہ سادات کے ہے۔ ستائیس گھر۔ اور ایک دکان۔ ایک سو اکتیس ۱۳۱ مردم شماری ہے۔ ۵۵ کنز الرحمت صفحہ ۱۳۰ شرافت

Marfat.com

ایک وقت میں متعدد جگہوں پر ظہور ایک بار آپ نوشہرہ تشریف کی مسجد میں بیٹھے تھے۔ ایک شخص خدمت میں آکر سلام کی ہوا۔ آپ اُس کے ساتھ تشریف ہوئے۔ اور اُٹھ کر دیوان خانہ میں چلے گئے۔ لوگوں نے اُس شخص سے احوال پوچھا۔ تو اُس نے کہا کہ میرا وطن علاقہ دادپوتر ہے۔ اور میاں رحمت اللہ شاہ چھ ماہ میرے پاس رہے ہیں۔ اور میں ان کی خدمات بجا لاتا رہا ہوں وہاں سے چل کر یہاں موضع جھوٹہ تک ہم اکٹھے ہی آئے ہیں۔ وہاں سے آپ میری آنکھوں سے اوجھل ہو گئے ہیں۔ اب یہاں واقف ہی نہیں بنتے۔ اور تشریف فرما ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ آپ تو بیگووالہ میں رہے ہیں۔ کہیں غیر حاضر نہیں ہوئے۔ تو سب کو ثابت ہوا کہ یہ آپ کی کرامت ہے۔ [۵۶]

اسی طرح ایکدن آپ نے اپنے بھتیجا شیخ احیا کو فرمایا کہ بازار میں آؤ کے دکان سے جا کر گھی خرید لاؤ۔ جب وہ بازار گیا تو دیکھا کہ آپ گھر میں ہیں۔ آپ اُس کو دیکھ کر متبسم ہوئے۔ [۵۷]

مختلف صورتوں میں متشکل ہونا میاں گل محمد حکیم نظام آبادی رح سے منقول ہے کہ ایک دن آپ سیر کے لئے باہر تشریف لے گئے۔ میں بھی ساتھ تھا۔ ایک نوجوان سنیاسی فقیر نے ملاقات کی اور دو چار باتیں کر کے رخصت ہوا۔ دوسرے روز ایک بزرگ سفید ریش آپ کے پاس آیا۔ آپ نے اُس کو کھانا کھلایا۔ جب وہ چلا گیا۔ تو آپ نے مجھ سے پوچھا گل محمد! پہچانا یہ کون تھا؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا، یہ وہی سنیاسی فقیر تھا جو کل حاضر ہوا تھا۔ میں نے کہا کل تو جوان بے ریش تھا۔ اور آج بوڑھا سفید ریش۔ آپ نے فرمایا یہ قطب وقت ہے۔ اور اولیاء اللہ کو طاقت ہوتی ہے کہ جس صورت میں چاہیں متشکل ہو سکتے ہیں۔ اگر کچھ شبہ ہو تو میری طرف دیکھو۔ جب میں نے دیکھا تو آپ کا جسم اقدس عظیم نظر آیا کہ تمام زمین و آسمان اُس سے پُر نظر آئے۔ آپ نے فرمایا کہ اس راز کو پوشیدہ رکھنا۔ چنانچہ آپ کی زندگی تک میں نے کبھی یہ واقعہ بیان نہ کیا۔ [۵۸]

---

[۵۶] کنز الرحمت ص ۱۴۲ [۵۷] ایضاً ص ۱۲۹ [۵۸] ایضاً ص ۱۳۰، صاحبان تصرف اولیاء اللہ جس صورت میں چاہیں بن سکتے ہیں شیخ پیر محمد سیال جس شکل چاہتے اپنی صورت بنا لیتے ۱۲ (تذکرہ اولیائے ہند ج ۲ ص ۱۱۲) شرافت

Marfat.com

شیر کی صورت میں متشکل ہونا آپ کے پیر بھائی شاہ بتھا سلطان سوہدروی رح نے اپنی وفات کے وقت اپنے بیٹے سید نصر اللہ شاہ کو آپ کے سپرد کیا۔ شاہ صاحب رح پچیسویں ربیع الاول کو حضرت سچیار صاحب رح کا عرس کیا کرتے تھے۔ ایکدن نصر اللہ شاہ نے عرض کیا کہ آپ بھی عرس پر تشریف لادیں۔ چنانچہ آپ نے اپنے پوتے حافظ غلام مرتضٰے صاحب رح کو ہمراہی حافظ اکرم بھیجا جب مجلس منعقد ہوئی۔ تو سید نصر اللہ شاہ کا بھائی جیون شاہ بگڑا اور غضب سے پیش آیا۔ اور کہنے لگا کہ تم کسی الگ مجلس میں جاکر بیٹھو۔ حافظ صاحب غلام مرتضٰے رح طیش میں آکر واپس چلے آئے۔ آپ نے بنظر باطن معلوم کرکے خود بخود پوچھا کہ جیون شاہ نے کیا کہا۔ حافظ صاحب نے سرگذشت بیان کی۔ آپ اُس رات شیر کی صورت بن کر اُس کے پاس گئے۔ جیون شاہ ڈر گیا۔ اور اپنی غلطی سے توبہ کی۔ تین آدمیوں نے اُس دن بچشم خود آپ کو شیر کی صورت میں دیکھا۔[۵۹]

طی زمین ایک بار آپ دہلی میں تشریف فرما تھے۔ کہ عرس نوشہرہ شریف کا دن آگیا۔ آپ گھر میں گئے۔ اور کہا کہ کچھ نذرانہ کا فکر کرنا چاہیے۔ گھر والوں نے کہا کہ کچھ موجود نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں دریا کی سیر کرآؤں۔ تم بازار سے کچھ نقدی فرخندہ منگوا رکھنا۔ چنانچہ آپ سیر کرتے ہوئے ایک شہر میں پہنچے۔ وہاں بازار میں ایک کلال سوداگر آپ کے قدموں میں ہوا۔ اور کہا کہ یا قبلہ! آج نوشہرہ شریف میں چراغاں ہے۔ آپ وہاں کس طرح پہنچ سکیں گے۔ آپ نے پوچھا کہ یہ کون شہر ہے؟ اُس نے کہا ملتان۔ آپ نے فرمایا کچھ فکر نہیں تم مجھے راستہ بتادو۔ پہنچ جاؤں گا۔ چنانچہ وہاں سے چل دیئے۔ عصر کے وقت ایک چلتے کنواں کے پاس سے گذرے۔ ایک عورت نے عرض کیا کہ آج یہیں رہیں۔ آپ نے فرمایا آگے جاؤں گا۔ شام کے وقت ایک گاؤں میں پہنچے۔ ایک عورت نے کہا فقیر صاحب آج نوشہرہ میں فقیر لوگ جمع ہو رہے ہیں۔ اور تم چھوڑ کر آگے جا رہے ہو۔ آپ نے پوچھا یہ کونسا گاؤں ہے۔ اُس نے کہا یہ جموں چوپالہ ہے

---

[۵۹] کنز الرحمت ص ۱۴۳ شرافت۔

Marfat.com

چنانچہ آپ وہاں سے نوشہرہ آکر زیارت وطواف روضہ شریف سے مشرف ہوئے۔ ۶۰

دلوں پر تصرف ایکبار موضع جنڈو میں تھے۔ جہان خاں نے موضع تلہ پر چڑھائی کی۔ اور کہا کہ میں اس کے باشندوں کو ہرگز زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ بارے خاں یہ بات سن کر بھاگ گیا۔ آپ نے اس کو فرمایا کہ تم بھاگو نہیں۔ بلکہ سیدھے جہان خاں کے پاس چلے جاؤ۔ وہ تم کو کچھ نہیں کہہ سکے گا۔ چنانچہ آپ کے حسب الارشاد بارے خاں اس کے پاس چلا گیا، تو جہان خاں نے اس کو بغل میں لے لیا۔ اور نہایت مہربانی سے پیش آیا۔ ۶۱

اجسام پر تصرف ایک دن شیخ احیا نے عرض کیا کہ میاں شیخ محمد سہروردی رح جب کبھی نوشہرہ شریف جاتے تھے۔ تو دریا کے اس پر پل وبراز نہیں کرتے تھے۔ خواہ کتنے دن رہیں، یہ کیا وجہ تھی؟ آپ نے فرمایا تجربہ کرنا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا اسی طرح ہوگا۔ چنانچہ اس کے بعد چھ روز تک شیخ احیا کو پل وبراز کی حاجت نہ ہوئی۔ اور نہ کوئی تکلیف محسوس ہوئی۔ ۶۲

اذہان پر تصرف ایک دن حافظ اکرم رح نے خدمت اقدس میں عرض کیا، کہ فلاں حافظ مجھے کہتا ہے کہ تو نے درویش کو کیوں مرشد پکڑا ہے۔ مجھے اپنا پیر دکھاؤ۔ آپ نے فرمایا۔ اس کو ہمارے پاس لے آنا۔ جس وقت وہ حافظ آیا۔ تو ازراہ تکبر آپ سے بلند جگہ پر بیٹھ گیا، آپ نے پوچھا تم کون ہو۔ ازراہ غرور کہا کہ میں حافظ کلام اللہ ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ کہیں سے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔ اسی وقت اس کو سارا قرآن بھول گیا، ایک حرف بھی یاد نہ رہا۔ دیکھ کر بھی نہ پڑھ سکا۔ کتنا عرصہ گریہ وزاری کرتا رہا۔ آخر آپ نے دعا دی تو ناظرہ خوان ہوا۔ ۶۳

بطن پر تصرف آپ کے پوتے حافظ غلام مرتضیٰ نظام آبادی رح سے منقول ہے کہ ایکدن آپ موضع جنڈو میں تشریف لے گئے۔ مانک زمیندار چند مراد ٹھے پکا کر آپ کی خدمت میں لے آیا۔

---

۶۰ کنز الرحمت ص ۱۴۸ ۶۱ ایضاً ص ۱۳۹ ۶۲ ۶۳ ایضاً ص ۱۴۵ شرافت۔

Marfat.com

ان کا وزن اسقدر تھا۔ آٹا چھ سیر۔ گھی ڈیڑھ سیر۔ شکر ڈیڑھ سیر۔ آپ نے اُن میں سے آدھی روٹی کھائی۔ باقی سب مجھ کو دے دیں۔ اور فرمایا یہ تمہارا حصہ ہے کھالو۔ اس میں سے کسی کو کچھ نہ دینا۔ میں نے عرض کیا کہ یہ سب روٹیاں میں کس طرح کھا سکتا ہوں۔ آپ نے میرے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔ میں نے کھانا شروع کیا۔ یہاں تک کہ سارا کھانا کھا گیا۔ اور بھوکھ اسی طرح رہی۔ پھر آپ نے اپنا جوٹھا دیا تو میں سیر ہو گیا۔ [۶۴]

درختوں پر تصرف | ایکدن آپ گورستانِ نظام آباد میں اپنی حرم محترم بی بی رانجھی کی قبر پر گئے دیکھا کہ قبر پر چڑیوں کی بیٹیں عام پڑی ہیں۔ آپ نے فرمایا اے رانجھی! شاید تو مر چکی ہے کہ اپنے سے بیٹیں نہیں ہٹا سکتی۔ خیر اب بیٹیں نہیں پڑیں گی۔ چنانچہ قبر کے پاس سے وہ بیری جس پر چڑیاں بیٹھتی تھیں۔ تین روز کے بعد گر پڑی۔ [۶۵]

قوی التصرف ہونا | منقول ہے کہ قصبہ سوہدرہ میں مرزا اللہ یار بیگ فوجدار رہتا تھا۔ مدار د نام ایک شخص کو اُس نے اپنے محلات کا پہرہ دار رکھا ہوا تھا۔ ایک دن اُس نے دریچہ سے سر گذار کر مرزا کے اہل خانہ کی طرف جھانکا۔ مرزا کو خبر ہوئی تو اُس نے گرفتار کر لیا۔ وہ اپنا جرم نہیں مانتا تھا۔ آخر مرزا نے کہا کہ کل تیل کو جوش دے کر اُس میں تیرا ہاتھ ڈبوئیں گے۔ اگر تو سچا ہے تو تیرا ہاتھ سلامت رہے گا۔ مدارد کو سخت اندیشہ لاحق ہوا۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا ماجرا بیان کیا۔ آپ نے اپنی تسبیح اُس کو عطا کی۔ اور فرمایا کہ اس کو ہاتھ میں پکڑ کر ہاتھ ڈبونا۔ دوسرے روز اُس نے اسی طرح کیا۔ چنانچہ ہاتھ کو کچھ ایذا نہ پہنچی۔ آپ کے پاس نذرانہ لایا۔ آپ نے پوچھا کس طرح واقعہ گذرا۔ کہنے لگا کہ میں گناہ سے پاک تھا۔ اس لئے تیرا ہاتھ جلنے سے محفوظ رہا۔ آپ کو سخت طیش آیا۔ فرمایا اگر تو واقعی سچا ہے۔ تو اس بجھے ہوئے چراغ کی بتی پر اُنگلی رکھ۔ جب اُس نے اُنگلی رکھی۔ تو چیخ اُٹھا کہ میں جل گیا۔ [۶۶]

---

۶۴ کنز الرحمت ص۱۵۰، ۶۵ ایضاً ص۱۳۸، ۶۶ ایضاً ص۱۴۶، شرافت

Marfat.com

مثالی صورت میں ڈھلنا | آپ کی وفات کے بعد ایک رات بی بی رانی قبر پر چراغ جلانے کے لیے آئی تو دیکھا کہ آپ سفید کپڑے پہنے اوپر بیٹھے ہیں، وہ متعجب ہو کر پیچھے ہٹ گئی۔ [۶۷]

اولاد | آپ کی اہلیہ محترمہ قوم رانجھہ سے تھیں۔ اس لئے بنام رانجھی مشہور تھیں۔ اُن کے بطن سے آپ کے دو بیٹے ہوئے۔

۱۔ میاں صابر شاہ صاحب رح

۲۔ میاں طاہر شاہ صاحب رح لاولد فوت ہوئے۔

یارانِ طریقت | آپ کے خواص احباب یہ تھے۔

۱	میاں صابر شاہ صاحب فرزند اکبر آنجناب رح	بیگووالہ ضلع سیالکوٹ
۲	میاں طاہر شاہ صاحب فرزند اصغر آنجناب رح	〃	〃
۳	شیخ ضیاء اللہ صاحب رح	جائکے چیمہ	〃
۴	میاں غلام مرتضےٰ بن صابر شاہ صاحب نبیرہ آنجناب رح	نظام آباد	گوجرانوالہ
۵	سید نعر اللہ شاہ بن شاہ تہماسلطان خوارزمی رح	سوہدرہ	〃
۶	میاں عبدالسلام بن شیخ ہدایت اللہ قریشی رح	〃	〃
۷	میاں سیدا فقیر	جنڈیالہ	
۸	حافظ اکرم		
۹	شیخ احیا		
۱۰	مرزا موسےٰ بیگ		
۱۱	میاں نکا درویش		
۱۲	میاں سعد اللہ گوندل		
۱۳	مہر سنگھ۔		
۱۴	بی بی زہرہ دہلویہ رح	رحمہم اللہ۔	[۶۷ کذا الرحمت ص ۱۶۲ شرافت]

Marfat.com

مدحیات

آپ کی مدح و توصیف میں مولوی حکیم محمد اشرف صاحب فاروقی سیچری رہنے سبب کچھ لکھا ہے چند نظمیں اُن میں سے یہاں نقل کی جاتی ہیں۔ (۱)

اے عیاں نورِ خدا از قرۃ العینِ شما — در مقامِ قرب رتبہ قاب قوسینِ شما
زیورِ لبیک عبدی زیبِ اُذنینِ شما — سرِ تختِ سرمدی مخفی ست بالینِ شما
آرزو دارم کہ باشم خاکِ نعلینِ شما

خلعتِ جبروت زیبا بر قدِ والائے تو — کشورِ ملکوت خاکِ کفشِ زیرپائے تو
مجلسِ لاہوت سرشار از خمِ صہبائے تو — از مکانِ لامکاں بالاتر آمد جائے تو
آرزو دارم کہ باشم خاکِ نعلینِ شما

در گلستانِ شریعت بلبلِ شیدا توئی — در خیابانِ طریقت قمریِ رعنا توئی
در شبستانِ حقیقت شمعِ نور افزا توئی — در میانِ ہر دو عالم جایگاہِ ما توئی
آرزو دارم کہ باشم خاکِ نعلینِ شما

روئے از والشمس نورِ پرتوِ روئے شما — اسود از واللیل تارِ موئے گیسوئے شما
معتکف ارباب عرفاں قبلۂ کوئے شما — از ہمہ رو تافتہ رو کردہ ام سوئے شما
آرزو دارم کہ باشم خاکِ نعلینِ شما

نور ذاتِ ایزدی مخفی ست اندر ذاتِ تو — سر بسر از مہبطِ ملائک در جنابِ تو
میکند ذاتِ خدا اثبات از اثباتِ تو — فیض یابِ عالم از ذاتِ فائضِ البرکاتِ تو
آرزو دارم کہ باشم خاکِ نعلینِ شما

ہم حوائینہ عیاں از ذاتِ تو اسرارِ حق — مصحفِ قربِ الٰہی خواندہ در رقِ ورق
عقلِ کل در مکتبِ عشق از تو میگیرد سبق — بر سماطِ قرب باشبلی تو بودی ہم طبق
آرزو دارم کہ باشم خاکِ نعلینِ شما

Marfat.com

آں کلامِ جانفزایت چوں مسیحا جاں دہد　　خاکپایت ہم چو سُرمہ نور در چشماں دہد

مرأۃ انساں بودیدہ جلوۂ رحماں دہد　　از سگانِ درگہِ تو ہر چہ خواہم آں دہد

آرزو دارم کہ باشم خاکِ نعلینِ شما

اخترِ نورِ نبی خشندہ از سیمائے تو　　مرتضےٰ حسبت السنا از جرعۂ صہبائے تو

خضر تشنہ قوت آب از ساحلِ دریائے تو　　اختیار کن مکن ہو توف بر ایمائے تو

آرزو دارم کہ باشم خاکِ نعلینِ شما

افسر الفقر فخری بر سرِ تو جلوہ گر　　شد بسا طِ لی مع اللہ از تدو متبیرہ در

گفت کنزا مخفیا آمد نشانت مستتر　　رو نہ و شب استماد ام بر در گہت بستہ کمر

آرزو دارم کہ باشم خاکِ نعلینِ شما

لطفِ تو از یک نظر سازد سگاں را اولیا　　از عطا بخشی مکن از شوکتِ آل سبا

خاکبوسی درت کرد بیاں را التجا　　چشمِ ذاتِ احمدی را ذاتِ پاکت توتیا

آرزو دارم کہ باشم خاکِ نعلینِ شما

یکہ تازِ ملکِ وحدت چوں خورِ خشاں توئی　　غنچۂ تازہ نہالِ گلبنِ رضواں توئی

ظلمتِ عصیاں را چوں خضر آبِ حیاں توئی　　بے تکلف در حقِ ما ہر چہ گویم آں توئی

آرزو دارم کہ باشم خاکِ نعلینِ شما

انجمن از یادِ نامِ تو گلستاں میشود　　غنچۂ سر بستۂ دل شاد و خنداں میشود

گر میاں ذکرت نباشد باغ زندان میشود　　در حقِ ما ہر زماں لطفت دچنداں میشود

آرزو دارم کہ باشم خاکِ نعلینِ شما

خرم آں ساعت کہ بینم حسنِ جمالِ پاک را　　در میانِ دیدۂ دل سرمہ سازم خاک را

خوش کنم از یا بوسی خاطرِ غمناک را　　پاک کن از آبِ رحمت ایں دلِ ناپاک را

آرزو دارم کہ باشم خاکِ نعلینِ شما

Marfat.com

تشنگان را بر سر ابر رحمت اللّٰهی توئی — در مقام قرب را نیز در آمر دنا هی توئی
خازن صاحب کلید گنج نو شاهی توئی — هر زمان مختار را هر چه آن خواهی توئی
آرزو دارم که باشم خاک نعلین شما

مرقد والا کرا باشد قدسیان را سجده گاه — طالبان را نیست جز تو در جهان جائے پناه
خلق می آید ز هر سو سر دَر تو داد خواه — التماس بندگان از یک نظر کن سر براه
آرزو دارم که باشم خاک نعلین شما

نے سوئے فردوس دارم التجائے جاه و مال — نے زدوزخ بیم کا یا چون شوم افسرده حال
نفس و شیطان کشت اعمالم نموده پائمال — نیست کارا در حضور حضرت دیگر سوال
آرزو دارم که باشم خاک نعلین شما

در میان خلق چون من دیگرے گمراه نیست — جز سوئے درگاه تو از هیچ رویم راه نیست
قابل ناسازے اندام من دلخواه نیست — ورنه تشریف تو بر بالائے کس کوتاه نیست
آرزو دارم که باشم خاک نعلین شما

اشتیاق دیدن دیدار بس دارم بدل — نه هوائے غیر تو نے شوق کس دارم بدل
لطف تو همچون حصارے پیش و پس دارم بدل — هر زمان و الله بالله این هوس دارم بدل
آرزو دارم که باشم خاک نعلین شما

خاکپائے بنده گانت تو تیا باشد مرا — ورد نام ذات پاکت کیمیا باشد مرا
روز و شب زیر پناه هر لفظ باشد مرا — هر کجا باشم بدل این التجا باشد مرا
آرزو دارم که باشم خاک نعلین شما

هست اشرف گرچه غرق بحر عصیان سر بسر — خم بلطف تست در ظلمات او را راه بر
کن بنام حق بحال بنده از رحمت نظر — عرض حال بنده غیر این نیست در خدمت دگر
آرزو دارم که باشم خاک نعلین شما

Marfat.com

(۲)

ـــه

تا نامِ پیر هست بسر تاجِ افسرم — از پرتوِ جمالِ تو خورشید انورم
خاکِ درش بدیده چو کحلُ الجواهرم — سوئے دگر بدیدهٔ مازاغ ننگرم
مملوکِ این جنابم و مسکینِ این درم

زاہد بسوئے مکہ کند سجدہ مرغ دار — مفتی در احتساب کند دُرّہ را شمار
عالم بعلمِ خویش کند عزّ و افتخار — صوفی نمودہ دانۂ تسبیح را شمار
مملوکِ این جنابم و مسکینِ این درم

نے فخرِ علم دارم نے نازِ بندگی — تنہا مرا ست خاکِ درش آبِ زندگی
چون زیرِ پایہ اوست مرا سر فگندگی — این نیم بس ست پایۂ عزّ و بلندگی
مملوکِ این جنابم و مسکینِ این درم

جز آستانِ بارگہش قبلہ گاہ نیست — ہر لحظہ بے عنایتِ عامش پناہ نیست
جز ذاتِ پاکِ پیر کسے دادخواہ نیست — ہرگز بنامہ ام رقمے جز گناہ نیست
مملوکِ این جنابم و مسکینِ این درم

آتش زنم بغیرِ تو در مسجد و کنشت — نردم بجز وصالِ تو در دوزخ و بہشت
داغِ غلامیت چو مرا بود سر نوشت — ہرگز مران زدر۔ کہ اگر بنگرم و چہ زشت
مملوکِ این جنابم و مسکینِ این درم

ہرگز بجز درِ تو درے نیست دیگرم — گر تو برانیم بکہ این قصہ را برم
ہر لحظہ خونِ دل نہ غم و غصہ میخورم — طوفِ مزارِ پاک بود حجِ اکبرم
مملوکِ این جنابم و مسکینِ این درم

Marfat.com

خوش آں زماں کہ طوف نمایم بکوئے تو — صد سجدہ نیاز کنم پیشِ روئے تو
آیم زماں زماں ذرہ صدق سوئے تو — ہر دو جہاں فدائے یکے تار موئے تو

مملوکِ ایں جنابم و مسکینِ ایں درم

زاہد بسوئے خانقہِ پیر من بیں — مقصود دل کہ داری اینجا بیا ببیں
خاکِ درش بیادِ زر کیمیا ببیں — در ہر طرف کہ بینی نورِ خدا ببیں

مملوکِ ایں جنابم و مسکینِ ایں درم

بادِ صبا برو منہ دالا چو بگذری — عرضم بعاکفانِ درِ کبریا ببری
افتادہ بر درت دلِ زارم بشمشیری — چہ شود اگر بسوئے من زار بنگری

مملوکِ ایں جنابم و مسکینِ ایں درم

(۳)

بدہ ساقی شرابِ ارغوانی — کہ گردد راست از دے ہر شکستم
عنانِ نفس سرکش شد ز دستم — بُرد ہر دم سوئے بالا و پستم

چہ شد گر رند مست و بُت پرستم

غلامِ رحمت اللہ شاہ ہستم

بیا بگشا درِ میخانہ عشق — صلا دہ از مئے پیمانہ عشق
بیاں کن پیشِ من افسانہ عشق — نہ گشتِ دلم را دانہ عشق

چہ شد گر رند مست و بُت پرستم

غلامِ رحمت اللہ شاہ ہستم

شرابے دہ کہ از وے شاد گردم — ز بندِ درد و غم آزاد گردم
بعلمِ معرفت اُستاد گردم — خس و خاکِ رہ بغداد گردم

چہ شد گر رند مست و بُت پرستم

Marfat.com

غلامِ رحمت اللہ شاہ ہستم

سلامِ من رسان پیرِ مغاں را — بیاں کُن قصۂ دردِ نہاں را
بشو از آبِ مہیا داغِ جاں را — بگو بر من نشانِ بے نشاں را

چہ شد گر رند مست و بُت پرستم

غلامِ رحمت اللہ شاہ ہستم

صراحی گیر و مے در جامِ من انداز — وزاں یک جُرعہ در کامِ من انداز
ہمائے آرزو در دامِ من انداز — غمم کن دُور و در آرامِ من انداز

چہ شد گر رند مست و بُت پرستم

غلامِ رحمت اللہ شاہ ہستم

ز آبِ بادہ نارِ شوق کُن تیز — بگرداں جام و از بیگانہ پرہیز
بتقدیرِ الٰہی ہیچ مستیز — ازاں مے جُرعہ بر خاکِ من ریز

چہ شد گر رند مست و بُت پرستم

غلامِ رحمت اللہ شاہ ہستم

ازاں مے کشتِ دل را تازہ گرداں — وز خاکِ وجودم تازہ گرداں
براہِ حق بلند آوازہ گرداں — بحالم لطفِ بے اندازہ گرداں

چہ شد گر رند مست و بُت پرستم

غلامِ رحمت اللہ شاہ ہستم

بیا پے دِہ شرابِ رحمتِ حق — کہ گردد پردۂ پندار منشق
شود اشرف بیادِ ذاتِ مطلق — بری از فتنۂ ایں بامِ جوسق

چہ شد گر رند مست و بُت پرستم

غلامِ رحمت اللہ شاہ ہستم ۶۸ھ (حاشیہ بصفحہ ۱۵۱)

Marfat.com

(۴)

اے چراغِ آفرینش بر رخت پروانہ — طائرِ لاہوت را نامِ تو آب و دانہ
قابِ قوسین از کمالِ قربِ تو یک پایہ — آیتِ رحمت ز وصفِ ذاتِ تو افسانہ
پیشِ دریا نوشتت منصور باشد ننگ ظرف — عقلِ کل در بحرِ علمت غرق چوں دیوانہ
رام زیرِ رانِ پاکت نوسنِ گردوں مدام — نورِ مہر ذاتِ تو شمعے بہر کاشانہ
چشمِ مخمورِ تو گر از لطفِ خود ساقی شود — میکند از قطرہ مے عالمے مستانہ
سجدہ گہِ قبلۂ حاجاتِ ہر دو عالم ست[۲] — کعبہ خود را میکند قربان سرِ ہر خانہ
در خمِ محرابِ ابروئے تو گر مسجدہ دہد — باشد او را درۂ عرفانِ او دوگانہ
قطرۂ بحرِ نگاہت عالمے سیراب کرد — چشمِ مخمورِ تو از نیمِ نگہ میخانہ

از عنایت گر بسوئے حالِ اشرف بنگری
در کنارِ آرزو بینند رخِ جانانہ [۶۹]

واقعہ وفات

مولوی حافظ نورالدین گنجوی رح نے کتاب خزینۃ الفقرا میں آپ کا واقعہ وفات اسطرح لکھا ہے کہ آپ دہلی میں زہرہ نام گنجری[۷۰] کے ہاں مقیم تھے۔ کچھ عرصہ وہاں گذارا جب وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ نے اس کو وصیت کی کہ ہمارا صندوق نہ بنانا اور نہ ہی ہمارا شہرہ کرنا۔ عام لوگوں کی طرح تجہیز و تکفین کرنا۔ چنانچہ آپ کا انتقال ہو گیا۔ تو زہرہ نے خلافِ وصیت بڑے تزک و احتشام سے آپ کی نعش جنازہ گاہ میں پہنچائی۔ جب جنازہ پڑھ کر لوگوں نے زیارت کے لئے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۵۰) [۶۸] یہ تینوں قصیدے بیس نے کلیاتِ اشرف میں درج کر دئے ہیں ۱۲ [۶۹] کنز الرحمت صفحہ ۱۲۷ [۷۰] یہ زہرہ حضرت سچیار صاحبؒ کی مریدہ تھی بیستوار ہو گئی اور بنام مستانی مشہور تھی۔ (خزینۃ الفقرا قلمی صفحہ ۲۷۴) شرافت

Marfat.com

چہرہ سے پردہ ہٹایا۔ تو آپ وہاں موجود نہ تھے۔ صندوق خالی پڑا تھا۔ زہرہ اپنے کئے پر بہت پچھتائی۔ آپ وہاں سے غائب ہو کر موضع بیگووالہ کے صحرا میں آ گئے۔ اور یہاں آ کر وفات پائی لوگوں نے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روحانیت نے آپ کا جنازہ پڑھایا۔ اور بیگووالہ میں دفن ہوئے زہرہ بھی دہلی سے یہیں چلی آئی۔ اور قبر کی مجاور بنی۔ [1]

یہ واقعہ غرائب سے ہے۔ مولانا محمد اشرف صاحبؒ نے کنز الرحمت میں اس واقعہ کا کوئی تذکرہ نہیں کیا، اُن کے کلام سے آپ کا انتقال بیگووالہ میں ہی ثابت ہوتا ہے۔

تاریخ وفات | حافظ شیخ رحمت اللہ شاہ المعروف رحمت سائیں صاحبؒ کی وفات بقولِ صاحب کنز الرحمت تیسری شوال ۱۱۸۴ھ کو ہوئی۔ تقویم ہجری و عیسوی کی رُو سے اُس دن اتوار بیسویں جنوری ۱۷۷۱ء تھا۔ اور زمانہ سلطنت ابو العدل مرزا الدین محمد عالی گوہر المعروف شاہ عالم ثانی ولد عالمگیر ثانی تھا۔ ۱۲ سنہ جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کی قبر موضع بیگووالہ ضلع سیالکوٹ میں گاؤں سے مغربی جانب پختہ بنی ہوئی ہے آس پاس پختہ چاردیواری ہے۔ چاردیواری سے باہر اور بھی کئی مزارات ہیں۔ میں (شرافت) کئی بار زیارت سے مشرف ہو چکا ہوں۔

تاریخ وفات از کنز الرحمت

ے

۱۱ ۸۴ھ

چو بُد ذاتِ شاں مہرِ چرخِ بریں — ازاں گشت تاریخ۔ خورشید دیں

مادہ ہائے تاریخ

آیت شریفہ "فَقَدْ هُدِيَ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ" — ۱۱ ۸۴ھ

"مجذوبِ ایزد شناس" — ۱۱ ۸۴ھ

---

[1] خزینۃ الفقرا قلمی من ۲۸۰ تا ۲۸۴ ، شرافت۔

Marfat.com

(۳۲)

رحموں

شاہ رحموں بادشاہ سارو کی والدہ

آپ قوم بافندہ سے کنجاہ کے باشندہ تھے۔ شیخ مٹھا مجذوب کنجاہی رح کی نظر توجہ سے مجذوب ہو گئے۔ اور اپنا ڈیرہ کنجاہ سے ایک میل مشرق کو رکھا۔ مرزا احمد بیگ لاہوری رح اپنے رسالہ الاعجاز میں لکھتے ہیں۔

"یک عزیزے میاں رحموں نام مجذوب کہ مابین کنجاہ و گجرات نشستہ و مردم بزیارت او میروند۔ او از برکت نظر میاں مٹھا باینجا رسیدہ" [1]

ایک عزیز شیخ رحموں نام مجذوب جو کنجاہ اور گجرات کے درمیان بیٹھا ہے۔ اور لوگ اس کی زیارت کو جاتے ہیں۔ وہ میاں مٹھا کی نظر کی برکت سے اس مرتبہ پر پہنچا ہے۔

صاحب تذکرہ نوشاہی نے بھی اسی طرح لکھا ہے۔ لیکن علامہ صداقت کنجاہی رح نے تواقب المناقب میں آپ کو شیخ نانک مجذوب کا مرید لکھا ہے۔ شیخ نانک کے ذکر میں لکھتے ہیں۔ "میاں رحمان کہ از یاران اوست" [2]

کرامات

کشفِ قلوب | آپ کے پاس جو لوگ زیارت کے واسطے آتے۔ اُن کے سب خیالات آپ پر منکشف ہوتے۔ اور ہر ایک شخص کو اُس کے جتلائے بغیر آپ خود بخود جواب دے دیا کرتے۔ [3]

---

[1] رسالہ احمد بیگ قلمی نسخہ الف ص ۳۸۱ [2] [3] تواقب المناقب قلمی ص ۱۷۱ شرافت

Marfat.com

بخار والوں کا تندرست ہونا | اگر کسی کو بخار ہو جاتا، تو آپ کی گودڑی سے ایک ٹکڑا لے جاکر اُس کے گلے میں ڈالتے تو فوراً تندرست ہو جاتا۔ تواقب المناقب میں ہے۔

"رقعہ از لباسِ کہنۂ آں بعوید باز دے کرامت چوں اعلامِ قادری در ازالۂ تب آں قدر اثر داشت کہ نسخۂ حکیم را بمقابلۂ آں چوں فکرِ سقیم ہیچ اعتبار نبود"[۴]

بلکہ آپ کی یہ کرامت کافی عرصہ تک بعد میں بھی مشہور رہی، اور لوگ فیض اُٹھاتے رہے۔

ایک کھتری کا دولتمند ہونا | قصبہ کنجاہ کا ایک افلاس زدہ کھتری آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اُس کو ایک کوڑی عنایت کی۔ وہ اس کی برکت سے بڑا دولتمند ہو گیا، اور سکھوں کی حکومت میں دیوان مقرر ہوا، اور بڑا صاحبِ جاہ و جلال ہو گیا۔

یارانِ طریقت | آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱۔ شاہ عنایت دلی رح اِن کا مزار آپ سے مغرب کی طرف بفاصلہ چند فرلانگ ایک کنوآں پر ہے۔ جو موضع سارو کے سے جنوب۔ اور کنجاہ سے مشرق۔ اور گجرات والی سڑک سے شمال کی طرف ہے۔ چار دیواری پختہ بنی ہوئی ہے۔ میں (شرافت) چند مرتبہ زیارت سے مشرف ہو چکا ہوں۔

۲۔ میاں مرزا۔ یہ گایاں چرایا کرتے تھے۔ قبر موضع چوکنا نوالی ضلع گجرات میں ہے۔

مدح شریف | علامہ شیخ محمد ماہ صداقت کنجاہی رح آپ کی تعریف میں یہ دو شعر لکھتے ہیں۔

فلک را غیرتِ او بر شکستہ — ز صبحش بیضۂ بر سر شکستہ
غبار افشانِ او مہرِ پر آشوب — کہ از خطِ شعاعی بستہ جاروب

---

[۴] تواقب المناقب قلمی ص ۱۷۱، شرافت۔

تاریخ وفات | مرزا احمد بیگ لاہوری رح نے ۱۱۰۷ھ / ۱۶۹۶ء میں یعنی سالِ تصنیفِ رسالہ میں آپ کو زندہ لکھا ہے۔ کہ "مابین کنجاہ و گجرات نشستہ" اور علامہ عبدالحق کنجاہی رح نے کتاب نوادر المناقب میں جو ۱۲۲۱ھ / ۱۸۰۶ء کی تصنیف ہے آپ کے مزار کا پتہ لکھا ہے۔ "مرقدِ آں شمع شب زندہ دار متصل قصبہ کنجاہ چوں گنبدِ فانوس روشن ست" اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ انہیں بتیس سالوں کے اندر فوت ہوئے۔

مدفن | شاہ رحموں بادشاہ رح کا مزار قصبہ کنجاہ سے ایک میل مشرق۔ سارو کے رقبہ میں گاؤں سے جنوبی طرف۔ نہر اپر جہلم کے غربی کنارہ پر۔ اور گجرات والی سڑک کے شمالی کنارہ پر موجود ہے۔ پختہ چار دیواری ہے۔ پاس چاہِ رواں ہے۔ میں (شرافت) کئی مرتبہ زیارت سے مشرف ہو چکا ہوں۔

Marfat.com

(۳۳)

رحیم شاہ

شیخ رحیم شاہ شہبازپوری رح

آپ رئیسِ وقت اپنے گاؤں موضع جسّم کے نمبردار تھے۔ بڑے متمول اور دولتمند تھے۔ اکیس[۲۱] بھینسیں۔ اور اکیس[۲۱] گائیں آپ کے پاس موجود تھیں۔ شیخ ماکھن شاہ قادری رح کی مجلس میں بیٹھا کرتے۔ تو اُن کی صحبت کی تاثیر سے خدا کے راستہ کی محبت پیدا ہو گئی۔ تو شیخ ماکھن شاہ رح نے آپ کو حضرت مشیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح کی خدمت میں بھیجا۔ آپ وہاں حاضر ہو کر بیعت ہوئے۔[۱]

کشود و نیض حضرت سچیار صاحب رح نے آپ کو دو روز اپنی خدمت میں رکھا۔ اور ایسی مہربانی فرمائی کہ آپ کا دل روشن ہو گیا۔ اور عشق حقیقی بڑھ گیا۔ خزینۃ الفقرا میں ہے:

اگے نالوں عشق ہوراں نے دودھ کے مزہ دِکھایا — حسد کینہ نے غل غش دل تھیں بستر جھاڑ اُٹھایا
روشن ہو گیا قلب فقر تھیں سبق جاں عشق پڑھایا — چُھٹا کرت والا دھندا وحدت اندر آ یا
پیتا جام وصل دا فضلوں جلدی ہو یا کنارا — جس دم سینے پیر لگایا روز ہو یا آشکارا[۲]

شہبازپور میں قیام حضرت سچیار صاحب رح نے آپ کو فرمایا کہ تم پہاڑ کی طرف چلے جاؤ۔ آپ نے عرض کیا کہ میرا دل حضور کی خدمت میں رہنے کو چاہتا ہے۔ پھر حضور نے فرمایا کہ اچھا ہمارے قریب شہبازپور میں رہو۔ تب آپ وہاں مقیم ہوئے۔[۳]

مدفن آپ کی قبر شہبازپور، متصل جلالپور جٹاں ضلع گجرات میں ہے۔ کوئی شخص وہاں سے درخت نہیں کاٹتا۔

---

[۱] خزینۃ الفقرا قلمی ص ۳۴۱، [۲] ایضاً ص ۳۴۶، [۳] ایضاً ص ۳۴۸، شرافت۔

Marfat.com

(۳۴)

رُستم

میاں رُستم ؒ

آپ حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی ؒ کے مقبول یاروں سے تھے۔ مجاہدہ نفس سے فارغ نہ رہتے۔ صاحب ریاضت وعبادت تھے۔ علامہ صداقت کنجاہی ؒ آپ کا نام "پہلوانِ معرکۂ عشق میاں رُستم" کے الفاظ سے لکھتے ہیں۔ اور آپ کے متعلق تحریر کیا ہے۔

"میاں رُستم ؒ بنظرِ توجہ پیر بے نظیر
خود را از ہفت خوانِ دُنیا آنسو بُردہ اُردے
سیاہ نفس و دیو سفید ابلیس را پتہ پائشردہ
بیرونِ رُوح از چاہِ ظُلمانیِ تن برآوردہ
برمسندِ تعلق نشست"

(تواقب المناقب قلمی ص ۱۹۲)

اپنے پیر روشن ضمیر کی توجہ سے میاں رُستم نے
اپنے آپ کو دُنیا کے ہفت خوان سے نکالا۔
نفس کے کالے سانپ اور ابلیس جیسے سفید
دیو کو پاؤں کے نیچے روند کر جسم کے اندھیرے
کنوئیں سے رُوح کے بیرون کو نکال کر تعلق کے
مسند پر بٹھایا۔

کمالات

۱۔ علامہ صداقت کنجاہی ؒ نے لکھا ہے۔ "دیگر ناز ہفت خوانِ عشق میاں رُستم کہ بمنزل مقصود رسیدہ راہِ سفر گرفت۔

گر از گم گشتہ میجوئی سراغے — ز آہے صبحگاہی کن چراغے
ز مُلکِ تن پرستیہا سفر کن — با قلیم ز خود رفتن گذر کُن" (تواقب ص ۱۹۵)

۲۔ شیخ پیر کمال لاہوری ؒ نے لکھا ہے ع میاں رُستم شدہ گرداگرداں (تحایف قدسیہ قلمی ص ۱۴۳)

وفات میاں کرتم ؒ کی وفات ۱۱۲۶ھ / ۱۷۱۴ء سے یعنی سالِ تصنیف تواقب المناقب سے پہلے ہو چکی تھی۔

Marfat.com

س

(۳۵)

زُنیاں

میاں زُنیاں سیالکوٹی ؒ

آپ کا نام زین الدین مشہور نام میاں زنیاں تھا۔ والد کا نام ملک احمد عزیز شہید تھا۔ جن کا مزار موضع اُدُرہ متصل سیالکوٹ میں ہے۔ آباد اجداد پیشہ آہنگری کرتے تھے۔ آپ قرآن مجید کے حافظ اور صاحب علم تھے۔ حضرت شیخ اسمٰعیل صاحب ؒ ساکن کوٹلی جلال کے مرید تھے۔

ختم شریف مشائخ | آپ کا معمول تھا کہ اپنے مشائخ کرام کا ختم شریف چادروں پر کراتے اور کلام اللہ شریف کا ختم بھی ضرور کرتے۔ شریعت کے کمال متبع تھے۔

کرامات

گنج رسول | ایکر تبہ علما کی جماعت آپ کے پاس آئی۔ جن کے ساتھ چار ہزار اشخاص تھے۔ اور کھانا مانگا۔ آپ نے روٹیاں پکا کر ایک چنگیر میں رکھدیں۔ اور ان پر اپنی چادر ڈال دی۔ اور سب کو دو دو روٹیاں تقسیم کیں۔ سب نے سیر ہو کر کھایا۔

ایک غائب کو لانا | آپ کے ایک مرید گھسیٹا نام لوہار کو پٹھان پکڑ کر لے گئے۔ بارہ سال مفقود الخبر رہا۔ اُس کی والدہ آپ کی خدمت میں آئی۔ اور عرض کیا کہ لڑکی والے کہتے ہیں۔ کہ اپنا لڑکا لاؤ۔ اور بیاہ کرلو۔ ہم مجبور ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ جاؤ اُس کی روٹی پکاؤ۔ وہ آجائے گا۔ چنانچہ وہ آگیا۔ اور کہا کہ میں کابل میں تھا۔

Marfat.com

اولاد | آپ کے ایک ہی فرزند میاں مدثر صاحب تھے۔ جن کی اولاد نرینہ حاضرہ تک موجود ہے۔

یارانِ طریقت | آپ سے بہت لوگ فیضیاب ہوئے۔ مرزا احمد بیگ لاہوری رح رسالہ الاعجاز میں لکھتے ہیں۔

"میاں زینیاں ..... در آہنگری مشغول بود و سرگرم راہِ فقرا۔ چنانچہ ازاں عزیز ہم خلق بہرہ مند اند" [1]

تاریخ وفات | آپ کی وفات تقریباً ۱۱۰۳ھ / ۱۶۹۲ء کے حدود میں بعہدِ حکومتِ اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ ہوئی، ۳۷ جلوسی تھا۔

آپ کا مزار شہر سیالکوٹ سے مشرقی طرف جموں جانے والی سڑک کے جنوبی کنارہ پر بیبل شہید کے گورستان میں ہے۔ پختہ چاردیواری بنی ہوئی ہے۔

مادۂ تاریخ وفات

"صاحبِ بخت" ۱۱۰۳ھ

شجرہ اولاد میاں زینیاں سیالکوٹی رح

- حضرت میاں زینیاں صاحب سیالکوٹی رح کے ایک فرزند میاں مدثر صاحب تھے۔
- میاں مدثر کا ایک بیٹا میاں بادرا تھا۔
- میاں بادرا کا ایک بیٹا میاں بدرالدین تھا۔
- میاں بدرالدین کا ایک بیٹا میاں فضل الدین تھا۔

---

[1] رسالہ احمد بیگ قلمی نسخہ الف ص ۳۲، شرافت۔

Marfat.com

- میاں فضل الدین کے تین بیٹے تھے۔ کریم بخش۔ پیر بخش۔ رحیم بخش۔
- کریم بخش کے چار بیٹے تھے۔ چراغ دین۔ نوردین۔ عبدالغنی اور حاجی محمد۔
- چراغ دین کے تین بیٹے ہیں۔ محمد عباس۔ حاجی فضل حق۔ اور الٰہی بخش تینوں موجود ہیں۔
- محمد عباس ایم۔ ای۔ ایس۔ ٹھیکیدار تھے۔ میاں رنیاں صاحب کا فرار اسی نے بخشوایا تھا۔
- محمد عباس کا ایک لڑکا محمد سلیم موجود ہے۔
- حاجی فضل حق ولد چراغ دین۔ اسوقت سرگودھا میں ایس ڈی او ہے۔
- نوردین ولد کریم بخش کے دو بیٹے ہیں۔ محمد اسحاق اور محمد ابراہیم۔ دونو موجود ہیں۔
- محمد اسحاق کے دو بیٹے۔ احسان الحق اور غلام میراں موجود ہیں۔
- محمد ابراہیم ولد نوردین نے ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۵ء میں سیالکوٹ میں مجھے یہ شجرہ لکھوایا۔ اس کے چار لڑکے۔ محمد اکبر۔ محمد اشرف۔ محمد انور اور محمد اصغر موجود ہیں۔
- عبدالغنی ولد کریم بخش کے چار بیٹے ہیں۔ محمد اسلم۔ محمد امین۔ محمد اکرم۔ اور محمد افضل موجود ہیں
- محمد اسلم کا ایک لڑکا محمد سلیم موجود ہے۔
- محمد امین ولد عبدالغنی کا ایک لڑکا محمد عظیم موجود ہے۔
- محمد اکرم ولد عبدالغنی کا ایک لڑکا عبدالرشید موجود ہے۔
- حاجی محمد ولد کریم بخش کے چار بیٹے ہیں۔ عبدالمجید۔ عبدالرحیم۔ عبدالرحمٰن اور محمد اقبال موجود ہیں۔
- عبدالرحیم کا ایک لڑکا انعام اللہ موجود ہے۔
- پیر بخش ولد میاں فضل الدین کا ایک بیٹا محمد دین تھا۔
- محمد دین کے دو بیٹے ہیں۔ محمد صادق اور محمد حسین۔ دونو موجود ہیں۔
- محمد صادق کے دو بیٹے محمد عباس اور محمد باقر موجود ہیں۔

Marfat.com

میاں رحیم بخش ولد میاں فضل الدین ۔ یہ کچھ عرصہ کابل میں رہے ۔ گفتگوئے اردو لسی کا مذاق رکھتا تھا ضعیف العمر تھا ۔ ۱۳۵۳ھ / ۱۹۳۴ء میں مجھے (شرافت کو) پشاور میں ملا تھا ۔ اس کے چار بیٹے ہیں ۔ حاکم دین ۔ فضل کریم لاولد ۔ عبدالکریم اور عبدالرحیم موجود ہیں ۔

حاکم دین کا ایک بیٹا محمد اقبال موجود ہیں ۔

عبدالکریم ولد میاں رحیم بخش کا ایک بیٹا محمد وکیل موجود ہے ۔

انتباہ

یہ شجرہ ۱۳ محرم ۱۳۷۹ھ کو مکمل کیا گیا تھا ۔ اس کے بعد ۱۳۸۴ھ میں اس کی تکمیل کی ہے ۔

Marfat.com

س

(۳۶)

سعدالدین

میاں سعدالدین منصبدارؒ

آپ بادشاہی منصبدار تھے۔ حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح کے خواص مریدوں سے تھے۔ جب راہِ حق کا شوق ہوا۔ تو آپ نے منصب ترک کر دیا۔ تحایف قدسیہ میں ہے۔ ع خود آں ہم ترک منصب کردہ از دل [1]

خدا تعالےٰ کے حکم سے آپ کو پانچ روپیہ روزینہ غیب ملتا تھا۔

ع زعددے پنج روز آمد مرادرا [2]

درگاہِ شیخ میں منظوری | آپ حضرت سچیار صاحب رح کے منظورِ نظر تھے۔ ایکمرتبہ اُنہوں نے حضرت شہمیر قلندر رح کو آپ کے پاس بھیجا کہ وہ ہمارا عاشق مرید ہے۔ اُس کو ہمارا سلام پہنچانا۔ [3]

چو خدمت شد بفرمودہ خداوند — کہ رَو در بیت سعدالدین خورسند

برائے خبرِ او ہم گو سلامے — ز حالِ ما بعاشق دہ پیامے [3]

شیخ پیر کمال لاہوری رح نے آپ کی تعریف میں لکھا ہے۔

ع شدہ آں سعد دیں مسعود بیدار [4]

---

[1] تحایف قدسیہ ملی ص ۲۳۰ [2] ایضاً ص ۲۳۱، [3] ایضاً ص ۲۳۲ [4] ایضاً ص ۱۴۳، شرافتہ

Marfat.com

(۳۷)

سعد اللہ

حاجی سعد اللہ ؒ

آپ حضرت شیخ عبد الحمید گوجر ؒ کے یارانِ اخلاص مند سے تھے۔ بہمہ صفاتِ حمیدہ موصوف تھے۔ اپنے پیر صاحب کے شیدا و عاشق تھے۔ آپ کے مستند و معتمد ہونے کے واسطے یہ بات کافی ہے۔ کہ مرزا احمد بیگ لاہوری ؒ نے اپنے رسالہ میں ایک روایت شیخ عبد الحمید صاحب ؒ کے متعلق آپ کی زبان سے نقل کی ہے۔

نیز آپ کے متعلق مرزا صاحب لکھتے ہیں "حاجی سعد اللہ مرد عزیز الوجود اند"[1] صوفیائے کرام کی اصطلاح میں عزیز الوجود، عارفِ تام المعرفت کو کہتے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ معرفت کے بلند مقام پر فائز تھے۔ علاقہ گوجر۔ ضلع گجرات پنجاب میں سکونت رکھتے تھے۔

آپ سالِ تصنیف رسالہ الاعجاز ۱۱۰۷ھ / ۱۶۹۶ء میں زندہ موجود تھے۔

---

[1] رسالہ احمد بیگ قلمی نسخہ الف ص ۳۴۸، تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۳۵، شرافت۔

Marfat.com

(۳۸)

سعداللہ

حافظ سعداللہ قصوری رح

ے

چو سعداللہ حافظ سعادت تریں　　سیادِ خدا بود گوشہ نشین [1]

آپ حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح کے محترم خلفاء سے تھے۔ کلام اللہ شریف کے حافظ۔ صاحب علم و فضل تھے

واقعہ بیعت و خلافت آپ قصد قصور کے باشندہ تھے۔ کپڑے کی تجارت کیا کرتے۔ ایک مرتبہ تجارت کرتے ہوئے گجرات پہنچے۔ وہاں سے سُنا کہ اس جگہ کے نواح میں حضرت نوشہ گنج بخش رح کامل بزرگ ہیں۔ آپ اُن کی خدمت میں پہنچے۔ اور بیعت ہونے کی التماس کی۔ انہوں نے فرمایا کہ تمہارا فیض ہمارے خلیفہ شیخ پیر محمد سچیار رح کے پاس ہے۔ آپ سارا سامان، مال و اسباب قصور میں بیچا کر پھر نوشہرہ شریف میں حاضر ہو کر حضرت سچیار صاحب رح کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ انہوں نے ایک نظر سے مالا مال کر دیا۔ خزینۃ الفقراء میں ہے ؎

استغفار پڑھایا اس نوں بھی توحید سکھائی　　رنگ دتا توحید بحر دے موجب امر خدائی

سینے نال لگایا مرشد کھلدے گھنڑ نورانی　　ہوئی صفائی دے وچ قلب دے نکلی سر گردانی

اور تبلیغ اسلام اور ترویج سلسلہ نوشاہیہ کے واسطے قصور میں بھیج دیا۔ حافظ نور الدین صاحب لکھتے ہیں ؎

جاتوں وچ قصور ستایا پھر مرشد فرمایا　　اے پیر بھیت اساڈا پیارے رکھیں راز چھپایا [2]

---

[1] گنزار رحمت ص ۱۲۵　[2] خزینۃ الفقراء قلمی ص ۲۳، شرافت۔

Marfat.com

جوشِ عشق | مولانا شیخ پیر کمال لاہوری رح تحائف قدسیہ میں آپ کے متعلق لکھتے ہیں۔

ع شدہ سعد اللہ اندر عشق پُر جوش [۳]

مواخات | آپ کو اپنے پیر بھائی حافظ صدیق قصوری رح کے ساتھ کافی محبت تھی۔ آپس میں عشق و توحید کی مجلسیں گرم رہتیں۔ [۴]

مدفن | آپ کی قبر قصبہ قصور ضلع لاہور میں ہے۔ گنبد بنا ہوا ہے

میں (شرافت) جمعہ ۳ محرم ۱۳۵۵ھ ۲۷ مارچ ۱۹۳۶ء کو قصور میں آپ کے مزار کی زیارت سے مشرف ہوا۔ میرے ساتھ صوفی حکیم میاں نیک محمد صاحب تنرقبوری۔ اور مولوی محمد حیات خطیب جامع حنفیہ تنرقبور بھی ہمراہ تھے۔ آپ کا روضہ قبرستان کے شمال مغربی حصہ میں ہے۔ چھوٹا سا گنبد ہے۔ دروازہ قدموں کی طرف ہے۔ روضہ کے مغربی جانب بیرونی دیوار میں ایک محراب ہے۔ اس کے صحن میں محراب تک سب قبریں بنی ہوئی ہیں۔ روضہ سے جنوبی طرف ایک حجرہ پختہ ہے۔ جس کا دروازہ روضہ کو سامنا ہے۔ مغربی جانب ایک کھوہی کچی کار ہے درختہائے وُن بہت ہیں۔ بوجہ عدم حفاظت کے دربار خستہ حالت میں ہے۔ روضہ کے اندر دو قبریں ہیں۔ مشرقی آپ کی مغربی کا پختہ پتہ نہیں مل سکا۔ غالباً کسی قرابتدار کی ہوگی۔ دربار شریف کا متولی محمد دین ولد خیر دین دراری قصوری ہے۔ لیکن وہ چنداں التفات نہیں کرتا۔ نہ ہی شکستہ عمارت کی مرمت کراتا ہے۔

روضہ شریف۔ حجرہ کھوہ۔ درختاں۔ سب کے گرد پختہ چار دیواری خستہ حالت میں ہے

---

۳ تحائف قدسیہ قلمی ص ۱۴۲، ۴ خزینۃ الفقرا قلمی ص ۲۳۱، شرافت

ف مذکورہ بالا ریمارکس ۱۴ رمضان ۱۳۸۹ھ ۲۵ نومبر ۱۹۶۹ء کو پھر مجھے (شرافت کو) زیارت مزار کا موقع ملا۔ صوفی ابوالبرق لبشیر احمد شرافتی بھکھوی۔ اور بابو نذیر حسین گوجرانوالیہ میرے ہمراہ تھے۔ شرافت۔

Marfat.com

(۳۹)

سلطان

شیخ سلطان ڈدگر رح

ع

دگر بود سلطان ڈدگر کمال کہ از قال رہ یافتہ سوئے حال [1]

آپ حضرت شیخ پیر محمد سیچیار نوشہروی رح کے معزز خلیفوں سے تھے۔ صاحب قال و حال تھے۔

قومیت | آپ قوم ڈدگر کے افراد سے تھے۔

سر لیپل گریفن صاحب مبادر کتاب راجگان پنجاب میں لکھتا ہے۔

"ڈدگر ایک قوم ہے جو سولیشی پالا کرتی ہے۔ یہ لوگ نواح قصور و فیروزپور میں اور دریائے ستلج کے جنوبی کنارے پر آباد ہیں۔ اب وہ مسلمان ہیں۔ مگر از روئے نسب کے چوہان راجپوت خیال کئے جاتے ہیں۔ جو کسی زمانہ میں دہلی سے آکر آباد ہوئے تھے۔" [2]

اہل تمیز ہونا | شیخ پیر کمال لاہوری رح آپ کے متعلق تحائف قدسیہ میں لکھتے ہیں

ع کہ سلطان ڈدگر از اہل تمیزاں [3]

---

[1] کنز الرحمت ص ۱۲۵ ، [2] راجگان پنجاب ص ۱۳ ، [3] تحائف قدسیہ قلمی ص ۱۴۲ ، تصرف۔

Marfat.com

ش

(۴۰)

شادی

میاں شادی رح کیلیانوالہ

آپ واقفِ اسرارِ ملکوت ۔ دانندۂ رموزِ لاہوت ۔ صاحبِ جذب و وجد و تواجد اور سماع تھے حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب چھڑیوالہ رح کے محبوب خلیفوں سے تھے ۔

آپ کا نام صحیح طور پر شادی تھا ۔ خزینۃ الاصفیا میں سعدی لکھا ہے ۔ وہ صحیح نہیں ۔ تذکرہ نوساہی میں متعدد مقامات پر شادی لکھا ہے ۔ اور ایک جگہ سعدی تحریر ہے ۔ مگر وہ کاتب کی غلطی ہوگی ۔

ابتدائی حالات | آپ کا آبائی وطن حضرت کیلیانوالہ تھا ۔ جو قدیم سے بزرگانِ دین کا مسکن چلا آیا ہے ۔ آپ کے آبا و اجداد کی قوم کھوکھر ۔ اور پیشہ آہنگری تھا ۔ آپ ابھی بچہ ہی تھے کہ والد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا ۔ آپ کی پھوپھی موضع چھڑیالہ میں شادی شدہ تھی ۔ اُس نے ہر چند آپ کو اپنے پاس لے جانے کی کوشش کی ۔ مگر آپ اُس کے پاس نہ گئے ۔ کیلیانوالہ میں رہنا ہی پسند کیا ۔

بیعت و خلافت | آپ کو جوانی میں ہی خدا کے راستہ کی طلب ہوئی ۔ تو بھڑی شریف پہنچ کر حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب رح کی بیعت ہوئے ۔ اُنہوں نے ایک ہی نگاہ سے آپ کا کام سنوار دیا ۔ اور مدارجِ بلند پر پہنچا دیا ۔ اور خلافت بطریقت سے سرفراز فرمایا ۔

پیر بھائیوں کی تکمیل کرنا | حضرت پاک صاحب رح آپ پر نہایت مہربان تھے ۔ اپنے بعض مریدوں کو تکمیل کی غرض سے آپ کے پاس بھیجا کرتے ۔ منقول ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص کو آپ کی خدمت میں

Marfat.com

بھیجا۔ وہ تین رات آپ کے پاس رہے۔ آپ اپنی توجہ اس کے حال پر مبذول فرماتے۔ تینوں رات اس کو زیارتِ نبوی ؐ اور زیارتِ مرتضوی رضؓ اور زیارتِ غوثیہ رضؓ کا شرف حاصل ہوا۔ تینوں حضرات نے اس کو لاٹھی اور پالکی اور گھوڑے کی سواری عطا فرمائی۔ پھر آپ نے اس کو رخصت کر دیا۔[1]

کرامات

بوجھ کا سر سے اوپر ہوا پر چلا آنا منقول ہے کہ آپ اور زار سمانے کے واسطے گوجرانوالہ سے لوہے خریدنے جاتے جب سر پر اٹھا کر چلتے۔ تو لوہا بقدر ایک فٹ سر سے اوپر چلا آتا۔

مُردوں کو زندہ کرنا ایک مرتبہ حضرت پاک صاحب رح آپ پر بڑے مہربان ہوئے۔ اور فرمایا میاں شادی! ہم نے حق تعالےٰ سے منظور کرایا ہے کہ تم جس مریض پر نظر کرو گے۔ وہ شفا پا جائے گا۔ اور جس مُردہ پر نظر کرو گے وہ زندہ ہو جائے گا۔ اور جس فاسق پر نظر کرو گے۔ وہ ولی اللہ ہو جائے گا۔

چنانچہ منقول ہے کہ ایک عورت اپنے بیمار بچہ کو کسی طبیب کے پاس لے جا رہی تھی۔ اتفاقاً وہ بچہ راستہ میں مر گیا۔ وہ عورت اُس کی نعش کو آپ کے پاس لے آئی۔ آپ نے اُس پر نظر کی تو وہ بچہ امر الٰہی سے زندہ ہو گیا۔ اُس عورت نے چاندی کے دو کڑے آپ کی نذر کئے۔ آپ نے وہ دو نو کڑے بھڑی شریف میں حضرت پاک صاحبؒ کی بیٹی کو جا کر پہنا دئے۔ تذکرہ نوشاہی میں ہے۔

"میاں شادی ہر دو دست برہمن پیش بی بی صاحبہ دختر حضرت جیو بُرد"[2]

صاحب سفینۃ الاصفیا نے لکھا ہے کہ تین مُردے آپ کی توجہ سے زندہ ہوئے اور کئی فاسق فاجر آپ کی نظر سے اولیائے کامل ہوئے۔

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص۲۷۲، [2] ایضاً ص۳۴۴، ف مُردوں کا زندہ ہونا اولیاء اللہ کی کرامات سے ممکن ہے۔ ۱۔ ایک مُردہ لڑکا خواجہ قطب صاحبؒ کی درگاہ میں لا کر رکھ دیا گیا۔ وہ زندہ ہو گیا۔ (تذکرہ اولیائے ہند جلد ۱ ص۴۲) ۲۔ شیخ سونڈھا چشتی رح نے حاکم بوہر کا فوت شدہ لڑکا زندہ کیا۔ (تذکرہ ج ۲ ص۱۰۴) شرافت۔

Marfat.com

اولاد | آپ کا ایک بیٹا شیخ دلیل شاہ تھا۔ جس کا ذکر اسی صفحہ میں اس سے پہلے گذر چکا ہے۔

مدفن | میاں شادی کی قبر موضع کیلیانوالہ ضلع گوجرانوالہ میں ہے

اولاد کا مختصر تذکرہ

- میاں شادی آہنگر ساکن کیلیانوالہ کا ایک بیٹا شیخ دلیل شاہ تھا۔
- شیخ دلیل شاہ کا ایک بیٹا میاں آیت تھا
- میاں آیت کا ایک بیٹا بخش نام تھا۔
- بخش کے دو بیٹے تھے۔ پیر بخش اور اللہ دتہ۔
- پیر بخش کے تین بیٹے تھے۔ امام بخش۔ مراد بخش اور کرم بخش۔
- امام بخش کے پانچ بیٹے تھے۔ رمضان محمد بخش۔ جھنڈا۔ رحیم بخش اور کریم بخش۔
- رمضان کے تین بیٹے رکن دین۔ احمد دین اور محمد دین موجود ہیں۔
- رکن دین زمانہ حاضرہ میں گدی نشین ہے۔ اس کا ایک بیٹا حیات محمد موجود ہے
- احمد دین ولد رمضان کا ایک بیٹا اللہ دتہ موجود ہے۔
- محمد بخش ولد امام بخش کے چار بیٹے۔ نور دین۔ رحمت علی۔ سراج دین اور لال دین موجود ہیں
- نور دین کے دو بیٹے خوشی محمد اور ولی محمد موجود ہیں۔
- رحمت علی ولد محمد بخش کے تین بیٹے علی محمد۔ خان محمد اور نذر محمد موجود ہیں۔
- جھنڈا ولد امام بخش کا ایک بیٹا عبداللہ موجود ہے۔
- عبداللہ کے دو بیٹے غلام حیدر و غلام علی موجود ہیں۔
- رحیم بخش ولد امام بخش کا ایک بیٹا علی محمد موجود ہے۔
- کریم بخش ولد امام بخش کے دو بیٹے غلام محمد و محمد دین موجود ہیں۔
- مراد بخش ولد پیر بخش کے تین بیٹے اللہ دتہ۔ اور سائیں دسوندی اور حسین موجود ہیں۔

Marfat.com

- اللہ دتہ کے دو بیٹے غلام حسین و جلال موجود ہیں۔
- غلام حسین کے دو بیٹے محمد دین و فتح محمد موجود ہیں۔
- کرم بخش ولد پیر بخش کا ایک بیٹا حسن محمد تھا۔
- حسن محمد کا ایک بیٹا دریام موجود ہے۔
- دریام کا ایک بیٹا رمضان موجود ہے۔
- اللہ دتہ ولد بخش ولد آیت کے چار بیٹے تھے۔ الٰہی بخش۔ محمد بخش۔ عسرا اور بودا۔
- الٰہی بخش کے دو بیٹے اللہ جوایا و محمد دین موجود ہیں۔
- اللہ جوایا کے دو بیٹے بلہا اور شاہ محمد موجود ہیں۔
- محمد دین ولد الٰہی بخش کا ایک بیٹا عبداللہ موجود ہے۔
- محمد بخش ولد اللہ دتہ کا ایک بیٹا امام دین موجود ہے۔
- عسرا ولد اللہ دتہ کا ایک بیٹا اللہ ودھایا موجود ہے۔
- بودا ولد اللہ دتہ کا ایک بیٹا احمد دین موجود ہے۔

انتباہ

میاں شادی آہنگر کی ساری اولاد کا یہ شجرہ ۱۳۵۰ھ / ۱۹۳۱ء میں مکمل کیا۔ جن کو زندہ و موجود لکھا ہے۔ اس سے مُراد یہ ہے کہ وہ اُس سال میں موجود تھے۔ آپ کی سب اولاد کیسیانوالہ میں لوہاروں کا پیشہ کرتی ہے۔

Marfat.com

(۴۱)

شاہ شریف

سید شاہ شریف رح تلونڈی والے

ہراں رُوئے راوی ست شاہ شریف — کہ فلوق گشتہ بعنصر لطیف
بیاد خدا ہر زماں مشتغل — شدہ ذاتِ اکمل بعلم و عمل[1]

آپ حضرت شیخ پیر محمد سیار نوشہروی رح کے اکمل خلیفوں سے تھے۔ صاحبِ علم و فضل تھے۔ ہر وقت خدا کی یاد میں مشغول رہتے۔

خاندانی حالات | آپ ساداتِ صحیح النسب سے تھے۔ تحائف قدسیہ میں ہے۔

ع شریف از سیداں مست و دیوانہ[2]

مولوی حافظ نورالدین بن حافظ عمر بخش گنجوی رح نے کتاب خزینۃ الفقرا میں لکھا ہے۔ کہ شاہ فرید ڈھولنوال والے۔ اور شاہ شریف تلونڈی چوہدریاں والے۔ اور شاہ بلاق، پنج دھونکک والے۔ اور شاہ لطیف بڑی راولپنڈی والے۔ چاروں حقیقی بھائی تھے۔ لیکن یہ روایت صحیح نہیں کیونکہ۔ شاہ فرید صاحبؒ کا نسب نامہ مفتی غلام سرور لاہوری رح نے خزینۃ الاصفیا میں یہ لکھا ہے۔ "شاہ فرید بن سید محمد علی بن سید علی بن سید فتح علی بھاکھری" اور شاہ لطیف بڑی کا نسب نامہ مولانا مسعود الحق صدیقی ایم اے استاذ ریاضیات کیڈٹ کالج حسن ابدال نے کتاب "شاہ لطیف بڑی" میں یہ لکھا ہے۔ "شاہ لطیف بن سید محمود بن سید حامد بن سید بودلہ شاہ"

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ دونو[2] بھائی نہ تھے۔ ایسے ہی دوسرے دونو[2] بزرگ بھی آپس میں

---

[1] گلزار رحمت ص ۱۲۵، [2] تحائف قدسیہ قلمی ص ۱۴۲، شرافت۔

Marfat.com

بھائی نہیں ہو سکتے۔

شاہ شریف ریاست کپورتھلہ کے رہنے والے تھے۔ پیشہ تجارت کیا کرتے۔ ابتدا میں کیمیاگری کا فن بھی سیکھا تھا۔ اور اس میں کمال پایا تھا۔

واقعہ بیعت منقول ہے کہ آپ بیعت سے مشائخ کی خدمت میں گئے۔ مگر کہیں تسکین خاطر نہ ہوئی آخر ایک دفعہ کاروبارِ تجارت کے ہمراہ نوشہرہ شریف کے پاس سے گذرے۔ حضرت سچیار صاحب رح کی زیارت کی۔ دیکھا کہ ہزاروں درویش و سلائق موجود ہیں۔ لنگر جاری ہے۔ آپ نے سونے کی ایک اینٹ پانچ سیر وزنی بنا کر اُن کی خدمت میں پیش کی۔ کہ اس کو اپنے مصرف میں لانا۔ حضور نے فرمایا اس کو طاقچہ میں رکھ دو۔ ایک سال کے بعد آپ پھر نوشہرہ سے گذرے تو دیکھا کہ پہلے سے بھی زیادہ خرچ ہے۔ پھر چار اینٹیں پیش کیں۔ حضرت صاحب رح نے فرمایا کہ پہلی اینٹ کے پاس طاقچہ میں رکھ دو۔ آپ نے جب دیکھا تو پہلی اینٹ ویسے ہی پڑی تھی۔ بڑے متعجب ہوئے۔ حضرت سچیار پیر رح نے فرمایا۔ ہمارے ساتھ باہر سیر کو چلو۔ جب گاؤں سے باہر گئے۔ تو حضور والا نے پیشاب کیا۔ اور استنجا والا ڈھیلا (وٹوانی) ایک داہن میں پھینک دیا۔ چنانچہ وہ سارا داہن سونا بن گیا۔ اور فرمایا شاہ صاحب! ؎

نظر جنہاندی کیمیا سونا کردے وَٹ — عملاں سیتی ہوون بیڑے کیا سیدہ کیا جَٹ

آپ سخت نادم ہوئے۔ اور بیعت ہونے کی التماس کی۔ حضرت صاحب رح نے فرمایا۔ آپ سید ہیں۔ اور میں جاٹ ہوں چنانچہ اُسی وقت حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانیت سے امر صادر ہوا کہ یہ ہمارے خاندان سے ہے اس کو ضرور بیعت کر لو۔ چنانچہ حضرت سچیار صاحب رح نے آپ کو حلقہ بیعت میں داخل کیا۔ ؎۳

توحید میں رنگا جانا جس وقت حضرت سچیار صاحبؒ نے آپ کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لئے۔ تو

؎۳ خزینۃ الفقرا قلمی ص۲۵ تا ص۲۶، شرافت۔

Marfat.com

اُسی وقت آپ کی حالت دگرگوں ہوگئی۔ حافظ نورالدین صاحب نے کتاب خزینۃ الفقرا میں لکھتے ہیں،

ستیدزادے دے جیہا ہتھ لئے جد ولی مکمل یار دے
ستیدزادہ دے جیہا ہتھ تھیں نور چھٹے چمکارے

وچ توجہ ستیدزادہ رہیا سلامت بھائی
پر رنگیا گیا توحید تھیں وچ ملیا فیض خدائی

اوہ توجہ ہور کسے دی جھلن طاقت ناہیں
پیغمبر دادو ہتھ اسی اوہ رہیا سلامت باہیں

دس کے کلمہ بیعت والا سینے پیر لگایا
اگے ڈتھا اللہ پھر روشن اِک دم پیر بنایا

جاں لگن دی مکھن سندی حاجت رہی نہ کائی
رڑکن ماہیول روشن ہویا رحمت نال خدائی ۲

خلافت پانا | منقول ہے کہ جب حضرت سچیار صاحب رح نے آپ کو گلے لگایا تو پوچھا کیا حال ہے؟ آپ نے عرض کیا کہ جناب کی توجہ سے اب دُنیا کی تمام تکلیفات وصعوبات بھول گئی ہیں۔ اور دُنیا سے دل سرد ہوگیا ہے۔ حضور نے آپ کو خلافت سے مشرف فرمایا۔ ۳

غلبۂ عشق | منقول ہے کہ جب شاہ شریف صاحب رح پر اپنے شیخ کی مہربانی ہوئی۔ تو عشق حقیقی کا اسقدر غلبہ ہوگیا۔ کہ آپ کا دَم چھوٹا ہوگیا۔ اور ہچکی بندھ گئی۔

ز سوزِ عشق دم کابل نمودہ
ہراں ہک ہک بسے غلبہ نمودہ

آخر آپ کے پیر بھائی میاں میہوں صاحب رح آپ کے پاس پہنچے۔ تو اُنہوں نے اپنی توجہ سے آپ کا جوش فرو کیا۔ ۴

کشیدہ جوش اورا بس فرو کرد
کہ اے سیّد چہ ہک ہک داری ای زَرد

تلونڈی میں وُرُود | حضرت سچیار صاحب رح نے آپ کو حکم دیا کہ تمہارا مقام ارشاد تلونڈی چوہدریاں (ریاست کپورتھلہ) ہے۔ وہاں چلے جاؤ۔ حضرت کا حکم سُن کر آپ کو دُرد فرقت سے غشی طاری ہوگئی۔ اُس بیہوشی میں حضرت نوشہ گنج بخش رح کی زیارت ہوئی۔ انہوں نے بھی فرمایا

---

۲ خزینۃ الفقرا قلمی ص۵۵، ۳ ایضاً ۴ تحائف قدسیہ قلمی ص۲۰۶، شرافت۔

Marfat.com

کہ بیٹا وطن جاؤ۔ جس وقت آپ کو افاقہ ہوا تو رخصت ہوئے۔ میاں عبدالجلیل صاحب نشیبری دو کوس تک آپ کو وداع کے لئے گئے۔ آپ نے تلونڈی چوہدریاں پہنچ کر راحت کی اختیار کی۔ اور ہدایت خلق اللہ میں مشغول ہوئے۔ ۵

شیخ کا آپ کی حمایت کرنا | منقول ہے کہ ایکمرتبہ آپ کے پیر بھائی میاں مہیوں تسیچپوری رح نے آپ کو پینے لگایا۔ اور آپ کا فیض سلب کر لیا۔ جب حضرت سچیار صاحب رح کو پتہ چلا تو انہوں نے آپ کی حمایت میں میاں مہیوں کا فیض سلب کر لیا۔ اور آپ کو دوبارہ فیض عطا کیا۔ ۶

نکاح | صاحب خزینۃ الفقرا نے لکھا ہے کہ آپ نے نکاح بھی کیا تھا۔ مگر آپ کی اولاد کا کوئی ثبوت نہیں چلا کہ ہوئی یا نہ ہوئی۔

یارانِ طریقت | آپ کے خواص مریدیہ تھے۔

۱۔ شیخ صدیق محمد صاحب۔ ان کا سلسلہ جاری ہے۔

۲۔ بابا جیون خاں بھٹی۔ ساکن تلونڈی چوہدریاں۔

۳۔ بابا شادی خاں بھٹی۔ اس کو آپ نے دعا دی تھی کہ تمہارے ہاں ہمیشہ شادی ہی رہے گی۔ اس کی اولاد میں سے میاں قادر بخش بھٹی۔ ریاست کپورتھلہ کے راجہ کا وزیر اعظم تھا۔ یہ راجہ اہلو والیہ متصل سے تھا۔ حضرت نوشہ صاحب رح کا روضہ بنوانے میں میاں قادر بخش نے کافی حصہ لیا تھا۔

تاریخ وفات | شاہ شریف صاحب رح کی وفات انتیسویں ۲۹ ربیع الاول ناملوم ھ کو ہوئی۔ قبر۔ تلونڈی چوہدریاں۔ ریاست کپورتھلہ۔ ضلع جالندھر میں ہے۔ روضہ شریف کے اندر دو قبریں ہیں۔ مغربی آپ کی۔ اور مشرقی آپ کے بھائی شاہ عارف کی ہے۔

سنہ ۱۳۶۶ھ / ۱۹۴۷ء میں سائیں اللہ دتہ باشندہ مجاور درگاہ ہے۔ اور درگاہ کی تمہاری بابا شادی خاں کی اولاد میں ہے۔ ہر سال ۲۹ ربیع الاول کو عرس ہوتا ہے۔

---

۵ خزینۃ الفقرا قلمی ص۵۵، ۵ ایضاً ص۱۱۳، ۶ ایضاً ص۱۱۵ تلخیص۔

Marfat.com

متعلقہ صفحہ ۱۷۴

شجرہ فقرائے

شاہ شریف صاحب بلوندی والے

|

شیخ صدیق محمد

|

سید ثابت شاہ

|

حافظ گل محمد

|

حافظ ابوالبرکات امام بخش

|

حافظ ابوالفیض نور جمال

|

حافظ ابوالشفیق خیر محمد

|

حافظ ابوالریاض شفیق احمد۔

|

محمد حفیظ شفیقی صاحب

نزد مسجد پیراں چوک شیخاں دکان نورہ

لاہور میں سکونت رکھتے ہیں۔

Marfat.com

(۴۲)

شہمیر

شیخ شہمیر قلندر لاہوری رح

ے

چو شد مقبول شہمیرے قلندر — بشد مشغول عالم فیض اندر
زوالدنام وے لکھمیر بودہ — خطاب شاہ ہمیں شہمیر بودہ [۱]

ے

شدہ ذات لکھمیر شہمیر پاک — کہ از رشتۂ جاں نمودہ شراک [۲]

نام ولقب آپ کے آباء واجداد شہر زیدآباد کے رہنے والے تھے۔ بقولے سیّد۔ اور بقولے عباسی ہاشمی تھے۔ آپ کا نام لکھمیر تھا۔ مرشد کی طرف سے شہمیر لقب ملا۔

نسب نامہ کتاب ذکر اللہ المعروف نسب نامہ سادات میں شاہ میر لاہوری رح کا نسب نامہ لکھا ہوا پایا جاتا ہے۔ یہ میاں میر قادری رح تو ہو نہیں سکتے۔ کیونکہ اُن کے والد کا نام قاضی سائیں دتہ تھا۔ اور وہ فاروقی النسب تھے۔ پھر ماننا پڑتا ہے کہ وہ یہی شاہ میر ہوں گے۔ کیونکہ ان سوا کوئی شاہ میر۔ لاہور میں مشہور نہیں گذرا۔ نسب نامہ یہ ہے۔

شاہ میر لاہوری بن سید ابی حفیظ بن شاہ خضر گوشہ نشین بن سید احمد بن سید ابوالقاسم بن سید محمود موسےٰ بن شیخ ابوبکر بن شیخ سلیمان بن سید ابوحفیظ عمر بن شیخ حسن علی بن سید عبدالرزاق بن سید عبدالقادر جیلانی رح [۳]

---

[۱] تحائف قدسیہ قلمی ص ۱۲۱، [۲] کنز الرحمت ص ۱۲۵، [۳] ذکر اللہ المصنفہ سید جلال الدین حسین جعفری شیرازی کا ایک خطی نسخہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں ذخیرہ شیرانی میں موجود ہے ۱۲۰۹ھ ۲۲۰۹ء شرافت۔

Marfat.com

تاریخ ولادت وطفولیت | آپ کی پیدائش ۱۰۵۹ھ / ۱۶۴۹ء میں بعہد شاہ جہاں بادشاہ ہوئی۔ [۲۴] جلوسی تھا۔ آپ مادرزاد ولایت سے مشرف تھے۔ بچپن میں ہی بعض خوارق کا ظہور آپ سے ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ سانپ نے آپ کے پاؤں چوم لئے۔ [۴]

تعلیم | آپ جب سن تمیز کو پہنچے تو پڑھنا شروع کیا۔ دن کو والدین کی خدمت کرتے اور رات کو قرآن مجید کا سبق پڑھتے۔ [۵] اپنے ماموں صاحب سے قرآن مجید ختم کیا۔ [۶] پھر لاہور چلے گئے۔ وہاں مولانا علی محمد صاحب رح سے مطول تک کتابیں پڑھیں۔ [۷]

لاہور میں ورود | آپ کا ابتدائی زمانہ غربت و افلاس میں گذرا۔ ابھی بچہ ہی تھے کہ والد صاحب کا انتقال ہوگیا۔ والدہ صاحبہ پیچھے رہ گئیں۔ اور ایک چھوٹا بھائی محمد کبیر نام بھی بچ رہا۔ آپ اُن دنوں ایک دن عبادت کے واسطے جنگل میں چلے گئے۔ وہاں ایک سفید رنگ خوبصورت قد آور جانور نظر آیا۔ اُس سے خوشبو آرہی تھی۔ آپ نے سمجھ لیا کہ یہ کوئی خدا کا دوست ہے۔ چنانچہ آپ اُس کے آگے دست بستہ کھڑے ہو گئے۔ وہ پردار کر گیا۔ والدہ صاحبہ آپ کو جنگل سے گھر لے آئیں۔ اور گھر کا سارا کاروبار آپ کے سپرد کر دیا۔ مگر آپ کو یاد الٰہی کے سوا کسی کام سے دلچسپی نہ تھی۔ آپ گھر والوں سے پوشیدہ طور پر وطن سے نکلے۔ اور شہر لاہور میں چلے گئے۔ وہاں گذر [۸] مکہ میں ایک ویران مسجد تھی۔ جس میں بجائے نماز کے شہر کے اوباش جوا کھیلتے تھے۔ وہاں ایک بزرگ شیخ بڈھا صاحب رح کا مزار بھی تھا۔ آپ اُس مسجد میں فروکش ہوئے۔ اور تبلیغ کر کے قمار بازوں کو توبہ کرائی۔ اور مسجد کو آباد کیا۔ اور وہیں سکونت اختیار کی۔ [۹]

تدریس | ایک روز ایک شخص نے آپ کو کہا کہ اگر آپ یہاں رہنا چاہتے ہیں۔ تو تین کاموں میں سے کوئی ایک کام کرو تو تمہاری معاش کا ذریعہ بن جائے گا۔ یا تو اپنے گھر سے لاکر خرچ کھاؤ۔ یا

---

[۴] [۵] تحایف قدسیہ دلی ص ۲۸۰ [۶] ایضاً ص ۲۸۲ [۷] ایضاً ص ۲۸۶، [۸] جہاں اُس زمانہ میں گذر تھا۔ آجکل وہاں مسجد دائی لاڈو موجود ہے (تحقیقات چشتی ص ۲۰۱) [۹] تحایف ص ۲۸۳ شرافت

Marfat.com

شیخ بڈھا صاحب رح کے مزار کی مجاورت کرو۔ تو روٹیاں ملا کریں گی۔ یا پھر بازار سے گدائی کیا کرو۔
آپ نے فرمایا میں ان تینوں میں سے کوئی کام بھی نہیں کروں گا۔ خدا تعالےٰ رزاق ہے۔ اُسی پر ہمارا بھروسہ ہے۔ چنانچہ آپ نے وہاں مسجد میں تدریس شروع کی۔ قرآن مجید کی تعلیم دیتے۔ ایک شخص نے دو روٹیاں روزانہ آپ کا وظیفہ لگا دیا۔ اور ایک عابدہ عورت بختاور نام۔ وضو کے واسطے آپ کو پانی کا کوزہ بھر دیا کرتی۔ اور کچھ ماحضر افطار کے واسطے بھی آپ کو دیا کرتی۔ اور یہ مقولہ کہتی۔

"دے گئے سوے گئے۔ کھا گئے رنگ لا گئے۔ جوڑ گئے سو بوڑ گئے"

اسی طرح چند ماہ گذر گئے۔ آپ کے پاس بہت طلبا جمع ہو گئے۔ آپ اُن کو تعلیم دیتے۔ مبلغ ایک روپیہ آپ کا روزانہ خرچ ہو جاتا۔ تو لوگوں نے سمجھا کہ ان کو روزینہ غیب ملتا ہے اور بعض لوگ کہتے کہ یہ کیمیاگر ہیں۔ [1]

تعمیر مسجد | ایک شخص نے ایک دن خدمت میں عرض کیا۔ کہ میں داروغگی کے عہدہ پر تھا۔ کسی جرم سے معزول ہو گیا ہوں۔ آپ نے دعائے خیر فرمائی تو پھر وہ اپنے عہدہ پر بحال ہو گیا، پھر وہ خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اُس کو حکم دیا، تو اُس نے وہ مسجد پختہ بنوا دی۔ اور کنواں بھی لگوا دیا۔ [2]

مولانا نور محمد مذنق سے ملاقات | ایک روز آپ مولانا نور محمد مذنق کی خدمت میں گئے۔ اور کہا کہ مجھ میں تین عیب ہیں۔ اگر دور ہو جائیں تو بہتر ہے

۱۔ ایک تو اولیاء اللہ کی تلاش کرتا ہوں، اور مولوی کہتے ہیں کہ اولیا پہلے زمانہ میں گذر چکے ہیں۔ اب کوئی ولی نہیں۔

۲۔ دوسرا فقیر کے ساتھ سرد سننے کا شوق رکھتا ہوں،

۳۔ تیسرا جہاں کوئی صاحب حسن و جمال خوبصورت ہو۔ اس کے دیکھنے کو دل چاہتا ہے۔

---

[1] تحائف قدسیہ ملی ص۲۸۴ تا ص۲۸۶، [2] ایضاً ص۲۸۶، شرافت۔

Marfat.com

شیخ نور محمد نے فرمایا کہ یہ تو اولیاء اللہ کی نشانیاں ہیں۔ خدا تعالیٰ تجھ کو خاصانِ درگاہ سے کرے گا۔

ع

تو خواہی گشت از خاصانِ درگاہ نشاں ایں ہر سہ دال از سالکِ راہ

آپ نے کہا کہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں نفس کے فریب میں نہ آجاؤں۔ اُنہوں نے ایک دعا بتلائی۔ کہ یہ روزانہ پڑھا کرو۔ اللہ تعالیٰ تم کو ہر مصیبت سے محفوظ رکھے گا۔ ۱۲

مولانا جان محمد کے پاس جانا | دوسرے روز مولانا جان محمدؒ کے پاس گئے۔ وہ سب اپنے چالیس درویشوں کے اپنے کنوئیں پر باغ میں بیٹھے تھے۔ سب کو لنگر تقسیم کیا۔ ایک ایک روٹی دی۔ اور حضرت شہیر کو فرمایا کہ میں نے تم کو حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیا ہے۔ تم کو درجہ قبولیت حاصل ہو جائے گا۔

ع ۱۳

ترا باحق سپردم بارسولے تو خواہی گشت بس صاحب قبولے

بیعت طریقت | آپ کو راہ حق کا شوق غالب ہوا۔ کسی درویش سے سنا کہ نوشہرہ شریف ضلع گجرات میں حضرت شیخ پیر محمد سپہار نوشاہی نام ایک باکمال ولی اللہ ہیں۔ جو حضرت نوشہ گنج بخش قادری رح کے اکابر یاروں سے ہیں۔ آپ بمع حافظ قائم الدین برقنداز رح اور دو تین اور دوستوں کے پیدل سفر کرتے ہوئے۔ اُن کی خدمت میں پہنچ کر شرفِ بیعت سے مشرف ہوئے۔ اور اپنے پیر کے عشق میں اسقدر سرشار ہوئے کہ اپنا سارا مال و متاع اُن کی خدمت میں نذرانہ کر دیا۔ اور خود دو روز گھر میں رہتے۔ اور دو روز پیر خانہ میں۔ ایک سال تک اسی طرح عمل کرتے رہے حتّٰی کہ آپ کا مقصد حاصل ہو گیا۔ ۱۴

بیعت ہونے کے وقت آپ کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ یعنی ۱۰۷۷ھ / ۱۶۶۷ء میں مرید ہوئے۔

ع بدش عمرے ببردہ سال کامل کہ کاریدہ ز تخم مہر عامل ۱۵

---

۱۲ تحائف قدسیہ قلمی ص ۲۹۰، ۱۳ مولانا جان محمد عالم و فاضل تھے۔ ان کا درس مسجد گنج بخش میں تھا۔ ۱۲ ۱۴ تحائف ص ۲۹۵، ۱۵ ایضاً ص ۲۹۲، شرافت۔

Marfat.com

لاہور میں قیام آپ کو حضرت سچیار صاحب رح نے فرمایا کہ تم لاہور میں اپنا مقام رکھو۔ آپ نے عرض کیا کہ میں لاہور کی ریگ مسجد میں رہا تیس پندرہ ہوں۔ اُنہوں نے فرمایا کہ تم مسجد میں ہی رہا کرو۔ وہاں عاشقوں کا ڈیرہ ہے۔ وہیں تمہارا مدفن ہوگا، آپ نے عرض کیا کہ مجھے میرے اقارب وطن بُلاتے ہیں۔ اُنہوں نے فرمایا۔ کہ تم لاہور ہی رہنا وہ سب یہیں آجائیں گے۔

تو ہستی شمع آں پروانہ داراں بیائید ہمچو مستسقی ببارال

چنانچہ آپ نے لاہور میں قیام رکھا۔ وہ مسجد اکبر بادشاہ کے زمانہ کی تھی۔ اور ویران ہو چکی تھی۔ آپ کے قدوم سے آباد ہوگئی۔ ۱۶ھ

عطائے لقب شہمیر قلندر اور اجرائے لنگر ایک مرتبہ آپ کے پیر بھائی حافظ صدیق و حافظ اسمٰعیل و شیخ پیلو و شیخ ماہی وغیرہ یارانِ قصور آپ کے پاس شب باش ہوئے آپ کے پاس اُس وقت کوئی چیز موجود نہ تھی۔ اپنا پاجامہ فروخت کرکے اُن کی مہمانی کی۔ اُنہوں نے نوشہرہ شریف پہنچ کر یہ سارا واقعہ حضرت سچیار صاحب رح کے سامنے بیان کیا۔ وہ آپ کے اس ایثار سے بہت خوش ہوئے اور آپ کو شہمیر قلندر کا لقب عطا فرمایا۔ اور لاہور میں لنگر جاری کرنے کا حکم دیا۔ ۱۷ھ

لنگر خانہ آپ نے مسجد کے پاس ایک مسافر خانہ تعمیر کیا۔ اس میں ہر وقت مہمان آتے رہتے آپ نے لنگر جاری کر دیا۔ ہندو۔ مسلمان۔ مرد اور عورتیں روزانہ آتے رہتے۔ ہر شخص کو دو روٹیاں ملتی تھیں۔ غریبوں کی بہت خدمت کرتے۔ اغنیا کے ساتھ کلام کرنے سے اجتناب رکھتے۔ بعض اوقات کئی قوال وغیرہ آتے۔ ڈیرہ پر قوالیاں ہوتیں۔ حاضرین کو رقت قلب اور وجد و حالتیں ہوتیں نااہلوں کو مجلس سماع میں شامل نہ ہونے دیتے۔

؎ ردِ نا داشتے جز اہلِ مرداں بُدے آنجا ہمیشہ اہلِ دردال ۱۸ھ

۱۶ھ تحایف قدسیہ قلمی ص ۳۱۱، ۱۷ھ ایضاً ص ۲۹۹، ۱۸ھ ایضاً ص ۳۰۲، شرافت۔

Marfat.com

عبادت و ریاضت | آپ شریعت کے پابند۔ نماز پنجگانہ باجماعت ادا کرتے۔

؎ جماعت را نکردہ ترک گاہے چناں در شرع شد عالی نگاہے [19]

نوافل تہجد پر خاص توجہ رکھتے۔ فقہ حنفی کے مسائل پر عمل کرتے۔ قرآن مجید کی تلاوت بلاناغہ کرتے۔ مسجد میں درس دیتے۔ رات کو بیدار رہ کر یاد الٰہی کرتے۔ آنکھوں میں نمک ڈالتے۔ تاکہ نیند نہ آوے۔ کچھ عرصہ صائم الدہر رہے۔ پھر افطار کر دیا۔ مگر غذا بہت تھوڑی کھاتے۔ آخر عمر میں دن کو مسجد میں۔ اور رات کو دریائے راوی پر جا کر عبادت کیا کرتے۔ دنیا کو بالکل ترک کر دیا۔ سردیوں کے موسم میں کھڑے ہو کر ذکر و ہو کیا کرتے۔ تمام جسم آپ کا پسینہ پسینہ ہو جاتا۔ [20]

سخاوت و ایثار | آپ رات کو اندھیرے میں جب کھانا کھاتے۔ تو خالی منہ ہلاتے رہتے تاکہ اہل خانہ سمجھیں کہ روٹی کھا رہے ہیں۔ اور روٹی کو بغل میں چھپا لیتے۔ اور باہر نکل کر فقیروں کو دے دیتے۔ [21]

غذا | آپ آدھ پاؤ جو کی روٹی پکاتے۔ جس میں سے چوتھا حصہ خود تناول فرماتے۔ اور تین [3] حصے مسافروں اور مسکینوں کو دے دیتے۔ [22]

مشتبہ طعام سے پرہیز | آپ مشتبہ طعام سے پرہیز رکھتے تھے۔ امرا کے گھروں کا کھانا نہ کھاتے نہ کبھی دنیا داروں کے گھر جاتے۔ ایک مرتبہ میاں محمد اکرم نوشہروی رہ لاہور گئے ہوئے تھے۔ خواجہ مطلوب خاں نے جو نواب خان بہادر کا ملازم تھا۔ ان کی دعوت کی۔ وہ قلندر صاحب کو مجبور کر کے ساتھ لے گئے۔ سب درویشوں نے کھانا کھایا۔ لیکن آپ نے نہ کھایا۔ مطلوب خاں نے میاں صاحب کے سامنے عرض کیا۔ کہ یہ درویش میرے گھر کا کھانا کھانے سے پرہیز رکھتا ہے۔ میاں صاحب نے مجبوراً دو تین لقمے آپ کو کھلا دیئے۔ آپ نے امتثال امر کے واسطے کھا لئے۔

---

[19] تحائف قدسیہ ملی ص ۲۷۵، [20] ایضاً ص ۳۰۹ [21] ایضاً ص [22] ایضاً ص ۲۸۹، شرافت۔

Marfat.com

جب اپنے مکان پر آئے تو آپ کو اسہال شروع ہو گئے۔ اور تین روز تک متواتر جلاب آتے رہے۔

؎ چو در خانہ بیاید گشتہ طلاق سہ روز آں را کہ در پرہیز بندد طاق

آپ نے فرمایا جب تک اس کھانے کی بُو اندر رہے گی جلاب بند نہیں ہوں گے۔ ۲۳

صبر و شکر | چونکہ آپ پر اکثر ابتدائے احوال میں غربت و مسکنت کا دَورہ تھا۔ آپ اُس میں صبر و شکر سے گذارہ کرتے۔ اور بسا اوقات یہ شعر پڑھا کرتے۔

؎ تا ء پیاں دل محکم رکھیں ہے مت نیہوں لجاویں
دعوے بنھیں پہنچ نہ سکیں کوڑا سادھ سدا ویں ۲۴

اخلاق و عادات | آپ ہر سائل کا سوال پورا کرتے۔ مریدوں کو خدمت نہ فرماتے۔ بلکہ اُن کی خدمت خود اپنے ہاتھ سے کرتے تنور سے خود جا کر روٹی پکوا لاتے۔ اور فرماتے یہی سنت طریقہ ہے کہ کسی کو تکلیف نہ دی جاوے۔ ۲۵

دعوت قبول کرنا | ایکمرتبہ ایک کنجوس عورت کے گھر جبکہ اپنے استاد کے تشریف لے گئے اور کھانا کھایا لوگوں نے پوچھا۔ اُس کے گھر سے آپ نے کیوں کھایا ہے؟ فرمایا۔ دردلیتوں کا اُس کے گھر سے کھانا اُس کے واسطے ثواب کا باعث ہوگا۔ ۲۶

فتوحات قبول کرنا | جو کچھ فتوح ہوتی آپ قبول نہیں کرتے تھے۔ ایکمرتبہ حضرت سچیار صاحبؒ نے فرمایا۔ جو کچھ فتوح از قسم نذرانہ آوے واپس نہ کیا کرد۔ اگر رد کرد گے تو محتاج ہو جاؤ گے۔ ۲۷

۲۸

غوث اعظم کا عشق و احترام | ایکدفعہ نواب معین الملک ناظم لاہور کے خانساماں غیاث الدین

۲۳ تحایف قدسیہ قلمی ص ۳۲۹، ۲۴ ایضاً ص ۳۸۲ ۲۵ ایضاً ص ۲۷۴ ۲۶ ایضاً ص ۲۸۷ ۲۷ ایضاً ص ۱۹۷

۲۸ میر معین الملک المعروف میر منو الملقب بہ رستم جنگ خلف نواب قمر الدین خاں وزیر محمد شاہ بادشاہ نواب زکریا خاں بہادر کا داماد تھا۔ ۲۰ ذیقعدہ ۱۱۶۶ھ ۸ ستمبر ۱۷۵۳ء کو لاہور کا ناظم مقرر ہوا۔ بقول صاحب چار باغ پنجاب ۱۱۶۸ھ ۱۷۵۵ء میں وفات پائی ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

نے آپ کو رقعہ بھیجا کہ میں نے لاہور کے تمام مشائخ کی آج دعوت کی ہے۔ آپ بھی تشریف لا دیں آپ نے جواب لکھا کہ ہم تمام عمر کسی کے گھر نہیں گئے۔ پھر اُس نے کہلا بھیجا کہ آج حضرت غوث الثقلین رض کی گیارہویں شریف کا ختم ہے۔ یہ سُن کر آپ ادب سے کھڑے ہو گئے۔ اور چل کر وہاں پہنچے۔ وہاں سید محمد غوث لاہوری رح بھی موجود تھے۔ انہوں نے تعجب سے پوچھا کہ آپ تو کبھی کسی کے گھر نہیں گئے۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت غوث اعظم کا نام سُن کر چلا آیا ہوں تھوڑی دیر وہاں بیٹھے۔ اور پھر شیخ عثمان رح کا ہاتھ پکڑ کر چلے گئے۔ [۲۹]

حضرت نوشہ صاحب رح کی اولاد کی خدمات | آپ حضرت نوشہ گنج بخش رح کی اولاد کے دل و جان سے خدمتگار تھے خصوصاً حضرات برخورداریہ کے۔

۱۔ ایکدفعہ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان برخورداری رح آپ کے پاس لاہور تشریف لے گئے۔ تو آپ نے اُن کی خدمت دل و جان سے کی۔ اور نذرانہ دیا۔

نذر کردہ زعدد آں شاہ پیرے — کہ بود اولاد برخوردار پیرے [۳۰]

۲۔ اسی طرح ایکمرتبہ سید صبغۃ اللہ شاہ بن سید ابن یمین بن سید رحمت اللہ عارف برخوردار رح آپ کے پاس گئے۔ تو آپ ادب سے اُن کو پیش آئے۔ اور فرمایا۔

ع تو شاہی بندہ ام صلح ز حق گو [۳۱]

اولاد پیر کی خدمت | ایک مرتبہ حضرت پیچیار صاحب رح کے پوتے میاں محمد اکرم صاحب نوشہی رح لاہور گئے۔ اُس وقت آپ پر غربت کا زمانہ تھا۔ اتفاقاً آپ کے پیر بھائی خواجہ نعمت جمال جھنگی والے رح نے مبلغ بتیس روپیہ نقد اور کچھ کپڑے آپ کو دیئے کہ اپنی بیٹی کی شادی میں صرف کریں۔ آپ نے فرمایا کہ بیٹی کی شادی کے سامان خدا تعالےٰ خود پیدا کر دے گا۔ یہ تو میں اپنے پیرزادہ کی مہمانی پر صرف کروں گا۔ چنانچہ آپ نے ان کی دعوت کی۔ اور جو کچھ ضیافت کے

---

[۲۹] تحائف قدسیہ قلمی ص۳۹۳، [۳۰] ایضاً ص۲۴۱ [۳۱] ایضاً ص۳۹۵، شرافت

Marfat.com

خرچ سے بانی بچا۔ وہ اُن کی نذر کر دیا۔ ؎

ہر آں خیرے ز مہمانی فزودہ ۔۔۔ نذر کردہ بخدمتجاں بدرودہ [۳۲]

پیر بھائیوں سے میل جول آپ کے پاس ملاقات کے واسطے اکثر پیر بھائی آتے رہتے۔ چنانچہ شاہ منتہا سلطان سوہدروی رح۔ اور خواجہ بخت جمال جھنگی والا رح [۳۳] کا آپ کے پاس آنا کتاب تحائف قدسیہ سے ثابت ہے۔

اشعار خوانی

آپ گاہ بگاہ یہ اشعار پڑھا کرتے۔

فارسی اشعار ؎

الٰہی عاقبت محمود گرداں ۔۔۔ بلائے بود را نابود گرداں

؎ کسے نیست سیتد جہاں کہ کند نازِ من قبول ۔۔۔ یا ربّ قبول کن تو منِ ناقبول را

؎ مرا حی شد تہی از مے ہنوزم چشم بر ساقی ۔۔۔ دریغا عمر شد ضایع تمنا ہمچناں باقی

؎ وجودم گشت بوسیدہ دلم ریش ۔۔۔ محبت شد جواں ہم آرزو بیش [۳۵]

؎ درکفِ جامِ شریعت درکفِ سندانِ عشق ۔۔۔ کارِ ہر ناداں نباشد جام و سنداں باختن [۳۶]

؎ جدائی صبر با عاشق وبال ۔۔۔ صبر آب و عاشقی غربال حال [۳۷]

رخصتی اشعار ایک مرتبہ شہزادہ اولاد کا لاقوال نوشہروی رح آپ کے پاس لاہور آیا۔ اُس کو رخصت کے وقت آپ نے یہ اشعار پڑھے ؎

؎ دت مچائی عاشقاں کھت بلندی تے تیل ۔۔۔ میرا آٹا پیٹھا رہ گیا میرے اوٹنا بھنا تیل

میری جنج بیٹھی رہ گئی میرا بوہے بیٹھا میل ۔۔۔ کوئی پُرزن اولا پاڑیا مینوں عشق لپیٹے کھیل

اینہاں دلاں سکندیاں کدی رب کریسی میل [۳۸]

---

[۳۲] تحائف قدسیہ قلمی ص۳۲۴ تا ص۳۲۶ ، [۳۳] ایضاً ص۳۲۶ ، [۳۴] ایضاً ص۳۲۴ ، [۳۵] ایضاً ص۳۵۔

[۳۶] ایضاً ص۲۹۵ ، [۳۷] ایضاً ص۲۹۶ ، [۳۸] ایضاً ص۴۰۵ ، شرافت۔

Marfat.com

کپڑے پہننے کے وقت جب آپ سرگی کے وقت کپڑے پہنتے تو یہ شعر پڑھتے۔

؎ نت نت اللہ منگئے نت نت اللہ دے ہکدن بندہ منگئے دونا کبر کرے [۳۹]

عام اشعار

؎

دین و دنیا جھڈ کر اہیں دنج اوتے پھاتھے
تورا منصب سب گوایا علم عبادت ساتھے
سبھو کچھ گوا کر اہیں ہوئے ٹھوٹھے ہاتھے
جیہی قلم دگایا ساہیاں سر اکھیں پر ماتھے

؎

دست اٹھا کر ہین زاری اسیں ذرہ درد منگاہیں
سوز تیراں دا غالب ناہیں ماتم ایہ کراہیں
جے دل ہتے کی کجھ کھتا کی کھتا علم پڑاہیں
جے شوہ سد نہ چھے صادق در تے کھڑے کوکاہیں [۴۰]

؎

تیری خاطر صاحبا بانی بے الیکھ
کہن سُنن کو بہت ہیں جھوجھن کو کوئی ایک
جھوجھن کی تو کہیں ہیں اب کچھ کہے نہ جا
کیا کچھ جا مامن بسکر الڑے کی دھول بھج جا [۴۱]

؎

دینہ گوایا غفلت سیتی رات گوائی وتس

---

[۳۹] تحایف قدسیہ قلمی ص۵۲۷، [۴۰] ایضاً ص۵۲۹، [۴۱] ایضاً ص۵۵۵، شرافت۔

Marfat.com

چرخے تند نہ پائی موے ہیں آہی مڈھ مسکین
گھاٹ تلی رکوآتیاں توں لنگھسیں کیہڑے پتن
تندوں توہیں شرمندی تھیسیں جدوں داج لگیسیں گھٹن [۴۲]

لقد خلقنا الانسان علی صورتہ ڈونگھا نکتہ کہنا ہاں
سہت وچھوڑا اکھن دا لے شاہ نال سوندہ بہنا ہاں [۴۳]

ہاں جھجھر ویہڑا لاہ نہ ہے ڈا ایہ دل نت نہ رہنے
واہے وچ اوتے دل وچ ہسن جت دل آہے وہنے [۴۴]

جاں بولیں تاں مٹھا لگیں جاں رسیں تاں پیارا
تتے ٹھنڈے پانی وانگوں میری اگ بجھاون ہارا [۴۵]

دھن جوبن کجھ تہر نہیں اور دنیا دا گون
تھوڑے دن دے سوہاگ میں سلیں گنداوے کون [۴۶]

جن کے پاؤں پنے نہ تھے چہرا ہے کج راج
بس دیتے بسما دئے صاحب بڈو غریب نواج [۴۷]

---

[۴۲] تحایف قدسیہ قلمی ص ۲۵۹ ، [۴۳] ایضاً ص ۲۵۱ ، [۴۴] ایضاً ص ۲۵۳ ، [۴۵] ایضاً ص ۲۴۳ ،
[۴۶] ایضاً ص ۵۳۳ [۴۷] ایضاً ص ۵۳۸ ، تحریف ۔

Marfat.com

ے

سائیں توں اکی نہ سیدھیں سنجہ سہجانوں توں کہیں
دوکھ دوہلی دا کہنے اپنے پریاں کوں دیویں [۴۸]ے

ے

عقل فکر تیں تن ہووے ہیرے نی توں سہہ سر چھپا دیں کتیں
تد پھر را نجھا تیرے انگن آوے توں کاہے کو جنگل وتیں [۴۹]ے

ے

ہے اوہ ہوہ سایاں دے ہے اوہ ہوہ سایاں
گلی گلی دے کتے بھونکن وحدت لیکاں لایاں [۵۰]ے

ے

ناں کجھ کیا نہ کر سکے ناں کجھ جوگ سریر
جو کجھ کیا سو ہر کیا نام کبیر کبیر [۵۱]ے

ے

جو ہم پوت کپوت ہیں سہر پیا کو لاج
جو ہم پوت غریب ہیں ناں توں غریب نواج [۵۲]ے

کرامات

آپ سے اکثر کشف و کرامات کا ظہور ہوتا تھا۔

۴۸ے تحائف قدسیہ قلمی ص۵۵۴ ، ۴۹ے ایضاً ص۴۲۳ ، ۵۰ے ایضاً ص۲۱۳ ،
۵۱ے ایضاً ص۵۵۵ ، ۵۲ے ایضاً ص۴۶۱ ، شرافت۔

Marfat.com

۵۵۳

کشفِ قلوب | ایک دن شاہ حسین لاہوری رح آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور دل میں تین خیال کئے۔ اوّل مجھے روٹی قند کے ساتھ چاہیئے۔ دوسرا خدا تعالیٰ کی محبت چاہیئے تیسرا فرزند نرینہ چاہیئے۔ جب آپ کے پاس پہنچے تو آپ نے اپنے شیخ عثمان رح کو فرمایا کہ ان کے لئے روٹی کے ساتھ قند لاؤ۔ اور فرمایا کہ یہ ہماری کرامت کے متلاشی ہیں۔ پھر اُن پر توجہ کی۔ تو ان کو عشقِ الٰہی بھی حاصل ہوا۔ پھر اولاد کے واسطے دُعا کی تو اسّی سال کی عمر میں ان کو سلطان عارف نامی لڑکا پیدا ہوا۔ ۵۵۴

کشفِ کونی | ایک دفعہ آپ موضع ٹھٹی سجن میں اپنے مرید عبدالرحیم کے گھر تشریف لے گئے۔ اُن دنوں امساکِ باراں تھا۔ رات کو آپ نے فرمایا کہ ہمارا قرآن مجید کسی محفوظ جگہ رکھنا بارش میں بھیگ نہ جاوے۔ عبدالرحیم نے عرض کیا کہ بادل کا تو کہیں نام و نشان نہیں۔ الغرض اُس نے بحفاظتِ تمام رکھ دیا۔ سرگی کے وقت اچانک ابر نمودار ہوا۔ اور خوب مینہ برسا۔ ۵۵۵

آئندہ واقعات کی خبر دینا | جب نادر شاہ افشار پنجاب پر چڑھائی کر کے آیا۔ تو حکیم محمد ضیا نے آپ سے پوچھا کہ یا حضرت! یہ ایک بڑی مصیبت پیش آگئی ہے کیا بنے گا؟ آپ نے فرمایا زمان ٹل جائے گی۔ ایک دوسرے شخص نے پوچھا کہ دہلی میں کیا کچھ گذرے گا؟ آپ نے فرمایا کہ آنے والا غالب ہو جائے گا۔ لیکن بادشاہی پہلے کو دے جائے گا۔

شود آئندہ غالب لیک شاہی دہد با سابق از عالی نگاہی

اُس نے پوچھا۔ کیا آپ نے نادر شاہ کو دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ میں مراقبہ میں بیٹھا تھا کہ ایک شخص دست بستہ میرے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ میں نے پوچھا کون ہے؟ کہا میں ہوں آپ کا غلام نادر شاہ

بدیدم شوے دے گفتم کدام ست عرض کردہ کہ نادر شاہ غلام ست

پانچ سوار اُس کے ساتھ تھے۔ پھر اُس نے احمد شاہ ابدالی کا حال پوچھا۔ آپ نے فرمایا وہ غلبت ہو گیا ہے

---

۵۵۳ یہ شاہ حسین، پسر زادہ شاہ عبدالقادر کی لڑکیوں کو تعلیم دیا کرتے تھے (تحائف ص۳۵۵) ۵۵۴ تحائف ص۳۵۴، ۵۵۵ ایضاً ص۳۹ شذرات۔

Marfat.com

پھر حکیم صاحب نے رمان خاں کا حال پوچھا۔ آپ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا ہے۔ کہ میری کھیتی میں سور آگئے ہیں۔ میں نے دوڑ کر انہیں باہر نکالا ہے۔ چنانچہ دوسرے روز رمان خاں موضع شاہدرہ میں چلا گیا۔

آپ نے فرمایا حکیم صاحب تم افغانوں کے ظلم کا خوف کرتے ہو۔ یہ دیار تو سکھوں کے ظلم سے خراب ہو گی۔ [۵۶]

مغیبات پر اطلاع ایک مرتبہ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان برخوردار ی رح آپ کے پاس لاہور تشریف لائے۔ اور ظاہر کیا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں دہلی کی سیر کو جاؤں۔ باجر میں آپ تشریف نزادھا اللہ شرفا و تعظیما کی زیارت کو چلا جاؤں۔ آپ نے کہا یا حضرت! آپ کہیں سفر کو نہ جائیں آپ واپس دولت خانہ پر جائیں۔ کیونکہ آپ کی عمر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ اور آپ کو آخرت کا سفر پیش آنے والا ہے۔ چنانچہ وہ واپس سانہنپال تشریف چلے گئے۔ اور گھر پہنچتے ہی انتقال کیا۔ [۵۷]

شیطانی خطرات سے بچانا ایکبار آپ استراحت فرما تھے۔ اور شیخ عثمان رح آپ کو پنکھا جھل رہے تھے۔ اُن کو شیطانی وسوسے آنے شروع ہوئے کہ تم ان کو نور سمجھتے ہو۔ یہ تو کھاتے پیتے سوتے جاگتے۔ ہنستے روتے خوش ہوتے غمگین ہوتے ہیں۔ اُسوقت اُنہوں نے آپ سے مدد چاہی۔ آپ نے فوراً چہرہ مبارک سے چادر ہٹائی۔ اور متبسم ہوئے۔ اور فرمایا۔ یہ کیسے خیالات میں پڑے ہو۔ خدا تعالےٰ کو یاد کرو۔

کدامی خیال را در پیش داری　　خدا را یاد کن وے شد فراری [۵۸]

---

[۵۶] تحائف قدسیہ قلمی ص ۴۰۱، [۵۷] تحائف ص ۲۴۲، یہ واقعہ وفات شاہ عصمت اللہ صاحب رح ۱۱۳۷ھ / ۱۷۲۵ء میں پیش آیا۔ (تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۲۸۶) ف کاملین کو بعض امور غیبیہ سے آگاہی ہو جاتی ہے۔ چنانچہ شیخ احمد مجدد شیبانی رح نارنول میں تھے۔ علاء الدین مخدوم رح نے کہا کہ تجھ کو آسمان پر بلاتے ہیں۔ تو پیر کے پاس جا چنانچہ ناگور آئے اور فوت ہو گئے ۱۲ (تذکرہ اولیاء ہند م ۲ ص ۴۵) [۵۸] تحائف ص ۴۰۹، شرافت۔

Marfat.com

باطنی نظر کھولنا | میاں احمد لاہوری رح کا وقتِ وفات قریب ہوا۔ اُس کے بیٹے گل محمد و نور محمد دہلی گئے ہوئے تھے۔ اُس نے اُن کی ملاقات کا شوق ظاہر کیا۔ آپ بیمار پرسی کے واسطے اُس کے پاس بیٹھے تھے۔ اُس کو فرمایا۔ احمد! ہماری طرف دیکھ۔ جب اُس نے دیکھا تو وہ دو بیٹے مذکور نظر آ گئے۔ اور اُن کی صورتیں دیکھنے سے خوش ہو گیا۔ اور جانِ حق تسلیم کی۔ [59]

غائبانہ توجہ کرنا | منقول ہے کہ شاہجہان آباد کی دو عورتیں فہیم النسا اور خیر النسا فیض حاصل کرنے کے واسطے آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا ارادہ رکھتی تھیں۔ آپ نے از راہِ کشف اُن کے ضمیر سے آگاہ ہو کر غائبانہ توجہ سے ذکر کے تمام طریقے اُن کو سمجھا دئیے۔ اور وہ دونو کمالات عارفات سے ہو گئیں۔ [60]

مولانا فیض اللہ کو قاضی بنانا | ایک مرتبہ مولانا فیض اللہ آپ کی خدمت میں آئے۔ اور نذرانہ پیش کیا۔ آپ نے نذرانہ قبول کر لیا۔ اور کوئی اُن کی تعظیم اور مدارات نہ کی۔ جب وہ چلے گئے تو اُن کے ساتھی مولوی افضل کو بُلا کر فرمایا۔ کہ مولانا صاحب کو ہماری طرف سے کہدینا کہ ہم نے جو تمہاری تعظیم اُٹھ کر نہیں کی۔ اس سے ناراض نہ ہونا۔ ہم نے تا زندگی تم کو سردار کر دیا ہے۔ تم کو منصبِ قضا مل جائے گا۔ چنانچہ واقعی اُن کو قضا مل گئی۔ اور قاضی فیض اللہ تا عمر قاضی رہے۔ [61]

تبرک کی تاثیر | ایک مرتبہ علاؤل خاں قراول آپ کی خدمت میں آیا۔ اور تبرک کا خواستگار ہوا۔ آپ نے کل رات کے پکے ہوئے چاول جو بالکل باسی اور خشک ہو چکے تھے۔ آج عصر کے وقت اُس کو کھلائے۔ وہ کھانے سے صاحب تاثیر ہو گیا۔ [62]

مجاز کو حقیقت سے تبدیل کرنا | ایک دفعہ مسمیان مصطفےٰ اور سوندھا اور حافظ حیات تین کس آپ کی خدمت میں آئے۔ اور عرض کیا کہ ہم راہِ حق کے طالب ہیں۔ حالانکہ اندرونی طور پر وہ

---

[59] تحائف قدسیہ قلمی ص ۳۵۶، [60] ایضاً ص ۳۴۸، [61] ایضاً ص ۴۴۹، [62] ایضاً ص ۴۵۲، شرافت۔

Marfat.com

بھاگاں نام گوجری پر عاشق تھے اور آپ کے پاس بطورِ امتحان آئے تھے۔ آپ نے از راہِ کشف اُن کے ضمیر سے آگاہ ہو کر ان کو مُرید بنا لیا، اور ایسی توجہ کی کہ اُن کے تمام پراگندہ خیالات محو ہو گئے۔ اور اُن کا عشق مجازی حقیقت سے تبدیل ہو گیا۔ [۶۳]

آپ کی توجہ سے وجد ہونا | ایک روز آپ اپنے مرید شیخ عثمان رح کے گھر تشریف فرما تھے۔ ظہر کی نماز کے لئے اُٹھے۔ تو اس کا گیارہ سالہ لڑکا محلہ کے چند لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ آپ نے اُس کو کہا تو بھی نماز پڑھا کر۔ اُس نے کہا اگر مجھے حال پڑے تو میں نماز پڑھوں گا۔ آپ نے فرمایا یہ تو کوئی مشکل نہیں۔ چنانچہ جولاہوں کے محل وہاں برات آگئی۔ اُن کے ساتھ گانے والے تھے۔ اُنہوں نے گایا تو لڑکے کو وجد ہو گیا، اور جو اُس کو ہاتھ لگاتا۔ اس کو بھی وجد ہو جاتا۔ [۶۴]

ذوق و شوق کی توجہ | ایک مرتبہ حافظ یار محمد اور شیخ یعقوب منصدار رح ساکنانِ شیخ محمد عوض کے آپ کے مرید ہوئے۔ حافظ صاحب نے عرض کیا کہ مجھے وجد اور ذوق و شوق کی طلب ہے۔ لیکن اسقدر اضطراب نہ ہو کہ میری دستار سر سے گرے۔ آپ نے ایسی توجہ کی کہ سماع کے وقت اس کو رقتِ قلب تک نوبت پہنچتی تھی۔ [۶۵]

علماء کی زبان بندی | ایک روز آپ شیخ عبدالغفور لاہوری رح کو ساتھ لے کر دیوان چھجن بیگ کے گھر نیاز کھانے گئے۔ وہاں مجلس سماع شروع ہوئی۔ تو مولانا محمد اسحاق اور حافظ تاج محمود احتساب کے واسطے آپ کے پاس آئے۔ آپ نے ایسی نگاہ کی کہ وہ بول نہ سکے۔ اور چُپ چاپ واپس چلے گئے۔ [۶۶]

ایک غائب کو حاضر کرنا | آپ کا ایک مرید شاہ محمد بلوچ شاہجہان آباد چلا گیا، اس کی عورت اور ساس نے عرض کیا کہ وہ آجائے۔ آپ نے ایسی توجہ کی کہ فوراً وہ آگیا۔ [۶۷]

---

۶۳ تحایف قدسیہ قلمی ص ۳۳۷، ۶۴ ایضاً ص ۳۷۰، ۶۵ ایضاً ص ۳۷۲،

۶۶ ایضاً ص ۳۰۳، ۶۷ ایضاً ص ۳۳۱ تا ۳۳۳، شرافت۔

Marfat.com

ایک دُور افتادہ کو واپس لانا ایک عورت نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ میرا داماد۔ میری لڑکی کو لے کر نواب عبدالصمد خاں کے ہمراہ ملتان چلا گیا ہے۔ آپ دعا فرما دیں کہ وہ آجاوے۔ کھیلاں (نخود بریاں) اور چاول وغیرہ نذرانہ میں لائی۔ آپ نے ازراہِ خوشطبعی فرمایا کہ یہ چیزیں تو ملتان پہنچنے سے پہلے ہی ہضم ہو جائیں گی۔ اُس نے کہا کہ میں آٹا، شکر اور گھی بھی لاؤں گی۔ آپ نے فرمایا خیر۔ کچھ حاجت نہیں۔ وہ پندرہ روز کو آجائے گا۔ چنانچہ واقعی پندرھویں دن وہ آگیا، اور بتایا کہ تین رات متواتر خواب میں ایک فقیر صاحب مجھے واپس آنے کو کہتے رہے۔ پھر نواب صاحب کو بھی لے۔ تو انہوں نے مجھ کو واپس بھیجا ہے۔ [۶۸]

مفقود الخبر کو واپس لانا ایک روز باقر نام درزی آپ کی خدمت میں آیا اور کہا کہ میرا داماد احمد شاہ دُرّانی کے ہمراہ چلا گیا ہے۔ اب کوئی خبر نہیں کہ کہاں ہے؟ آپ دعا فرما دیں کہ آجاوے آپ نے تھوڑی دیر مراقبہ میں ہو کر توجہ کی تو اُسی وقت وہ آگیا۔

بیامد شاد و زندہ وے بخانہ شُدہ برپدر و اہلش خوش زمانہ [۶۹]

مفرور گھوڑی کا واپس آنا ایکمرتبہ آپ گھوڑی پر سوار ہو کر موضع ٹھٹی سجن متصل لاہور میں سائیس نام سردار کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ محمد المعروف ممّوں فقیر خدمتگار تھا۔ اتفاقاً آپ کی گھوڑی بھاگ گئی۔ اس کو بہت فکر و اندیشہ لاحق ہوا۔ آپ نے فرمایا کوئی غم نہ کرو۔ وہ خود ہی آجائے گی۔ چنانچہ وہ خود بخود واپس آگئی۔ [۷۰]

نکاح ہونے کی دُعا آپ کا ایک مرید عثمان خاں عیسےٰ زئی۔ ایک کنجری رحمت نام سے عشق رکھتا تھا۔ ایک روز آپ اُس کے گھر تشریف لے گئے۔ تو اُن کو نامناسب حرکات کا ارتکاب کرتے دیکھا۔ آپ بہت ناراض ہوئے۔ اور فرمایا کہ اگر تو اس سے نکاح کر لیتا۔ تو گناہ سے بچ جاتا۔ اُس نے عرض کیا کہ یہ نکاح نہیں کرتی۔ آپ نے اُس کو نکاح کرنے کی ترغیب دی۔

---

[۶۸] تحائف قدسیہ قلمی ص۳۸۵، [۶۹] ایضاً ص۳۸۶، [۷۰] ایضاً ص۳۵۸، شرافت۔

Marfat.com

مگر وہ انکار کر گئی۔ اور کہا کہ اگر سو شہیر بھی ہوں میں اُس کی بات نہ مانوں گی۔ آپ نے اُس پر ایسی توجہ کی کہ دوسرے روز وہ خود بخود چل کر خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور نکاح کرنے کی درخواست کی۔ چنانچہ قاضی تاج محمود رح نے ان دونو کا نکاح پڑھا۔ اور وہ دونو ایک دوسرے کی سچی محبت میں خوش ہو گئے۔ [۱]

یک چشم بچہ پیدا ہونا | ایک مرتبہ امان اللہ کلال نے آپ کے سامنے ایک تنگہ نذرانہ رکھا۔ اور عرض کیا کہ میرے گھر اولاد نہیں ہوتی۔ آپ دعا فرما دیں۔ آپ نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ تجھے لڑکا عنایت فرما دے گا۔ جو یک چشم (کانا) ہو گا۔ کیونکہ تیرا تنگہ کانا (کھوٹا سورا خدار) ہے چنانچہ اُس کے ہاں لڑکا محمد پناہ نام پیدا ہوا جو یک چشم تھا۔ [۲]

درازی عمر کی دعا | ایکدفعہ بعہد احمد شاہ درانی لاہور میں سخت وبا پھیلی۔ آپ کے بھتیجا شیخ محمد پناہ بن شیخ محمد کبیر کو بھی بخار ہو گیا۔ آپ کو بلایا گیا۔ آپ نے فرمایا کوئی فکر نہ کرو۔ یہ ہمارے بعد دنیا سے رخصت ہو گا۔ چنانچہ وہ آپ سے ایک سال بعد ۱۱۷۰ھ / ۱۷۵۷ء میں فوت ہوا۔ [۳]

دولتمندی کی دعا | ایکدفعہ غلام فرید دلال شتراں آپ کو اپنے گھر لے گیا۔ اور اپنی تنگدستی و افلاس سے بہت رویا۔ آپ کو اُس کی حالت زار پر رحم آیا۔ اور اُس کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔ تو بہت سارا زر و مال۔ گھوڑے اور سامان دنیا اُس کو حاصل ہو گیا۔ [۴]

مقدمہ فتح ہونے کی دعا | منقول ہے کہ مسمیان عثمان خاں اور غلام حسین خاں شمس زئی کی جاگیر پر خان بہادر مرتضےٰ خاں نے قبضہ کر لیا۔ انہوں نے نواب صاحب کے آگے دعوے دائر کر دیا۔ اور دعا کے واسطے روزانہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ اُدھر مرتضےٰ خاں ایک بزرگ شیخ صدیق بن شیخ عارف لاہوری رح کے پاس دعا کے واسطے جایا کرتا کہ جاگیر کا فیصلہ میرے حق میں ہو آخر آپ (نواب صاحب) کی دعا مستجاب ہوئی۔ دوسرے روز نواب صاحب نے جاگیر کا فیصلہ اُن دونو

---

[۱] تحائف قدسیہ قلمی ص ۳۶۸، [۲] ایضاً ص ۳۴۹، [۳] ایضاً ص ۳۸۸، [۴] ایضاً ص ۳۹۸، شرافت۔

Marfat.com

کے حق میں کیا۔ اور وہ اُن کو واپس مِل گئی۔ اور مدت العمر اُن کے پاس رہی۔ ۷۵ھ

علماء کو عشق کا مزہ چکھانا | ایکدفعہ مسمات پرانی مطربہ، لاہور پہنچی۔ اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کی مجلس میں راگ سنایا۔ تو مولانا محمد اسحاق اور حافظ تاج محمود احتساب کے لئے آگئے۔ آپ نے اُن پر نگاہِ غیرت کی۔ تو مولوی صاحب تو وہیں پھڑکنے لگے۔ اور جان بحق ہو گئے۔ اور حافظ صاحب ایک کنجری پر عاشق ہو گئے۔ اور شیفتگی کی حالت میں اس کو سجدے کیا کرتے۔ اور شراب پیتے۔ پھر آپ کے سامنے آکر تائب ہوئے اور معافی لی۔ ۷۶ھ

مخالفوں کا خراب ہونا | ایک شخص نور محمد نام نے عرض کیا کہ میری زمین اور کنواں دریائے راوی گرا رہا ہے۔ آپ نے وہاں جا کر وضو کیا، تو آپ کے تصرف سے دریا پیچھے ہٹ گیا، وہ شخص آپ سے منکر ہو کر پیر رادہ شاہ عبدالقادر کے پاس چلا گیا، پھر اُس کی زمین دریا بُرد ہونے لگی، دوبارہ خدمت میں آیا۔ اور معذرت کی۔ اور نذر مانی کہ میں اپنی پیداوار میں سے چوتھا حصہ آپ کو نذرانہ دیا کروں گا۔ آپ نے فرمایا کہ اسقدر دینا تو بہت مشکل ہے۔ تو دسواں حصہ دے دیا کرنا۔ چنانچہ اس بات پر محمد علی نام ایک شخص ضامن ہوا۔ پھر آپ کی دعا سے اُن کی ساری زمین دریا نکال گیا، وہ زمین نور محمد مذکور۔ اور میاں باقر کی مشترکہ تھی۔ چنانچہ دوسری دفعہ پھر وہ منکر ہو گئے۔ تو پھر سہ بارہ ساری زمین دریا بُرد ہو گئی۔ اور بعد ازاں برآمد نہ ہوئی ۷۸ھ

ایک بیفرمان کو سزا ملنا | آپ نے اپنے ایک مرید دُنڈھی نام نرکھان کو فرمایا کہ ہمارے لئے پانی لے آؤ۔ اُس نے بے التفاتی کی۔ اور پانی نہ لایا۔ آپ نے ناراض ہو کر فرمایا کہ تو ہماری رضا پر اپنی عورت کی رضامندی کو مقدم رکھتا ہے۔ وہ اس بات سے کبیدہ خاطر ہو کر گھر چلا گیا، گھر پہنچتے ہی اس کو فالج کا دورہ ہو گیا، تین روز تک عورت نے اس کی خدمت کی۔ پھر تنگ آگئی۔ اور جبراً اُس سے طلاق لے کر اُس کو چھوڑ کر چلی گئی۔ پھر اُس نے آپ کو اپنے گھر بلوایا، اور منت زاری کی۔ اور

۷۵ھ تحائف قدسیہ قلمی ص ۳۶۴ ۷۶ھ پرانی مطربہ کا حال اسی جلد میں اس سے پہلے لکھا جا چکا ہے ۱۲

۷۷ھ ایضاً ص ۳۰۸، ۷۸ھ ایضاً ص ۳۷۴ تا ص ۳۷۶، شرافت۔

Marfat.com

شیخ عثمان کی سفارش سے اپنا قصور معاف کرایا۔ آپ نے توجہ کی۔ اور فرمایا اُٹھ کر کھڑا ہو۔ جب اُٹھا تو قدرتِ حق سے بالکل صحت یاب ہو گیا۔ بعد ازاں وہ حج کو چلا گیا۔

؎ دردِ ہفتہ شد چنداں جہاں گرد کہ سوئے کعبہ شد آں خوش روان مرد [۷۹]

ایک احسان فراموش کا بیمار ہونا | ایک شخص معز الدین نام آپ کی خدمت میں آیا۔ اور تنگدستی کی شکایت کی۔ آپ نے دو کوڑیاں اُس کو عنایت کیں۔ اور فرمایا کہ فقیروں کی خدمت کیا کرنا۔ تجھ کو دُنیا کی دولت مل جاوے گی۔ چنانچہ قاضی فیض اللہ خوشنویس نے اس کو نوکر رکھ لیا۔ اور سب ملازموں پر سالار مقرر کر دیا۔ ایکدن آپ کا پوتا شیخ پیر کمال اُس کے پاس گیا۔ تو معز الدین نے کچھ پروا نہ کی۔ اس بات کو سُن کر آپ کی طبیعت میں رنجش پیدا ہوئی۔ تو وہ بیمار ہو گیا۔ پھر شیخ پیر کمال کی وساطت سے دُعا کرائی تو شفا یاب ہوا۔ [۸۰]

نگاہِ غیرت | آپ کے پوتے شیخ پیر کمال مصنفِ کتاب تحایف قدسیہ لکھتے ہیں۔ کہ ایکدن میرے اُستاد مولوی محمد عارف صاحب رح نے مجھے تھپڑ مارا۔ آپ کو پتہ چلا۔ تو اُس پر نگاہِ غیرت کی۔ تو وہ خستہ حال ہو گیا۔ اور اُسی خستگی کی حالت میں فوت ہو گیا۔ اُس کے بعد میں نے دوسرے اُستاد سے علم حاصل کیا۔ [۸۱]

سلبِ فیض | ایک درویش شیخ عبد الرحیم لاہوری رح نے کہا کہ میں نے بھی حضرت سچیار صاحب نوشہروی رح کی طرح اکثر لوگوں کو اہلِ درد و ذوق کیا ہے۔ آپ نے جب اُس کو اپنے پیر صاحب کے ساتھ ہم رُتبہ ہونے کا مدعی دیکھا۔ تو اُس پر نگاہِ غیرت کی۔ اور اُس کا فیض سلب کر لیا۔ ایک ہفتہ کے اندر وہ بالکل سرد ہو گیا۔ [۸۲]

ایک عورت کے ہاں بلا پیدا ہونا | آپ ایک مرتبہ کوٹلہ شاہ فرید میں تشریف لے گئے۔ مُراد اں لوہاری حاملہ تھی۔ سلام کو آئی۔ آپ نے از راہِ خوشطبعی فرمایا۔ اگر تجھ کو لڑکا پیدا ہو تو ہم کو کیا

---

[۷۹] تحایف قدسیہ قلمی صفحہ ۳۸، [۸۰] ایضاً صفحہ ۲۴۶ تا صفحہ ۲۴۸، [۸۱] ایضاً صفحہ ۳۹۷، [۸۲] ایضاً صفحہ ۲۵۶، شرافت

Marfat.com

کھلائے گی۔ اُس نے کہا کہ یہ آپ کی کیا خصوصیت ہے۔ مجھے خود ہی معلوم ہے کہ لڑکا پیدا ہو گا۔ بلا تو نہیں ہوگی، آپ نے فرمایا اچھا یہ تو بلا ہی ہوگی، چنانچہ جب وہ بچہ پیدا ہوا تو اُس کے سر پر دو سینگ اور سُنہ بندر کا تھا۔ چند منٹ زندہ رہ کر مر گیا۔ پھر وہ عورت آکر عذر خواہ ہوئی۔ ۸۳

وفات کے بعد کرامات

خوف دُور کرنا | ایک عورت نُوراں نام کا مکان آپ کے مزار کے پاس تھا۔ اُس کو آپ کی قبر سے خوف آتا تھا۔ ایکدن خواب میں آپ اُس کو ملے۔ اور فرمایا کہ اب تو ہم تیرے پاس آگئے ہیں۔ تجھے کیا خوف ہے؟ چنانچہ اس کے بعد اُسے کبھی خوف نہیں آیا۔ ۸۴

نور محمد کو امداد کرنا | ایک شخص مسمی نور محمد کسی مشکل میں پھنس گیا۔ اُس نے آپ کو یاد کیا۔ تو آپ نے روحانی امداد کی۔ اور وہ بال بال بچ گیا۔ ۸۵

ملفوظات

نیکی کرنے کی ترغیب | ایکدفعہ آپ کے مرید نعل درزی نے حضور میں عرض کیا کہ اس سے پہلے میں اگر کبھی وجد کی حالت میں مکان کی چھت سے گر پڑتا تھا تو مجھے چوٹ نہیں آتی تھی۔ اب اگر ایسا واقعہ ہو تو مجھے ضرب لگتی ہے۔ یہ کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا تو گناہ کرنا چھوڑ دے اب بھی کوئی چوٹ نہیں لگے گی ۸۶

پوتے کو نصیحتیں کرنا | ایک مرتبہ شیخ پیر کمال، نے عرض کیا کہ مجھے کچھ نصیحت فرما دیں۔ آپنے فرمایا، اگر دنیا چاہتے ہو تو سوداگری کرد۔ اور اگر دین چاہتے ہو تو عبادت کرد۔ اور اگر دونو چاہتے ہو تو علم حاصل کرد، کیونکہ علم ظاہر بھی علم معرفت کی شاخ ہے۔ اور اس کا مددگار ہے۔ ۸۷

---

۸۳ تحائف قدسیہ قلمی ص ۳۸۳، ۸۴ ایضاً ص ۵۷، ۸۵ حوالہ مذکور ص ۵۶ ایضاً ص ۴۰۶، ۸۷ ایضاً ص ۴۴۴، شرافت

Marfat.com

منزلِ مقصود سے کام ہے ایکمرتبہ حافظ حنیف نے آپ کو طعنہ دیا۔ کہ آپ کا پیر بھائی شیخ بخت جمال جھنگی والا رح علم نہیں رکھتا۔ اور نہ ہی مقاماتِ فقر کا واقف ہے۔ آپ نے فرمایا منزلِ مقصود سے کام ہوتا ہے۔ نہ کہ راستہ سے مقامات سے۔ ۸۸ھ

ارشادات

فرمایا۔ فقیروں کو کسی سے لڑنا جھگڑنا نہ چاہیے۔ فقیروں کے لئے اپنے نفس سے جنگ کرنا کافی ہے۔ ۸۹ھ

فرمایا۔ ادب کرنا فقیروں کا تاج ہے۔ جو شخص اپنے پیر کا بے ادب ہے۔ وہ فیض سے محروم رہتا ہے۔ ادب مومنوں کا ایمان ہے۔ ادب جنوں اور انسانوں کی جان ہے۔ ہمارے خاندان کا طریقہ اوراد و وظائف نہیں۔ بلکہ ادب ہے۔ جو ادب والا ہے۔ اس کو خدا کا وصول حاصل ہوتا ہے۔ اور جو بے ادب ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کے لطف و کرم سے محروم ہے۔ ۹۰ھ

فرمایا۔ سختی کے لئے حیلہ کرنا مناسب نہیں۔ ۹۱ھ

فرمایا۔ بخشش وہ ہے۔ جو ناکارہ اور گمراہ پر کی جاوے۔ کیونکہ نیک لوگ تو خود ہی بوجہ نیک اعمال کے بخشش کے سزاوار ہیں۔ ۹۲ھ

مقالات

آپ وقتاً فوقتاً بعض عربی۔ فارسی اور ہندی مقولے اور ضرب المثلیں بولا کرتے تھے جو تصانیف قدسیہ میں جا بجا تحریر ہیں۔

۸۸ھ تصانیف قدسیہ قلمی ص ۲۵۴، ۸۹ھ ایضاً ص ۱۹۵، ۹۰ھ ایضاً ص ۲۴۶، ۹۱ھ ایضاً ص ۲۴۶، ۹۲ھ حوالہ ایضاً ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

مقولہ ہائے قلندر

۱۔ "یَا اَیُّھَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ۔ فقیراں گوئیندکَرَمُکَ وَلُطْفُکَ" [۹۳]

۲۔ "سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ" (حدیث قدسی) [۹۴]

۳۔ "خدایا دکن دل شاد مانی۔ حضرت را یا دکن دل غم نمانی" [۹۵]

۴۔ "کسے راکسے۔ کسے راکس ہست۔ مارا نام ذات اَللّٰہ جیو تیری بس ہست" [۹۶]

۵۔ "شب خیر۔ شب وردِ خیر۔ شب سعادت۔ سب عیش عشرت۔ شب یا دداری بیدار اللہ دی" [۹۷]

۶۔ "یاھو یا مَن ھو توہیں یار نیا ھو۔ تُدھے باہجوں یار ہیڑے چھوڑ گئے کھیا ھو" [۹۸]

۷۔ "ایک پیر ایک گوسائیں ایکو سیتی من اُلجھائیں
ایک چھوڑ اور سیتی مَن اُلجھائیں پات ہیں پھل مول نہ پائیں" [۹۹]

۸۔ "توں صاحب اسیں بندے تیرے تیرے آن توہیں جان
کیسے سیتی پیو معاملہ جو بدھو کُل میزان" [۱۰۰]

۹۔ "توں بخشندا ہیں گنہ گاراں نوں۔ توں رزق دینائیں ہیں جیہاں ناکاراں نوں" [۱۰۱]

۱۰۔ "توں آباد رکھائیں شہر دار۔ توں لینائیں سویرے غریب ہردی سار" [۱۰۲]

۱۱۔ "کسے ہیں کسے بھائی۔ مینوں اَللّٰہ وتوں براۃ آئی" [۱۰۳]

۱۲۔ "کسے ماں کسے باپ۔ مینوں اَللّٰہ دیوے آپ" [۱۰۴]

۱۳۔ "صاحب ہتھ دڑیائیاں جنہیں بھاوے تیں دیہ" [۱۰۵]

۱۴۔ "مانگ مبارک کو جو راجن کو بھی دیت ھے۔" [۱۰۶]

۱۵۔ "سجن ہیس بُلاوے تو بھی واہ واہ۔ مُتھے تیہوڑی پاوے تو بھی واہ واہ" [۱۰۷]

---

[۹۳] تحائف قدسیہ قلمی ص ۲۶۰، [۹۵] ایضاً ص [۹۶] ایضاً ص ۲۵۸، [۹۷] ایضاً ص ۲۶۰،
[۹۸] ایضاً ص ۲۵۱، [۹۹] ایضاً ص ۲۲۵، [۱۰۰] ایضاً ص ۲۵۹، [۱۰۱] ایضاً ص ۲۵۷، [۱۰۲] ایضاً ص ۲۵۸،
[۱۰۳] [۱۰۴] ایضاً ص ۲۵۹، [۱۰۵] ایضاً ص ۲۸۰، [۱۰۶] ایضاً ص ۱۵۷، [۱۰۷] ایضاً ص ۲۴۳، تحریف۔

Marfat.com

معترفینِ کمالات

۱۔ آپ کے پیر حضرت سچیار صاحب رح آپ کو اپنے اکابر خلیفوں سے شمار کرتے تھے۔ اور آپ کی خاطرداری اور دلجوئی ملحوظ رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ کے حق میں فرمایا۔

؎

ولیکن تو کلاں یاری نکوئی　　مرا باید ترا خاطر بجوئی [۱۰۸]

۲۔ ایک مرتبہ حضرت سچیار صاحب رح کسی وجہ سے اپنے خلیفہ میاں میہوں شیخپوری رح پر ناراض ہو گئے۔ کسی کو جرأت نہ تھی کہ اُن کے سامنے بات کر سکے۔ آخر آپ نے سفارش کی۔ تو وہ راضی ہوئے۔ [۱۰۹]

۳۔ سب پیر بھائیوں کا اعتقاد تھا کہ حضرت سچیار صاحب رح جسقدر شہمیر قلندر پر مہربان ہیں۔ کسی دوسرے پر نہیں۔

؎

فقیراں جملہ ایں کردند تدبیر　　کہ در خدمت رود ایں مردِ شہمیر

دریں ایام بروے مہربان ست　　ز جملہ اہلِ دل آں دلستان ست [۱۱۰]

۴۔ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پیلوان نوشاہی رح نے حضرت شہمیر قلندر رح سے ملاقات کی۔ تو آپ کو فرمایا کہ ہم نے آپ میں ادب بہت دیکھا ہے۔ دوسرے لوگ تو آپ کے متعلق کہتے ہیں کہ شہمیر میں ادب نہیں ہے۔ مگر ہم نے آپ کو بہت پسندیدہ پایا ہے۔ [۱۱۱]

بیویاں اور اولاد

صاحب تحائف قدسیہ نے لکھا ہے کہ جب آپ نے مکمل طور پر لاہور میں رہائش اختیار کر لی۔ تو آپ کی والدہ صاحبہ رح بھی فرید آباد سے لاہور آ گئیں۔ اور آپ کو نکاح کرنے کے واسطے مجبور

---

[۱۰۸] تحائف قدسیہ قلمی ص ۱۵۲، [۱۰۹] ایضاً ص ۱۵۸، [۱۱۰] ایضاً ص ۱۵۵، [۱۱۱] ایضاً ص ۲۴۶، شراخت۔

Marfat.com

کیا۔ ابتدا میں تو آپ انکار کرتے رہے۔ آخر والدہ ماجدہ کا حکم تسلیم کرنا پڑا۔ چنانچہ۔

پہلا نکاح قصور میں کیا۔ بعد میں معلوم ہوا۔ کہ وہ مست و مجنون ہے۔ گھر بار کا کام سنبھال نہیں سکتی۔ [۱۱۲]

اس کے بعد دوسرا نکاح مولانا نور محمد بن شیخ احمد لاہوری رح کی بیٹی سے ہوا۔ یہ بی بی صاحبہ باحیا۔ اہل ستر و پارسا تھیں۔ ان کے بطن سے ایک لڑکا ہوا۔ [۱۱۳]

آپ کے دو بیٹے ہوئے۔

۱۔ قطب الدین جو دوسری بیوی کے بطن سے پیدا ہوا۔ بہت خوبصورت اور نیک سیرت تھا۔ آپ نے فرمایا، یہ اولیا ہے۔ بچپن میں فوت ہو گیا۔ [۱۱۴]

۲۔ شیخ عثمان رح جو آپ کے بعد سجادہ نشین ہوئے۔

آپ کی ایک بیٹی تھی جو اپنے بھتیجے شیخ محمد پناہ ولد شیخ محمد کبیر کو نکاح کردی تھی۔ [۱۱۵]

یارانِ طریقت

آپ کے خلفا کثیر التعداد تھے۔ صاحب تحائف قدسیہ نے یہ نام گنائے ہیں۔ بترتیب حروف تہجی درج کئے جاتے ہیں۔

۱ شیخ احمد رح

۲ شیخ اخلاص بھٹی رح

۳ شیخ اللہ داد لوہار۔ ساکن کوٹلہ شاہ فرید۔ متصل لاہور۔

۴ شیخ امان اللہ کلال لاہوری رح

۵ شیخ امین رح

---

[۱۱۲] تحائف قدسیہ قلمی ص ۳۱۵، [۱۱۳] ایضاً ص ۳۱۶، [۱۱۴] ایضاً ص ۳۱۹، [۱۱۵] ایضاً ص ۳۲۶، شرافت۔

Marfat.com

۶ شیخ بخشو رح

۷ شیخ براهیم رح

۸ شیخ بہادر رح

۹ شیخ پناہ رح

۱۰ شیخ تاج الدین رح

۱۱ شیخ جہانیاں رح

۱۲ شیخ جیون رح

۱۳ شیخ جیون دہلوی رح

۱۴ شیخ جیون گاذر رح

۱۵ شیخ جیون لاہوری رح

۱۶ شیخ حسن رح

۱۷ شیخ حسین رح

۱۸ حافظ حیات لاہوری رح

۱۹ شیخ خوشحال رح

۲۰ شیخ خوشی محمد لاہوری رح

۲۱ شیخ خیر اللہ رح

۲۲ شیخ دائم رح

۲۳ شیخ درگاہی رح

۲۴ شیخ درگاہی ثانی رح

۲۵ شیخ دسوندھی نجار رح

۲۶ شیخ دولو رح

Marfat.com

۲۷ شیخ رحمت رح

۲۸ شیخ رحمت ثانی رح

۲۹ شیخ رحمت اللہ رح

۳۰ شیخ رحمت شاہ رح ساکن ٹھٹی سجن بتصل لاہور

۳۱ شیخ رحیم اللہ رح

۳۲ شیخ سعید رح

۳۳ شیخ سلطان لاہوری رح

۳۴ شیخ سوندھا لاہوری رح

۳۵ شیخ شاکر رح

۳۶ شیخ شاہ محمد لاہوری رح

۳۷ شیخ شاہ محمد بلوچ - لاہوری رح

۳۸ شیخ شکر اللہ بارھدی رح

۳۹ شیخ صابر رح

۴۰ شیخ صالح رح

۴۱ شیخ صالح ثانی رح

۴۲ حکیم ضیاء اللہ لاہوری رح

۴۳ شیخ عالم رح

۴۴ شیخ عبدالرحیم رح - ساکن ٹھٹی سجن بتصل لاہور

۴۵ شیخ عبدالرحیم ثانی رح

۴۶ شیخ عتیق اللہ رح

۴۷ شیخ عثمان بن شہمیر قلندر لاہوری رح

Marfat.com

۴۸ شیخ عثمان ثانی رح

۴۹ شیخ عثمان ۔ ساکن ساندہ ۔ لاہور۔

۵۰ شیخ عثمان کھوکھر رح

۵۱ شیخ عثمان خاں شمس زئی رح

۵۲ شیخ عثمان خاں عیسےٰ زئی رح

۵۳ شیخ عظیم اللہ رح

۵۴ میر عوض رح

۵۵ شیخ غلام حسین خاں شمس زئی رح عرف شموں زئی قصوری (مرآۃ الغفور قلمی ورق ۱۲۵ ب)

۵۶ شیخ غلام حسین مہموں زئی قصوری رح

۵۷ شیخ غلام فرید دلال شتراں لاہوری رح

۵۸ شیخ غلام محمد رح

۵۹ شیخ غلام محمد ثانی رح

۶۰ شیخ غلام محمد ثالث رح

۶۱ شیخ فتح محمد رح

۶۲ شیخ قائم رح

۶۳ شیخ قدرت اللہ رح

۶۴ شیخ کبیر لاہوری رح

۶۵ شیخ گل محمد بن شیخ احمد رح

۶۶ شیخ لدھا رح

۶۷ شیخ لعل رح

۶۸ شیخ لعل خیاط رح

Marfat.com

۶۹ شیخ محکم الدین رح

۷۰ شیخ محمد رح

۷۱ شیخ مستانہ رح

۷۲ شیخ مصطفےٰ لاہوری رح

۷۳ شیخ مصطفےٰ ثانی رح

۷۴ شیخ معزّ الدین رح

۷۵ شیخ مکابر رح

۷۶ شیخ مکرم مجذوب رح

۷۷ شیخ مموّل رح

۷۸ شیخ منگو رح

۷۹ شیخ منتھو رح

۸۰ شیخ نظر رح

۸۱ شیخ نکّا رح

۸۲ شیخ نور محمد بن شیخ احمد رح

۸۳ شیخ نور محمد ثانی رح

۸۴ شیخ نور محمد کنبو رح

۸۵ حافظ یار محمد رح

۸۶ شیخ یعقوب رح

مستورات میں سے

۸۷ بی بی بھرائی رح

۸۸ بی بی خیر النساء دہلویہ رح

Marfat.com

۸۹ بی بی رکھی رح

۹۰ بی بی سیکھو رح

۹۱ بی بی عائشہ رح

۹۲ بی بی فاطمہ رح

۹۳ بی بی فہیم النساء دہلویہ رح

۹۴ بی بی قیاموں رح

رحمہم اللہ تعالیٰ۔

مدح شریف آپ کے پوتے شیخ پیر کمال لاہوری رح نے تحائف قدسیہ میں یہ اشعار آپ کی مدح و توصیف میں لکھے ہیں۔

فقیر اہلِ شریعت مست با جاہ — بجا جز مہربان بیزار از شاہ

فنا در ذاتِ مرشد آنچناں شد — کہ جز حق کس نہ دردش بر زبان شد

ز حق میخواست حق را آں خدا خواہ — نکردہ در دو عالم آرزو جاہ

ز نظرِ فیضِ او شیراب گردید — ہر آں سائل کہ بر آں آب گردید

شب و روزش ہمیں بود ست تکرار — سخی را حیلہ کردن نیست در کار

چناں زد جوشِ عشقش بر جہانے — ہر آنکس آمدہ شد زندہ جانے

بسے مردم کہ آمد بے ادب وار — ز فیضِ عشقِ او گردید گلزار

گنہگارے چو بے آمد شتابی — ز جملہ پیشیں بروے مہربابی [۱۱۶]

واقعۂ وفات

قبر کی جگہ طلب کرنا آپ کے مرید حکیم ضیاء اللہ کی ہمشیرہ میاں محمد صالح کی منکوحہ تھی جب وہ مر گیا۔ تو اس کی زمین اور جائداد عورت کے نام ہوئی۔ آپ نے ایکدن حکیم سے پوچھا کہ میری

---

[۱۱۶] تحائف قدسیہ قلمی ص ۲۷۳، شرافت۔

Marfat.com

قبر کے لئے یہاں سے جگہ دینا۔ چنانچہ اُنہوں نے کہا کہ ہم ضرور جگہ دیں گے۔[۱۱۷]

جنازہ کے لئے کہنا | ایک روز آپ سیر کو باہر نکلے۔ اتفاقاً مولانا محمد تقی فاضل راستہ میں ملے۔ آپ نے فرمایا میرا جنازہ پڑھانا۔ اُنہوں نے عرض کیا کہ شائد میں پہلے مروں۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں میں پہلے مروں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔[۱۱۸]

محبوبِ حقیقی کا شوق | آپ وفات سے کچھ عرصہ پہلے فرمایا کرتے کہ میرا محبوب مجھے بلا رہا ہے ایک روز ایک گھڑی بالکل بے جان ہو گئے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دُور والے دوستوں کی خبر لینے گئے ہیں۔ فرمایا کرتے۔ جس نے مجھے دیکھا ہے وہ میری وفات کا افسوس کرے گا۔ اور جس نے مجھے نہیں دیکھا۔ وہ میری ملاقات نہ ہونے کا افسوس کرے گا۔[۱۱۹]

فقیروں کی نبض | آپ کے پوتے شیخ پیر کمال لاہوری رح لکھتے ہیں کہ آپ کے علاج کے واسطے حکیم ضیاء اللہ کو بُلایا گیا، اُس نے نبض دیکھ کر کہا کہ نبض تو ابھی اچھی ہے۔ آپ نے فرمایا فقیروں کی نبض آخری دم تک اچھی ہی رہتی ہے۔ اہل دنیا کی طرح بند نہیں ہوتی۔[۱۲۰]

استشہاد | شیخ پیر کمال رح لکھتے ہیں کہ آپ نے مجھ کو اُس وقت فرمایا۔ پیر کمال! اگر خدا کو چاہتے ہو تو نماز پڑھو۔ میں نے اُٹھ کر بکر نماز خوب ادا کی۔ پھر فرمایا اجمعیت سے کھانا پکاؤ۔ پھر عشا کے وقت نماز کی تاکید فرمائی۔ پھر مجھ کو اور میرے والد شیخ عثمان کو پاس بُلا کر صفاتِ ایمان اور پانچ کلمات سُنائے۔ اور فرمایا۔ میرے گواہ رہنا پھر فرمایا۔ یہ تو اہلِ شریعت کا ایمان تھا۔ فقیروں کا کلمہ ایمان یہ ہے۔ "وجود محمد موجود خدا" وہ میں ہیں سُن کر رو پڑا۔ آپ نے فرمایا۔ جو شخص میری ملاقات جلدی چاہتا ہے وہ نہ روئے۔[۱۲۱]

آخری وصیتیں | شیخ پیر کمال رح کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا مجھے وُدہ نہ سمجھنا خدا لے زندہ ہوتے ہیں۔ جہاں تم جاؤ گے میں تمہارے ساتھ ہوں گا جو دشمن تم کو تکلیف پہنچائے گا

---

[۱۱۷] [۱۱۸] تحائف قدسیہ قلمی ص ۳۸۹، [۱۱۹] ایضاً ص ۵۵۹، [۱۲۰] ایضاً ص ۵۶۰، [۱۲۱] ایضاً ص ۵۶۱، شرافت

Marfat.com

میں اُس کو نہ چھوڑوں گا۔ پھر فرمایا تم لوگ آپس میں اتفاق سے رہنا۔ نیک اعمال بجا لانا۔ خدا تعالےٰ کے سوا کسی سے امید نہ رکھنا۔ خدا کی یاد کے سوا کوئی مشغلہ نہ رکھنا۔ اگر خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھو گے۔ تو آسانی سے زندگی گذارو گے۔ اور اگر کسی بندہ پر امید رکھو گے۔ تو سوائے حیرانی کے کچھ حاصل نہ ہو گا۔ پھر میں نے رو کر عرض کیا کہ میں بہت گنہگار ہوں۔ آپ نے فرمایا خدا اور اُس کے رسول نے تیرے گناہ بخش دیئے ہیں۔ پھر آپ نے غسل کے لئے میاں غلام علی اور میاں نور محمد کو تاکید فرمائی۔ اور فرمایا میری تجہیز و تکفین جلدی کرنا۔ خواص و عوام کا انتظار نہ کرنا۔ اور میری مشہوری نہ کرنا۔ میرے لئے مرشد کی ذات اور حق تعالیٰ کافی ہے۔ محمد تقی کو جنازہ کے لئے خبر کرنا۔ میری نعش پر سیاہ کنبل ڈالنا۔ کوئی شال وغیرہ نہ ڈالنا۔ اگر کہیں میرا تذکرہ چھڑے تو کہنا کہ وہ عاجز فقیر تھا۔ اور اگر خدا توفیق دے تو میرا قرضہ ادا کر دینا۔ ورنہ میرے لئے خدا کے حضور میں دعا مانگ دینا۔ میں نے اِس دُنیا کو قبول نہیں کیا۔ اگر تم کو توفیق ملے تو نوشہرہ شریف میں جایا کرنا۔ پھر یہ مقولہ فرمایا۔ "دو اُلٹ قلم پھر پھر پھرے پر بچن سادھ نہ ٹلے" پھر مجھ کو فرمایا اپنی بہنوں کی خدمت کیا کرنا۔ اور اپنے والد کا مددگار رہنا۔ پھر آپ کی اہلیہ محترمہ نے عرض کیا کہ ہمارا کیا حال ہو گا۔ آپ نے فرمایا چالیس روز کے بعد تجھے بُلا لیں گے۔ پھر خیال کیا چھوٹی بچی کا کیا ہو گا۔ آپ نے فرمایا یہ جوان ہو کر روشن چراغ ہو گی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ مجھے عشق کی آگ جلا رہی ہے۔ اور حق تعالیٰ مجھے اپنے پاس بُلا رہے ہے۔ اس کے بعد تمام رات آپ خاموش رہے۔ کوئی کلام نہ کیا۔ صبح کو مولانا تاج محمود اور حافظ حنیف آئے۔ آپ نے ان کو بھی صفات ایمان اور کلمے سنائے۔ اور گواہ ٹھہرایا۔ وہ دونو رو پڑے۔ اُس وقت آپ کا ایک مرید خوشی محمد نام آیا۔ اُس کے پاس نصیف روپیہ تھا۔ اُس نے دل میں ارادہ کیا کہ جناب کی وفات کے بعد آپ کی اولاد کو دُوں گا۔ آپ نے ازراہِ کشف اُس کے ضمیر سے آگاہ ہو کر فرمایا۔ کہ اب ہی میرے فرزند کو دے دو۔ چنانچہ اُس نے وہ نقد مجھے (پیر کمال کو) دے دیا اور بہت رویا۔ [۱۲۲ھ تحائف قدسیہ قلمی صفحہ ۵۶۱ تا صفحہ ۵۶۶، شرافت

Marfat.com

آخری لمحات | آپ نے اپنے فرزند شیخ عثمان رح کو فرمایا کہ اگر کوئی شخص دعوت کرے تو اُس کے گھر چلے جایا کرنا۔ پھر آپ نے حجام کو بُلا کر اپنے لبوں کے بال درست کرائے۔ پھر فرمایا۔ کچھ کھانا پینا لاؤ۔ ہم نے روٹی اور گائے کا دُودھ پیش کیا۔ آپ نے تین لقمے کھائے۔ باقی کھانا واپس کر دیا۔ اور پانی منگوا کر نوش کیا۔ اور بستر پر لیٹ کر ذکرِ ھُو میں مشغول ہو گئے۔ دو تین دم ہی لئے تھے کہ رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔[۱۲۳]

تجہیز و تکفین | آپ کے حسب وصیت میاں غلام علی اور میاں نور محمد نے آپ کو غسل دیا، اور مولانا محمد تقی صاحب رح نے جنازہ پڑھایا۔ آپ کی نعش پر سیاہ کنبل ڈالا گیا۔[۱۲۴] اور مسجد شیخ بڈھا میں جو کوٹ قلعہ لاہور میں واقع تھی مدفون ہوئے۔ اور مزار پر نتھا نامی جاروب کش مقرر ہوا۔[۱۲۵]

تاریخ وفات | بقول صاحب تحایف قدسیہ شیخ شہمیر قلندر لاہوری رح کی وفات بعمر نوّے (۹۰) سال بروز پنجشنبہ نویں محرم الحرام ۱۱۶۹ھ میں ہوئی۔ تقویم ہجری و عیسوی مرتبہ ابو النصر محمد خالدی صاحب ایم اے کے مطابق ۹ محرم کو بدھوار ۱۵ اکتوبر ۱۷۵۵ء تھا۔ یہ عزیز الدین عالمگیر ثانی بن جہاندار شاہ کا عہد حکومت تھا۔ سنہ ۳ جلوس تھا۔ قطعہ تاریخ وفات

از شیخ پیر کمال لاہوری رح مصنف کتاب تحایف قدسیہ

بُدہ تاریخِ وصلش از محرّم — نہم از ماہ پنجشنبہ مکرّم
عجب تاریخ ہجرش گشت تحریر — "گلِ پیرِ محمد کرم شہمیر"
"بباغِ قدس" ہم تاریخ آمد — چو ہجرت کرد در جنت بیاسود[۱۲۶]

مادہ تاریخ وفات

"فیض گنجور" — ۱۱۶۹ھ

---

۱۲۳ تحایف قدسیہ قلمی ص ۵۶۲، ۱۲۴ مولوی نور احمد چشتی لاہوری رح نے لکھا ہے "جہاں مسجد دائی لاڈو ہے۔ اُس وقت میں اس گذر کا نام گذر ٹلا مشہور تھا۔ اور اُسی محلہ میں اس دایہ کی حویلیاں اور باغ وغیرہ املاک بھی تھے"۔ (تحقیقاتِ چشتی ص ۲۰۱) ۱۲۵ ۱۲۶ تحایف قدسیہ قلمی ص ۵۷۱، سیر شرافت۔

Marfat.com

(۴۳)

شیخ محمد

مولانا شیخ محمد سوہدروی ؒ

مظہرِ نورِ الٰہی معدنِ علم و عمل — حضرتِ شیخ محمد مُہتدیِ ذو الفضل

منبعِ فہم و کیاست مرجعِ اہلِ سخن — از فرع بگذشتہ و آورد در اُصول رسل

شہسوارے نیست در میدانِ عرفاں ہمچو او — خواند در علمِ الٰہی حرفِ لوحِ ما قبل

خسروِ ملکِ قناعت شاہِ تختِ مسکنت — احتسابِ او مناہی کردہ چوں خرد در دل

گر کند از رحمتِ خود بر سرِ اشرف نگاہ
رستہ گردد از عناؤ رنجِ دہر پُر دغل [1]

آپ حضرت شیخ پیر محمد سیالوی شہردی رح کے بزرگ خلیفوں سے تھے۔ خدایار روشن ضمیر صاحبِ باطن تھے۔

وطن و تعلیم | آپ کا آبائی وطن شہر سیالکوٹ تھا۔ تحایف قدسیہ میں عنوان لکھا ہے۔

"حضرت میاں شیخ محمد فاضلِ سیالکوٹی کہ برائے احتساب در خدمتِ حضرت میاں صاحب میاں پیر محمد قدس سرہٗ آمد و مست شد" [2]

لیکن صاحبِ خزینۃ الفقرا نے عنوان لکھا ہے۔ "حضرت شیخ محمد سکنہ کالے کی۔ مدفون سوہدرہ" [3] اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کالیکے متصل سوہدرہ کے رہنے والے تھے۔ مگر روایت اول صحیح ہے۔ کہ آپ سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔

---

[1] کنز الرحمت ص ۱۲۰ ، [2] تحایف قدسیہ قلمی ص ۱۶۱ ، [3] خزینۃ الفقرا قلمی ص ۳۱ ، شرافت

Marfat.com

آپ آباؤ اجداد سے عالم و فاضل ہوتے چلے آئے۔ آپ نے ظاہری علم کی تحصیل شہر سیالکوٹ سے کی۔ غیر شرع لوگوں پر احتساب کیا کرتے۔

بیعت و خلافت منقول ہے کہ آپ نے سُنا کہ حضرت سچیار صاحب رح سماع سنتے ہیں۔ آپ احتساب کے لئے نوشہرہ شریف آئے۔ آنجناب نے آپ کو مخاطب ہو کر فرمایا۔

بزبانِ ہندی "میرا ٹٹو ٹینا تیرا ٹٹو چھوُ" یعنی میرا گھوڑا دوڑنے والا کودنے والا ہے۔ اور تیرا گھوڑا بیٹھنے۔ خاموش رہنے والا ہے۔ مطلب یہ کہ میرے روحانی علم کے مقابلہ میں تیرا ظاہری علم کچھ وقعت نہیں رکھتا۔

آپ یہ الفاظ سُنتے ہی مست و متوالا ہو گئے۔ جنگلوں میں برہنہ تن پھرا کرتے۔ اور یہی کلمہ زبان پر جاری ہو گیا۔

شب در دزشش ہمیں بودہ دُر اکار کہ میگفتے دو بدے زار در زار

کچھ عرصہ کے بعد آپ کی والدہ نے حضرت سچیار صاحب رح کے سامنے التماس کی کہ میرے بیٹے پر رحم کیا جاوے۔ تو حضرت صاحب رح نے نگاہِ رحمت کی۔ تو آپ کا جذبہ سلوک سے متبدل ہوا۔ اور بیعت ہو کر خلافت سے مشرف ہوئے۔ [۴]

لیکن صاحب خزینۃ الفقرا نے لکھا ہے کہ آپ کو سید شاہ بنتھا سلطان سہروردی کی حالت دیکھ کر شوق پیدا ہوا۔ تو اُن کے ہمراہ نوشہرہ شریف پہنچ کر حضرت سچیار صاحب کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ [۵] لیکن پہلا قول اصح ہے۔

آدابِ شیخ شیخ احیا سہروردی رح سے منقول ہے کہ شیخ محمد صاحب رح جب کبھی نوشہرہ جاتے۔ تو ادب کی وجہ سے دریائے چناب سے اُس طرف بول و براز نہ کرتے۔ خواہ کتنے دن وہاں رہیں۔ [۶]

---

[۴] تحایف قدسیہ قلمی ص ۱۶۲، [۵] خزینۃ الفقرا قلمی ص ۳۲۵، [۶] کنز الرحمت ص ۱۲۵، شرافت

Marfat.com

عقیدت شیخ | آپ اپنے پیر صاحب کے انتہا درجہ شیدا و عاشق و عقیدت مند تھے۔ ایک مرتبہ حضرت پچیار صاحب رح کو مرض لاحق ہوگیا، اُن کے آلودہ کپڑے ایک دن صاف کرنے کے لئے آپ کے حوالہ ہوئے۔ آپ نے کمال عقیدت سے اپنی زبان سے چاٹ لئے۔

ے

تمامش از زبانِ پاک لیسید　　چو از دے مقصدِ خود گشتہ واقف

اُس وقت دو فاضلِ جید موجود تھے۔ اُنہوں نے اعتراضاً کہا کہ تم نے یہ کیسا بیہودہ کام کیا ہے

آپ نے جواب دیا،

ے

بگفتا ایں ز بحتِ علم بیروں　　ز بحتِ عشق پُرس اسرارِ ایں چوں

دریں صد راز در پردہ نہادہ　　ترا حق چشم رازے کے کشادہ ۸ے

عبادت و ریاضت | جب آپ مرتبہ سلوک پر فائز ہوئے۔ تو اپنے گھر میں مصروفِ عبادت و ریاضت ہوئے۔ مجاہدہ اور ترکِ لذاتِ نفس میں بہت کوشش کیا کرتے۔ ظاہری باطنی علم سے معمور ہو گئے۔ اور معرفت کے سمندر میں غوطہ لگایا۔ شیخ پیر کمال رح لکھتے ہیں۔

ے

بخانہ گشت مشغولِ عبادت　　تنِ خود را بسوزید از ریاضت

بفاقہ فقر میگردید دل خوش　　بیادِ حق شدہ زندہ نفس کُش

بظاہر با لطائف در علم فرد　　شدہ در بحرِ عرفاں غرق پُر سوز ۹ے

مسجد تعمیر کرانا | منقول ہے کہ ابتدا میں جب آپ سوہدرہ وارد ہوئے۔ تو جمعہ کی نماز شاہ تھا سلطان رح کے پیچھے ادا کیا کرتے تھے۔ پھر شاہ تھا صاحب رح نے آپ کو حکم دیا۔ کہ آپ ایک مسجد تعمیر کرائیں۔ چنانچہ سوہدرہ میں آپ نے ایک مسجد بنوائی۔ ۹ے

ے تحائف قدسیہ قلمی ص ۱۶۲، ۸ے ایضاً ص ۱۶۳، ۹ے خزینۃ الفقرا قلمی ص ۳۲۷، شرافت

Marfat.com

کرامات

قطعہ زمین کو سونا بنانا منقول ہے کہ ایکمرتبہ ایک کیمیاگر درویش آپ کے پاس آیا، اور آپ کی تنگی معیشت کو دیکھ کر اکسیر آپ کے پیش کیا، جس سے سونا بنایا جاسکتا ہے۔ آپ نے قبول نہ کیا، اور فرمایا کہ میں تو جس قطعہ زمین میں بول کرتا ہوں۔ وہ بھی سونا بن جاتا ہے۔ چونکہ مجھے اسکی خواہش نہیں۔ میں اس سے منہ پھیر لیتا ہوں۔ تو پھر وہ قطعہ اصلی حالت پر ہو جاتا ہے۔ کیمیاگر متعجب ہوا۔ اور کہنے لگا۔ کہ میں نے صوفیوں کی ایسی بے معنی باتیں بہتیری دیکھی ہیں، میں ایسی بات کو تسلیم نہیں کرتا، مگر جب اُٹھ کر دیکھا تو واقعی ایسا ہی تھا۔ کتاب قصر عارفاں میں لکھا ہے۔

"برخاست و بیانِ حال را عیان دید سر بر قدم نہاد و ارادت آورد"[10]

اُٹھ کر دیکھا تو جو کچھ بیان ہوا تھا ظاہر نظر آیا۔ آپکے قدموں پر سر رکھدیا اور مرید ہو گیا،

آزمائش کرنے والوں کا سزا پانا آپ سوہدرہ کے جنگل میں مشغولِ عبادت رہا کرتے تھے۔ ایکدن آپ کے پیر بھائیوں۔ شیخ میہوں اور شیخ نتھو[11] نے ارادہ کیا کہ اس کا امتحان لینا چاہیئے۔ تو ان میں سے ایک بصورت سانپ، اور دوسرا بصورتِ شیر متمثل ہو کر آپ کو ڈرانے کے واسطے سامنے آئے۔ آپ نے از راہِ کشف ان کو پہچان کر ایک کو چھڑی۔ اور دوسرے کو جوتا لگایا دونو بھاگ گئے۔ صبح کو آپ اُن کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ اور معذرت کی۔ کہ اے میرے دینی بھائیو، مجھے معذور رکھنا۔ کیونکہ میرے مرشد صاحب حضرت شیخ پیر محمد سچیار رح نے مجھے جس شغل میں لگایا تھا۔ میں اس میں مشغول تھا۔ وہ میرے حال کے نگران تھے۔ چونکہ تم نے اس میں خلل اندازی کرنے کی کوشش کی۔ لہذا سزایاب ہوئے۔[12]

ایک مرید کو غرق ہونے سے بچانا منقول ہے کہ آپ کے ایک مرید نے اپنے ہاتھ پاؤں باندھ کر

---

[10] قصرِ عارفاں ص۲۰۲، [11] شیخ نتھو سے مراد شاہ نتھا سلطان ہے [12] قصرِ عارفاں ص۲۰۲، شرافت

Marfat.com

بطور آزمایش اپنے آپ کو دریا میں ڈال دیا، کہ اگر میرا مرشد کامل ہے تو مجھے بچا لے گا۔
چنانچہ جب وہ گرا تو آپ از راہِ باطن اس کی مدد کو پہنچے۔ اور اس کو نکال کر سلام کنارے
پر لگایا۔ اور فرمایا یہ نالائق لوگ ہمارے رتبہ پر اعتبار نہیں کرتے۔ امتحان کرتے ہیں۔ اُسوقت
دیکھا گیا کہ آپ کے جسم پر کانوں کی لَو تک دریا کی جھاگ لگی ہوئی تھی۔ [۱۳]

کمالات

۱۔ مولوی احمد علی چشتی نظامی رح نے کتاب قصرِ عارفاں میں حضرت شیخ پیر محمد سچیار رح کے خلیفوں میں آپ کے متعلق یہ الفاظ لکھے ہیں۔

دو عظیم القدر و محبوب ترین مریدان	بڑے بلند مرتبہ اور محبوب ترین مریدوں میں سے
باصفائے وے قاضی شیخ محمد کہ در فقر	اہل صفائی قاضی شیخ محمد تھے جو فقر میں
کامل بود [۱۴]	کامل تھے۔

۲۔ مولانا شیخ پیر کمال لاہوری رح کتاب تحایف قدسیہ میں لکھتے ہیں۔

ع بحق شیخ محمد شد محامد [۱۵]

یادِ طریقت | آپ کے مریدوں میں سے ایک درویش شیخ قادر پیر سوہدروی رح شہور گذرے ہیں۔ ان کا سلسلہ فقر جاری ہے

مدفن | آپ کی قبر قصبہ سوہدرہ۔ ضلع گوجرانوالہ میں ہوئی۔ مگر آجکل نشانِ مزار نا پید ہے

رحمۃ اللہ علیہ۔

---

[۱۳] کنز الرحمت ص ۱۲۰، [۱۴] قصرِ عارفاں۔ باب چہارم۔ منزل ۳۹۔ ص ۶۰۱،
[۱۵] تحایف قدسیہ قلمی ص ۱۲۱، شرافت۔

Marfat.com

ص

(۴۴)

صادق

شیخ صادق مگھووالی رح

آپ حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب بھڑیوالا رح کے ارجمند خلیفوں میں تھے۔

قوم و وطن آپ قوم درڑائچ۔ سوضع مگھووال ضلع گجرات کے باشندہ تھے۔
اپنے پیر صاحب رح کی خدمت میں اکثر آمد رفت رکھتے۔

شیخ کی مہربانی حضرت پاک صاحب رح آپ پر اس حد تک مہربان تھے۔ کہ آپ کو
"بھائی صادق" فرمایا کرتے۔

تاثیر زبان آپ خوش آواز تھے۔ اگر کوئی شعر بولتے تو سننے والوں کو تاثیر ہو جایا کرتی۔ ایک مرتبہ سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان نوشاہی رح نے آپ کی زبان سے ایک شعر سنا۔ تذکرہ نوشاہی میں ہے۔

"باصد شوق و سوز یک ترانہ بڑے شوق اور درد و سوز سے ایک ترانہ
گفت" بولا۔

تو ایسا ذوق حاصل ہوا کہ بے خود ہو گئے۔ آپ سے پوچھا کہ مجرد ہو یا عیالدار۔ آپ نے کہا عیالدار۔ اور صاحب اولاد ہوں۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ کہیں عشق مجازی میں مبتلا ہو۔ فرمایا نہیں۔ اس وقت سید شاہ رحمت اللہ عارف رح نے فرمایا کہ یہ حضرت پاک صاحب رح کے یاروں سے ہیں۔ کیوں نہ صاحب تاثیر ہوں۔ [۱]

---

[۱] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۲۵۳، شرافت۔

Marfat.com

مدفن | شیخ محمد صادق رح مگھووال[۲] ضلع گجرات میں دفن ہوئے۔ مگر آجکل قبر کا نشان ظاہر نہیں۔

---

[۲] مگھووال کی آبادی کی تاریخ کے متعلق مورخین کے بیانات درج کئے جاتے ہیں

(۱)

منشی گنیشن داس بڈھیرہ قانونگوئے گجرات۔ کتاب چار باغ پنجاب میں لکھتا ہے

"مگھووال موضع ایست کلان کہ چوہدری مبارک در انجا مرد خوب شدہ است۔ دریں دلا اکثر کھتریان بیوپاری از قوم سرین در انجا سکونت دارند۔ و بھائی بھارا درویش از سلسلہ نانک شاہی ہم عہد حضرت شاہ دولہ گجراتی در مگھووال مرد کامل عارف کمال بودہ است" (چار باغ پنجاب قلمی در ق ۹۶)

مگھووال ایک بڑا گاؤں ہے۔ وہاں چوہدری مبارک اچھا آدمی گذرا ہے۔ اس وقت سرین قوم کے کھتری بیوپاری وہاں سکونت رکھتے ہیں۔ نانک شاہی سلسلہ کا ایک درویش بھائی بھارا شاہ دولہ گجراتی رح کے زمانہ میں مگھووال میں کامل شخص اور عارف مکمل ہو گذرا ہے۔

(۲)

مفتی غلام سرور لاہوری رح مخزن پنجاب صفحہ ۳۰۴ میں لکھتے ہیں۔

"مگھووال۔ یہ قصبہ سات کوس گجرات سے غرب کی طرف آباد ہے۔ اکبر بادشاہ کے عہد میں اس قصبہ کو جسمی چندو قوم وڑائچ نے آباد کیا۔ اور اپنے باپ مگھو کے نام پر اس کا نام رکھا۔ پھر احمد شاہ ابدالی کے حملوں کے وقت افغانوں نے اس آبادی کو ویران کر دیا۔ مگر شیر محمد نے جو چندو کے اولاد میں سے تھا۔ اس کو پھر آباد کیا۔ آبادی پختہ و خام دو نو قسم کی ہے۔ دو ہزار آٹھ سو چھیاسی ۲۸۸۶ کی مردم شماری۔ سات سو نو ۷۰۹

Marfat.com

گھر۔ ایک سو چودہ (۱۱۴) دکان ہے۔ بیوپار معمولی ہوتا ہے۔ ایک نالہ بڈھی نام قصبہ کے شرق کی طرف جاری ہے۔"

(۳)

مرزا عظیم بیگ نے تاریخ گجرات ۱۰۵۰ھ میں لکھا ہے۔

"ذکر آبادی قصبہ مگھودال: یہ قصبہ شہر گجرات تقام ضلع سے بفاصلہ سات کوس جانب مغرب واقع ہے۔ عہد اکبر بادشاہ میں چندو جٹ گوت وڑائچ نے جگہ لاوارث دیکھ کر اور موضع مگھودال ثانی واقع پرگنہ گجرات سے اٹھ کر یہ قصبہ آباد کر لیا۔ اور چندو کے باپ کا نام مگھو تھا۔ اس لئے باپ کے نام پر بنام اصل دیہ سکونت کے مگھودال نام رکھا ایک سو پانچ (۱۰۵) سال گذرے ہیں کہ طوائف الملوکی کے وقت اقوام افغانان ولایت نے اس قصبہ کو لوٹ کر جلا دیا تھا۔ مگر رشید محمد جٹ اولاد چندو نے پہلی آبادی سے جانب شمال بفاصلہ تین سو (۳۰۰) گز آباد کیا۔ اب تک اولاد انہیں موروثوں کی مالک ہے۔ آبادی پختہ وخام دونو قسم کی ہے۔ مگر پختہ زیادہ ہے ہیئت آبادی مائل صورت مربع ہے۔ اور مردم شماری اس قصبہ کی ۲۸۸۶۔ اور ۷۹۰ گھر۔ اور ۱۱۲ دکان ہے۔ دھرت ۲۵۲ روپیہ سالانہ مقرر ہے۔ اور بابت کمن باچھ کے ۹۰ روپے سال کی آمد ہوتی ہے بیوپار معمولی زمینداری اجناس کنک وغیرہ کا ہوتا ہے۔ کوئی بڑا بیوپار نہیں یہ قصبہ پیٹھ وسنڈی کی جگہ شمار میں نہیں ہے۔ اس قصبہ میں اولاد چندو موروث سے ہمیشہ عہد شاہان سابق سے چوہدری نامور معزز ہوتے رہے ہیں۔ بلکہ عہد طوائف الملوکی میں قبل از عملداری مہاراجہ رنجیت سنگھ، چوہدری مبارک اولاد چندو اس قصبہ پر معہ دیہات متعلقہ اس کے حاکم خود سر رہا ہے۔ اب اس کی اولاد سے محمد خاں ذیلدار ہے کوئی صنعت خاص یا پیداوار عمدہ اس قصبہ کی مشہور نہیں ہے۔ ایک نالہ معروف بڈھی جانب چڑدے دکھن اور ایک شاخ اسکی بنام الیور جانب چڑدے اس کے واقع ہے۔ اور

اس سے سرابی زمین ہوتی ہے۔"

Marfat.com

(۴۵)

صالح محمد

صوفی شیخ صالح محمد جینیانی والا رح

آپ واقفِ اسرارِ توحید۔ سائرِ میدانِ تجرید۔ صاحبِ سکر و صحو و وجد و ذوق و تقوےٰ و ورع تھے۔ حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب بھڑی والا رح کے اکابر خلیفوں سے تھے۔

نام و لقب | آپ کا نام صالح محمد۔ لقب صوفی صاحب تھا۔

نسب نامہ | آپ کے آبا و اجداد قوم جنجوعہ راجپوت سے تھے۔ کتاب تاریخِ گوجرات ص ۱۸۳ میں ہے کہ "جنجوعہ سورج بنسی یا سوم بنسی راجپوت کہلاتے ہیں"

آپ کے والد کا نام جھٹہ تھا۔ یہ حلقہ اسلام میں داخل ہوا۔ ولد امی چند بن ستو بن روپو بن باغ مل بن رام دتہ بن سائیں مل بن پوہ مل بن رام چند بن اجھی مل بن بیپال بن جنجوعہ (مورثِ قومِ جنجوعہ) بن ساہنپال بن سن کرہ بن ویرد بن منج بن لکھو بن جیکو بن ٹھری بن آدر بن جھٹہ بن جھانگر بن مجلس بن پرو بن تخت مل بن بجت مل بن سلوئی مل بن رام دیال بن جے چند راجپوت۔

خاندانی حالات | آپ کے اجداد میں سے مسمی ساہنپال بن سن کرہ کے سات بیٹے تھے۔ جنجوعہ۔ لیستلا۔ تتلا۔ اوجلہ۔ گھمن۔ گھمان اور جسن۔ ساتوں علیحدہ علیحدہ قوموں کے موجد ہوئے۔ جنجوعہ کی نسل میں سے جھٹہ بن امی چند نے اسلام قبول کیا۔ اسکی سکونت موضع کلاچور متصل جلالپور جٹاں ضلع گجرات میں تھی۔

واقعہ بیعت | شیخ صالح محمد بن جھٹہ کو ابتدا سے ہی راہِ حق کا شوق تھا۔ ہر وقت

Marfat.com

فقیروں کی تلاش میں رہتے۔ اسی طرح پھرتے پھراتے بھڑی شریف پہنچے۔ اور حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب رح کی بیعت سے سرفراز ہوئے

خلافت واجازت | حضرت پاک صاحب رح نے کچھ عرصہ آپ کو اپنی خدمت میں رکھا۔ اور مقاماتِ سلوک طے کرائے۔ اور بعد تکمیل کے آپ کو خلافت واجازت سے مشرف فرمایا۔

چنڑنیاں میں ورود | حضرت پاک صاحب رح نے آپ کو حکم دیا کہ تمہارا مقام ارشاد چنڑنیاں ہے۔ جو مضافاتِ امین آباد میں ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ آپ اپنے شیخ کے حکم کے مطابق چنڑنیاں میں تشریف لے گئے۔ اور وہاں رہائش اختیار کی۔

آدابِ شیخ | آپ اپنے پیر و مصنفیر کے عاشق و محب تھے۔ روزانہ ننگے پاؤں بیس کوس کا فاصلہ پیدل طے کر کے بھڑی شریف حاضر ہو کر زیارتِ شیخ کا شرف حاصل کیا کرتے۔ واپسی کے وقت الٹے پاؤں چلے آتے پیر خانہ کی طرف پشت نہ کرتے۔

تین چلے کرنا | منقول ہے کہ آپ نے بارہ بارہ سال کے تین عدد چلے کئے۔ اور کمالاتِ باطنی حاصل کئے۔ کلمہ طیبہ کا وِرد ہر وقت آپ کی زبان پر جاری رہتا تھا۔

زمین کا عطیہ ملنا | آپ کے کمالات کا ظہور ہوا تو باشندگانِ چنڑنیاں نے چودہ گھماؤں اراضی آپ کے اخراجات کے واسطے آپ کو نذرانہ میں دے دی۔ جو آجتک آپ کی اولاد کے قبضہ میں ہے۔

ابتلائے طریقت اور تجدید فیض | منقول ہے کہ آپ شریعت کے بڑے پابند اور متورع تھے ایکمرتبہ حضرت پاک صاحب رح کے نواسہ میاں محمد زمان رحمانی بھڑیوالہ رح چنڑنیاں میں آئے۔ اُن کے ساتھ اُن کی مریدہ سلیموں نام طوائف بھی تھی۔ آپ نے اُس سے نفرت کی۔ اور اُن کو نصیحت کی۔ کہ آپ بزرگوں کے جانشین ہیں۔ غیر محرم عورتوں سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ اگرچہ آپ اس بات میں حق بجانب تھے۔ اور شریعت کے آداب کو

Marfat.com

ملحوظ رکھتے ہوئے آپ نے اُن کو تنبیہ کردی۔ مگر بلحاظ پیرزادگی وہ ناراض ہو گئے۔
اور آپ کا فیض سلب کر لیا، اور کہدیا کہ

"میں نے تیرا چراغ گُل کر دیا ہے۔ اور تیری چنڈیاں ویران کردی ہیں۔"

چنانچہ آپ اس ابتلائے عظیم میں سخت متحیر ہوئے۔ کوئی آپ کا پرسانِ حال نہ رہا۔ تمام مرید آپ سے منحرف ہو گئے۔ صرف ایک مرید میاں علاؤدل بھٹہ ساکن وڈالہ سندھواں ضلع سیالکوٹ اپنے اعتقاد پر قایم رہے۔ اور اُنہوں نے بھڑی جاکر میاں محمد زمان کے آگے بارہ سال روزانہ چوکی کی۔ اور اُن کو مہربان کرکے اپنے پیر کا فیض واپس کرایا۔

یہ واقعہ کتاب ہذا شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے پانچویں طبقہ میں میاں محمد زمان صاحب بھڑیوالہ رح کے حالات میں تفصیل گزر چکا ہے۔

منقول ہے کہ جب میاں علاؤدل نے میاں محمد زمان صاحب رح کو مہربان کیا تو انہوں نے فرمایا کہ "جاؤ اب چنڈیاں پھر آباد ہوں گی۔ اور نیم بھڑی کا درجہ رکھیں گی میاں صالح محمد کا اپنا فیض جاری نہ ہوگا، اُن کے پوتے سے سلسلہ ارشاد جاری ہوگا۔"

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپ کے پڑوتے خواجہ اختیار شاہ سے سلسلہ فقر جاری ہوا۔[۱]

کرامت

شیر کا مسخر ہونا منقول ہے کہ ابتدائے احوال میں آپ جب چنڈیاں میں تشریف لائے تو بسبب اخفا کے لوگوں کے مویشی جنگل میں لے جاکر چرایا کرتے۔ اور روٹی لے کر کھاتے۔ وہاں نیستان کافی تھا۔ اتفاقاً کوئی شیر چیتا پھرتا وہاں آگیا، جو مویشی اُسطرف

---

[۱] ف اسی طرح شیخ جمال الدین ہانسوی رح کا سلسلہ بدعائے خواجہ علاؤالدین علی احمد صابر کلیری رح بند ہو گیا تھا۔ پھر شیخ جلال الدین کبیرالاولیا پانی پتی رح کے تصرف سے ان کے بیٹے شیخ برہان الدین بن جمال الدین سے فقر جاری ہوا۔ وہ خواجہ نظام الدین اولیا دہلوی کے مرید تھے۔ (تذکرہ اولیائے ہند ج ۲ ص ۱۶)
شرافت

Marfat.com

جاتے شیر حملہ کر دیتا۔ اور پکڑ کر کھا جاتا۔ ایک دن آپ کے مویشیوں پر حملہ کیا۔ جب آپ سامنے ہوئے تو شیر نے آپ کے قدموں پر سر رکھ دیا۔ آپ نے فرمایا تو اس جنگل سے چلا جا۔ چنانچہ شیر چلا گیا۔ یہ کرامت دیکھ کر اکثر لوگ آپ کے مرید ہو گئے۔

اولاد منقول ہے کہ موضع مہلیسیاں مضافاتِ امین آباد کے رائیوں نے آپ کے انوارِ ولایت کو دیکھ کر اپنی بیٹی کا نکاح آپ سے کر دیا۔ اس کے بطن سے اولاد ہوئی۔ آپ کا ایک بیٹا میاں محمد زمان نام تھا۔ اور ایک بیٹی جوائی نام تھی۔

یارانِ طریقت آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱۔ میاں محمد زمان فرزند شیخ صالح محمد صاحبؒ — چنّنیاں ضلع گوجرانوالہ
۲۔ بی بی جوائی دخترِ آنجناب — 〃 〃
۳۔ میاں علاؤدل بھنڈ 〃 — ڈالہ سندھواں سیالکوٹ
۴۔ بابا بھلّے شاہ 〃 — سالار سیّداں شیخوپورہ
۵۔ بابا محمد اعظم وڑائچ 〃
۶۔ شیخ عبدالکریم درویش 〃

تاریخِ وفات شیخ صالح محمد صاحب 〃 کی وفات ہفتہ ۱۳ تیرہویں ربیع الاول سنہ ۱۱۵۲ھ ۲۰ جون سنہ ۱۷۳۹ء / بکرماجیت سمت ۱۷۹۶ب کو بعہدِ سلطنت محمد شاہ بادشاہ ہوئی۔ سنہ ۲۲ جلوسی تھا۔

مدفن آپ کی مرقد منوّر۔ موضع چنّنیاں مضافات قصبہ امین آباد ضلع گوجرانوالہ میں گاؤں سے چار فرلانگ مشرق کی طرف واقع ہے۔ تقریباً ایک گھماؤں زمین میں حلقۂ درگاہ ہے۔ آس پاس پختہ چار دیواری ہے۔ اس کے اندر تین ۳ روضے ہیں۔ ایک آپ کا۔ اس کے جنوبی طرف آپ کے پڑوتے میاں اعظم شاہ کا۔ اس کے جنوبی طرف دوسرے پڑوتے میاں اختیار شاہ کا۔

Marfat.com

تعمیرِ روضہ | آپ کا روضہ اطہر آپ کے پڑوتے میاں اعظم شاہ ولد میاں بیبا ولد میاں محمد زمان بن شیخ صالح محمدؒ نے اپنے زمانہ سجادگی میں بنوایا، مسمی قادر نام معمار کے ہاتھوں سے تعمیر ہوا۔ کہتے ہیں کہ اُس کو پانچ روپے مزدوری روزانہ قرار شریف سے مل جایا کرتی تھی۔ روضہ چار پہلو ہے اوپر خوشنما گنبد ہے۔ سنہ ۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۸ء میں دوبارہ اندر میں سفیدی ہوئی ہے۔ سرھانہ کی طرف بسم اللہ شریف اور کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے

دیوان خانے اور مسجد کی تعمیر | روضہ شریف سے جنوب و مشرق کی طرف چند مکانات اور حجرے مسافروں کے آرام کے لئے میاں اعظم شاہؒ کے وقت کے بنے ہوئے چلے آتے ہیں۔ روضہ سے شمالی طرف مسجد ہے۔ یہ سب عمارتیں چاردیواری کے اندر ہیں۔ چاردیواری سے باہر شمالی طرف کھوہ ہے۔ اس کے کنارہ پر درخت بوہڑ وغیرہ سایہ دار اشجار موجود ہیں۔

میں (سید شرافت) ہفتہ کے روز ۲۲ رمضان ۱۳۷۷ھ ۱۲ اپریل ۱۹۵۸ء کو درگاہ شریف کی زیارت سے مشرف ہوا۔ میرے ساتھ میرا مرید شہزادہ شاہد رضا شرافتی لوڑھکی والہ۔ اور چوہدری محمد خاں گل وا بلیانوالی والہ بھی ہمراہ تھے۔

عرس شریف | آپ کے دو بار پر سال میں دو عرس ہوتے ہیں۔ ایک ساتویں ماڑ کو جو آپ کا یوم وفات ہے۔ اور دوسرا ساتویں اسوج کو، فقیر لوگ جمع ہو جاتے ہیں۔ قوالیاں ہوتی ہیں سب کو بھنڈارہ ملتا ہے۔ فیض کا سلسلہ جاری ہے۔

مادۂ تاریخ وفات

"مقامِ فیض آگین" ۱۱۵۲ھ

شجرۂ اولادِ شیخ صالح محمدؒ

حضرت صوفی شیخ صالح محمد چنیانوالہ کا ایک بیٹا میاں محمد زمان تھا۔

میاں محمد زمان کا ایک بیٹا میاں بیبا تھا۔

Marfat.com

- میاں بیبا کے دو بیٹے تھے ۔ میاں اعظم شاہ اور خواجہ اختیار شاہ
- میاں اعظم شاہ کا ایک بیٹا میاں فتح محمد تھا۔
- میاں فتح محمد کا ایک بیٹا میاں حفیظ تھا۔
- میاں حفیظ کا ایک بیٹا میاں کرم بخش تھا۔
- میاں کرم بخش المعروف کرم شاہ کے تین بیٹے تھے ۔ پیر محمد ۔ خدا بخش لاولد ۔ اور میر بخش ۔
- پیر محمد کے دو بیٹے تھے ۔ فقیر محمد ۔ ملک شاہ لاولد فوت ہوا ۔ قبر بنہ سرہار ضلع سیالکوٹ میں ہے۔
- فقیر محمد کے پانچ بیٹے تھے ۔ بھاگ دین ۔ نواب دین ۔ مہتاب دین ۔ معراج دین اور جلال دین ۔
- بھاگ دین کے تین بیٹے محمد مقبول و برکت علی و اکبر علی موجود ہیں۔
- محمد مقبول کا ایک بیٹا فیض علی موجود ہے ۔
- برکت علی ولد بھاگ دین کا ایک بیٹا محمد رضان موجود ہے ۔
- نواب دین ولد فقیر محمد کے تین بیٹے ہوئے غلام رسول ۔ نیاز علی لاولد ۔ اللہ دتہ ۔ یہ دونو موجود ہیں۔
- غلام رسول کا ایک بیٹا محمد عارف بچپن میں فوت ہوگیا ہے ۔
- اللہ دتہ ولد نواب دین کے چار بیٹے محمد ایوب ۔ عبد المجید فضل کریم اور محمد تسیر موجود ہیں۔
- مہتاب دین ولد فقیر محمد کے تین بیٹے ہوئے ۔ عالم دین و علی محمد دونو موجود ہیں تیسرا ولی محمد لاولد فوت ہو چکا ہے
- عالم دین درویش صورت ٹوپی پوش ہے ۔
- میاں علی محمد ولد مہتاب دین ۔ متشرع خدا یاد ہے ۔ رمضان شریف میں اعتکاف بیٹھتا ہے موضع چنستیاں کا امام مسجد ہے ۔ اس کے دو بیٹے ہوئے ۔ غلام حیدر ۔ غلام غوث ۔ یہ لاولد فوت ہو چکا ہے

Marfat.com

- میاں غلام حیدر نوجوان صالح ہے ۔ خدا کی یاد اور فقر و درویشی کی محبت رکھتا ہے۔ میرے (سید شرافت نوشاہی) کے ساتھ بڑی محبت و عقیدت سے پیش آیا۔ اپنے بزرگوں کے حالات سے دلچسپی رکھتا ہے۔ یہ شجرہ اولادِ شیخ صالح محمد رح اسی کی زبان سے نقل کیا۔ اس نے سورۂ مزمل شریف ۔ ذکرِ جہار ضربی ۔ اور بعض اسماء الٰہی کے پڑھنے کی اجازات مجھ سے حاصل کیں۔ اس کے دو بیٹے محمد اشرف و محمد اصغر موجود ہیں۔
- معراج دین ولد فقیر محمد کے دو بیٹے ہوئے ۔ محمد نذیر موجود ہے ۔ محمد عنایت یکین میں فوت ہو گیا۔
- محمد نذیر کے چھ بیٹوں کا سلسلہ اولاد چیمہ میں کافی ہے ۔ اس کے پانچ بیٹے محمد انور ۔ عبدالرشید ۔ محمد اقبال دلدار حسین اور رفاقت علی موجود ہیں۔
- جلال دین ولد فقیر محمد کے چار بیٹے ہوئے ۔ محمد شفیع موجود ۔ محمد شریف لاولد ۔ عبدالغنی اور محمد حسین موجود ہیں ۔
- محمد شفیع کے تین بیٹے محمد صدیق ۔ محمد یوسف اور محمد بوٹا موجود ہیں۔
- عبدالغنی ولد جلال دین کے دو بیٹے عنایت اللہ و غلام مصطفےٰ موجود ہیں۔
- امیر بخش ولد کرم بخش ولد میاں حفیظ ۔ موضع کڑی کوٹ علاقہ وانڈو ۔ ضلع گوجرانوالہ میں چلا گیا ۔ اسکی اولاد وہاں آباد ہے ۔ اس کے تین بیٹے تھے ۔ جواہر شاہ ۔ رمضان شاہ ۔ غلام محمد لاولد
- جواہر شاہ کا ایک بیٹا قادر بخش تھا۔
- قادر بخش کا ایک بیٹا محمد عاشق تھا ۔ جو بچپن میں فوت ہو گیا۔
- رمضان شاہ ولد امیر بخش کے چار بیٹے تھے ۔ شہاب دین لاولد ۔ نواب دین ۔ اسمٰعیل و ابراہیم۔
- نواب دین کے تین بیٹے تھے ۔ خیر دین ۔ معراج دین اور محمد حسین تینوں لاولد مر گئے ۔
- اسمٰعیل ولد رمضان شاہ کا ایک بیٹا محبوب عالم موجود ہے ۔
- محبوب عالم کے دو بیٹے مرید حسین اور رشید حسین موجود ہیں ۔
- ابراہیم ولد رمضان شاہ کے چار بیٹے محمد صادق و محمد علی و عنایت اللہ و عبادت اللہ موجود ہیں ۔

Marfat.com

محمد صادق کا ایک بیٹا عطا محمد موجود ہے۔

عنایت اللہ ولد ابراہیم کا ایک بیٹا علی اصغر موجود ہے۔

ہدایت اللہ ولد ابراہیم کا ایک بیٹا غلام مصطفےٰ موجود ہے۔

خواجہ اختیار شاہ ولد میاں بیبا ولد میاں محمد زمان کا ایک بیٹا میاں عمر شاہ تھا۔

میاں عمر شاہ کا ایک بیٹا میاں دسندھی شاہ تھا۔ جو لاولد فوت ہوا۔

رحمہم اللہ

انتباہ

حضرت شیخ صالح محمد صاحب چینیاں والا رہ کی ساری اولاد کا یہ شجرہ ۲۲ رمضان ۱۳۷۷ھ ۱۲ اپریل ۱۹۵۸ء کو مکمل کیا گیا ہے۔ جن اشخاص کو موجود لکھا ہے۔ اس سے یہ مراد ہے۔ کہ وہ اُس سال میں موجود ہیں۔

آپ کی اولاد زمانہ حاضرہ میں اپنے آپ کو قوم ارائیں کہلاتے ہیں۔ لیکن شجرہ نسب کے لحاظ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ قوم جنجوعہ راجپوت سے تھے۔

Marfat.com

(۴۶)

صدّیق

حافظ صدیق قصوری عاشقِ حضوری رح

چو صدیق در صدق حافظ صدیق — بدشواریِ ہر دو عالم رفیق [۱]

آپ حضرت شیخ پیر محمد سجیار نوشہروی رح کے اکابر خلیفوں میں تھے۔ کلام اللہ شریف کے حافظ و عالم تھے۔

نام و لقب | آپ کا نام صدیق۔ اور لقب عاشقِ حضوری تھا۔

مولد و موطن | صاحبِ خزینۃ الفقرا نے لکھا ہے کہ آپ کا آبائی وطن ملکِ افغانستان شہر کابل تھا۔ آپ کا تولد اُسی جگہ ہوا۔ قوم افغان سے تھے۔ [۲]

لیکن عام مشہور روایت یہ ہے کہ آپ قصبہ قصور کے ہی باشندہ تھے۔

واقعہ بیعت | آپ نے خواجہ فضیل رح سے حضرت نوشاہ عالیجاہ رح کی تعریف سُنی۔ تو بیعت ہونے کی غرض سے ساہن پال شریف پہنچے۔ آگے آنجناب رح کا انتقال ہو چکا تھا۔ نہایت غمگین ہوئے۔ حضرت نوشہ صاحب رح کے فرزند کلان حضرت سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق رح کی زیارت و ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اور بیعت ہونے کی التماس کی۔ اُنہوں نے فرمایا کہ جو کچھ حضرت گنج بخش رح کا حکم ہوگا۔ اُس طرح کرنا چاہیئے۔ چنانچہ آپ اسی غم و الم میں مزار شریف کے پاس جا بیٹھے۔ اچانک اُونگھ آگئی۔ خواب میں حضرت نوشہ صاحب رح کی زیارت ہوئی۔ سبز لباس، سر پر زرد عمامہ، سفید گھوڑے پر سوار ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ تم نوشہرہ مغلاں میں جاؤ۔ چنانچہ آپ حضرت سجیار صاحب رح کی خدمت میں آکر بیعت ہوئے۔ [۳]

---

[۱] کنز الرحمت ص ۱۲۵، [۲] [۳] خزینۃ الفقرا قلمی من ۱۹۰ تا من ۲۰۶، شرافت۔

Marfat.com

حالاتِ باطنی کا انکشاف | حافظ نورالدین گنجوی رح لکھتے ہیں کہ مرید ہوتے ہی آپ کی حالت دگرگون ہوگئی

ٹھیر یا جوتس عشق دا جسدم تدمرشد ہتھ پھڑیا — استغفار پڑھایا اُسنوں تد رنگن چ تریا
کلمے چار پڑھائے اُسنوں دھوتی گئی سیاہی — ہندبطا لیت دی قلبوں اک دم باہر آئی
ہر عاجز تھیں عاجز ہو یا چمک پئی جد نوردں — تے نزد خدا دے کامل ہو یا پی کے جام طہوروں
رب دے عاشق لوکاں تائیں ناقص نظریں آون — تے باطن دے چ پاک خدا تھیں ستر نہانی پاون
سینے پیر صدیق لگایا کھلی اکھ عرفانوں — اس کثرت دے دھندیوں چھٹ گئی حُب جہانوں
نشے عشق نے سینے اندر چاڑی آن خماری — فخر ہو یا پرواز بدن تھیں ماری اوس اُڈاری[۲]

خلافت واجازت | چند عرصہ اپنے پیر صاحب کی خدمت میں رہے۔ پھر حضور سچیار نے آپ کو خلافت دے کر قصور کی طرف بھیجا۔ آپ وہاں پہنچ کر سکونت گزین ہوئے۔[۵]

عاشق حضوری کا لقب پانا | منقول ہے کہ ایک بار آپ شہمیر قلندر لاہوری رح کے ہمراہ نوشہرہ شریف میں حاضر ہوئے اور حضرت سچیار صاحب رح کے قدموں پر گر پڑے۔ اُنہوں نے پوچھا کون ہے؟ عرض کیا۔ میں ہوں صدیق قصوری" اُنہوں نے فرمایا تم تو ہو" عاشق حضوری" اُس روز سے آپ کا یہی خطاب مشہور ہوا۔ تحایف قدسیہ میں ہے۔[۶]

اول بر پائے مرشد گشت صدیق — بفرمودہ کرام ست مرد تحقیق
عرض گردید صدیق قصوری — بفرمود آمدہ عاشق حضوری[۶]

شہمیر قلندر سے مکالمہ | حضرت شہمیر قلندر لاہوری رح کے ہمراہ جب آپ نوشہرہ شریف میں حاضر ہوئے تو حضرت سچیار صاحب رح نے آپ کو "عاشق حضوری" کا لقب دیا۔ اور شہمیر کو "مرشد و پیر" کا لقب عطا فرمایا۔ جب دونو پیر بھائی اکٹھے بیٹھے۔ تو آپ نے شہمیر کو فرمایا۔ کہ حضرت صاحب رح نے

---

۲ خزینۃ الفقر اقلمی ص۲۰۶، ۵ ایضاً ص۲۰۶ تا ص۲۱۰، ۶ تحایف قدسیہ قلمی ص۲۲۳، شرافت

Marfat.com

آپ کو مرشد کا لقب دیا ہے۔ اور یہ سب سے بلند تر مقام ہے ؎

مکانِ مرشداں از جملہ بالا ترا کردہ مراتب ہائے اعلیٰ

لیکن حضرت شہمیر نے فرمایا کہ آپ کو عاشق کا خطاب ملا ہے۔ اور یہ سب سے اونچا مقام ہے،

؎ مراتب عاشقاں شد بس بلندے دو عالم را شد عاشق ارجمندے

دونو دوست مسکرائے اور خوش ہوئے۔ ؎

یارِ طریقت | آپ کے مریدوں میں سے شیخ ہدایت شاہ قصوری رح اعلیٰ پایہ کے بزرگ تھے۔ ان کا سلسلہ فقر جاری ہے۔

تاریخ وفات | حافظ صدیق رح کی وفات بارہویں[۱۲] جیٹھ سمت نامعلوم کو ہوئی۔

مدفن | آپ کا مزار موضع شیخ بھاگو متصل قصور ضلع لاہور میں ہے۔ سنہ ۱۳۵۰ھ / ۱۹۳۱ء میں میاں غلام محمد و ہدایت شاہ سجادہ نشین ہیں۔ ہر سال بارہویں[۱۲] جیٹھ کو عرس کیا کرتے ہیں۔

؎ تحائف قدسیہ قلمی صفحہ ۲۲۴، شرافت۔

Marfat.com

متعلقہ صفحہ ۲۲۷

شجرہ فقرائے

حافظ محمد صدیق قصوری رح

|

بابا ہدایت شاہ قصوری رح ۔ ان کا مزار بابا کھلے شاہ سے مشرق کیطرف

|

بابا بگو شاہ قصوری رح

|

بائیں باغ علی المعروف بابا مستے شاہ قصوری

|

پیر شاہ پیر عالی قصوری۔

|

سید رزاق علی شاہ ۔ ساکن کیت تحصیل قصور

|

سائیں سوہنے شاہ ۔ کمہار۔ موضع دنتھوہ۔ ضلع لاہور میں پیدا ہوا۔ اور موضع برج ماندار دالہ میں سکونت رکھی۔

| |

حکیم نور محمد ۔ ساکن سیدمبارک متصل بٹالہ

یہ شخص ایکدفعہ مجھ کو (شرافت کو) ملا تھا۔

سائیں بوٹے شاہ ۔ ساکن برج۔

یہ شخص ایکدفعہ مجھ کو (شرافت کو) ملا تھا۔

Marfat.com

ع

(۴۷)

عابد

میاں عابد ستگھروی رح

آپ ستگھرہ کے رہنے والے تھے حضرت شیخ پیر محمد سیمیار نوشہروی رح کے خواص یاروں سے تھے۔ آپ کے فیض کا شہرہ دور دور تھا۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ ایک مرتبہ جب حضرت شہمیر قلندر لاہوری رح اور حافظ صدیق قصوری رح کے نوشہرہ شریف میں اپنے پیر و مرشد حضرت سیمیار صاحب رح کی خدمت میں حاضر ہوئے تین روز خدمت میں رہنے کے بعد رخصت ہوئے۔ آپ کے پاس زادِ راہ کوئی نہ تھا۔

؎ محمد عابد آنجا بود خوش پئے — شدہ رخصت نبود شش خرچ از شئے

چند روز تک بھوکے ہی چلے جاتے رہے صرف ایک پیسہ آپ کے پاس تھا

؎ بگفتہ عابد آنجا اے برادر — بدستِ من یکے فلس ست حاضر

وہ بھی آپ نے کسی سائل کو دے دیا۔ [1]

ذکر الٰہی آپ ذکر الٰہی کیا کرتے۔ تحائف قدسیہ میں ہے کہ ایک گاؤں میں آپ پہنچے تو ساری رات حق تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہے۔ ع

شروع کردہ ز ذکرِ دلربائے

شہمیر قلندر رح آپ کی بہت دلجوئی کرتے تھے۔ اور چاہتے تھے کہ کہیں آپ آزردہ خاطر نہ ہوں۔

؎ شدہ شہمیر ساکت مردِ دانا — کہ تا آزردگی ناید ز جانا [2]

---

[1] تحائف قدسیہ قلمی ص۲۲۵، [2] ایضاً ص۲۲۷، شرافت۔

Marfat.com

معترفینِ کمالات

آپ کے متعلق چند مصنفین کے اقوال لکھے جاتے ہیں

(۱)

علامہ شیخ محمد ماہ صدا فت کنجاہی رح تواقب المناقب میں لکھتے ہیں۔

"وہ کوکبِ طالع بیدار میاں عابد کہ گرمیِ شوقِ آں آفتاب عالمتاب ذرہ مذرہ روشنی دارد۔

ے

خیالِ یار دارد سینۂ او — سکندر طالعِ آئینۂ او

محبت معنیِ از خود جدائی ست — دوئی مقراضِ قطعِ آشنائی ست" ۳ے

(۲)

مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی رح کتاب تذکرہ نوشاہی میں لکھتے ہیں۔ ۴ے

"میاں عابد ساکنِ ستگھرہ خادمِ میاں پیر محمد، کہ خادمِ جنابِ حضرت نوشہ صاحب بودند"

(۳)

شیخ پیر کمال لاہوری رح تحایف قدسیہ میں لکھتے ہیں۔

ع شدہ عابد بیادِ حق زدائم ۵ے

مریدِ مخلص | آپ کا ایک مرید راسخ دیوان جسپت رائے فوجدارِ امین آباد تھا۔ ۶ے

زمانہ حیات | میاں عابد سالِ تصنیفِ تواقب المناقب ۱۱۲۲ھ / ۱۷۱۰ء میں زندہ موجود تھے

۳ے تواقب المناقب قلمی ص ۱۹۵ ، ۴ے تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۲۸۹ ، ۵ے تحایف قدسیہ قلمی ص ۱۴۲

۶ے تذکرہ نوشاہی الف ص ۲۸۹ ، شرافت

Marfat.com

(۴۸)

عبدالجلیل

میاں عبدالجلیل نوشہردی رح

آپ حضرت شیخ پیر محمد سیالنوشہردی رح کے فرزند ارجمند اور مرید و خلیفہ و سجادہ نشین تھے۔
آپ کا ذکر اس سے پہلے شریف التواریخ کی دوسری جلد سوم بہ طبقات الصوفیہ کے چھٹے طبقہ میں
مفصل لکھا جا چکا ہے۔ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

یہاں صرف آپ کا ذکر مختصر لکھا گیا ہے۔ آپ کے والد صاحب نے آپ کے متعلق مدحیہ الفاظ
فرمائے ہیں۔ تحایف قدسیہ میں ہے۔

چناں فرزند من روشن خلیل ست — کہ بعد از من ہمہ را وے خلیل ست
بجائے من کند بخشش جہاں را — شود فیاض جملہ انس و جاں را
از و گلزار گردد نار پر سوز — کند روشن دلاں را نور افروز [۱]

اولاد آپ کے ایک ہی فرزند میاں محمد اکرم صاحب تھے۔

مدح شریف آپ کی توصیف میں شیخ پیر کمال لاہوری رح لکھتے ہیں۔

شدہ مسند سلیماں بس جلیلے — چو شد قائم مقام عبدالجلیلے
خلیل آسا شدہ گلزار بروے — ز نار عشق زندہ کرد ہر تنے
ہو نور مرد نک در دیدۂ جاں — شدہ در دیدہ ہر کامل انساں

---

[۱] تحایف قدسیہ دہلی ص ۲۳۵، ترادت۔

Marfat.com

خدا داده فقیری ارث او را — نمانده حرص جز حق نیک خو را

حبیل و بس حسیبل و هم خلیلی — برائے عاجزاں آمد کفیلی

ز بیضش محترم شد هر ذلیلی — برائے مغفرت آمد دلیلی

چناں شد فیض را آں چشمۂ نور — کہ عالم جملہ از نزدیک و از دور

شدہ سیراب از کرمش خدا رس — نماند از فیضِ او محروم یک کس

گدایانِ درش فیضے ربودہ — دگر بر ہیچ دریائے نسودہ

بحسنِ ظاہر و باطن چناں شد — کہ ہر کس دید مستعارف زباں شد

پدر گفتہ ثنا و وصفِ ذاتش — چہ طاقت ایں گدا گوئد صفاتش

بگویم قدر او احوالے گذشتہ — کہ صادر شد از اں مسند نشستہ

الٰہی بر منِ عاجز بر آں جاں — درود و مرحبا دائم تو برساں [۲]

تاریخ وفات | میاں عبد الجلیل صاحب رح کی وفات بروز جمعہ ۲۳ ربیع الاول ۱۱۲۴ھ مطابق ۳۰ اپریل ۱۷۱۲ء میں بعہد سلطنت ابو الفتح معز الدین محمد جہاندار شاہ بن شاہ عالم بہادر شاہ ہوئی۔ یہ پہلا سال جلوسی تھا۔

آپ کا مزار نوشہرہ شریف متصل جلالپور جٹاں۔ ضلع گجرات میں ہے۔

مادۂ تاریخ

« جوہرِ نفیس » ۱۱۲۴ھ

---

۲ تحائف قدسیہ قلمی ص ۲۴۸، تراشت۔

Marfat.com

(۴۹)

عبدالرحمٰن

شیخ عبدالرحمٰن حفظانہ بیلانی رح

آپ حضرت حافظ معمری بن حافظ محمد اسحاق بیلانی رح کے چوتھے بیٹے اور مرید و خلیفہ تھے۔ قصبہ بیلان ضلع گجرات میں سکونت رکھتے۔

آپ کی والدہ کا نام سیدہ سائرہ خاتون تھا۔ جو حضرت نوشہ گنج بخش رح کی بیٹی تھیں۔

اوصافِ کمال | آپ واقف اسرارِ توحید۔ صاحب تجرید و تفرید تھے۔ قلندر مشرب۔ آزاد طبع بے قید تھے۔ اکثر سیر و سیاحت میں رہا کرتے۔ ایکمرتبہ شاہجہان آباد کو بھی اپنے قدوم سے نوازا۔ مثنوی مولانا روم رح کا اکثر مطالعہ کیا کرتے۔

کمالات

۱۔ مرزا احمد بیگ لاہوری رح اپنے رسالہ میں آپ کے متعلق لکھتے ہیں۔

"احوالِ ایشاں بسیار خوب ست" [1]

۲۔ علامہ شیخ محمد باہ صداقت کنجاہی رح تواقب المناقب میں لکھتے ہیں۔

"بلبلِ ہزار داستانِ حدیقۂ راز۔ ہدہدِ منطق الطیرانِ بلند پرواز۔ میاں عبدالرحمٰن مد اللہ ظلہٗ کمّل بسم اللہ کہ آں سمی مرشدِ سامی مثنوی مولوی رُوم صبح و شام اشتغال دارد" [2]

---

[1] رسالہ الاعجاز المشہور بہ رسالہ احمد بیگ قلمی نسخہ الف ص ۲۸۳۔

[2] تواقب المناقب قلمی ص ۱۴۴، شرافت۔

Marfat.com

۳۔ سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی رہ کتاب تذکرہ نوشاہی میں لکھتے ہیں۔

"خلف چہارم قلندر مشرب اند و تقید ہیچ چیز نیستند و ذوقِ نظم دارند" [۳]

اولاد آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱۔ میاں محمد قاسم۔ لاولد فوت ہوئے۔

۲۔ میاں محمد مسیحا۔ ان کی اولاد موجود ہے۔

دعائے خیر علامہ صداقت گنجاہی رہ آپ کے حق میں صحت سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔

"او سبحانہ این چہارم مصرعِ برجستہ را از غلط کاریِ روزگار بصحت و سلامت نگاہ دارد۔" [۴]

این نگینِ نامِ شاہِ نامدار از خرابیِ چرخ بادا برکنار"

زمانہ حیات آپ سالِ تصنیف تذکرہ نوشاہی ۱۱۴۶ھ / ۱۷۳۳ء میں حیاتِ بابرکات تھے۔

شجرہ اولاد شیخ عبدالرحمٰن حفظہ

۔ شیخ عبدالرحمٰن بن حافظ معمور صاحب کے دو بیٹے تھے۔ میاں محمد مسیحا۔ میاں محمد قاسم لاولد فوت ہوئے

۔ میاں محمد مسیحا کے ایک فرزند میاں شیخ محمد تھے۔

۔ میاں شیخ محمد قصبہ رسول نگر ضلع گوجرانوالہ میں سکونت گزین تھے۔ ان کے تین بیٹے تھے میاں امام بخش۔ میاں خدا بخش لاولد۔ حافظ پیر بخش۔

۔ میاں امام بخش کے ایک فرزند میاں قطب الدین تھے۔

۔ میاں قطب الدین کے ایک فرزند میاں غلام حسن تھے۔

۔ میاں غلام حسن کے ایک فرزند حکیم محمد عالم رسولنگری تھے۔ جو لاولد فوت ہوئے۔

Marfat.com

- حافظ پیر بخش ولد میاں شیخ محمد (متوفی سنہ ۱۲۶۷ھ / ۱۸۵۱ء) کے چار بیٹے تھے۔ میاں نور احمد میاں شیخ احمد۔ میاں قل احمد اور میاں فیض احمد۔
- میاں نور احمد کے تین بیٹے تھے۔ میاں میراں بخش۔ میاں رحمت لاولد۔ میاں اللہ دتہ۔ میاں اللہ دتہ کا ایک بیٹا محمد شفیع موجود ہے۔
- میاں شیخ احمد ولد حافظ پیر بخش رسولنگری سنہ ۱۲۵۳ھ / ۱۸۳۷ء کو پیدا ہوئے۔ اور بعمر ۸۵ قمری سال ۱۷ صفر سنہ ۱۳۳۸ھ / ۱۱ نومبر سنہ ۱۹۱۹ء میں وفات پائی۔ ان کے چار بیٹے تھے۔ میاں محمد الدین میاں احمد الدین۔ میاں الہ دین۔ اور میاں چراغ دین لاولد۔
- میاں محمد الدین [متوفی پنجشنبہ ۱۵ رجب سنہ ۱۳۲۶ھ / ۱۳ اگست سنہ ۱۹۰۸ء] کے تین بیٹے تھے۔ میاں محمد حسین۔ میاں نور حسین۔ میاں غلام حسین لاولد
- میاں محمد حسین رمل ضلع گجرات میں چلا گیا، مویشی چرایا کرتا تھا۔ اس کے تین بیٹے عبد الحمید۔ عبد العزیز اور عبد الغنی موجود ہیں۔
- نور حسین ولد میاں محمد الدین کے دو بیٹے ہوئے۔ محمد انور موجود ہے۔ محمد اقبال بچپن میں فوت ہو چکا ہے۔
- میاں احمد الدین ولد میاں شیخ احمد [متوفی بدھوار۔ ۲۵ رمضان سنہ ۱۳۴۲ھ مطابق ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۲۴ء] کا ایک ہی بیٹا محمد عظیم تھا۔ جو طالب علمی کے زمانہ میں کنوار را فوت ہو گیا۔
- میاں الہ دین ولد میاں شیخ احمد رسولنگری سنہ ۱۲۹۲ھ / ۱۸۷۵ء میں پیدا ہوئے اور اتوار یکم ذیقعد سنہ ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۹ اگست سنہ ۱۹۱۷ء کو بعمر ۴۳ تینتالیس سال قمری انتقال کیا۔ ان کے چار بیٹے ہوئے۔ مولوی فضل کریم۔ میاں عنایت اللہ۔ میاں محمد عظیم۔ میاں محمد صدیق۔ جو خرالذکر تینوں بچپن میں فوت ہو گئے۔

مولوی حاجی فضل کریم صاحب صوفی۔ صاحب علم و فضل ہیں۔ بدھوار ۱۷ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۵ھ ۲۱ جنوری سنہ ۱۹۰۸ء کو پیدا ہوئے حرمین الشریفین کی زیارت سے مشرف ہیں۔ دکھنیر ضلع اٹک

Marfat.com

کے سکول میں ہیڈ ماسٹر ہیں۔ چند بار میرے (ترافقنکے) ساتھ ملاقات کی ہے۔ خوش اخلاق ہیں۔ ان کے چار بیٹے ہیں۔ عبدالرحمٰن۔ زید۔ سعید اور ایوب چاروں موجود ہیں۔

میاں فضل احمد ولد حافظ پیر بخش کے دو بیٹے تھے۔ غلام محمد اور جان محمد دونو لاولد فوت ہوئے۔

میاں فیض احمد ولد حافظ پیر بخش کے دو بیٹے تھے۔ میاں فضل حسین اور میاں محمد علی۔ دونو لاولد انتقال کر گئے۔

رحمہم اللہ

انتباہ

شیخ عبدالرحمٰن حفظانہ کی اولاد کا یہ شجرہ ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۷ء میں مکمل کیا گیا ہے۔ جن کو موجود لکھا ہے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ وہ اس سال میں موجود تھے۔

Marfat.com

(۵۰)

عبدالرحمٰن

شیخ حاجی عبدالرحمٰن شاہجہان آبادی

آپ بچپن میں حضرت شیخ پیر محمد سچیار توشہ دی رح کی بیعت ہوئے۔ اور اُن کی ایک ہی نظر سے عشق و محبت اور صفائے باطن سے بہرہ ور ہو گئے۔ تمام عمر اپنے شیخ کی خدمت میں گذاری۔ اُن کی اجازت سے کچھ عرصہ شاہ نتھا سلطان سوہدروی رح کی خدمت میں بھی رہے۔ علامہ عبدالحق گنجاہی رح لکھتے ہیں۔

"حاجی کعبۂ حقیقت و مجاز کہ ایں سگِ بے قدر قلادۂ بندگیِ آں آستانۂ حرم دیگر دن دارد سالہا با سیدِ ارتباط و اختلاطِ صوری و معنوی داشت" [1]

سفرِ حج | اپنے شیخ کی وفات یعنی ۱۱۲۰ھ / ۱۷۰۸ء کے بعد آپ دہلی چلے گئے۔ چند عرصہ وہاں تدریس کرتے رہے۔ تواقب المناقب میں ہے۔

"درسِ علومِ شرع کہ میراثِ انبیاست از فرائض انگاشت"

پھر حج کا شوق پیدا ہوا۔ تو آپ نے سفرِ حجاز کیا۔ اور زیارتِ حرمین الشریفین زادھما اللہ شرفاً وتعظیماً سے مشرف ہوئے۔ [2]

دہلی میں رہائش | آپ حج سے واپس آتے ہوئے ایک سال تک احمد آباد میں مقیم رہے تواقب المناقب میں ہے۔

"دریں ہنگام معاودت اقامت آں ماہ دو ہفتہ یک سالِ کامل در شہر احمد آباد صورت پذیر شد"

---

[1] تواقب المناقب قلمی ص ۱۹۶، [2] ایضاً ص ۲۰۲، شرافت۔

Marfat.com

دہلی بہت سارے لوگوں کو مستفیض فرماکر دہلی (شاہجہان آباد) میں تشریف لائے۔ اور وہیں سکونت اختیار کی۔ [۳]

مولانا غلام قادر شاہ اثر جالندھری رونے انوار القادریہ میں بحوالہ مرآۃ العنفوریہ لکھا ہے کہ آپ کی سکونت دہلی۔ کوچہ خاندوراں میں تھی۔

اخلاق و عادات | آپ بڑے خوش اخلاق۔ نیک مزاج تھے۔ علامہ صداقت م لکھتے ہیں۔

"وصفِ حسنِ خلقِ آں سگفتہ پیشانی چہ نویسم کہ برنگِ مصحفِ گل باہر خواندہ گو ناخواندہ طرحِ یکرنگی میریزد" [۴]

نواقب المناقب کی تالیف کرانا | آپ نے مرزا فاقشال خاں سے اُس کے والد مرزا احمد بیگ لاہوری کا رسالہ الاعجاز، جس کے اوراق پراگندہ صورت میں تھے۔ لے کر اپنے مرید علامہ شیخ محمد شاہ صداقت گنجاہی رح کو دیا۔ کہ اس کو رنگین عبارت میں تصنیف کردو۔ چنانچہ صداقت صاحب نے چند روز میں اُسی رسالہ کو بنام نواقب المناقب تصنیف کردیا۔ چنانچہ اسکی وجہ تصنیف میں لکھتے ہیں۔

"مرشدِ چارہ ساز دخورشیدِ ذرہ نواز بدادِ دلم رسیدہ مسودۂ مجموعۂ جامع الکمالات صوری و معنوی میاں احمد بیگ طاب ثراہ کہ در بیانِ احوالِ دودۂ مسعودۂ نوشتہ دیوان معنی نگار در قنا اللہ تبعۂ نوشتہ از نزدِ چراغِ دودمانِ سعادت فاقشال خاں خلف الصدق آں صبح نفس گرفت۔ و بر ایں ذرہ بے قدر عطا فرمودہ۔ کہ بتجدید تالیف بر طبقِ ایں مسودۂ روشن کہ النور فی السواد گویا در شانِ اوست۔ بعبارتِ رنگین غازہ پرداری شاید حسن اعتقاد باید دانست۔ وحصولِ سررشتۂ ایں دست آویزِ سعادت سُبحہ گردانی ذکر اولیا باید شمرد" [۵]

لہذا یہ خاندان نوشاہی پر آپ کا احسانِ عظیم ہے کہ ایسی علمی کتاب تصنیف کرادی جسکی نظیر ملنی محال ہے۔

---

۳ نواقب المناقب قلمی ص۲۰۲، ۴ ایضاً ص۲۰۳، ۵ ایضاً ص۱، شرافت۔

Marfat.com

روایت واقعات | علامہ صداقت رح نے کتاب نواقب المناقب میں دو واقعات آپ کی زبان سے نقل کئے ہیں۔

۱۔ حضرت نوشہ گنج بخش رح کو خلیفت بنانا۔ اور اُن کا اس سے مستعفی ہو کر فردیت قبول کرنا۔

۲۔ حضرت سچیار صاحب رح کی خدمت میں ایک بنگالی نے خزانہ نام کا مستفیض ہونا۔

مقامات

مقام شکر | مرزا مظہر جانجاناں نقشبندی مجددی دہلوی رح لکھتے ہیں کہ "ابھی ہم بچے ہی تھے کہ اپنے والد بزرگوار کے ہمراہ اُن کے پیر حضرت شاہ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے گئے۔ آپ سے کرامات اور تاثیرات تو ظہور میں آتیں۔ لیکن چونکہ نماز میں تساہل کرتے تھے۔ اس لئے ..... ایک روز میں نے (اپنے والد صاحب مرزا جان سے) پوچھا کہ حضرت عبدالرحمٰن نماز میں کیوں تساہل کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ان پر شکر غالب ہے۔ معذور ہیں۔" [۶]

کرامات

آپ کشف و کرامات میں "آیۃ من آیات اللہ" تھے۔ علامہ صداقت رح لکھتے ہیں کہ جو کچھ احوال و اقوال میرے ملاحظہ سے گذرے ہیں میں نے اُن کو اپنے دل میں محفوظ رکھا ہے "آنچہ از ہیں چشمۂ فیض بچشم خود دیدہ ام۔ در پردۂ دیدہ نگاہ داشتہ ام۔ و ہر چہ از احوال و اقوال گوش کردہ ام حسب الارشاد مجموعہ دل نگاہ داشتہ ام" [۷]

دشمنوں کا سزایاب ہونا | آپ کا تصرف قوی تھا جس شخص نے آپ کی مخالفت میں سر اُٹھایا۔ وہ سزایاب ہوا۔ علامہ صداقت گنجاہی رح لکھتے ہیں۔

---

[۶] مقاماتِ مظہری ص ۲۱، [۷] نواقب المناقب قلمی ص ۲۰۳، شرافت۔

Marfat.com

"ہر تنگ ظرف مغرور کہ سرِ از موافقتِ آں بیارِ فیض برتافت۔ چوں خزاں دیدہ از شکستِ رنگِ ہستی بالِ پروازِ فنا یافت" ۸ھ

تصنیف

مولوی غلام احمد، بریاں تخلص، مترجم کتب تصوف، ساکن جھجر ضلع دہنک نے لکھا ہے کہ مثنوی مخزنِ گنجِ راز فارسی میں آپ کی تصنیف ہے۔ اس نسخہ کو انہوں نے ۱۳۱۲ھ میں مسلم پریس جھجر میں چھپوایا ہے۔ اس نسخہ کی تعریف بدیں الفاظ لکھی ہے۔

مثنوی مخزنِ گنجِ راز | "شیخ عبدالرحمٰن نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ جو اکمل اولیائے ہند سے ہیں۔ اور ان کا خانوادہ نوشاہیہ معروف ہے۔ یہ ان کی تصنیفِ لطیف سے ایک نادر مجموعہ ہے۔ بالکل نایاب تھا۔ صرف ایک ہی نسخہ قلمی خوشخط و صحیح دستیاب ہوا۔ جو طبع کیا گیا۔ اس نسخہ شریف کا نام ہی اس کی تعریف کے لئے کافی ہے۔ اور تصدیق کے واسطے مطالعہ کتاب وافی ہے۔ دریائے معرفتِ الٰہی اس معرفت کے ذریعہ سے کوزہ میں بند کیا ہے۔ اہل مطالب کی فہمید اور تشریح کے لئے۔ دفتر درکار ہیں۔ محشی نے بھی کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ تشریح کے موافق جملہ متعلقات کا حاشیہ کیا ہے۔ عجب کاشفِ اسرارِ الٰہی مثنوی ہے۔ خود مصنف ہی دیباچہ میں فرماتے ہیں۔

ہر کہ بیند ایں صحیفہ شاد گردد بالیقین — زانکہ در وے کشف آید از رب العالمین" ۸ھ

معترفینِ کمالات

۱۔ شیخ پیر کمال لاہوری در تحایف قدسیہ میں لکھتے ہیں۔

ع یکے بود عبدِ رحماں مردِ حاجی۔ ۹ھ

۸ھ نوادر المناقب قلمی ص ۲۰۳، ۹ھ تحایف قدسیہ قلمی ص ۱۴۳، شرافت

Marfat.com

۲ - علامہ شیخ محمد ماہ صداقت کنجاہی رح آپ کا اسم شریف تواقب المناقب میں ان القابات کے ساتھ تحریر فرماتے ہیں۔

"مطلعِ دیوانِ تجلّیِ ذات۔ مسرعِ معراج الخیالِ کمالات۔ صدرِ عالی پایہ کرسی نشینِ بارگاہِ کبریا۔ مطہر باطنِ آیہ اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی۔ حاجی الحرمین مدینہ شریعت و مکہ طریقت مجمع البحرین خضر صورت کلیم سیرت۔ حاکمِ احمد آبادِ شریعتِ احمدی۔ توجیہ وجیہ شرحِ حقیقتِ محمدی۔ محرمِ اسرارِ علم مسطور و مستور۔ عالمِ استارِ کعبۂ بطون و ظہور۔ ساعدِ سیمینِ او کہ خاتمِ میمنت در انگشت دارد بمسِ محک حجر الاسود چوں ید بیضا کامل عیار۔ و لب شیر بنیش کہ کانِ حلاوت زیرِ نگینِ اوست در شفائے دلہائے خستہ بجرمانے لطیف دو چار۔ اشترِ سُرخ موئے آفتاب کہ از مفیدۂ صبح کف بر لب آوردہ قربانِ تیغِ رشکِ راحلۂ تیز رفتارِ او۔ دلجوئی چرخ کہ مانندِ دولابِ چاہ قصہا دارد رسن گسستہ شوقِ زمزمہائے آبدارِ او۔ اگر دعوے کنم کہ بیت اللہ بقدومِ آں معنیِ تازہ موزون شد بجا ست۔ و اگر گویم کہ طائف بگردِ آں کعبۂ مقصود قربان گردید بعید نیست۔ چرب و نرمیِ گفتارِ آں مومیائے دلِ شکستگاں تا محضرِ اثباتِ حلاوتِ خود ندنظر داشتہ عسلِ طائفی از شرمِ رفعتِ شانِ او چوں فریادیاں کاغذ پوشیدہ شہد بمانیہ در حاشیۂ آں نگاشتہ۔ یعنی آں ساعیِ عرفاتِ معرفت۔ و داعیِ مقامِ ابراہیمِ خلت۔ قبلہ گاہ بلا اشتباہ۔ حاجی عبد الرحمٰن مد اللہ ظلہ کاستار الکعبۃ علیٰ نرء وس الزوائر۔" [1]

۳ - خواجہ ابو الفیض کمال الدین محمد احسان مجددی رح کتاب روضۃ القیومیہ رکن دوم میں لکھتے ہیں۔

"شیخ عبد الرحمٰن آپ حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ کے ہم عصر تھے۔ نہایت صاحب کمال تھے۔ لوگ آپ کے عجیب و غریب حالات بیان کرتے ہیں۔" [2]

---

[1] تواقب المناقب قلمی ص ، [2] روضۃ القیومیہ رکن دوم ص ۲۴۸۔ شرافت۔

Marfat.com

۴۔ مولانا محمد نعیم اللہ نقشبندی مجددی پیر ٹنچی رح کتاب معمولاتِ مظہریہ میں لکھتے ہیں۔

"شاہ عبدالرحمٰن قادری رح۔ جذب قوی و تاثیرِ تمام رکھتے تھے۔ اور اکثر لوگ ان کی ایک ہی نگاہ سے بیہوش ہو جایا کرتے تھے۔" ۱۲

اولاد آپ کے ایک ہی فرزند میاں عبداللہ نام تھے۔

یارانِ طریقت آپ کے خورد خلفاء یہ تھے۔

۱ میاں عبداللہ دہلوی رح فرزند آنجناب رح

۲ شیخ عبدالکریم دہلوی رح

۳ سید مرزا جان علوی المتخلص بہ جانی دہلوی رح

یہ مرزا مظہر جانجاناں دہلوی رح کے والد تھے۔ ایکبار بچپن میں مرزا جانجاناں رح بھی حاجی صاحب کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ اُس وقت آپ پر شکر کی حالت طاری تھی۔ ۱۳

۴ علامہ شیخ محمد ماہ المتخلص بہ عمدۃ الفقہ کنجاہی رح ثم دہلوی۔ مصنف کتاب تواقب المناقب۔

مدح شریف آپ کی توصیف میں علامہ عمدۃ الفقہ کنجاہی رح تواقب المناقب میں لکھتے ہیں۔

سخن از من بہم آغوشِ نیات ست — زبانم مایۂ آبِ حیات ست

بسودائے سخن روشن دماغم — نفس گردیدہ رد غن در چراغم

من و مدحِ جنابِ کعبہ و مساز — دمام عاشقانِ خانہ پرداز

فروغِ چہرۂ صبحِ صباحت — چراغِ محفلِ شامِ ملاحت

بپاکی جسم و جانش بردہ ممتاز — گل و بوئے گلِ لبریز اعجاز

نبود آں کمترے ہنوز از خویش آگاہ — کہ شد ثابت قدم در قطعِ ایں راہ

---

۱۲ معمولاتِ مظہریہ ص ۹ ۱۳ ایضاً ۱۲ شرافت

Marfat.com

هنوز تن درسِ قطبی بود در پیشش — که شد در راهِ حق قطبِ صفا کیشش

نرسته در دلش بیخ هوسہا — گلستانش ندارد خار و خسہا

بطرزِ حکمت الاشراقِ انوار — بود علمِ الٰہی را خبردار

فقیری را بشاہی کرده معمور — بہ پیری در جوانی گشته مشہور

ہزاراں عقدهٔ مشکل کشاده — بزنگِ غنچه قفلِ دل کشاده

بیمنِ نامِ پاکِ حق نگیں دار — ز دورِ چرخِ دل برکنده یکبار

لبِ شورِ جہاں در پردهٔ او — تبسم یک نمک پروردهٔ او

برآید از دلش گردِ دو یا رب — بگردد آب در چشمِ کواکب

بخلوت از رموزِ غیب آگاه — خطِ پیشانیِ او لِیْ مَعَ اللّٰه

کلیمِ طورِ عشقِ جلوه پرداز — دلِ چاکش یدِ بیضائے اعجاز

لباسِ کبریا پوشیده دارد — عجب گلہائے چیده دارد

بچشمش خودنمائی عار باشد — جہاں چون کعبه در استار باشد

شد از سودائے آں سلطانِ نامی — سویدائے دلم داغِ غلامی

کند گر با مرقع طبعِ مانوس — شود لبسمل بہ تیغِ رشکِ طاؤس

جہانے محوِ خورشید نگاہش — ز ماہی تا بماہ صیدِ نگاہش

گر آہوئے حرم افتد بدامش — بود آزاد گر دیدن حرامش

رخش میفتادی در بیں کرامت — دلش کشّافِ اسرارِ قیامت

سرشکِ گرم و آہِ سردِ آں ماه — دلِ دردمندِ عشقِ جانکاه

کلامِ او سرا پا انتخاب ست — بمانا زادهٔ ام الکتاب ست

ناو علم و عمل شد جلوه پیرا — کہ باشد منطقِ نورٌ علیٰ نور

بمانا قبلہ گاهِ ما عظیم ست — رخِ او کعبه و خطش حطیم ست

Marfat.com

بود چاہِ زنخداں زمزمِ او — کہ دہہا کاحیاب ست از نمِ او

خطِ لبشستِ لب دابرۂ پرکار — چو محرابِ مصلّائے ہر چار

زبان میزابِ رحمت را نمونہ — کہ دارد دارد ات گونہ گونہ

صداقت دل اگر داری صفا کیش — بکن قربان راہِ قبلۂ خویش [۱۴]

زمانہ حیات | شیخ حاجی عبدالرحمٰن دہلوی ۷۰ سالِ تصنیفِ کتاب تواقب المناقب ۱۱۲۶ھ / ۱۷۱۴ء میں حیات بابرکات تھے۔

مدفن | مقاماتِ مظہری میں ہے۔

"مزار شاہ عبدالرحمٰن درمیان لاہوری دروازہ و کابلی دروازہ شاہجہان آباد بر سرِ راہ واقع ست۔ آں محلہ را مسجد پری مے نامیدند" [۱۵]

شاہ عبدالرحمٰن کا مزار شاہجہان آباد میں لاہوری دروازہ اور کابلی دروازہ کے درمیان سڑک پر واقع ہے۔ اس محلہ کو مسجد پری کہتے تھے۔

---

۱۴ تواقب المناقب قلمی ص ۱۹۶۔

۱۵ حاشیہ یادگار عارف لاہور، سمبر ۱۹۶۳ء۔ ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ ص ۱۵، شرافت۔

Marfat.com

(۵۱)

عبدالرحمٰن

قاضی عبدالرحمٰن لاہوری رح

آپ پیشوائے اہلِ دین ۔ وارثِ علم حاتم النبیین ۔ کبرائے مشائخ اور اعاظم اولیاء اللہ سے تھے ۔ صاحبِ عشق و محبت اور وجد و حالت تھے ۔ حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب پھڑوالہ رح کے بڑے خلیفوں سے تھے ۔

خاندانی حالات | آپ کا آبائی وطن شہر لاہور ۔ اندرون ٹکسالی دروازہ تھا ۔ آباواجداد سے عالم و فاضل ہوتے چلے آئے ۔ لاہور کا منصبِ قضا انہیں سے متعلق تھا ۔ چنانچہ آپ بھی عہدِ سلطنتِ اورنگ زیب عالمگیر رح لاہور کے قاضی تھے ۔ تمام دارالسلطنت میں آپ کا فتوٰے مقبول تھا ۔ علم معقول و منقول میں بحرِ ذخار اور دریائے ناپیدا کنار تھے ۔ علمائے ظاہر سے کوئی آپ کا مقابلہ نہ کرسکتا تھا ۔

واقعہ بیعت | منقول ہے کہ شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب پھڑوی رح کو علمائے لاہور نے احتسابِ شرعی کے واسطے لاہور طلب کیا ۔ وہ پہنچ گئے ۔ اور مرزا احمد بیگ لاہوری رح کے ہاں ڈیرہ کیا ۔ وہ نواب صاحب ناظمِ لاہور کے مقرب تھے ۔ وہاں تمام علمائے لاہور اکٹھے ہوئے سب کے سرگروہ قاضی صاحب رح تھے ۔ سماع و وجد کا مسئلہ درمیان لائے ۔ حضرت پاک صاحب رح نے میاں علی قوال رح کو حکم دیا کہ کچھ بولو ۔ اس نے سرود شروع کیا ، تو سب حاضرینِ مجلس کو وجد ہوگیا ۔ قاضی صاحب بھی ماہیِ بے آب کی طرح تڑپنے لگے سب لوگ متحیر ہوئے ۔ صاحبِ تحایف قدسیہ نے لکھا ہے ۔

حالت گشت قاضی اندروں شد ۔ ہمہ عالم ز حیرت سرنگوں شد

Marfat.com

دیر کے بعد آپ کو افاقہ ہوا۔ اور حضرت پاک صاحب رح کے آگے سرنگون ہو کر معافی مانگی۔ اُنہوں نے معاف کیا۔ اور فرمایا کہ لاہور کی مغنیہ حاضر کرو۔ قاضی صاحب رح کو انکار کی جرأت نہ ہوئی۔ فوراً جا کر ایک طوائف کو لا حاضر کیا۔ شیخ پیر کمال لکھتے ہیں ؎

بقاضی کرد حکمے تا کہ او رُود　　بیارد مطربہ رقاص با زود

اثر شد در دلِ قاضی بطلبید　　طوائف خوب کاں دید قابل دید [1]

چنانچہ آپ حضرت پاک صاحب رح کی بیعت سے سرفراز ہوئے۔

خلافت و ولایت | حضرت پاک صاحب رح نے آپ کو ایک ہی نگاہ سے علم باطنی کے دروازے کھول دیئے۔ اسرارِ الٰہیہ سے آپ کا سینہ معمور ہو گیا۔ آپ کو خلافت دے کر لاہور کی ولایت سے مشرف فرمایا۔

ترکِ دنیا | آپ نے منصب قضا کو ترک کر دیا۔ اور عبادت و ریاضت میں مشغول ہوئے۔ خوق در خوق لوگ آپ کی خدمت میں اگر فیضیاب ہوتے۔ لاہور میں کافی مخلوق آپ سے سیراب ہوئی۔

مسجد قاضی صاحب | آپ کی مسجد اب بھی مستی دروازہ لاہور میں واقع ہے۔ [2]

کرامت

مردہ زندہ کرنا | منقول ہے کہ ریاست نادون کا ہندو راجہ آپ کا مرید تھا۔ اُس کا اکلوتا بیٹا مر گیا۔ راجہ بطریق ہندی ارض وہاں پہنچ گئے۔ ابھی اُس کی نعش کو جلانے کی تیاری کر رہے تھے کہ آپ نے سب کو پیچھے ہٹا دیا اور اُس کو فرمایا قم باذن اللہ۔ چنانچہ وہ زندہ ہو گیا۔ اور اکثر لوگ یہ کرامت دیکھ کر حلقہ بگوش ہوئے۔

یارانِ طریقت | آپ کے خواص خلیفے یہ تھے۔

۱۔ شاہ فاضل قلندر المعروف داتا فاضل شاہ بن میاں نور محمد لاہوری رح

۲۔ بابا چھٹے شاہ درویش۔

مدفن | قاضی عبدالرحمٰن کی قبر۔ لاہور متصل سیٹلائٹ ریلوے۔ تکیہ داتا فاضل شاہ میں چاردیواری کے اندر ہے۔ یہ تکیہ علامہ اقبال روڈ پر۔ اقبال کی کوٹھی کے عقب میں ہے۔

---

[1] تحایف قدسیہ قلمی ص ۲۲۲، [2] مکتوب میاں محمد اشرف لاہوری۔ شرافت۔

Marfat.com

متعلقہ صفحہ ۲۴۶

شجرہ فقرائے

حافظ عبدالرحمٰن لاہوری رح

|

بابا چھٹے شاہ

|

بابا پنجے شاہ

|

بابا درگا بھیئے شاہ

|

بابا امیر شاہ

|

بابا بندگی شاہ

|

سائیں عصمت اللہ ہوشیارپوری

|

سیاں فضل کریم بلیاری فردوس

یہ شخص گوجرانوالہ میں رہتا ہے۔ مجھ کو بھڑی شاہ رحمان کے عرس پر ۱۳۷۵ھ میں ملا تھا۔

شریف

Marfat.com

(۵۲)

عبداللہ

میاں عبداللہ خادمؒ

آپ حضرت سید محمد ہاشم دریادلؒ فرزند اصغر حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے مرید و خلیفہ تھے۔ مدت العمر خادم حاضر باش رہے۔ سفر و حضر میں ساتھ رہتے۔

ایکمرتبہ حضرت شاہ دریادلؒ کے ہمراہ چک سادہ گئے۔ ایکمرتبہ اگرویہ میں مجتبیٰ حضرت صاحب گئے۔ بچپن سے خدمت میں رہتے تھے۔ صاحب تذکرہ نوشاہی نے لکھا ہے

"عبداللہ خدمتگار قدیم کہ از خورد سالی در خدمت بود ہ" [1]

روایت رسالہ | مرزا احمد بیگ لاہوری نے اپنے رسالہ الاعجاز میں دو روایتیں آپ کی زبان سے درج کی ہیں۔

۱۔ ایک اکبر آبادی درویش کا شاہ ہاشم دریادلؒ سے فیضیاب ہونا۔

۲۔ مولانا محمد تقی کی چوری شدہ گایوں کا بتصرف شاہ ہاشمؒ دستیاب ہونا۔

شاہ عصمت اللہؒ کو چچا صاحب کا پیغام پہنچانا | جب حضرت شاہ ہاشم دریادلؒ کا دنیا سے انتقال ہو گیا۔ تو اُن کے خسر پورہ (سالا) میاں نجم الدینؒ نے میاں عبداللہ خادمؒ کو گھر سے نکال دیا۔ آپ درگاہ شریف (حضرت نوشہ صاحبؒ) پر چلے آئے۔ اُنہوں نے وہاں سے بھی نکالنا چاہا۔ لیکن حضرت سید حافظ محمد برخوردارؒ بحر العشقؒ کے بڑے صاحبزادہ سید عنایت اللہ زاہدؒ نے زور سے آپ کو خانقاہ میں رکھا۔ اور فرمایا کہ ہماری باری ہے۔

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی ص ۲۲، شرافت۔

Marfat.com

تم کو کیا جرأت ہے کہ اس کو دربار شریف سے نکال سکو۔ سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی رح لکھتے ہیں۔ "میاں عنایت اللہ بزورش درجانقاہ داشتند کہ نوبت باست شما را چہ میرسد"[۲]

میاں عبد اللہ خادم رح نے ایک دن حضرت شاہ عصمت اللہ صاحب رح کو کہا کہ رات کو خواب میں آپ کو سید محمد ہاشم صاحب رح نے فرمایا ہے۔ کہ بھڑی میں میاں عبد الرحمٰن صاحب رح کے پاس جاؤ، چنانچہ شاہ عصمت اللہ صاحب رح اس حکم کے مطابق بھڑی جاکر شاہ رحمان رح کی خدمت سے فیضیاب ہوئے۔[۳]

میاں عبد اللہ خادم رح سال تصنیف تذکرہ نوشاہی ۱۱۴۶ھ / ۱۷۳۳ء سے پہلے پہلے وفات پا چکے تھے۔

---

[۳] تذکرہ نوشاہی خطی نسخہ ج ص ۲۰۷۔ شرافت

Marfat.com

(۵۳)

عثمان

شیخ عثمان درویش رح

آپ صاحب فراست وکیاست ومروت وفتوت۔ صاحب حسن خلق وادب وتواضع تھے۔ حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب پھڑی والے رح کے اخلاصمند یاروں سے تھے۔

خدماتِ شیخ آپ گھر بار ترک کرکے ہر وقت حضرت پاک صاحب رح کی خدمت میں رہتے۔ اور ہر طرح کی خدمات بجا لاتے۔

منقول ہے کہ جن ایام میں سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان نوشاہی رح موضع ہلانوالی میں شب و روز یادِ الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ حضرت پاک صاحب رح نے آپ کو اُن کے بلانے کے واسطے بھیجا تھا۔ تذکرہ نوشاہی میں ہے۔

"عثمان نام خادم را فرستادہ میانصاحب را پیش خود در پھڑی طلبیدند"[1]

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۲۵۸، شرافت۔

Marfat.com

(۵۴)

عجائب

شیخ عجائب چھینہ چنبھلی رح

آپ کے والد کا نام جیون ولد سوکھر ولد سیام قوم چھینہ تھا۔ اور والدہ کا نام مسمات رحمت بی بی دختر بھچر ولد جوہلا قوم چنبھل (دریاہ) تھا۔

اس سے آگے شجرہ نسب اسی جلد سوم کے پہلے حصہ میں شیخ جیتا چنبھل کے حالات میں لکھا جا چکا ہے۔

بیعت طریقت آپ کی بیعت اپنے حقیقی ماموں شیخ جیتا دلی رح کے ساتھ تھی۔ اپنے پیر کے نہایت خدمت گار اور منظور نظر تھے۔ تمام عمر ان کی خدمت میں گذاری۔

خاندانی حالات قوم چھینہ کے لوگ پہلے موضع گجیانہ بھٹیاں (ضلع شیخوپورہ) کے آس پاس آباد تھے۔ آپ کی پیدائش و سکونت بھی اسی جگہ تھی۔ پھر وہ لوگ یہاں سے چلے گئے۔ اب تک موضع چنبھل کے پاس ایک چھپڑ بنام چھینیا نوالا مشہور ہے۔ [1]

واقعہ وفات

منقول ہے کہ جب آپ کے ماموں صاحب شیخ جیتا دلی رح کا وقت رحلت قریب ہوا تو انہوں نے فرمایا اے عجائب! اب میں دنیا سے سفر کرنے والا ہوں۔ آپ نے دست بستہ عرض کی۔ یا قبلہ! میں یہاں آپ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ میں آپ کا بستر کرنے کے لئے پہلے چلا جاؤں۔ چنانچہ وہیں لیٹے۔ اور انتقال کر گئے۔ شیخ جیتا نے خوش

شرافت

[1] یہ چھپڑ ۱۳۶۵ھ / ۱۹۴۶ء میں یعقوب ولد بابل ولد محمد دین چنبھل نے بھر کر زمین کے برابر کر دیا ہے اور کاشتکاری کرتا ہے۔ ۱۲

Marfat.com

ہو کر کہا۔ اس جاں نثاری کے صدقہ میں تیرا نام مجھ سے پہلے بولا کرے گا۔ چنانچہ اب تک وہ مکان بنام درگاہ شیخ عجائب مشہور ہے۔

مدفن | آپ کی قبر اپنے مرشد شیخ جیتا دلی رح کے پاس مشرقی جانب ہے۔ موضع چنبھل ضلع شیخوپورہ میں گاؤں سے نصف میل جنوب کی طرف ہے۔ پہلے چار دیواری کچی ہوتی تھی ۱۹۴۰ء میں رحمان دلد خواجہ قوم چنبھل نے پختہ بنوادی ہے۔

اس مزار پر سائیں احمد دین چشتی صابری مجاور رہے ہے۔ جو قوم موچی سے تھا چند سال گذرے ہیں کہ فوت ہو گیا ہے۔

میں (شرافت) کئی مرتبہ زیارت مزار سے مشرف ہو چکا ہوں۔

Marfat.com

(۵۵)

عصمت اللہ

حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان برخوردار

آپ واقفِ اسرارِ حبردت ۔ عارفِ رموزِ لاہوت ۔ صاحبِ عشق و محبت اور سوز و گداز تھے ۔ حضرت سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق فرزند اکبر حضرت نوشہ گنج بخش رح کے پانچویں فرزند ارجمند تھے ۔ خرقہ خلافت و اجازت حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب بھڑیوالی رح سے حاصل کیا ۔

کتاب شریف التواریخ جلد دوم موسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے دوسرے طبقہ میں آپ کے حالات و کرامات اور یارانِ طریقت کی فہرست بتفصیل بیان ہو چکے ہیں ۔ اب اعادہ کی ضرورت نہیں ۔ یہاں صرف آپ کا ذکر بطور یادداشت کے چند سطور لکھا گیا ہے ۔

کتاب تذکرۃ الصلحا ۔ موسوم باسم تاریخی تاریخ احسن ۱۳۳۰ھ مولفہ مولوی محمد عبدالحی ابن حاجی شیخ محمد تقی الدین صدیقی نداتی رح منٹ میں لکھا ہے ۔

" نمبر شمار ۴۷ ۔

تاریخ ۱۲ رجب ۱۱۳۷ھ

نام حضرت شیخ عصمت اللہ نوشاہی پسر حافظ برخوردار نوشاہی و خلیفہ شیخ رحیم داد رح

خاندان قادری نوشاہی

مدفن لاہور ۔ "

Marfat.com

(۵۶)

علی

میاں علی قوّال بھڑی والے رح

یہ موضع کوٹ لالہ ضلع گوجرانوالہ کا رہنے والا قوم میراسی سے تھا۔ حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب بھڑی والے رح کا مرید ہوا۔ اور تمام عمر اُن کی خدمت میں گذار دی۔ علم موسیقی کا واقف تھا۔ اُن کے سامنے قوالی کیا کرتا۔ اس کی آواز میں تاثیر تھی۔

خدماتِ شیخ | یہ حضرت پاک صاحب رح کا خادم و قوالِ خاص تھا۔ جب اُن کو علمائے لاہور نے احتساب کے واسطے لاہور طلب کیا۔ تو یہ بھی بحیثیت خادم ساتھ تھا۔ سفر و حضر میں خدمات انجام دیتا۔

اولاد | اس کی اولاد نرینہ نہیں تھی۔ صرف ایک لڑکی صاحبی نام تھی۔ اُس کے بطن سے ایک بیٹا مردان نام پیدا ہوا۔ جو اس کا نواسہ تھا۔ اب اُس کی اولاد دربارِ پاک صاحبؒ میں قوالی کیا کرتی ہے۔

کافی از میاں علی رح

مان نمانی داماں میرا نوشہ ۔ تیرے بھروسے دی سانوں ٹیک لگی

بھڑیوں چل کے تینوں آیوں۔ ہے دی لنگھائی وا پار — مان نمانی داماں میرا نوشہ

نوشہ میرے دیاں جوڑیاں قائم ۔ ہے تسم ہر جوردار — مان نمانی داماں میرا نوشہ۔

وچ چھانویں رنگن رتی، چولی چنی ول بھگوتی۔ سنبھل لیا گھر بار — مان نمانی داماں میرا نوشہ

تیریاں کلھاں لالاں لوں کی گراں۔ بن تینوں لولال — مان نمانی داماں میرا نوشہ

۹۲۶ھ

(فیض محمد شاہی ۲۷)

Marfat.com

غ

(۵۷)

شاہ غریب گاجر گولیہؒ

آپ سر دفترِ عاشقاں شہبازِ بلند مکاں بینندۂ انوارِ حقائق۔ دانندۂ اسرارِ دقائق۔ صاحبِ ذکر و فکر و ریاضت و کرامت تھے۔ حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاکھا صاحب رح کے اکابر خلیفوں میں تھے۔

نسب نامہ | آپ کے والد صاحب کا نام میاں چوہڑ شاہ ولد نتھا بن نانو بن حبیب قوم سندل تھا۔

خاندانی حالات | آپ کے دادا صاحب میاں نتھا ولد نانو علاقہ سیالکوٹ میں رہتے تھے۔ اور پیشہ کاشتکاری کرتے تھے۔ ان کی اولاد کا شجرہ حسب ذیل ہے۔

- میاں نتھا صاحب کے چار بیٹے تھے۔ میاں چوہڑ شاہ۔ میاں بڈھا۔ میاں آڈھا اور میاں ادہم۔
- میاں چوہڑ شاہ کے ایک ہی فرزند شاہ غریب صاحب تھے جن کا ذکر یہ لکھا جا رہا ہے۔
- میاں بڈھا صاحب کے ایک ہی فرزند میاں سُرخ رو صاحب تھے۔
- میاں سُرخ رو صاحب رح اچھے درویش تھے۔ ان کا مزار موضع کوٹ قادر بخش متصل وَنی کے تارڑاں تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔ ان کے تین بیٹے تھے۔ میاں غلام قادر میاں غلام حسن اور میاں غلام حمید رح تھے۔
- میاں غلام قادر کے ایک فرزند میاں شمس الدین تھے۔ جو لاولد فوت ہوئے۔
- میاں غلام حسن کے ایک فرزند میاں غلام محمد تھے۔ دُنیا سے لاولد انتقال کیا۔
- میاں غلام حمید رح ولد میاں سُرخ رو صاحب کے ایک فرزند میاں محمد بخش تھے۔
- میاں محمد بخش کے تین بیٹے تھے۔ میاں شیر عالم اور میاں غلام نبی۔

Marfat.com

- میاں شیر عالم کا ایک بیٹا میاں بشیر احمد تھا۔ کوٹ قادر بخش میں سکونت رکھتا تھا۔ شیخ فیض احمد ولد شیخ غلام حسن سلیمانی بھلوالی رح کا مرید تھا۔ میرے (شرافت کے) ساتھ بھی بہت محبت رکھتا تھا۔ سنہ ۱۳۸۰ھ / ۱۹۶۰ء میں فوت ہو گیا۔
- میاں غلام نبی ولد محمد بخش کا ایک بیٹا میاں نور محمد موجود ہے

ترکِ وطن منقول ہے کہ جب حضرت شاہ غریب صاحب رح جوان ہوئے تو آپ کو راہِ حق کا شوق دامنگیر ہوا۔ آپ وطن کو خیرباد کہہ کر موضع سُویانوالہ (ضلع گوجرانوالہ) میں چلے آئے۔ وہاں شیخ یونس المعروف یوسف سائیں ایک درویش تھے۔ جو سید صالح محمد نوشاہی رح ساکن چک سادہ ضلع گجرات کے خلیفوں سے تھے۔ اور پیشہ آہنگری کرتے تھے۔ اُن کی مجلس میں بیٹھنا شروع کیا۔ اُنہوں نے آپ کو لوہے کا کام سکھا دیا۔ تو آپ نے یہ پیشہ اختیار کیا

واقعہ بیعت شیخ یوسف سائیں نے آپ کو فرمایا کہ تمہارا باطنی فیض بھڑی شریف میں ہے چنانچہ آپ حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب رح کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت سے مشرف ہوئے۔ اُنہوں نے فرمایا ہم مُدت سے تمہارے منتظر تھے۔ اچھا ہوا کہ تم آگئے۔

خدماتِ شیخ پیر روشن ضمیر کی طرف سے آپ کو مویشی چرانے کی خدمت سپرد ہوئی۔ آپ نہایت سرگرمی سے اس کو انجام دیتے۔ موضع گاجر گولہ کے صحرا میں چارہ کافی ہوتا تھا۔ مویشیوں کو وہاں لے گئے۔ دونو وقت صبح و شام کا دُودھ روزانہ آنجناب کی خدمت میں پہنچا دیا کرتے

آدابِ شیخ آپ جب گاجر گولہ سے حضرت پاک صاحب رح کے سلام کو جاتے۔ تو ننگے پاؤں چھ میل کا فاصلہ چلے جاتے۔ واپسی پر کافی فاصلہ اُلٹے پاؤں چلے آتے۔ پیر خانہ کی طرف پشت نہ کرتے۔

خلافت یابی آپ نے بارہ ۱۲ سال تک خدمات انجام دیں۔ تو حضرت پاک صاحب رح نے آپ کو خلافت عطا فرما کر رخصت کیا۔ اور حکم دیا کہ موضع گاجر گولہ میں رہ کر خلق اللہ کو ہدایت کا

Marfat.com

راستہ دکھاؤ۔

خدمتِ خلق | آپ کا طریقہ تھا۔ کہ آپ اپنے ڈیرہ پر خود اپنے ہاتھوں سے کنواں گیڑ کر لوگوں کو اور مال مویشیوں کو پانی پلایا کرتے۔ اور آئندہ روندہ کی خدمت کرتے۔ اگر کوئی مسافر دُور سے گذرتا ہوا آپ کو نظر آتا۔ تو آپ پانی کا مٹکا سر پر اُٹھا کر راستہ میں لے جا کر اُس کو پلاتے۔

عرس کا مقرر ہونا | منقول ہے کہ حضرت پاک صاحب ہر سال نوویں جیٹھ کو بھڑی شریف میں عرس مبارک کیا کرتے تھے۔ آپ کا یہ طریقہ تھا کہ گھر میں جو کچھ مال دستاع ہوتا سب کچھ وہاں نذرانہ میں لے جایا کرتے۔ ایک روز آپ گٹھڑی اُٹھا کر بھڑی شریف پہنچے۔ تو دوپہر کی دُھوپ۔ اور بوجھ سے لاچار ہو گئے تھے حضرت پاک صاحب رح آپ پر مہربان ہو گئے۔ اور فرمایا۔ بیٹا تم تکلیف نہ اُٹھایا کرو۔ تم ہر سال آٹھویں جیٹھ کو اپنے مکان پر ہی ختم شریف کر لیا کرو۔ چنانچہ اُس دن سے آپ نے اُس تاریخ کو ختم کرنا شروع کیا۔ آج تک وہ عُرس اسی تاریخ کو ہوتا چلا آرہا ہے۔

کرامات

آنکھوں میں گرم تکلا پھیرنا | منقول ہے کہ جن ایام میں آپ سُوہیانوالہ میں پیشہ آہنگری کرتے تھے ایک کھرانی تکلا سیدھا کرانے آئی۔ آپ نے فرمایا ابھی تو ہمارا اپنا تکلا بھی سیدھا نہیں ہوا۔ وہ عورت گھر جا کر اپنے شوہر کے آگے خفا کی ہوئی۔ وہ غصہ سے بھرا ہوا آیا۔ اور آپ سے سخت کلامی کرنے لگا۔ کہ میری عورت کو تم نے مسخری کی ہے۔ آپ نے اُس وقت تکلا آگ میں سُرخ کر کے اپنی آنکھوں میں پھیر دیا۔ اور فرمایا۔ اگر میں نے بُری نظر سے تیری عورت کو دیکھا ہے تو میری آنکھیں جل جاویں گی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے آپ کی آنکھیں سلامت رہیں۔ یہ کرامت دیکھ کر وہ دونو میاں بیوی آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہو گئے۔ [1]

---

[1] اسی طرح شیخ موسےٰ آہنگر نے آنکھوں میں تکلا پھرا اور سلامت رہے (تذکرہ اولیائے ہند و پاک ص ۱۵۸ شرر فقیر)

Marfat.com

ایک وقت میں کئی جگہ پر موجود ہونا | منقول ہے کہ آپ اپنے مکان پر عبادت میں مشغول رہتے۔ لیکن دُور دُور کے دیہات کے لوگ کہتے کہ آپ رات کو ہمارے پاس تھے

اونٹ کی ٹانگ درست کرنا | منقول ہے کہ ایک مرتبہ تاجروں کا ایک قافلہ موضع گاجرگولہ کے پاس سے گذرا۔ ایک اونٹ کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ وہ آپ کے پاس التماس لائے۔ آپ نے اُس جگہ پر ٹانگ کے گرد چار الف بدیں صورت ۱۱۱۱ اُنگلی سے لکھے۔ اُسی وقت وُہ ٹانگ صحیح ہوگئی۔ آپ نے فرمایا۔ جب منزلِ مقصود پر پہنچ جاؤ تو اِس کو ذبح کر دینا۔ چنانچہ وہ قافلہ جب اپنی جگہ پر پہنچا، تو انہوں نے اونٹ ذبح کر دیا، جب چمڑا اُتارا تو اُس جگہ پر چار کیڑیاں لوہے کی لگی ہوئی تھیں۔

وفات کے بعد کرامات

بارش ہونا | منقول ہے کہ ایک مرتبہ بارش نہ ہونے کی وجہ سے ملک میں قحط پڑ گیا۔ ایک زمیندار، عظیم نام اپنے چاہ پھگواڑ یوالہ پر گیا، دیکھا کہ تمام فصل خشک ہو گئے ہیں۔ آپ کے پوتے میاں کرم شاہ ولد لال شاہ کے آگے عرض کی۔ اُنہوں نے وضو کر کے مزار شریف حضرت شاہ غریب رح کے پاس حاضر ہو کر دعا مانگی۔ اُسی وقت بارش شروع ہو گئی۔ بعد ازاں قحط جاتا رہا۔

روزینہ جاری ہونا | منقول ہے کہ کرم بخش مانگٹ گاجرگولیہ بیمار ہو گیا۔ بڑے علاج کئے مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آخر اُس نے آپ کے مزار پر جھاڑو دینا شروع کیا۔ چند روز کے بعد صحت ہو گئی۔ پھر بھی روزانہ جھاڑو دیتا رہا۔ روزانہ غیبی طور پر پانچ روپیہ نقد قبر کے پاس سے اُس کو مل جاتے۔ ایکدن میاں کامل شاہ ولد میاں غلام علی گاجرگولیہ نے اس کو پوچھا کہ تم کو جھاڑو دینے کے صلہ میں کچھ حاصل بھی ہوا ہے یا نہیں۔ اُس نے کہا کچھ نہیں۔ اُس روز سے اُس کا روزینہ بند ہو گیا۔

Marfat.com

خارش دُور ہونا | منقول ہے کہ ۱۳۰۳ھ / ۱۸۸۶ء میں خارش کی بیماری پنجاب میں عام پھیل گئی۔ ایک شخص میاں فضل دین کمہار ساکن گوجرانوالہ صوفی مرد تھا۔ اُس کو خواب میں شاہ غریب ملے۔ اور فرمایا کہ ہماری خانقاہ کے پاس جو چھپڑی ہے۔ اُس میں غسل کرد تو شفا پاجاؤ گے۔ صبح اُس نے غسل کیا تو تندرست ہوگیا۔

اُس روز سے اُس چھپڑی پر ہر بیماری والے عموماً۔ اور خارش والے خصوصاً غسل کیا کرتے ہیں۔ اور شفا پاجاتے ہیں۔

کمالات | آپ کا نام نامی کتاب گلزار فقرا مصنفہ مولوی حکیم کرم الٰہی فاروقی نوشاہی رہ ساکن بیگووالہ ضلع سیالکوٹ۔ اور کتاب مناقبات نوشاہی مصنفہ سید عمر بخش نوشاہی رہ سوہنگڑی اور کتاب سلاسل اولیاء اللہ میں حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب پھڑی والے رہ کے اکابر خلفاء آپکو کی فہرست میں لکھا ہے۔

سائیں رحمت اللہ ولد رفیع اللہ قادری فاضلی ساکن بھلوال تحصیل کھاریاں ضلع گجرات اپنے سفرنامہ انوار قادری صفحہ ۹۲ میں لکھتے ہیں "گاگرگولہ مقام کیا۔ وہاں سید غریب شاہ صاحب کا مزار شریف ہے۔ سیر کیا۔ خاصہ وقف خرچ کیا۔ دلی اللہ کی کشش ہوئی۔ تقریباً ۲۰ منٹ اتر رہے۔ پھر کافور ہوگیا"

اولاد | آپ کا ایک ہی بیٹا میاں لال شاہ شہید تھا۔

یارانِ طریقت | آپ کے خواص خلیفے یہ تھے۔

۱ میاں لال شاہ شہید فرزند آنجناب رہ — گاگرگولہ ضلع گوجرانوالہ

۲ میاں حبیب شاہ بافندہ ساکن کوٹ ہرا۔ مدفون "

۳ میاں مشتاق حسین رہ "

۴ میاں محبوب شاہ۔ درگاہ پاک صاحب سے بھی فیض پایا، حبیبہ کو عرس کرتے۔ چوا میاں "

۵ میاں شیر محمد تارڑ ساکن گورایہ۔ ضلع گجرات مدفون شادیوال گجرات

ان کا ذکر اسی کتاب کے تیسرے حصہ میں آئے گا۔

Marfat.com

تبرکات | حضرت شاہ غریب کے تبرکات میں سے تسبیح ۔ ٹوپی ۔ گدڑھ ۔ اور لکڑی کی ایک کھڑاں (پاؤں میں پہننے والی) اجکل میاں غلام رسول ولد میاں عبداللہ کے پاس بمقام گاجرگولہ موجود ہیں ۔

تاریخ وفات | حضرت شاہ غریب رح کی وفات ہفتہ کے دن ۔ اٹھائیسویں ۲۸ محرم ۱۱۳۰ھ مطابق یکم جنوری ۱۷۱۸ء موافق اٹھارہویں ۱۸ پوہ سنہ ۱۷۲۷ب میں بعہد حکومت فرخ سیر بادشاہ ولد عظیم الشان شاہ دہلی ہوئی ۔ سنہ ۶ جلوسی تھا ۔

مدفن | آپ کی قبر موضع گاجرگولہ ۔ ضلع گوجرانوالہ میں گاؤں سے باہر شمالی جانب زیارتگاہ خلائق ہے ۔ پختہ چاردیواری بنی ہوئی ہے ۔ جس میں چار قبریں ہیں ۔ مشرقی مزار شاہ غریب رح کا ۔ مشرقی مزار آپ کے والد میاں چوہڑ شاہ کا ۔ تیسرا مزار جو پاؤں کی طرف ہے ۔ وہ آپ کے خلیفہ میاں جیوے شاہ رح کا ۔ چوتھا مزار میاں محمد علی ولد میاں مہر شاہ سجادہ نشین کا ہے ۔

مولف کتاب ہذا (شرافت) بھی کئی مرتبہ زیارت سے مشرف ہو چکا ہے ۔

مادۂ تاریخ وفات

"نیک بخت از لی" ۱۱۳۰ھ

شاہ غریب کی اولاد کا مختصر تذکرہ

حضرت شاہ غریب رح کا ایک بیٹا تھا ۔ میاں لال شاہ شہید رح ان کا ذکر اسی جلد کے تیسرے ۳ حصہ میں آئے گا ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔ ان کے تین ۳ بیٹے تھے ۔ میاں امام شاہ ۔ میاں امیر شاہ لاولد ۔ اور میاں کرم شاہ ۔

میاں امام شاہ سجادہ نشین ہوئے ۔ ان کے تین ۳ بیٹے تھے ۔ میاں سلطان شاہ ۔ میاں شرف شاہ ۔ اور میاں قلندر شاہ ۔

Marfat.com

- میاں سلطان شاہ سجادہ نشین ہوئے۔ ان کے دو بیٹے تھے۔ میاں مہر شاہ اور میاں رنگ شاہ

- میاں مہر شاہ سجادہ نشین ہوئے۔ ان کے چار بیٹے تھے۔ میاں محمد حیات۔ میاں محمد علی یہ دونو میاں رکن الدین ولد محمد بخش رحمانی بھڑیوالہ رح کے مرید تھے۔ میاں فضل احمد۔ یہ پیر محمد شاہ ولد گوہر شاہ سلیمانی رنمسلوی کے مرید تھے۔ میاں غلام نبی۔ چاروں بھائی لاولد فوت ہوئے۔

- میاں رنگ شاہ ولد سلطان شاہ۔ میاں محمد بخش ولد جان محمد رحمانی بھڑیوالہ رح کے مرید تھے۔ لاولد فوت ہوئے۔

- میاں شرف شاہ ولد امام شاہ۔ یہ اپنے چچا میاں کرم شاہ ولد لال شاہ کے مرید تھے۔ ان کے چار بیٹے تھے۔ میاں اکبر شاہ۔ نذر محمد لاولد۔ میاں فضل شاہ لاولد۔ میاں احمد شاہ۔

- میاں اکبر شاہ کے تین بیٹے تھے۔ میاں احمد دین۔ یہ میاں محمد علی ولد مہر شاہ سجادہ نشین گاجرگولہ کے مرید تھے۔ میاں محمد دین۔ اور میاں امام دین۔ تینوں بھائی لاولد فوت ہوئے۔

- میاں احمد شاہ ولد شرف شاہ۔ یہ میاں امام شاہ ولد نور شاہ رحمانی بھڑیوالہ رح کے مرید تھے۔ ۵ جمادی الاولیٰ ۱۲۸۸ھ ۲۳ جولائی ۱۸۷۱ء ۱۱ ساون سمت ۱۹۲۸ کو مسمات مہتاب بی بی دختر میاں کامل شاہ ولد غلام علی ساکن گاجرگولہ کی شادی ہوئی۔ اسپر ان کے نام کا تنسول تحریر ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ میاں احمد شاہ اسوقت حیات تھے۔ ان کے تین بیٹے تھے۔ میاں محمد علی۔ میاں عمر بخش لاولد۔ میاں غلام محمد۔

- میاں محمد علی۔ میاں امام شاہ رحمانی بھڑیوالہ رح کے مرید تھے۔ ان کے دو بیٹے ہیں۔ میاں علی محمد۔ میاں محمد حسین۔ دونو موجود ہیں۔

- میاں علی محمد۔ سید پیر محمد عالم ولد سید پیر محمد زرداری سابنسیالوی کا مرید ہوا۔ لیکن ان سے منحرف ہو کر سبنسالوی پیروں کا مرید ہو گیا ہے۔ اس کا ایک لڑکا فیض احمد تھا۔ جو بچپن میں مر گیا۔

- میاں محمد حسین ولد محمد علی کے دو بیٹے۔ غلام نبی و محمد عالم موجود ہیں۔

Marfat.com

۔ میاں عسمر بخش ولد احمد شاہ ۔ سائیں جمال شاہ پیر پلہ والے کے مرید تھے ۔ وہ مرید میاں کرم شاہ ولد لال شاہ کے ۔ دُنیا سے لاولد انتقال کیا ۔

۔ میاں غلام محمد ولد احمد شاہ پر شیخ شمس الدین ولد شیخ قطب الدین سلیمانی چادہ دار رح کے مرید تھے ۔ بروز جمعہ ۹ رجب ۱۳۵۵ھ ۲۵ ستمبر ۱۹۳۶ء ۱۰ بجے صبح سمت ۱۹۹۳ ب کو وفات پائی ۔ گورستانِ شاہ غریب میں دفن ہوئے ۔ ان کا ایک بیٹا میاں عبداللہ نام تھا ۔

۔ میاں عبداللہ ۱۳۰۲ھ / ۱۸۸۵ء میں پیدا ہوئے ۔ بعمر پچیس ۲۵ سال قمری ۱۳۲۷ھ جون ۱۹۰۹ء ۔ ۔ سمت ۱۹۶۴ ب میں وفات پائی ۔ یہ بھی شیخ شمس الدین مذکور چادہ دار رح کے مرید تھے ۔ ان کا ایک بیٹا میاں غلام رسول تھے ۔

۔ میاں غلام رسول بیگم رمضان ۱۳۲۶ھ ۲۷ ستمبر ۱۹۰۸ء ۱۱ بجے صبح سمت ۱۹۶۵ ب کو پیدا ہوئے ۔ یہ میاں محمد علی ولد جہر شاہ سجادہ نشین کے مرید و داماد ہیں ۔ اُن کے لاولد ہو جانے پر درگاہِ شاہ غریب کی سجادگی ان کو ملی ہے میرے (شرافت کے) ساتھ محبت و الفت سے پیش آتے ہیں ۔ ان کے دو بیٹے ہوئے باغ علی بچپن میں فوت ہو گیا ، غلام سرور موجود ہے ۔

صاحبزادہ غلام سرور کی پیدائش ۱۱ رمضان ۱۳۵۸ھ ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۹ء ۹ بجے سمت ۱۹۹۶ ب کو ہوئی ۔ صاحب علم ہے ۔ میرے (شرافت کے) ساتھ ادب و ارادت سے ملاقات کرتے ہیں ۔ اپنے گھر کی قلمی کتابیں مجھے ملاحظہ کرائیں ۔ سلمہ اللہ ۔

۔ میاں قلندر شاہ ولد امام شاہ ۔ مسمات مہتاب بی بی بنت میاں کامل شاہ ولد غلام علی کی شادی ۵ رجمادی الاولیٰ ۱۲۸۸ھ ۲۳ جولائی ۱۸۷۱ء ۱۱ ساون سمت ۱۹۲۸ ب کو ہوئی اُسوقت میاں قلندر شاہ کا نام تنبول ڈالنے والوں کی فہرست میں درج ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُسوقت یہ زندہ موجود تھے ۔ ان کا ایک بیٹا حیدر شاہ نام تھا ۔ جو والد کا ہی مرید تھا ۔ لاولد فوت ہوا ۔

۔ میاں کرم شاہ ولد لال شاہ ولد شاہ غریب کا ایک ہی فرزند میاں غلام علی تھا ۔

۔ میاں غلام علی اپنے والد کے مرید تھے ۔ ان کا ایک بیٹا میاں کامل شاہ تھا ۔

Marfat.com

- میاں کامل شاہ زراعت پیشہ کرتے تھے۔ ماہ کتک سمت ۱۹۴۰ بکرمی ۱۸۸۳ء ۱۳۰۰ھ میں کھیت غلہ افشانی کی۔ میاں امیر بخش ولد جان محمد جسمانی بختاوری بھڑیوالہ رح کے مرید تھے۔ ان کا ایک بیٹا میاں احمد علی تھا۔

- میاں احمد علی کی شادی سوموار ۲۲ صفر ۱۲۸۴ھ ۲۶ جون ۱۸۶۷ء ۱۲ ملے ڈسمت ۱۹۲۴ کو ہوئی۔ یہ میاں امام شاہ ولد پیر بخش رحمانی بختاوری بھڑیوالہ رح کے مرید تھے۔ ان کے دو بیٹے تھے۔ میاں حسین علی و میاں رمضان علی۔ یہ دونو بھی میاں امام شاہ صاحب مذکور کے مرید تھے۔ دونو بے اولاد فوت ہوئے۔ رحمہما اللہ تعالیٰ۔

انتباہ

حضرت شاہ غریب صاحب رح کی اولاد کا یہ شجرہ ۱۳۴۸ھ ۱۹۲۹ء میں لکھا گیا تھا۔ اس کے بعد ۱۳۸۰ھ ۱۹۶۰ء میں تکمیل کی گئی۔

Marfat.com

(۵۸)

غلام حسین

شیخ غلام حسین مُغل چھاپوی رح

آپ کا آبائی وطن نوشہرہ مُغلاں ضلع گجرات تھا۔ آپ بارہ[۱۲] سال تک والدہ کے شکم میں بصورت جنین خشک (کرنگ) رہے۔ ہر چند حکیموں سے علاج کرائے مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح نے چند روز پانی دَم کرکے آپ کی والدہ کو پلایا۔ تو کرنگ سبز ہو گیا۔ اور آپ متولد ہوئے۔ آپ کا نام غلام حسین رکھا گیا۔ جوان ہو کر آپ نے حضرت سچیار صاحب رح کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور اُن کے حسب الحکم علاقہ بانجھ میں چلے گئے۔ اور اُس دیار میں اپنے فیض سے لوگوں کو مستفیض کیا۔

کتاب اذکار الابرار صفحہ ۳۰ پر لکھا ہے۔

"آپ نے (حضرت سچیار صاحب رح) پانی دَم کرکے سائلہ کو پلا دیا۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کے تنفس مسیحائی کی برکت سے اُس جنین کو زندہ کر دیا۔ اور اس کی سب تکلیف رفع ہو گئی۔ وقت معینہ پر وُہ لڑکا پیدا ہوا۔ اُس کا نام غلام حسین رکھا گیا۔ بڑا ہونے پر آپ کے راسخ الاعتقاد خدام سے ہوا۔ آپ نے تبلیغ اسلام کے لئے اُس کو چھاپہ ضلع امرتسر میں بھیج دیا۔ آج بھی اُس کا مزار وہاں مرجع خلائق ہے۔"

ماہنامہ اقتدار نوشاہی گھنگالہ ضلع گورداسپور ربابت صفر ۱۳۴۴ھ صفحہ ۳۲ میں ہے۔

"بیگم صاحبہ کے ہاں فرزند تولد ہوا جس کا نام غلام حسین رکھا گیا۔ اور بعد کو وہ حضرت پیر محمد سچیار رح کی خدمت میں رہ کر دلی کامل ہوئے۔ اور حضور کے حکم سے تبلیغ اسلام کی خاطر موضع چھاپہ علاقہ امرتسر میں سکونت اختیار کی چنانچہ اب تک وہ بقعہ موضع چھاپہ میں زیارت گاہ برخاص و عام ہے۔ ۱۲"

Marfat.com

(۵۹)

غنیمت

مولانا شیخ محمد اکرم غنیمت کنجاہیؒ

آپ عالم یگانہ۔ فاضلِ زمانہ۔ علامۂ دوران۔ نہایۂ بلند مکان۔ شاعرِ باکمال۔ ناظمِ بے مثال۔ غواصِ بحرِ شریعت۔ گوہرِ دریائے حقیقت۔ صاحبِ عشق و محبت و علم و فضل تھے۔

نام و نسب اور وطن آپ کا نام محمد اکرم تخلص غنیمت۔ والد بزرگوار کا نام بقولِ علامہ شیخ محمد شاہ صداقت کنجاہی رح شیخ نظر محمد تھا۔ آپ کے والد صاحب اور چچا صاحب شیخ ابوالبقا کنجاہی رح دو نو حضرت نوشہ گنج بخش رح کے مریدوں سے تھے۔[1]

قصبہ کنجاہ کا منصبِ افتاء آپ کے بزرگوں سے متعلق تھا۔ کتاب تذکرہ حسینی میں آپ کو "از مفتی زادہائے قصبہ کنجاہ بودہ" لکھا ہے اور کتاب لشترِ عشق میں لکھا ہے "خدمتِ افتاء آں قصبہ ببدر او متعلق بود" یعنی اس قصبہ کی فتوٰے نویسی کی خدمت آپ کے والد بزرگوار سے متعلق تھی۔[2]

مولوی قاضی عطا محمد صاحب گجراتی رح نے کتاب مخزن التواریخ میں مولانا غنیمت کے والد کا نام مولانا محمد فاضل لکھا ہے۔ اور اپنے بزرگوں کی اُن کے ساتھ رشتہ داری کا اظہار کیا ہے مگر علامہ صداقت رح کا قول زیادہ معتبر ہے۔ کیونکہ وہ مولانا غنیمت کو اپنا چچا لکھتے ہیں۔ اور شیخ نظر محمد کو اپنا دادا۔ تو لامحالہ مولانا کے والد شیخ نظر محمد ہی ثابت ہوئے۔

---

[1] تواقب المناقب قلمی ص ۱۲۵ [2] مولوی عبدالرشید محبوب رقم عادل گڑھی رح کہا کرتے تھے۔ کہ مولانا غنیمت کے آبا و اجداد پیشہ خیاطی کیا کرتے تھے۔ ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

مولانا کے آبائی وطن کا خاص پتہ نہیں مگر ایک جگہ علامہ صداقت محمد ماہ تواقب المناقب میں اپنے آپ کے متعلق لکھتے ہیں مصرع

"بود یک بندۂ شامی نسب ماہ" [۳]

اس سے محمد ماہ کا شامی النسب ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ تو ممکن ہے کہ آپ کے آباد اجداد مُلک شام سے آئے ہوں۔ اور قصبہ کنجاہ میں تو وطن اختیار کیا ہو۔ نیز اس مصرع کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے۔ چونکہ ماہ (چاند) شام کے اُفق طلوع ہوتا ہے۔ تو اس کو یہاں ذکر کیا ہو۔ اور اپنا شامی النسب ہونا مراد نہ لیا ہو۔

واقعۂ ولادت آپ ابھی والدہ کے پیٹ میں تھے کہ ایکدن حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے۔ اور آپ کی والدہ ماجدہ کو بشارت دی۔ اور فرمایا۔ بی بی! جو فرزند تیرے پیٹ میں ہے اس کو غنیمت جان۔ یہ مقبولِ خدا ہو گا۔ چنانچہ آپ متولد ہوئے۔

جب آپ بڑے ہوئے۔ اور اپنی والدہ کی زبان سے یہ واقعہ سنا تو اپنا تخلص بھی غنیمت قرار دیا۔ [۴]

---

[۳] تواقب المناقب قلمی ص ۱۷۵ [۴] شیخ صادق علی دلاوری ایم اے نے اورینٹل کالج میگزین لاہور بابت مئی ۱۹۴۲ء جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ میں میرے مسودہ سے لے کر غنیمت کے آباد اجداد کو شام سے آئے ہوئے لکھا ہے لیکن میرا حوالہ نہیں دیا۔ پھر پروفیسر غلام ربانی عزیز نے دیوانِ غنیمت کے مقدمہ میں جو غنیمت کے حالات لکھے ہیں وہ سب دلاوری کے مضمون کا اعادہ کیا ہے۔ جو انہوں نے شریف التواریخ جلد سوم کے دوسرے حصہ سے لیا تھا۔ اور حوالہ دلاوری کا دیا ہے نہ میری کتاب کا۔ اور بلا حوالہ لکھ دیا ہے کہ مولانا کے آباد اجداد ملک شام سے آئے تھے۔ ایسا ہی وزیر الحسن عابدی نے گارسی کلہنا نصا حصہ دوم ص ۹۲ پر یہی مضمون دوہرایا ہے۔ اور قاآنی گائیڈ والے نے بھی یہی کچھ لکھا ہے۔ اور حوالہ کوئی نہیں دیا۔ اگر ان لوگوں کے پاس غنیمت کے شامی النسب ہونے کا حوالہ میرے سوا کوئی ہے تو دکھائیں کہ انہوں نے کہاں سے لیا۔

[۵] مولوی محمد عبداللہ فاضل سلیمانی مفتی کنجاہ متوفی ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۲ء نے ردیف جو الرنجفہ کنجاہ مصنفہ محمد جعفر نجاہی مجھ کو بیان کیا۔

شرافت

Marfat.com

تحصیل علوم | آپ نے ظاہری علوم اپنے والد صاحب۔ اور دیگر اعزہ گنجاہ قاضی خوشی محمد اور قاضی رضی الدین وغیرہ سے حاصل کئے بمعقول ومنقول میں کمال پایا۔ اور فن شعر گوئی میں آپ میر محمد زمان راسخ کے شاگرد تھے۔ خان آرزو نے مجمع النفائس میں لکھا ہے "شاگرد میر محمد زمان راسخ بود" اور عشق عظیم آبادی نے نشتر عشق میں لکھا ہے۔ "مشق سخن بخدمت میر محمد زمان راسخ تخلص کردہ" اور مرآۃ آفتاب نما میں بھی "شاگرد محمد زمان راسخ" لکھا ہے اور بہرست مخطوطات شیرانی جلد دوم مرتبہ ڈاکٹر محمد نثیر حسین ادارہ تحقیقات پاکستان دانشگاہ پنجاب لاہور میں مرزا ایزد بخش رسا (متوفی ۱۱۹۱ھ / ۱۷۷۸ء) کے متعلق لکھا ہے "اوستاد ملا غنیمت گنجاہی بودہ"

بیعت طریقت | ابتدائے احوال میں آپ پر غربت کا دورہ تھا۔ ایکدن سید صالح محمد صاحب نوشاہی رح کا شہرہ سنا۔ تو دعائے خیر کے واسطے بمقام چک سادہ متصل گجرات اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اُسوقت شاہ صاحب دوران گفتگو میں فرما رہے تھے کہ فلاں جگہ کے تربوز اچھے شیریں ہوتے ہیں۔ آپ چپ وہیں سے اُٹھ گئے۔ اور اُس جگہ سے تربوز خرید لائے۔ اور اُن کی خدمت میں حاضر کردئے۔ اور اپنی افلاس اور مسکنت کی عرض بھی کردی۔ شاہ صاحب نے آپ کو پانچ کوڑیاں عطا کیں۔ اور دعا فرمائی جب آپ مجلس سے اُٹھ کر واپس ہوئے تو دروازہ پر ایک درویش بیٹھا تھا۔ پوچھا شاہ صاحب نے تمہیں کیا دیا ہے۔ مولانا نے کوڑیاں دکھائیں۔ درویش نے چار کوڑیاں اُٹھا کر کنوئیں میں پھینک دیں اور کہا۔ شاہ صاحب نے آپ کو پانچ ملکوں کا قاضی بنا دیا ہے۔ آپ کے لئے ایک ملک بھی کافی ہے چنانچہ ابھی تھوڑے دن ہی گذرے تھے۔ کہ اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ رح کو کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہوا۔ جو علماء سے حل نہ ہوسکا۔ کسی نے مولانا غنیمت کا تذکرہ کیا۔ تو بادشاہ نے آپ سے مسئلہ پوچھا اور جواب شافی پایا۔ تو آپ کو اس علاقہ کا قاضی کردیا۔ [۶]

---

[۶] انوار الصالحین مولفہ پیر معصوم شاہ۔ سجادہ نشین چک سادہ۔ ضلع گجرات ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

اِس واقعہ کے بعد مولانا عنیمت ۔ حضرت سید صالح محمد صاحب رح کی بیعت سے سرفراز ہوئے۔ اور اپنے پیر کے کمال پر معتقد اور عاشق تھے۔ اُن کے متعلق مثنوی نیرنگِ عشق میں لکھتے ہیں ۔

ع

در کشور کشائے فیضِ سرمد　　امامِ عاشقاں صالح محمد

شاہ صاحب کی نگاہِ شفقت سے آپ پر علومِ حقانی کے دروازے کھل گئے ۔ اور آپ اپنے معاصرین میں فایق ہوئے ۔

عشقِ غوثیہ | آپ کو حضرت غوثِ اعظم رح سے کمال تعشق تھا۔ لکھتے ہیں ۔

ع

عنیمت اے غلامِ غوثِ اعظم　　فدائے نامِ پاکِ قطبِ عالم

منقول ہے کہ آپ جہاں کہیں حضرت غوث الثقلین رح کا نام سُن پاتے ۔ جھٹ سجدہ کر دیتے آپ کی دیکھا دیکھی کئی درویشوں نے یہ طریقہ اختیار کر لیا ۔ جب اس بات کی اطلاع اورنگ زیب بادشاہ تک پہنچی ۔ تو اُس نے اُن سب ساجدین کو دربار میں طلب کیا ۔ اور ان کو تنبیہ و تہدید کی ۔ کہ تم حضرت غوثِ اعظم رح کا اسم شریف سُن کر کیوں سجدہ کرتے ہو؟ کسی نے انکار کر دیا ۔ کسی نے اعتراف کر لیا ۔ مگر آئندہ کرنے سے توبہ کر لی ۔ جب مولانا سے پوچھا گیا تو آپ اسمِ غوثیہ سُنتے ہی جھٹ سجدہ میں گر پڑے ۔ آپ کا غلوِ عشق دیکھ کر بادشاہ نے آپ کو معذور رکھا ۔ العاشق والمجنون معذور[ے] ۔ اور آئندہ کبھی کوئی شخص مزاحم نہ ہوا ۔

ابتدائی طرزِ زندگی | آپ گاؤں کے رہنے والے تھے ۔ وہیں پل کر جوان ہوئے ۔ اس لئے آپ کی وضع قطع ۔ اور لباس دیہاتیوں کا سا ہوتا ۔ وہیں بود و باش ۔ وہیں نشست و برخاست موٹے کپڑے پہنتے ۔ ہاتھ میں لاٹھی ہوتی ۔

ع انوار القادریہ الملقب ریاض النوشاہیہ مولفہ مولانا حکیم غلام قادر شاہ اثر جالندھری ۱۲، شرافت

Marfat.com

شاعری | آپ اگرچہ دینی علوم فقہ ۔ حدیث ۔ تفسیر اور تصوف میں بے مثل تھے ۔ مگر آپ کی زیادہ شہرت آپ کی شاعری کی وجہ سے ہوئی ہے ۔ آپ کی بلند خیالی کے متعلق سب شعرا متفق ہیں

۱ ۔ خان آرزو لکھتے ہیں "بسیار خوش زبان و معنی تلاش ست" [۸]

۲ ۔ احمد علی ہاشمی لکھتے ہیں "طبع روانے در شتہ ۔ اشعارش نازک و ہموار ست" [۹]

۳ ۔ عشق عظیم آبادی لکھتے ہیں "خیلے خوش خلق و رنگین مزاج بود" [۱۰]

۴ ۔ صاحب مرآۃ آفتاب نما لکھتے ہیں "خوش فکرے ست"

یعنی مولانا نعمت ۔ بڑے خوش زبان ۔ خوش خلق ۔ خوش فکر ۔ رنگین مزاج اور معنی تلاش تھے طبیعت میں روانی بہت تھی ۔ آپ کے اشعار نازک اور سلیس ہیں ۔

شہرت و ہر دلعزیزی | اورنگ زیب عالمگیر رح کے زمانہ میں آپ کی شاعری کا سورج نصف النہار پر تھا ۔ پنجاب اور ہند کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی آپ کی شاعری کے چرچے تھے ۔

۱ ۔ مجمع النفائس میں ہے ۔

"در اواسط عہد عالمگیری در ملک پنجاب طنطنۂ شاعری او کوس ملک الملکی میزد"

اورنگ زیب کی حکومت کے درمیانی زمانہ میں ملک پنجاب میں مولانا کی شاعری کا ڈنکا ملک الشعرائی پر بجتا تھا ۔

۲ ۔ مخزن الغرائب میں ہے ۔

"در ہندوستان نہایت شہرت دارد"

آپ ہندوستان میں بہت مشہور ہیں ۔

۳ ۔ نشتر عشق میں ہے ۔

"در معاصران نام برآورد"

اپنے ہمعصروں میں آپ نام آور ہو گئے ۔

۴ ۔ مرآۃ آفتاب نما میں ہے ۔

"در عہد اورنگ زیب شہرت یافتہ"

اورنگ زیب کے زمانہ میں آپ نے شہرت پائی ۔

---

[۸] مجمع النفائس قلمی ص ۶۶۹ ، [۹] مخزن الغرائب قلمی ورق ۲۴۲ ، [۱۰] نشتر عشق قلمی ص ۳۹۵ ، شرافت ۔

Marfat.com

ظرافتِ طبع | مولانا کی طبیعت ظریفانہ تھی۔ ایک دن آپ کنجاہ کے بازار میں چلے جا رہے تھے کہ ایک شوخ مزاج لڑکا سامنے سے آتا ملا، اس نے سلام و آداب کو نہ کیا، اور سوال کر دیا مولانا! رباعی کسے کہتے ہیں۔ آپ نے اسی وقت تیار کر کے یہ رباعی سنا دی۔

رباعی

شیطاں بسرے سنیزہ روئے در راہ — پرسید زمن وزنِ رباعی ناگاہ
چوں تیزیِ طبعِ او بدیدم گفتم — لاحول ولا قوۃ الا باللہ [11]

سیر و سیاحت کا شوق

مولانا کو سیر و سیاحت کا بڑا شوق تھا۔ اکثر ملکوں شہروں کی سیر کا شوق آپ کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے۔

زیارتِ بغداد کا شوق | آپ کو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح کی زیارت کا بہت شوق تھا۔ لیکن سفر کی صعوبت۔ اور زادِ راہ میسّر نہ ہونے کی وجہ سے یہ تمنا پوری نہ ہو سکی۔ آپ کی ایک غزل کا مقطع اس اشتیاق کو ظاہر کرتا ہے ؎

اے خوش آنم کہ عنیمت ز سرِ عجز و نیاز — سر قدم کردہ بطوفِ شہِ بغداد رود

سیرِ کابل کا شوق | ؎

شوق فائز میکند تکلیفِ سیرِ کابلم — شد عنیمت دیدۂ ما عرصہ سرخاب ازو

سیرِ کشمیر کی تمنا | ؎

بیا بلبل اگر داری گلے نذرِ تماشا کن — عنیمت بہرِ سیرِ گلشنِ کشمیر می آید

محبوبانِ کشمیر کی قدر دانی | ؎

بہار آشوبِ جنت جلوہ ہر شوخ رعنائے ست — دے داری عنیمت نذرِ کشمیری نگاراں کن

---

[11] بیاضِ خطی مولانا غلام قادر شائق فاروقی نوشاہی سیالکوٹی رح متوفی ۱۲۹۹ھ / ۱۸۸۲ء۔ شرافت

Marfat.com

سفرِ شاہجہان آباد اور سرخوش کی ملاقات آپ کا دہلی جانا۔ اور محمد افضل سرخوش کی ملاقات اور آپس میں مجالسِ شعر و سخن۔ اور طبع آزمایوں کا کوئی واقعہ کسی معتبر تذکرے میں نظر سے نہیں گذرا البتہ ہفت روزہ اخبار پیغام وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ بابت دوشنبہ ۲ مئی سنہ ۱۹۳۲ء ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ نمبر ۴۔ جلد ۱۔ صفحہ ۲ میں بعنوان "ارتجال" بہ ادارتِ قاضی محمد احسان اللہ بی۔ اے بقبول منزل وزیر آباد۔ تحریر ہے جو لفظ بلفظ لکھا جاتا ہے۔

دو ملا غنیمت کنجاہی رہ جن کا مرقد آج بھی کنجاہ ضلع گجرات میں زیارت گاہِ عوام ہے اور جن کی نسبت عہدِ عالمگیری کے ملک الشعراء سرخوش نے اپنے تذکرہ میں لکھا ہے کہ (غنیمت رزماکیان سمند غنیمت ست) ایک نہایت ہی بلند پایہ شاعر تھے۔ مگر ہمارے سیدھے سادے اور حقہ[12] ہی تھیں لے کر سفر کرنے والے بزرگ تھے۔ جب پنجاب میں کوئی صاحبِ ذوق ایسا نہ ملا۔ جو اُن کے کلام کی داد دیتا، تو آپ مثنوی کے مسودات[13] کا پلندہ بغل میں دبائے۔ اُجلا تہبند باندھے، ایک ہاتھ میں مٹی کا حقہ۔ اور دوسرے میں لاٹھی پکڑے۔ گھر سے بعزمِ دہلی چل دیئے۔ اور چالیس دن کے بعد دہلی پہنچ گئے۔ جامع مسجد کی سیڑھیوں کے نیچے بیٹھ کر اپنا حقہ بھرا۔ اور سرخوش کے مکان کا محل وقوع معلوم کیا۔ اور تھوڑی دیر میں وہاں چلے گئے۔ سرخوش کے پاس اُسوقت چند ہم مشرب شعرا بیٹھے تھے۔ اور شعر و شاعری کی باتیں ہو رہی تھیں۔ دفعتہً خادم نے اطلاع دی کہ ایک پنجابی دہقان سلام کے لئے حاضر ہوا ہے۔ حاضرین میں سے بعض کی رائے تھی کہ اس پنجابی گداگر کو ٹال دیا جائے۔ مگر سرخوش کی وسیع الاخلاقی کو یہ گوارا نہ ہوا۔ انہوں نے جھٹ مولانا غنیمت کو اندر بلا لیا۔ غنیمت گئے۔ اور سلام کے بعد خاموش ایک کونے میں بیٹھ گئے۔ سرخوش منتظر تھے۔ کہ یہ گداگر خود اپنی حاجت بیان کرے

---

[12] مولانا کے ساتھ حقہ نوشی کی نسبت کرنا محتاج ثبوت ہے۔ اور اُن کی شان کے خلاف ہے۔ ۱۲

[13] مثنوی نرنگ عشق کی تکمیل ۱۰۹۶ھ / ۱۶۸۵ء میں ہوئی۔ اس لئے اُس کے بعد سفر دہلی کیا ہوگا۔ ۱۲ شرافت

Marfat.com

اور اس کے بعد اس کے سوال کا مناسب جواب دے کر اُسے رخصت کر دیا جائے۔ مگر حضور خاموش بیٹھے رہے۔ مجلس میں سے ایک صاحب نے جو ذرا زیادہ چلبلے تھے۔ طعن آمیز انداز میں کہا کہ "بڑے میاں کہیں آپ گونگے تو نہیں" اس پر غنیمت بولے اور فرمایا۔

کردہ ام از مہر لب نقد بیانہا درگرہ　　بستہ ام چوں غنچہ موسن زبانہا درگرہ

مولانا غنیمت کی زبان سے یہ بلند مطلع سُن کر سب کی توجہ ان کی طرف مبذول ہو گئی۔ اور جب انہیں معلوم ہوا کہ یہ شعر خود مولانا غنیمت ہی کا ہے۔ اور انہوں نے اِس وقت فی البدیہہ فرمایا ہے۔ تو وہ اور بھی ملتفت ہوئے۔ سرخوش نے اُٹھ کر آپ کو سینہ سے لگا لیا۔ اور اپنے برابر بٹھایا۔ اب پھر تذکرہ شعر شروع ہوا۔ مولانا سرخوش نے کہا کہ ہم سب اِس وقت ایک خاص طرحی مصرع پر شعر لکھ رہے تھے۔ جس کا قافیہ ردیف "پست افتادہ است۔ بدست افتادہ است۔ بمست افتادہ است" ہے۔ آپ بھی کچھ فرمائیے۔ مولانا غنیمت نے دو چار منٹ تامل کرنے کے بعد فرمایا۔

وحشتم پُر زور و طاقت زیر دست افتادہ است　　ہمچو موج از خود بکارِ من شکست افتادہ است

چاہ راہِ خویش گرد یدند چوں گرداب ہا　　ہمتِ اربابِ دنیا بسکہ پست افتادہ است

طاقتِ برخاستن چوں گردِ نمناکم نماند　　خلق میدانند مے خوردست و مست افتادہ است

یہ اشعار سُن کر سب پھڑک گئے۔ سب نے آنکھوں میں جگہ دی۔ مہینوں مہمانی کی۔ مٹی کا حقہ توڑ کر چاندی کا حقہ جس میں سونے کی نیچال لگی تھی۔ مولانا غنیمت کے لئے مہیا کیا گیا۔ ایرانی طرز کے نئے جوڑے پہننے کے لئے پیش کئے۔ اور واپسی پر آپ کی سواری کے واسطے ایک اعلیٰ درجہ کا عراقی گھوڑا مہیا کیا گیا۔ اور اگرچہ اورنگ زیب کے عہد کی فضا شعرا کے لئے کچھ زیادہ سازگار نہ تھی۔ تاہم امرائے دہلی کی طرف سے اسقدر دلدہی ہوئی کہ غنیمت کی باقی عمر آرام سے گذر گئی"

Marfat.com

بدیہہ گوئی | آپ باوجود کمال سادگی کے بدیہہ گوئی اور حاضر جوابی میں بھی طاق تھے۔ آپ کا کلام فصاحت و بلاغت کا سرچشمہ اور سوز و گداز کا مرقع ہے۔ آپ نادر و عجیب تشبیہات و استعارات استعمال کرتے ہیں۔

عہدہ داری | آپ کچھ عرصہ نواب مکرم خاں والیِ کنجاہ کی طرف سے عہدہ دار رہے۔ مولانا میر حسین دوست نے تذکرہ حسینی صفحہ ۱۹۹ میں لکھا ہے۔

"در عہدِ عالمگیر بادشاہ بخدمتِ نواب مکرم خاں بسر مے بُردہ"

اورنگ زیب بادشاہ کے زمانہ میں نواب مکرم خاں کی ملازمت میں وقت گذارتے تھے۔

جن ایام میں ۱۰۹۶ھ / ۱۶۸۵ء میں آپ نے مثنوی لکھی۔ اُس وقت آپ نواب صاحب کے عہدہ داروں میں سے تھے۔

وطن کی محبت | آپ کو اپنے وطن پنجاب سے بہت الفت تھی۔ متعدد جگہ اس کی تعریف کرتے ہیں۔ دیوان میں لکھتے ہیں۔

آب شد کشمیر در چشمِ غنیمت از حجاب — تا کرنا دانستہ نامِ خطۂ پنجاب بُرد

مثنوی نیرنگ عشق میں لکھتے ہیں۔

ندیدم کشورِ غارت گرِ تاب — بخوبی ہائے حُسن آبادِ پنجاب

غنیمت کا وطن | آپ کا اصلی وطن قصبہ کنجاہ ہے۔ آپ کی پیدائش و تربیت و سکونت و مدفن کا فخر اسی قصبہ کو حاصل ہے۔ مگر مثنوی نیرنگ عشق کا ایک نسخہ ۱۲۲۱ھ کا لکھا ہوا درگاہ خواجہ امین کے کتب خانہ بمقام بیجاپور (ہندوستان) موجود ہے۔ کاتب کا نام محمد یار ناندیری ہے اس کے دستخط میں یہ الفاظ لکھے ہیں۔ "مولوی مغفوری مولانا غنیمت ساکن شاہجہان آباد"

شیخ صادق علی دلاوری ایم اے لاہوری نے میری اس کتاب کے پہلے مسودہ سے مولانا غنیمت کے حالات لے کر اُن پر ایک مقالہ لکھا تھا۔ جو بعنوان "غنیمت کنجاہی" اورینٹل کالج میگزین لاہور بابت مئی ۱۹۴۲ء جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ شائع ہوا تھا۔ اس پر عبداللہ چغتائی ساکن بمبئی نے تعاقب کیا

Marfat.com

اور بیجاپور والے مندرجہ بالا نسخہ نیرنگ عشق کے سرنامہ میں "مولانا غنیمت ساکن شاہجہان آباد" [۱۴]
کے الفاظ کی بنیاد پر مولانا کا وطن دہلی میں قرار دیا۔ اور آپ کے کنجاہی ہونے کی دل کھول کر تردید کی۔
چغتائی صاحب کا مضمون جو شائع ہوا اس کے اصل الفاظ یہ ہیں۔

"اس ترجمہ میں بہت سے ایسے امور آگئے ہیں۔ جو خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور اُن کو ذیل کی سطور میں مختصراً بیان کیا جاتا ہے۔ مولانا غنیمت کو ساکن شاہجہان آباد لکھا ہے۔ مگر عام طور پر یہ مسلّم چلا آتا ہے۔ کہ محمد اکرم المتخلص بہ غنیمت۔ کنجاہ ضلع گجرات کے باشندے تھے۔ مگر یہ بھی ضرور ہے کہ کسی ہمعصر تذکرہ نگار نے آپ کو کنجاہی نہیں لکھا۔ بقول مولانا دلاوری محمد افضل سرخوش نے اپنے تذکرہ کلمات الشعرا میں اسی قدر لکھا ہے "غنیمت از خاکیانِ ہند غنیمت بود دیوانے مختصر در مثنوی نیز از نظر گذرانیدہ" اور اتفاق سے محمد افضل آپ کے ہمعصر علما میں سے تھے۔ جن کو آپ کے حالات سے مکمل اطلاع کا ہونا امکان ہو سکتا ہے۔ اور یہ بھی درست ہے کہ مابعد کے تذکرہ نگاروں نے قریب قریب اسی بیانِ سرخوش کا اعادہ کیا ہے۔ فرید بزاں عہد اورنگ زیب کے علما و شعرا پر ایک مفید تالیف بنام فرحۃ الناظرین قبل ازیں خان بہادر مولوی محمد شفیع صاحب مدظلہ العالی اورینٹل کالج میگزین ۱۹۲۸ء / ۱۳۴۷ھ میں طبع کر چکے ہیں۔ جس میں حسن اتفاق سے دو[۲] علما یا شعرا محمد خوشی کنجاہی اور لطف اللہ مرہب کنجاہی کا ذکر ملتا ہے۔ مگر مولف فرحۃ الناظرین نے غنیمت کے ذکر کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ یا تو مولف کو مولانا غنیمت کا کچھ علم ہی نہیں تھا یا اس کو حالات میسّر ہی نہیں آئے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اسی فرحۃ الناظرین میں سرخوش محمد افضل اور ایک مولانا محمد اکرم لاہوری کا ذکر ملتا ہے۔ اور موخر الذکر مولانا غنیمت کا اصل نام تھا۔ غرضکہ یہ لوگ مولانا غنیمت کے ہمعصر تھے۔ مگر یہ بھی درست ہے کہ آپ کے کلام سے کہیں تعیّن نہیں ہوتا۔ کہ آپ واقعی کنجاہ ضلع گجرات پنجاب کے باشندہ تھے۔ اس لئے متذکرہ بیانات اور مخطوطہ بیجاپور میں

---

[۱۴] مولانا عبداللہ چغتائی نے بیجاپور والا یہ نسخہ دسمبر ۱۹۴۲ء میں دیکھا ۱۲ شرافت

Marfat.com

آپ کو ساکنِ شاہجہان آباد لکھنا ضرور قابلِ توجہ ہے۔ اور ہمیں مزید حالات اور واقعات کی وضاحت کے لئے انتظار کرنی چاہیئے۔ اس لئے آپ کو فوراً کنجاہی کہنے سے ذرا تامل کرنا چاہیے"

چغتائی صاحب کا استدلال یہ ہے کہ سرخوش معاصر تھا۔ اُس نے آپ کو کنجاہی نہیں لکھا۔ اور مولفِ فرحۃ الناظرین نے سرے سے غنیمت کا ذکر ہی نہیں کیا۔ بخلاف اس کے مخطوطہ بیجاپور میں آپ کو ساکن شاہجہان آباد لکھا ہے۔

چغتائی صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ سرخوش نے مولانا غنیمت کے وطن کا کوئی ذکر ہی نہیں کیا۔ اگر کنجاہی نہیں لکھا تو شاہجہان آبادی بھی نہیں لکھا۔ اور صاحبِ فرحۃ الناظرین کا ایکو کنجاہ کے شعرا میں ذکر نہ کرنا بھی آپ کے کنجاہی نہ ہونے کا ثبوت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کتاب میں کنجاہ کے کئی علما اور شعرا مثل قاضی رضی الدین۔ اور محمد ماہ صداقت وغیرہ کے حالات مذکور ہیں۔ اگر غنیمت کو ذکر نہیں کیا تو کیا حرج ہے؟

اب یہاں اُن مورخین کے اقوال لکھے جاتے ہیں جنہوں نے بتصریح آپ کو کنجاہی لکھا ہے۔

۱۔ آپ کے برادر زادہ مولانا محمد ماہ صداقت کنجاہی، رح کتاب تواقف المناقب میں لکھتے ہیں۔

"میاں محمد اکرم غنیمت عم مولف رسالہ است" اور آپ کے والد اور چچا کا کنجاہ میں تذکرہ کرتے ہیں۔

۲۔ گلشن چند اخلاص ہمیشہ بہار میں لکھتا ہے۔ "شیخ محمد اکرم غنیمت تخلص بتوطن قصبہ کنجاہ مضاف صوبہ پنجاب"

۳۔ خواجہ محمد احسان سرہندی، رح روضۃ القیومیہ میں آپ کو "غنیمت کنجاہی" لکھتے ہیں۔

۴۔ جان آرزو مجمع النفائس میں لکھتے ہیں۔ "محمد اکرم غنیمت از قصبہ کنجاہ است"

۵۔ سید احمد علی ہاشمی۔ مخزن الغرائب میں لکھتے ہیں۔ "محمد اکرم غنیمت کنجاہی"

۶۔ عشق عظیم آبادی۔ نشترِ عشق میں لکھتے ہیں۔ "غنیمت۔ محمد اکرم نام مولدش قصبہ کنجاہ سر توابع گجرات شاہ دولہ رح"

۷۔ میر حسین دوست۔ تذکرہ حسینی میں لکھتے ہیں "محمد اکرم متخلص بہ غنیمت از مفتی زادہائے قصبہ کنجاہ بود"

۸۔ مولانا زیرک کالانوری دارِ رنگِ عشق میں لکھتے ہیں۔ ع غنیمت نیست ہر ملائے کنجاہ

Marfat.com

ان کے علاوہ بہت حوالے ہیں جو طوالت کے خوف سے نظر انداز کئے ہیں۔ باقی رہا مخطوطہ
سیحا پوری میں عنایت کو ساکن شاہجہان آباد لکھنا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس سے مراد دہلی
ہو گا۔ بلکہ اس سے مراد بھی کنجاہ ہی ہے۔ کیونکہ مغلیہ عہد میں قصبہ کنجاہ والے علاقہ کو
شاہجہان پور (شاہجہان آباد) لکھا کرتے تھے۔ پورانی دستاویزوں اور کتابوں میں تصریح یہ نام پایا
جاتا ہے۔ یہاں دو حوالے درج کئے جاتے ہیں۔

(۱)

نواب قلعدار خاں (بانی موضع قلعہ دار متصل کنجاہ) نے سوا زری پانسو بیگہ زمین اپنی
اہلیہ مسمات لاڈلی بیگم دختر عبدالجبار ولد عبدالستار بیگ کو ہبہ کردی۔ اس کے حدود اربعہ لکھتے
ہیں۔ عربی حد میں رقبہ زمین موضع شاہجہان پور برکیاں لکھا ہے۔ اور وہ سب رقبہ کنجاہ کا ہے۔
اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے زمانہ میں کنجاہ کے علاقہ کو شاہجہانپور
کہا جاتا تھا۔ وہ پوری دستاویز بلفظہ یہاں درج کی جاتی ہے۔

"بادشاہ عالمگیر خلد اللہ تعالیٰ ملکہٗ وسلطانہٗ

ھوالوھاب

اقرار معتبر شرعی کرد طائعاً و مخبراً باسم و نسب خود خانِ والاشان قلعدار خاں
بریں وجہ کہ من متقر بندکور ہبہ کردم و بخشیدم بزوجہ خود مسمات لاڈلی بیگم بنت عبدالجبار بن
عبدالستار بیگ آنچہ حق و ملک من متقر بندکور بودہ و در قبض و تصرف مالکانہ شرعیہ خود داشتم تا زمان
این ہبہ شرعیہ خالیاً عن حق الغیر و عما یمنع جواز الھبۃ و نفاذہ۔ ہمگی و تمامی یک قطعہ
زمین معفوہ الخراج بمقدار پانصد بیگہ بحریب شصت گزی بموجب فرمان عالی شان سعادت
نشان حضرت مرقوم بتاریخ ربیع الثانی سنہ ۳۰ سے روز جلوس والا در
وجہ انعام مشتمل بر پنج دہنہ چاہ۔ ہر یک منبہ پختہ آبدار شیریں آب۔ معلومۃ الاحداد ای
والعمق۔ کائنہ در موضع شاہ دیوال تپہ ابو ذرائع معمولہ پرگنہ ہراث مضاف صوبہ پنجاب

Marfat.com

محدود بدیں حدود ۔

حد شرقی المتصل ۔ زمین موضع رسول پور شہزادہ و زمین درویش گوندل مقام موضع صادقپور دفریدو غیرہ ۔

حد غربی المتصل ۔ زمین موضع ملاک وغیرہ مزارعان موضع حسین محمود زمین موضع رسول پور شہزادہ ۔ و زمین موضع شاہجہان پور بر کیاں ۔ و زمین وزیر دراع مقام موضع شاہجہان پور وزیر ۔

حد جنوبی المتصل ۔ زمین موضع رامپور چوکھا ۔ و رسولپور شہزادہ و موضع سدھار و شارع عام ۔

حد شمالی المتصل ۔ نالہ و راہ و زمین نشیب ازاں جملہ مزارع شاہ حسین و محمود و فرید مزارع رسولپور خان وغیرہ ۔ و بلندی تالاب ۔

فواصل الحدود وعلامات ظاهرات هبة صحيحة شرعية جائزة نافذة مجوّزة مقبوضة خاليًا عن الشروط المعتدة والمعاني المطلقة ۔

مسمی فالداد بن حاجی بن احمد کہ وکیل مسمت بمودود کاتب موہوب لہا مذکورہ قبول نمود ہبہ مذکورہ را از واہب مذکور معہ یک قطعہ عالی شان سعادت نشان مرقوم بتاریخ و سنہ مسطور فی العدد را ز جلوس و الا متضمن موازی پانصد بیگہ زمین ۔ حسب درباسم واہب مذکور وکیل موہوب لہا مذکور ۔ فرمان و زمین مذکور را در قبض و تصرف خود آورد ۔ فی مجلسہا فارغًا عن کل منازع ۔ بعد ازیں مفر مذکور را در زمین و فرمان مذکور ہیچ حق و دعوے و خصومتے و شرکت با موہوب لہا مذکور باقی نماند بوجہ من الوجوہ و سبب من الاسباب فقط

تحریر فی الیوم ۱۷ شوال ۱۰۷۲ھ گواہ شد میرزا بیگ ۔ گواہ شد نجم بیگ ۔ ۱۵

---

۱۵ یہ پوری دستاویز شششماہی علمی و ادبی جریدہ شاہین زمیندار کالج گجرات جون ۱۹۶۷ء جلد ۴ شمارہ ۱ صفحہ ۶۲ سے نقل کی گئی ہے مضمون نگار سید حامد حسین پروفیسر زمیندار کالج گجرات ۱۲ شرافت

Marfat.com

(۲)

مرزا اعظم بیگ اکثر اسسٹنٹ بندوبست ۱۸۶۷ء / ۱۲۸۴ھ نے تاریخ گجرات صـ ۲۹۳ میں لکھا ہے۔

"جو شہنشاہ اکبر کے اس انتظام میں اسقدر ترمیم ہوئی کہ بعد شاہجہاں بادشاہ کے بعض مردم عناد پیشہ دلنی تھے۔ جن کو قوم گوجر سے کچھ فند تھی۔ تپہ کنڈ دبالا ملکیت گوجراں سے دیہات جدا کر کے ایک تپہ جدا بنام شاہجہان پور نامزد کیا۔"

ان عبارات قدیم و جدید سے ثابت ہوا کہ شاہجہاں بادشاہ کے عہد سے علاقہ کنجاہ کو شاہجہان پور سے نامزد کیا گیا تھا۔ اس لئے اگر کسی نے مولانا غنیمت کو شاہجہاں آبادی لکھ دیا ہو۔ تو وہ یہی شاہجہان پور کنجاہ مراد ہے۔

کرامات

۱۔ مولانا کے مزار سے آجتک لوگ فیض اٹھا رہے ہیں، خصوصاً دیوانے۔ بالخصوص لاولد مزار پر لائے جاتے ہیں۔ اور آپ کی برکات سے اللہ تعالیٰ ان کو شفا دے دیتا ہے۔

۲۔ اگر کسی کو شاعر بننے کا شوق ہو تو چالیس روز تک قبر پر بلاناغہ مجاورت کرے تو اس کی طبیعت شعر پر رواں ہو جاتی ہے۔ [۱۶]

۳۔ اگر کوئی طالب علم کند ذہن ہو تو آپ کی قبر کی سرھانے والی بیری سے پتے توڑ کر کھائے۔ تو تیز فہم اور ذہین ہو جاتا ہے۔ [۱۷]

---

[۱۶] چالیس کے اعداد میں کوئی خصوصیت ہے۔ شیخ احمد تھانیسری (خلیفہ چراغ دہلی) کے مزار پر جو شخص چالیس روز جائے اسکی مراد پوری ہوتی ہے۔ (تذکرہ اولیائے ھند۔ ج ۱ ص ۱۳۷)

[۱۷] خواجہ محمود موئنہ دوز دہلوی رح کی قبر سے تیزی ذہن کے واسطے لوگ پتھر اٹھا لاتے ہیں پھر اس کے برابر شیرینی تول کر تقسیم کرتے ہیں۔ ۱۲۰ (تذکرہ اولیائے ہند۔ ج ۱ ص ۵۱)

Marfat.com

مولانا غنیمت مورخین کی نظر میں

آپ کے متعلق مورخین کے اقوال لکھے جاتے ہیں۔

(۱)

عہد عالمگیری کے ملک الشعرا۔ اور مولانا کے معاصر محمد افضل سرخوش اپنے تذکرہ کلمات الشعراء (سال تصنیف ۱۰۹۳ھ / ۱۶۸۲ء و سال تکمیل ۱۱۱۵ھ / ۱۷۰۳ء) مطبوعہ دین محمدی پریس سرکلر روڈ لاہور ۱۳۶۱ھ / ۱۹۴۲ء صفحہ ۸۲ پر لکھتے ہیں۔

"غنیمت از خاکیانِ ہند غنیمت بودہ طبع درست داشت۔ دیوانے مختصر دارد۔ مثنوی نیز فکر کردہ۔ ایں چند بیت از وست" [۱۸]

اس کے بعد دس اشعار لکھے ہیں۔

(۲)

گلشن چند اخلاص۔ کتاب بمبئی بہار (سال تصنیف ۱۱۳۶ھ / ۱۷۲۴ء) مرتبہ اکرام وحید قریشی۔ صفحہ ۱۸۲ پر لکھتا ہے۔

"شیخ محمد اکرم غنیمت تخلص۔ متوطن قصبہ کنجاہ مضاف صوبہ پنجاب۔ از ارادتمندانِ حضرت غوث الاعظم رح بود۔ و مشقِ اشعار خود را پیش میر محمد زمان راسخ میگذرانید۔ و استفادہ فنِ شعر می نمود۔ و اکثر خیالہائے رنگین در الفاظِ شوخ و عبارتِ متین بستہ۔ در ہندیاں غنیمت بودہ۔ دیوانِ مختصر از و یادگار ست مِن اشعارہ ؎

کردم کام از لبِ لعلِ نقد بیانہا در گرہ — بستہ ام چوں غنچۂ سوسن زبانہا در گرہ

بیا و داغہائے کہنہ دل دارد تماشائے — بود کاؤس را سیرِ چمن بر گشتہ دیدنہا

---

[۱۸] یہ تذکرہ کلمات الشعراء بتصحیح و ترتیب شیخ صادق علی دلاوری ایم اے ایلفرڈ پٹیالہ ریسرچ سکالر پنجاب یونیورسٹی لاہور۔ طبع ہوا۔ ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

مثنوی نیز فکر کردہ مشتمل بر داستانِ عشق عزیز و شاہد مسمی بہ نیرنگِ عشق بیتے چند از ان

مثنوی نیز درین مختصر مے انگارد۔"

اس کے بعد بارہ اشعار درج ہیں۔

(۳)

خواجہ ابو الفیض کمال الدین محمد احسان نقشبندی مجددی سرہندی رح کتاب روضۃ القیومیہ

رکن دوم (سالِ تصنیف ۱۱۵۵ھ / ۱۷۴۲ء) مطبوعہ سیوک سٹیم پریس لاہور ص ۲۵۱ میں معاصرین خواجہ

محمد معصوم سرہندی رح میں لکھتے ہیں۔

۱۔ "علیمت کنجاہی رح کی مثنوی بہت مشہور ہے چنانچہ کہتا ہے ۔ ؎

مکتب میرود طفلِ گریزاد مبارک باد مرگِ نو باُستاد"

۲۔ روضۃ القیومیہ رکن سوم ص ۱۶۰ میں خواجہ محمد نقشبند کے معاصرین میں بھی آپ کا نام لکھا ہے

"علیمت کی مثنوی نیرنگ عشق بہت مشہور ہے جس کا مطلع یہ ہے۔ ؎

بنامِ شاہدِ نازک خیالاں عزیزِ خاطرِ آشفتہ حالاں"

(۴)

مولانا سراج الدین علی خاں آرزو۔ کتاب مجمع النفائس (سالِ تصنیف ۱۱۶۱ھ / ۱۷۴۸ء)

خطی نسخہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور۔ ص ۲۶۹ میں لکھتے ہیں۔

"محمد اکرم علیمت۔ از قصبہ کنجاہ است کہ قصبہ ایست از مضافاتِ لاہور۔ بسیار خوش

بیان و معنی تلاش ست از بعضے مسموع ست کہ شاگرد میر محمد زمان راسخ بود۔ در اواسطِ

عہدِ عالمگیری در ملکِ پنجاب طنطنہ اشعاری او کوسِ لمن الملکی میزد، علی الخصوص

از جہت مثنوی او کہ قصہ شاہد و عزیز را موزون کردہ و بسیار بمزہ گفتہ، خصوصاً در ستانِ

مکتب کہ از غایتِ خوبی شہرت تمام دارد۔ درین ولا انتخابِ دیوانِ او نوشتہ شود"

اس سے آگے بہت سے اشعار بطور نمونہ کلام دیئے ہیں۔

Marfat.com

(۵)

سید احمد علی ہاشمی سندیلوی کتاب مخزن الغرائب (سالِ تصنیف ۱۲۱۸ھ / ۱۸۰۳ء خطی نسخہ مجموعہ مخطوطات شیرانی، پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور - ورق ۲۴۶ پر ہے،

"محمد اکرم غنیمت کنجاہی رح۔ طبع روانے داشتہ۔ اشعارش نازک وہموار ست مثنوی قصہ عزیز و شاہد کہ افتتاح آں این ست ؎

بنامِ شاہدِ نازک خیالاں عزیزِ خاطرِ آشفتہ حالاں

در ہند نہایت شہرت دارد۔ لیکن آں مثنوی از فصاحت و بلاغت افتادہ۔ فاما از مزہ خالی نیست۔ این چند اشعار از روانی طبع او ست" [19]

اس کے بعد چودہ ۱۴ اشعار بطور نمونہ کلام دیئے ہیں،

(۶)

مولانا حسین علی خاں عشق عظیم آبادی۔ کتاب نشتر عشق (سالِ تصنیف ۱۲۲۴ھ / ۱۸۰۹ء تا ۱۲۳۴ھ / ۱۸۱۹ء) خطی نسخہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور۔ صفحہ ۳۹۵ میں لکھتے ہیں۔

"غنیمت۔ محمد اکرم نام۔ مولدِ او قصبہ کنجاہ من توابع گجرات شاہ دولہ مرحوم مضافِ صوبہ لاہور ست۔ خیلے خوش خلق و رنگین مزاج بود۔ و مشقِ سخن بخدمت میر محمد زمان راسخ تخلص کردہ در معاصران نام برآورد۔ و خدمتِ ابتنائے آں (قصبہ) بہ پدرِ او متعلق بود۔ میرزا عبد العزیز خلفِ والیِ سیالکوٹ بہ محبتِ امرد پسرے رقاص۔ دل از دست دادہ بمرتبہ فریفتہ جمالِ او گردید کہ انگشت نمائے خاص و عام شد۔ غنیمت کہ بخدمت وے حاضر بود مثنوی نیرنگِ عشق بہ احوالِ آں عاشق موزوں ساخت۔ تا سنہ یکہزار و نود و شش ۱۰۹۶ بعصرِ عالمگیری بقیدِ حیات بود۔ از دست" [20]

اس کے بعد غزلیات کے بارہ ۱۲ اشعار بطور نمونہ کلام دیئے ہیں۔

---

[19] کتاب مخزن الغرائب کے ہندوستان و پاکستان میں صرف دو ۲ ہی نسخے پائے جاتے ہیں۔ ایک بانکی پور کے کتب خانہ میں۔ دوسرا لاہور۔ ذخیرہ شیرانی میں ۱۲ شرافت

Marfat.com

(۷)

مولانا محمد صالح کنجاہی رح کتاب سلسلۃ الاولیا (سالِ تصنیف ۱۲۶۷ھ / ۱۸۵۱ء) خطی ص ۳۳ میں لکھتے ہیں

"حضرت محمد اکرم غنیمت مرحوم در شعر کمال دسترس داشت کہ مثنوی غنیمت یعنی نیرنگِ عشق و دیوانِ غنیمت از تصانیفِ اوست۔ این ہم طریقِ قادریہ داشت۔ مریدِ حضرت سید محمد صالح است۔ واد مریدِ حضرت نوشتہ حاجی ست"

(۸)

مولانا میر حسین دوست رح کتاب تذکرہ حسینی ص ۱۹۹ میں لکھتے ہیں۔

"شاعرِ مکرم محمد اکرم متخلص بہ غنیمت۔ از مفتی زادہائے قصبہ کنجاہ بودہ۔ من مضافاتِ گجرات شاہ دولہ۔ و در عہدِ عالمگیر بادشاہ بخدمتِ نواب مکرم خاں بسر مے بُردہ و مثنوی متضمنِ عشق عزیز پسرِ نواب مذکور و حُسن پسرِ رقاص شاہد نام بسیار بمزہ گفتہ این چند بیت از وست۔ در وصفِ طفلانِ مکتب"

اس کے بعد چند اشعار لکھے ہیں۔

(۹)

کتاب مرآۃ الخیال نما میں ہے۔

"غنیمت۔ نامش محمد اکرم۔ اصلش از لاہور۔ شاگردِ محمد زمان راسخ۔ در عہدِ اورنگ زیب شہرت یافتہ۔ خوش فکرے ست۔ مثنوی شاہد و عزیز یادگارِ اوست۔"

(۱۰)

مفتی غلام سرور لاہوری رح کتاب مخزن پنجاب (سالِ تصنیف ۱۲۸۵ھ) ص ۳۰۴ پر لکھتے ہیں۔

"ایک رند شاعر اورنگ زیب کے وقت میں (کنجاہ میں) غنیمت نام گذرا ہے جس کی کتاب نیرنگ عشق المشہور مثنوی غنیمت اب تک زمانہ میں مشہور ہے۔"

Marfat.com

(۱۱)

شیخ اکرام الحق ۔ ایم ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی ۔ پی ۔ سی ۔ ایس سیکرٹری پاکستان رائٹرز گلڈ سب ریجن ملتان ۔ ورکن ملتان اکادیمی ممبر رائل ایشیاٹک سوسائٹی (لندن) کتاب شعر العجم فی الھند (شائع کردہ شعبہ اشاعت الاکرام ۔ نشتر روڈ ملتان) صفحہ ۱۷۹ میں لکھتے ہیں:

"محمد اکرم غنیمت ۔ کنجاہ ضلع گجرات پنجاب کے رہنے والے تھے ۔ اورنگ زیب عالمگیری میں بساط سخن کی زینت بنے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ڈاکٹر ریو لکھتے ہیں نہ کینلاک مخطوطات برٹش میوزیم صفحہ) کہ قادریہ سلسلہ سے تعلق رکھتے تھے ۔ اور میر محمد زمان راسخ لاہوری (المتوفی ۱۱۰۷ھ) کے شاگرد تھے ۔ اور کچھ عرصہ میر محمد اسحاق مکرم خاں سے وابستہ رہے ۔ جو ۱۱۰۶ھ تک اورنگ زیب کے عہد میں ناظم لاہور تھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پنجابی ادبی اکادمی لاہور نے حال ہی میں غنیمت کا دیوان چھاپا ہے ۔ جس کے پیش لفظ میں غنیمت کے والد کا نام نذر محمد مفتی کنجاہ دیا ہے ۔ مگر حوالہ مذکور غنیمت سن وفات ۱۱۵۸ھ کے قریب معین کیا گیا ہے ۔"

(۱۲)

سید وزیر الحسن عابدی ۔ کتاب فارسی کا نیا نصاب ۔ حصہ دوم ۔ برائے انٹر میڈیٹ کلاسز ۔ مطبوعہ نقوش پریس اردو بازار لاہور ۔ شائع کردہ ادارہ فروغ اردو ایبک روڈ انارکلی لاہور ۔ صفحہ ۹۲ پر لکھتے ہیں ۔

" غنیمت کنجاہی "

" (نیمہ ای اول قرن دوازدہم ہجری) "

" ملا محمد اکرم متخلص بہ غنیمت از یک خانوادہ ی اہل دین و دانش بودہ کہ در قصبہ ی کنجاہ در حوالی گجرات (پنجاب) مسکنے داشت ۔ نیاکان وے در آغاز دورہ ی سلطنت مغلیہ در شبہ قارہ ہند و پاکستان از ملک شام ہجرت کردہ بہ این سرزمین آمدہ بودند ۔ پدر ش

Marfat.com

مفتی نذر محمد که در کنجاه مسندِ افتاء را داشته - وعموی وے ابو البقاء هردو اهلِ سیر و سلوک باطنی بودند - ارادتِ آنها به سیّد العارفین حاجی محمد نوشه گنج بخش بوده - و غنیمت نیز بیکے از بزرگانِ رود شنفیر سید صالح محمد گیلانی که نسبِ وے به غوث الاعظم شیخ عبد القادر گیلانی میرسیده - و در چک سادہ یکے از دیہاتِ حوالی گجرات زندگی میکرده - ارادت و بدیں واسطه عشقِ مُفرطی هم با پیر سلسله پیدا کرده بود و علاقه ی شدیدی با مطالب و افکارِ عرفانی داشت که در اشعارِ وے کاملاً منعکس ست .

غنیمت جزو مصاحبینِ نواب مکرم خان اُستاندار (حاکم) لاہور - در عہدِ اورنگ زیب عالمگیر - در لاہور زندگی میکرد - و تالیفِ مثنوی معروفِ وے نیرنگ عشق - مقارن با همین ایام ست - بعد از انکه این مثنوی را منظم آورده بود به دہلی رفت که در آن جا شخصیتِ مرزا افضل الدین سرخوش که خود نیز شاعر و شاعر پرور نیز بوده ، مرجعِ هنرمندانِ شعر و سخن گردیده بود و وے از غنیمت پذیرائی شایانی کرد .

وفاتِ وے پیش از سال ۱۱۵۸ هـ قمری دران موقع که در لاہور میہمانِ نواب مکرم خان بوده به مرضِ موت مبتلا شد - و برادرِ وے او را بگنجاه برد که در انجا درگذشت .

غنیمت در شعر مذاقِ عرفانی را دارد - و به سبکِ هندی غزل سروده است - و غزل سرائی وے بیشتر تحت تاثیرِ خاقانی شیروانی و نظیری نیشاپوری و صائب تبریزی و قاسم دیوانه ی مشہدی و ناصر علی سرہندی ست - مضامینِ توحید و عشقِ حقیقی در اشعارِ وے فراوان ست که به زبانِ عشقِ مجاز گفته و بطرزِ تغزل دُر سفته است

غزل

نامِ رخسارے که هوشش از بلبلِ بے تاب بُرد — دزگدار از رنگِ رویش گلِ چمن را آب بُرد

باز آمد آن زمان سر بسر که جان در تن نماند — بخت شد بیدار و بیگانه میکده ما را خواب بُرد

شُد دلِ فرسوده ام از گریه رحمت آشنا — تا بدریا گردِ راه همراهیِ سیلاب بُرد

Marfat.com

بسکہ در خاطر خیالِ باد رویاں میگذشت — تیرہ روزی ہائے یاد ست از شبِ مہتاب تر

طرہ اش تا بردہ عقل و ہوش من آرام ہاست — خانہ اش آباد۔ ہر دزدے کہ ایں اسباب بُرد

ذوقِ صحبت ہا ز تاثیرِ دلِ زاہد نماند — ایں ہوائے سرد آخر گرمیِ احباب بُرد

آب شد کشمیر در چشمِ عظیمت از حجاب

تا کہ نادانستہ نام خطہ ی پنجاب بُرد "

(۱۳)

دختر امیر بٹ ایم اے، ادیب فاضل۔ منشی فاضل۔ پرنسپل اورینٹل کالج فار گرلز لاہور۔ کتاب آثار پارسی صفحہ ۸۸ پر لکھتی ہیں۔

"عہدِ عالمگیر سخن و شعر کے زوال کا زمانہ خیال کیا جاتا ہے۔ اس لئے اس میں کوئی شاعر بھی امیر خسرو۔ فیضی۔ غالب اور اقبال کا ہم پلہ نظر نہیں آتا۔ اس عہد میں ملا محمد اکرم عظیمت کنجاہی کی ایک مثنوی نیرنگِ عشق کو قبولِ عام نصیب ہوا۔ اس میں باریک بینی معنی آفرینی اور خیال بندی کا نکھرا ہوا رنگ ہے۔ اور محمد شاہی دور میں آنے والی زندگی کی ترجمان ہے۔"

اس سے آگے مناجاتِ باریتعالیٰ کے سولہ اشعار۔ اور تعریفِ پنجاب کے گیارہ اشعار بطور نمونہ کلام دئے ہیں۔

(۱۴)

کتاب اردو انسائیکلوپیڈیا۔ نیا ایڈیشن مطبوعہ فیروز سنز لمیٹڈ لاہور ۱۹۶۸ء / ۱۳۸۸ھ کے صفحہ ۱۰۲۹ میں لکھا ہے۔

"عظیمت محمد اکرم مولانا (وفات ۱۱۷۴ھ / ۱۷۶۰ء)"

"فارسی شاعر کنجاہ ضلع گجرات (مغربی پاکستان) کے رہنے والے تھے۔ والد نذر محمد متقی کنجاہی تھے۔ میر محمد زمان راسخ لاہوری کے شاگرد ہوئے۔ کچھ عرصہ میر محمد رحیق مکرم خاں سے وابستہ رہے۔

Marfat.com

جو اورنگ زیب عالمگیر کے عہد میں ناظم لاہور تھا۔ پھر سید صالح محمد کا مرید بن گیا، جو حضرت غوث اعظم جیلانی رح کے خانوادہ سے تھے۔ زیادہ تر شہرت مثنوی نیرنگِ عشق کے باعث ہے۔ دیوان بھی چھپ چکا ہے۔ ؎

(۱۵)

بیاض دار ستہ۔ یعنی انتخاب کلام شعراء مرتبہ سیالکوٹی مل۔ نمبر کتاب ۴۷۴۱۔

مجموعہ مخطوطاتِ شیرانی پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور۔

اس میں ورق ۱۴۹ سے تا ورق ۱۵۱ تک مولانا غنیمت کنجاہی کے کلام کا انتخاب درج ہے۔

تصنیفات

آپ کی دو تصنیفیں زمانہ میں یادگار رہ گئی ہیں۔ دیوانِ غنیمت اور مثنوی نیرنگِ عشق دونوں ہر دور میں منظور و مقبول رہی ہیں۔

(۱)

دیوانِ غنیمت | آپ کا دیوان متعدد بار چھپا ہے۔ ہر دفعہ غلام ربانی عزیز کی تصحیح سے۔ پنجاب اوریئنٹل اکادمی لاہور والوں نے ۱۹۵۵ء میں چھپوایا ہے۔ اس میں ۲۳۲ غزلیں ایک نعت دو منقبت نو ترجیعہ بارہ رباعیات ہیں۔ مؤخر نے دیوان کا ذکر کیا ہے

۱۔ کلمات الشعراء میں ہے۔ "دیوانے مختصر دارد"

۲۔ مجمع النفائس میں ہے۔ "دریں ولا انتخاب دیوانِ او نوشتہ میشود"

اس دیوان میں سے ایک غزل یہاں درج کی جاتی ہے۔

غزل

بگرد قطع ہرگز جادۂ عشق از دو دیدنہا — کہ میالد بخود ایں راہ چون ناک از بریدنہا

گل روئے تو امشب بسکہ میرد آتشم در دل — کباہم شور بلبل داشت ہنگام چکیدنہا

بیاد داغہائے کہنہ دل دارد تماشائے — بود طاؤس را سیر چمن برگشتہ دیدنہا

Marfat.com

* مولانا کی دیگر تصانیف کا تعارف صفحہ ۳۱۵ پر ملاحظہ کریں۔ ناشر

نسیم باغ حرفے گرمیِ شوق کہ میگوید — کہ گل را آتش افتادست در گوش از شنیدنہا
تغافلہائے صیادست دامے بہر گیرائے — در اندازِ رسیدنہاست سامانِ رسیدنہا
ز خود بردن مرا از شوخیِ چشمِ تو مے آید — کہ موجِ بادہ باشد ہوش را بالِ پریدنہا
مبادا انجمِ عشاقت ز خوابِ ناز سر خیزد — نفس سرخوبش دزدِ صبح ہنگامِ دویدنہا

باسعیے کز خواہد جلوہ گر شد آتشیں روئے
شنیدِ ما غنیمت دیگرہ دارد طپیدنہا

(۲)

مثنوی نیرنگِ عشق | یہ قصہ آپ نے عزیز و شاہد کی داستانِ عشقیہ کے متعلق نظم کیا ہے مرزا عبدالعزیز والی سیالکوٹ کا بیٹا تھا۔ شاہد نامی رقاص پر عاشق ہو گیا۔ اُسی نے مولانا کو یہ قصہ نظم کرنے کی فرمائش کی۔ چنانچہ کہتے ہیں ؎

سخن گفتم بامیدِ تمیزے — گہر سفتم بتکلیفِ عزیزے

اس مثنوی کے پندرہ سو اشعار ہیں ۱۰۹۶ھ / ۱۶۸۵ء میں ختم کی۔ اس شعر میں تاریخ لکھتے ہیں۔

۱۰۰۰
۹۶
۱۰ھ

نمایاں گشت تاریخ نو آئیں — ز گلزارِ بہارِ فکرِ رنگیں

اس مثنوی کے متعلق مورخین کے اقوال ملاحظہ ہوں۔

۱۔ کلمات الشعراء میں ہے۔ "مثنوی نیز فکر کردہ"

۲۔ ہمیشہ بہار میں ہے۔ "مثنوی نیز فکر کردہ مشتمل بر داستانِ عشقِ عزیز و شاہد"

۳۔ روضۃ الصفویہ میں ہے۔ "غنیمت کنجاہی کی مثنوی بہت مشہور ہے۔"

۴۔ مجمع النفائس میں ہے۔ "مثنوی او کہ قصہ شاہد و عزیز را موزون کردہ بسیار بمزہ گفتہ"

۵۔ مخزن الغرائب میں ہے۔ "مثنوی قصہ عزیز و شاہد کہ افتتاح آں این ست۔

بنامِ شاہدِ نازک خیالاں — عزیزِ خاطرِ آشفتہ حالاں

Marfat.com

درہند نہایت شہرت دارد ۴

۶۔ نثر عشق میں ہے "مثنوی نیرنگ عشق بہ احوال آں عاشق موزوں ساخت"

۷۔ سلسلۃ الاولیا میں ہے۔ "مثنوی غنیمت یعنی نیرنگ عشق و دیوان غنیمت از تصانیف اوست"

۸۔ تذکرہ حسینی میں ہے۔ "مثنوی متضمن عشق عزیز پسر نواب مذکور و حسن پسر رقاص شاہد نام بسیار ہمزہ گفتہ"

۹۔ مرآۃ آفتاب نما میں ہے۔ "مثنوی شاہد عزیز یادگار اوست"

۱۰۔ مخزن پنجاب میں ہے۔ "کتاب نیرنگ عشق المشہور مثنوی غنیمت ابتک زمانہ میں مشہور ہے۔"

۱۱۔ فارسی کلانیا نصاب حصہ دوم میں ہے۔ "تالیف مثنوی معروف دے نیرنگ عشق مقارن باہمیں ایام ست"

۱۲ آثار پارسی میں ہے۔ "غنیمت کنجاہی کی ایک مثنوی نیرنگ عشق کو قبول عام نصیب ہوا۔"

آغاز مثنوی مثنوی نیرنگ عشق اصطلاح شروع ہوتی ہے۔

۵

بنام شاہد نازک خیالاں — عزیز خاطر آشفتہ حالاں

ز مہرش سینہ ہا جولانگہ برق — دل ہر ذرہ در جوشش اناالشرق

جگر سوزے چراغ خانہ او — تپیدن ہا شعاع پروانہ او

دل مستان عشق خود مقامش — شکست رنگہا مہتاب بامش

بشوقش لخت دل دیوانہ چشتم — چراغاں دیدہ شد در خانہ چشتم

بیادش شور بلبل رنگ بستہ — نمکدانہا بزخم گل شکستہ

بہر کس فیض مہرش یک نظر دید — ز خاکش چشمہ خورشید جوشید

دل مجروح عشقش را مقام ست — مئے او را شکست شیشہ جام ست

برائے مستی دیوانہ او — بود چشتم بتاں میخانہ او

Marfat.com

نسیم بوستانش آہ سرد است — گل گلزار عشقش رنگ زرد است
غبار کاروانش رنگ خسته — جرس سیما بانگ دلہائے شکسته
گل زخم جگر رنگین بہارش — سر شک خون تلاطم جوبہارش
خرد در فکر او مجنون و مدہوش — جبیل از سجدہ اش لیلی در آغوش
بشوق او سر شک جوش الفت — بچشم اہل دل دریائے رحمت
ز گنجش ماندہ حیران عقل در چنگ — بیابان در بیابان آہوئے لنگ
برایش درک دانش گام عاجز — رسیدن در نخستین گام عاجز
نشان او بردل از دہم جانہا — یقین کیست کاید در گمانہا
دلے کز غیر او اندیشہ دارد — مگس جائے پری در شیشہ دارد
ز ترک غیر حسنش چہرہ بنمود — صدائے لمت شکستن نام او بود
خرابانی ز جامش مست در ہوش — مناجاتی ز نامش سر بسر جوش
قبولش عاشق انجاح آمال — نعیمت داں عظیمت عرض احوال

روائے گر ہوس داری بحاجات
مناجاتے مناجاتے مناجات

مثنوی نیرنگ عشق کے چند قلمی نادر نسخے

یہاں مثنوی کے چند نادر و نایاب مخطوطات کا تعارف کرایا جاتا ہے جو ارباب قلم کے لئے مفید ثابت ہوگا۔

(۱)

مثنوی نیرنگ عشق کا یہ نسخہ خوشخط نستعلیق۔ عنوانات سرخ ۶ صفر ۱۱۱۳ھ مطابق ۱۳ جولائی ۱۷۰۱ء کا لکھا ہوا۔ کاتب کا نام غلام محی الدین سنکھانوی۔ یہ مخطوطہ مجموعہ مخطوطات

Marfat.com

شیرانی پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں موجود ہے۔ اس کا دستخط یہ ہے۔

"بانفرام رسید نسخہ نیرنگ عشق بید غلام محی الدین ولد ابو اسلم ابن ابو یحیٰی تنیم سنکھانوی بوقت ظہر بروز چہار شنبہ ششم صفر ختم اللہ بالخیر والظفر سنہ یکہزار و یکصد و سیزدہ از ہجرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم موافق جلوس محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی سنہ چہل و پنجم جلوس اورنگ خمسین و مائۃ۔ بمکتب مذسارام چودھری بہ اتمام رسید"

مُہر (عطا محمد قادری ۱۱۸۱ھ) ۱۷۶۷ء

(۲)

نیرنگ عشق کا یہ نسخہ خوشخط نستعلیق۔ مُذہّب و مُطلّا ہے۔ چھوٹی تقطیع پر مجلّد ہے۔ ۱۱۲۱ھ / ۱۷۰۹ء کا لکھا ہوا۔ کاتب کا نام محمد یار ناندیڑی ہے۔ یہ مخطوطہ شہر بیجاپور ہندوستان میں درگاہ خواجہ امین رح کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ اس کا دستخط یہ ہے۔

"تمت تمام شد کار من نظام شد کتاب نیرنگ عشق من تصنیف مولوی مخفوری مولانا غنیمت ساکن شاہ جہان آباد بخط فقیر حقیر عاجز خاکسار محمد یار در ماہ رجب المرجب بتاریخ چہارم سنہ چہار جلوس والا۔ در عید خدیو زمین و زمان شاہ عالم بہادر شاہ غازی در قصبہ ناندیڑ فتنہ انگیز کربالائے مُلک دکن واقع ست"

فتنہ چار جلوس بہادر شاہ کے مطابق ۱۱۲۱ھ تھا

(۳)

نیرنگ عشق کا یہ نسخہ خوشخط۔ نستعلیق ۱۱۳۵ھ / ۱۷۲۳ء کا لکھا ہوا ہے۔ کاتب کا نام درج نہیں۔ موضع دُدالہ سندھواں۔ ضلع سیالکوٹ میں مولانا منظور حسین صاحب کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ اس کا دستخط یہ ہے۔

"بانمام رسید النسخہ متبرکہ حسین مطلوب و آشوب عاشق المسمی بہ نیرنگ عشق من نغمہ سرائی بزم تازہ سرائی محمد اکرم کنجاہی المتخلص بہ غنیمت۔ فی یوم سہ شنبہ۔ وقت نماز ظہر بشش

Marfat.com

ربیع الثانی ۱۱۳۵ھ محمد شاہی تم نم تم "

ف ۱۱۳۵ھ محمد شاہی کے مطابق ۱۱۳۵ھ تھا۔ تاریخ کتابت کے موافق عیسوی تاریخ ۱۲ر جنوری ۱۷۲۳ء تھی۔

(۴)

نیرنگِ عشق کا یہ نسخہ خوشخط نستعلیق ۱۲۲۳ھ / ۱۸۰۸ء کا لکھا ہوا۔ کاتب کا نام میاں اللہ جوایا شوق ساکن چک سادہ ضلع گجرات ہے۔ یہ مخطوطہ محترم دوست جناب مولانا قریشی احمد حسین صاحب احمد قلعہ داری ایم اے۔ پروفیسر زمیندار کالج گجرات کے کتب خانہ میں موجود ہے اس کا دستخط یہ ہے۔

"الحمد للہ کہ باتمام رسید کتاب موسوم بہ نیرنگِ عشق تصنیف مولانائے محمد اکرم کنجاہی تخلص غنیمت۔ بدست خط احقر العباد اللہ جوایا در یوم دوشنبہ بوقت ظہر ۱۲۲۳ھ این کتاب در ملکِ میانہ صاحب ست"

(۵)

نیرنگِ عشق کا یہ نسخہ خوشخط نستعلیق تقطیع متوسط ۱۲۵۶ھ / ۱۸۴۰ء کا لکھا ہوا ہے کاتب کا نام حکیم غلام حسین کھوکھر ہے۔ یہ مخطوطہ مولانا منظور حسین صاحب کے کتب خانہ میں مقام "ڈالر سندھواں۔ ضلع سیالکوٹ میں موجود ہے۔ مولانا صاحب کاتب کی اولاد سے ہیں۔ اس کا دستخط یہ ہے۔

"نسخہ کتابہ نیرنگِ عشق المشہور بہ مثنوی غنیمت کنجاہی تغمدہ اللہ برحمتہ از دست حکیم غلام حسین بن میاں عبدالرحمٰن خلدی غفرا اللہ لھما۔ در قصبہ ڈالر سندھواں ضلع سیالکوٹ در ۱۲۵۶ھ حسنِ ترقیم یافت"

انتباہ حکیم غلام حسین نے کتاب لکھ کر اس پر دستخط نہیں کیا تھا۔ اُن کے بیٹے مولوی محمد الدین صاحب نے اُن کی بجائے دستخط کیا۔ اور بعد میں یہ عبارت لکھی۔

Marfat.com

"این نسخہ سطر از قلم خاکسار محمد دین بن کاتب تسخہ ہذا در سنہ ۱۳۲۳ھ (سنہ ۱۹۰۵ء)

تحریر کردہ شد مالک الکتاب تاریخ العشق ونسون العشق[20] محمد الدین ابن

غلام حسین من مقام الوڈالہ تحصیل اکتر العیش[21] وضلع شتاء الحصار[22]

واذا یدعی فی الشرع الشریف کاذب۔"

کاتب کے والد صاحب مولانا عبدالرحمٰن خلدی رح بڑے عالم۔ فاضل۔ شاعر۔ ادیب۔ اور صوفی تھے۔ جو کتاب نظم کی نقل کرتے۔ اُسی بحر پر اُس کے ابتدا میں ایک نظم لکھ دیا کرتے۔ چنانچہ اس نسخہ مسطورہ پر مولانا خلدی رح کا کلام بھی ابتدائے کتاب میں درج کیا گیا ہے مثلاً نیرنگ عشق کے ابتدا میں لکھتے ہیں۔

"غازہ پرداری رخسار شاہد کتاب ازرنگین سخن در تعلیم توحید"

بنام شمع بزم مہ جمالاں — کتاں بنماز دل پروانہ جمالاں

زنور عشق آں مصباح ہر جمع — دل پروانہ در جوشیں انا الشمع

جگر چاکے گلے از گلشن او — فغانہا عندلیب گلبن او

بشوقش دل بقصد طاہم چشم — سویدا جا طلب از مردم چشم

دل صد شاخ گنگر دار بالش — ہوسہا وسعت صحن خرالش

---

[20] مولوی محمد الدین صاحب بیمار علمی طور پر نیرنگ عشق کو معرب کر کے نسون العشق لکھا ہے ۱۲ [21] قصبہ دالہ سندھواں کی آبادی تحصیل لیپرور ضلع سیالکوٹ میں ہے۔ لیپرور۔ اصل میں لفظ پُرسرور تھا۔ مولوی محمد الدین صاحب نے اس کا عربی ترجمہ اکثر العیش کیا یعنی عیش خوشی سے پُر۔ زیادہ عیش والا ۱۲ [22] سیالکوٹ دو لفظوں سے مرکب ہے۔ سیال پنجابی میں سردیوں کے موسم کو کہتے ہیں اور عربی میں سیال کو شتاء کہتے ہیں۔ اور کوٹ یعنی قلعہ کو حصار بولتے ہیں، تو مولوی صاحب نے اس کا عربی ترجمہ شتاء الحصار کر دیا ہے ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

بیادش شورِ بلبل آں اثر یافت　　کہ گل کانِ نمک زخمِ جگر یافت

بہر کس غنچۂ لطفش نخندید　　چو خلدی محوِ باغِ خلد گردید

اِس کے بعد خلدی صاحبؒ نے کتاب کے عنوانات (سُرخیاں) ایسے لکھے ہیں۔ جن میں قافیہ بندی کی رعایت ملحوظ رکھی ہے۔ یہ سُرخیاں نیرنگِ عشق کے مطبوعہ نسخوں سے الگ ہیں۔ ممکن ہے کہ یہ سُرخیاں مولانا نعمتؒ کی قائم کردہ ہوں۔ اور چھپوانے والوں نے طوالت کے خوف سے خارج کردی ہوں۔ یا خلدی صاحب نے اپنی طرف سے شامل کردی ہوں۔ اول سے آخر تک اٹھائیس[۲۸] سرخیاں ہیں۔ جو یہاں درج کی جاتی ہیں۔

۱۔ گلگونہ سازی چہرہ نیرنگِ عشق از خونِ دل خوردن در عرصہ تفرد از تقلید۔

؎ بنام شاہدِ نازک خیالاں　　عزیزِ خاطرِ آشفتہ حالاں

۲۔ نالۂ چند در خواہشِ دلِ دردمند بر آستانِ قاضی الحاجات۔ و نغماتِ دلپسند در ظلمتِ مقاصدِ ارجمند بطریقِ عرضِ مناجات۔ ؎

آلہی از غمت خوں در جگر کُن　　سرشکِ آبادِ چشمم آباد تر کن

۳۔ سخن را بمعراجِ کمال رسانیدن بدستیاریِ نعتِ رسولِ سیدِ عالم۔ و معنی را سُراز عرض گذرانیدن بپائمردیِ عرضِ حالِ خود در جنابِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم۔

؎ جبینم سجدہ مشتاقِ جنابے　　کزو ہر ذرّہ گردد آفتابے

۴۔ کام نخشیدنِ بالطفہ بادائے مناقبِ محبوبِ سبحانی غَمّہ برّہٗ۔ و ممنون ساختنِ سامعِ بستانے مراتبِ شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ۔

؎ فنیمت اے غلامِ غوثِ اعظم　　فدائے نامِ پاکِ قطبِ عالم

۵۔ دستگیریِ قلمِ منقبت طرازیِ سیدِ روشن ضمیر۔ بیت بیت داستان را زیارِ تخانۂ معنی گردانیدن ببردنِ نامِ پیر۔ ؎

الا اے سر بہ پیشِ افگندۂ خویش　　حریفِ نفسِ خویش و بندۂ خویش

Marfat.com

۶ - راہ بردنِ فکر دربارگاہِ تناگستریِ عظمت وجلالِ بادشاہی۔ وتذرگذرانیدنِ گوہرِ مدائح درپیشگاہِ دولت واقبالِ حضرتِ ظلِ الٰہی ؎

بیا اے خامہ گرداری زبانے　　بمدحِ شاہ سر کن داستانے

۷ - عشقبازی بہ تمہیدِ مقدمۂ معشوق پرستی درطریقِ نیاز۔ وترغیبِ شاہدگزینی بامیدِ پے بُردن درکوچۂ حقیقت از راہِ مجاز۔ ؎

الا اے نو نیازِ فتنہ درکار　　شہیدِ عرصۂ بے رحمیِ یار

۸ - شکارِ صفاہینِ برجستہ درحکایتِ آہو بطریقِ تمثیل۔ وراہ بُردنِ مجنوں بکوچۂ لیلیٰ حقیقت پرہیزی دلیل۔ ؎

شنیدستم کہ صیادے ہوس جوئش　　برنگِ زلفِ لیلیٰ دلعم بردوئش

۹ - جلوہ گری شاہد از خطہ دل نشین پنجاب پُرعشوہ وناز۔ وبرآمدنِ آں عزیزِ دلہا بطایفہ بھگت پیشہ بہ نیرنگ سازیِ چرخِ شعبدہ باز ؎

ندیدم کشورِ غارت گر تاب　　بخوبی ہائے حسن آبادِ پنجاب

۱۰ - رسیدنِ خبرِ شاہد بسامع آشوبیِ گوشِ عزیز پسرِ حاکمِ شہر۔ وبیخود گردیدنِ آں شاہد پرست پیش از دیدنِ آں فتنہ دہر ؎

شبے از چشمِ آہو آفریدہ　　ز شوخی بر رخِ عالم دریدہ

۱۱ - درآمدنِ محتسب بکوچۂ تعویرِ شاہد وبرآمدنِ او از شہر بندِ عقل وتمیز۔ واخراجِ آں تاراجِ دلہا از شہر بموجبِ شکوۂ قاضی وبازآمدنش بالتماسِ عزیز۔ ؎

دریں وادی کہ آں طاقت شکایت　　ادب ناآشنایاں را چہ کار ست

۱۲ - شعلہ خرامیِ شاہد فتنہ جولاں بگرم سازیِ ہنگامۂ رقص۔ وخرمن سوزیِ عزیزِ دردسامان برقِ تازیِ عشق بے نقص۔ ؎

شبِ دیگر کہ در ہر دشت وبرزن　　چراغِ راہ را کردند روشن

Marfat.com

۱۳۔ تکرارِ جلوۂ معشوق بر عاشق و شنیدن کلامے کہ انفاسِ چارہ سازی ست۔ و سوختنِ رقیب

ازیں غیرت کہ آں شعلہ گرم خاکستر نوازی ست ؎

دمے صبحے کہ ایں مہرِ جہاں سوز فلک را گشت داغِ سینہ افروز

۱۴۔ توبہ کردنِ شاہد از صحبتِ آں طائفہ ناموس برانداز۔ و دیدنِ او آں دلنواز باآں نونیاز

جاں گداز یعنی عزیز پاکباز۔ ؎

بیا اے طالعِ بیدار دریاب کہ دارد فتنۂ عالم سرِ خواب

۱۵۔ آوردنِ عزیز لقدؒ جنفس بردنِ نذرِ یقین دلبر۔ و خلوت خانہ آراستن برائے آں غارتگر۔

؎ عزیزاں انتخابِ سینہ ریشاں جوابِ مصرعۂ زلفِ پریشاں

۱۶۔ گفتنِ زبانِ بریدہ رازِ عشق پسر بپدر تش و اخراجِ شاہد فرخندہ کیش۔ و رفتنِ عاشقِ

دلریش سیانِ معشوق و پشیماں گردیدنِ پدر از کردۂ خویش۔

؎ سرِ بازارِ رسوائی پسندان خراشِ آبادِ زخمِ دردمنداں

۱۷۔ قاصد فرستادنِ پدرِ عزیز پیشِ شاہد و پیغام کردن کہ جائے شما خالی ست۔

و اقبالِ مراجعتِ آں ہر دو دل از دست رفتہ بشرم تعرض جوابِ عشق

لاابالی ست۔ ؎

بیا احوالِ آں یعقوب بشنو حدیثِ دوریِ مطلوب بشنو

۱۸۔ قسم نامہ فرستادنِ پدرِ عزیز و نوشتنِ کہ چشمِ شوق راہ بین ست۔ و باز گردیدنِ

آں ہر دو جمعیت از جا بُردہ برسیدنِ آں سوگند کہ ہمچنین ست۔

؎ چنیں گویند کاں پیرِ خواں بخت طرازِ مسندِ دہم شوکتِ بخت

۱۹۔ خواندنِ عزیز شاہد را بمکتب نشینی و ترغیبِ او بکسبِ کمال۔ و عشق در زیدنِ او بتحصیل

علم و بہرہ یابی از حسنِ معنوی بقدرِ حال ؎

بمکتب میرود طفلِ پریزاد مبارک باد مرگِ نو بہ اُستاد

Marfat.com

۲۰۔ رخصت خواستن شاہد از عزیز مہوائے داری سیر وطن ۔ واز خود رفتن عاشق و نبال آں سفر گزین بر ہنمائی شوق سفینہ مسکن ؎

ندارد عاشق آں طالع ندارد کہ میکردم بر مرادِ دل برآرد

۲۱۔ رفتن آں خود رفتہ بدیار شاہد بلباس قاصد نامہ در دست در شب تاریک ۔ و بخلوت خواندن معشوق او را بعد شناختن بچراغ افروزی فکر باریک ۔

؎ عزیزے دوشش با من نقل میکرد کہ ہجراں گرد از عاشق برآورد

۲۲۔ رخصت کردن شاہد آں قاصد خبر خود را علا افشائی راز پنہانی ۔ و گفتن بقاصد کہ من جواب خواہم شد این سمت جواب زبانی ۔ ؎

شنیدم قاصد فرخندہ پیغام بحکم مصلحت شد رخصت انجام

۲۳۔ شکار گردیدن شاہد بصید گاہ در عشق دہقان دختر ے و شب در دہش گذرانیدن ۔ و شبخون زدن اغنا غنہ بران دہ و او را در زمرۂ عوام اسیر کردن ۔

؎ ز آبادی رمے صحرا نوردے چنیں بے خویشتن فریاد کردے

۲۴۔ صفحہ کاغذ را عرصہ جنگ عزیز کردن با غنیم پرستیز عاقبت گریز ۔ و بعد فتح در یک زندان یافتن شاہد را با آں نو معشوقہ دلاویز حیرت انگیز ۔

؎ عزیز آں صید ناوک خوردۂ عشق بزلفے دلکمند آوردۂ عشق

۲۵۔ رفتن زالے بفرمودۂ شاہد بخانہ دختر و فا نام با نگیز بہانہ ۔ و برآوردن آں وفا را با ظہار پیغام عزیز ے نو گرفتار از خانہ ۔ ؎

نوا سنجے کہ ہم بزم ست با من چنیں کرد ست شمع قصہ روشن

۲۶۔ زال بمکر عیال نتباہد فرخندہ فال خبر داد کہ مطلوب خاطر بکام دل برآمد ۔ و شاہد بہانہ از پیش عاشق بدر رفت کہ مدت عشقبازی بسر آمد ۔

؎ چو شد آں قوم را صبح دل افروز نمک پاش جراحتہائے جاں سوز

Marfat.com

۲۷ ۔ آشکار گردیدن این خبر ہوش ربائے بعزیز کہ معشوق در نظرہائے پنہانی ست ۔ وتوجہ آن دل برگرفتہ از شاہد معشوق حقیقی کہ غایت آن درد را این درمانی ست ۔

ہ مگو تید این خبر با عاشق زار کہ رفت آن بیوفائے عاشق آزار

۲۸ ۔ ختم کلام بر استیان خاتم نیکو سرانجام فرخندہ انجام ۔ ودعا خواستن مشوق جناب خاتم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام ۔ ہ

چو من این گوہر سیراب سُفتم شنیدن را مبارک باد گفتم

انتباہ ۔ مطبوعہ نسخہ نیرنگ عشق میں دو عنوان زیادہ ہیں ۔ جو مذکورہ قلمی نسخہ میں نہیں عنوان نمبر ۲۰ کے بعد ۱ ۔ بیان حالت مکتب در دوری شاہد ۔

ہ ز مکتب چوں شدے آں سرو آزاد بردے خویش میرد سیلے استاد

۲ ۔ رفتن مولانا غنیمت برائے سیر مکتب خانہ شاہد

ہ شنیدم دوش از طرز آشنائے کہ از مکتب نکو تر نیست جائے

(۶)

نیرنگ عشق کا یہ نسخہ خوشخط ۔ نستعلیق ۔ ۱۲۵۹ھ / ۱۸۴۳ء کا لکھا ہوا ۔ کاتب کا نام لالہ شیو لال محتشی کا نام مولانا مقبول احمد گویاموی ۔ تصحیح اور نظر ثانی کرنے والے کا نام میر فرخندہ علی موہانی ہے ۔ یہ مخطوطہ ۔ مجموعہ مخطوطات شیرانی ۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں موجود ہے اس کا نمبر کتاب ۱۰۸۵ ہے ۔ اس کا دستخط یہ ہے ۔

"تمت تمام شد کار من نظام شد ۔ این نسخہ دقیقہ منشوی مولانا مولوی محمد اکرم متخلص بہ غنیمت قدس اللہ سرہ العزیز ۔ در بیان قصہ شاہد و عزیز کہ در چستی عبارت و نزاکت معانی باب و تاب گوہر مطالب گرد کلفت از خواطر ناظرین شستہ بخشی اقل الخلیقۃ بل لا شئ فی الحقیقۃ مقبول احمد گویاموی و تصحیح و مقابلہ متبارک باہر علوم عقلی و نقلی میر فرخندہ علی موہانی و کتابت لالہ شیو لال در ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۲۵۹ یکہزار و دو صد و پنجاہ و نہ ہجری ۔

Marfat.com

: مطبع حسنی باختتام رسید قطعۂ تاریخ

شاہد قصۂ رنگین عزیز یافت از طبع دگر گونہ جلا
۵۹ ۱۲ ھ
گفت مقبول زروئے سنجت نظم مطبوع و عزیز دلہا "

ف لفظِ مطبع حسنی۔ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ نسخہ اُس سال میں طبع ہوا ہوگا۔ اور یہ نقل اُس مطبوعہ نسخہ سے لی گئی ہوگی۔

اُردو ترجمہ نیرنگِ عشق | منشی کاشی پرشاد المتخلص بہ نادان نے مثنوی نیرنگِ عشق کا اردو میں ترجمہ نظم کیا ہے۔ جس کا نام بہارستانِ نادان رکھا ہے۔ ۱۲۹۶ھ / ۱۸۷۹ء میں مطبع نولکشور میں چھپا۔ اس کے صفحات ۱۰۰ ستر۔ ہر صفحہ میں پچیس ۲۵ سطریں۔ اور ہر سطر میں دو ۲ اشعار تحریر ہیں۔ اس کا مطلع یہ ہے ؎

"عزیز شاہد اہل نظر ہے۔ جدھر دیکھا وہی وہ جلوہ گر ہے"

پنجابی ترجمہ نیرنگِ عشق | میاں محمد بخش قادری مقیم شاہی ساکن کھڑی شریف (متوفی ۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء) نے جو قصہ سیف الملوک کے مصنف ہیں۔ مثنوی نیرنگِ عشق کا پنجابی میں ترجمہ نظم کیا ہے۔ جو ابھی تک طبع نہیں ہوا۔ ۲۳؎

شروحِ نیرنگ عشق | مدت تک یہ مثنوی درسوں میں متداول رہی۔ اِس پر طلبا کی سہولت کے لئے حواشی لکھے گئے۔ اور کئی علما نے اس کی شرحیں لکھیں۔ ازانجملہ۔

(۱)

مولانا حافظ احمد علی خاں شوق ساکن ریاست رام پور نے کتاب تذکرۂ کاملانِ رام پور میں لکھا ہے۔ کہ مولانا غیاث الدین رام پوری (متوفی ۱۲۶۸ھ / ۱۸۵۲ء) مصنفِ کتاب غیاث اللغات نے مثنوی نیرنگِ عشق کی بڑی عمدہ شرح لکھی ہے۔ جو فارسی زبان میں ہے۔

۲۳؎ یہ پنجابی ترجمہ نیرنگِ عشق میں نے خود نہیں دیکھا۔ میرے محترم دوست مولانا قریشی احمد حسین احمد ایم اے۔ قلعہ داری۔ پروفیسر زمیندار کالج گجرات نے مجھے بتایا ہے۔ ۱۲ شرافت

Marfat.com

(۲)

مولانا دوست محمد صاحب نے اپنے بیٹے مولوی غلام محمد حسن کی فرمائش پر مثنوی نیرنگِ عشق کی یہ شرح فارسی زبان میں لکھی۔ غرہ ذی الحجہ ۱۱۹۴ھ (۲۸ نومبر ۱۷۸۰ء) کو شروع کی۔ اور عید الاضحیٰ کے روز ختم کر دی۔ یعنی دس دنوں میں پوری شرح تصنیف کی۔ اس کا ایک خطی نسخہ مجموعۂ مخطوطاتِ شیرانی۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں موجود ہے۔ اس کا دیباچہ۔ اور سببِ تصنیف کی چند سطور یہاں لکھی جاتی ہیں۔ اس کا نمبر کتاب ۵۳۷ ہے۔

"ستایش و نیایش شاہدے کہ بر شاہدیِ آں شاہدانِ عالم شاہدِ صادق اند۔ عزیزے کہ برعزیزیِ او عزیزانِ جہان گواہِ ناطق۔ الیٰ آخرہ"

اما بعد میگوید فقیرِ حقیر پُر تقصیر اضعف عباد اللہ الصمد دوست محمد کہ اقتضائے محبانِ صفا کیش و مخلصانِ وفا اندیش کہ شب و روز زینگامہ موافقت گرم میداشتند علی الخصوص فرزند ارجمند سعادت مند کامگار۔ جگر بند برخوردار غلام محمد حسن اطال اللہ عمرہ کہ در ہر اقوال و افعالِ احسن و حفظِ رضایش ہر گونہ بہمہ حال مستحسن در حینے کہ ایں کم فہم از تشریحِ قصائد دیوانِ ثانی فراغ یافت برآمد کہ شرحے بر چند ورقے در حلِ لغات و اصطلاحات و تراکیب ابیات کتاب نیرنگ نامہ عشق کہ مشہور بمثنوی غنیمت عرف محمد اکرم ست برنگارد۔ تا مبتدیانِ نوآموز اہلِ جہال دقایق اندوز را بکار آید و در زمانِ مفارقت یادگارے باشد۔ از انجا کہ ایں کم فہم سیچیدان دراں ایام از تصادمِ فکرِ معاش و تضادمِ تدریسِ طلبہ علوم از فروع و اصول و معقول و منقول و علومِ عربیہ قدرے فراغت نمودہ کہ بفراغِ بال چند مطالعہ ایں کتاب پر لباب متعلقہ کہ بامعانِ نظرِ متعاقبان و متوالیان افادہ معنیٰ جدید میکند بتعمقِ نظر بمدعائے ابیاتِ متعلقہ و سوسہ و تقریراں و تحریرانش مے پرداخت۔ ببیانِ حسنِ عبارات و احسنِ استعارات ہم عیداشت کہ تصنیفش بزم کُنہ زبانِ سخن موجبِ تحسینِ بالیقین بمجلسِ دقیقہ سنجان دُور بین۔ واسطہ آفرین گردد و بیتِ لعل مے انداخت۔ چوں مدعائے

Marfat.com

مقتضائے شاں دراز کشیدہ آیت کریمہ وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ بنشدید نظر کردانیدہ ظاہر ساختند کہ سرانجام انجام ایں مہام بعرض بوابب واستر ضائے احباب وزمانِ استقبال را یادگار سمت۔ ناچار بملاحظہ آیت کریمہ دیا سنخا طرِ عزیزاں بوقت صبح یوم شنبہ کہ مبدائے دنیا وایجاد ست غرہ ذی حجہ سنہ ۱۱۹۴ یکہزار دیکصد ونود وچہار ہجریہ بمقدمہ مکرمہ صلے اللہ علیہ وسلم ابتدائے تحریر نمودہ شد۔ بفضل او جل شانہ بروز عید الاضحیٰ فی تاریخ دہم ہمیں شہر وہمیں سنہ مذکور بتمام یافت ۔

جوابات نیرنگِ عشق | دنیا میں جسقدر اکابر شعراء گذرے ہیں۔ اُن کا علمی مقابلہ کرنے کیواسطے کئی اہل فن کوشش کرتے رہے ہیں بمقصد کے لحاظ سے وہ دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔

۱۔ پہلا گروہ وہ ہے جو اُن کے اتباع کے شوق سے اُس طرح کی کتابیں لکھتا ہے۔

۲۔ دوسرا گروہ مقابلہ کے لئے لکھتا ہے۔ تاکہ اپنی علمی برتری ثابت کرے۔

مولانا عنیمت رح بھی ایسے لوگوں سے بچ نہیں سکے۔ کئی شاعروں نے مثنوی نیرنگِ عشق کے جوابات نظم کئے۔ سب کا احصا تو نہیں ہوسکتا۔ چند اُن میں سے جو میری نظر سے گذرے ہیں یہ ہیں۔

(۱)

مثنوی دستورِ ہمت فارسی۔ (قصہ کامروپ وکام لتاں) مصنفہ میر محمد مراد لائق۔ شاعر دربارِ نواب ہمت خاں۔ عہد اورنگ زیب عالمگیر غازی۔ سالِ تصنیف ۱۱۱۵ھ / ۱۷۰۳ء "دستورِ ہمت" تاریخی نام ہے۔ اس کا مطلع یہ ہے۔

خداوندا بفکرم تازہ جاں کن — بحمدِ خویش اول تر زباں کن
کرامت کن بلطفِ خود زبانم — کہ من بسیار زشت و لیدہ بیانم [۲۴]

---

[۲۴] دستورِ ہمت کا قلمی نسخہ مکتوبہ قریشی احمد حسین احمد قلعہ داری ۱۹ جولائی ۱۹۵۹ء / ۱۳۷۹ھ اُن کے کتبخانہ میں موجود ہے شرافت

Marfat.com

(۲)

مثنوی شمع محافل فارسی۔ (قصہ مرزا و صاحبہ) مصنفہ میر محمد عطا حسین خاں المتخلص بہ تحسین۔ یہ محمد شاہی عہد کی تصنیف ہے مصنف کے مرشد کا نام محمد اکرم تھے۔ حضرت غوث اعظمؒ کی مدح میں لکھا ہے۔

ز ۲۵

زہے محبوب حق محبوب عالم — کہ در نامش نشان اسم اعظم

(۳)

مثنوی ارژنگ عشق فارسی۔ (قصہ سوہنی و مہینوال) مصنفہ شیخ عطا محمد زیرک بن حکیم عبدالرحیم کلانوری ۲ سال تصنیف ۱۲۷۶ھ / ۱۸۶۰ء۔ اس کا مطلع یہ ہے۔

ز

بنام خطلب باریک بینان — ز آب دیدہ ۲ دریا نشینان

پسندیدہ آنکہ بہر رخسم بلبل — شکر در دامن خندیدن گل ۲۶

(۴)

مثنوی فارسی (قصہ بائی و امیر خاں) مصنفہ مولوی محمد حسن المتخلص بہ مسکین ساکن سانبور ضلع گجرات خلف الرشید مولوی عبدالرسول بن مولوی غلام قادر جلالپوری ۲۔ اس کا مطلع یہ ہے۔

ز

سپہر نامہ بنام آن یگانہ — کہ بیرون ست از حد و کرانہ

گرامی نام او نامی بہر جا — ۲ دد حرفش بہر ۲ دو عالم راست بادا ۲۷

---

۲۵ شمع محافل کا ایک مخطوطہ مکتوبہ ربیع الاول ۱۲۸۳ھ / ۱۸۶۶ء جناب مولانا قرلبشی احمد حسین صاحب حمد فلہ داری ایم اے پروفیسر زمیندار کالج گجرات کے کتبخانہ میں موجود ہے ۲۶ ارژنگ عشق کا مخطوطہ بخط مولوی عبدالکریم قرلبشی فلعداری مکتوبہ ۲۷ صفر ۱۳۶۵ھ / ۱۹۴۶ء قرلبشی صاحب کے کتبخانہ میں موجود ہے ۲۷ اسکا ایک نامکمل نسخہ قرلبشی صاحب کے کتبخانہ شرافت میں

Marfat.com

(۵)

مثنوی خرابات جنون فارسی۔ مصنفہ مولانا غلام قادر گرامی متوفی ۱۳۴۵ھ / ۱۹۲۶ء۔ خلیفہ محمد ابراہیم انصاری نوشاہی جالندھری کے شاگرد تھے۔ اس کا مطلع یہ ہے۔

بیا ساقی بیا اے صبح امید — امید نیم خند فقد نمید
گرفتم بادہ مے خوردی گزک گیر — گزک حاضر ولیکن در کمک گیر ۲۸

(۶)

مثنوی نفنگ عشق فارسی۔ (قصہ مرزا و صاحبہ) مصنفہ مولوی حکیم عبدالحق المتخلص بہ عبد چشتی نظامی متوفی ۱۳۵۶ھ / ۱۹۳۷ء ساکن ہرلانوالی۔ مدفون ہرچوکے۔ ضلع گوجرانوالہ۔ اس کا مطلع یہ ہے۔

بنام آنکہ نامش جاں نوازست — بانعام وکرم بس چارہ سازست
رحیم و خالق و حق و قدیم ست — قیوم و مالک الملک کریم ست ۲۹

(۷)

مثنوی آہنگ عشق فارسی۔ (قصہ بلال حبشی رض) مصنفہ مولانا ضیاء محمد صاحب ضیاء ساکن چوہے ٹل۔ ضلع گجرات۔ حال لوئر مڈل ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول لیپرور۔ ضلع سیالکوٹ۔ سال تصنیف ۱۳۶۹ھ / ۱۹۵۰ء اس کا مطلع یہ ہے۔

بنام آنکہ نامش دلنوازست — چراغ محفل ناز و نیازست
ز عشقش شورشیں خون جگرہا — ز تاب حسن او تاب نظرہا ۳۰

---

۲۸ مثنوی خرابات جنون۔ ماہنامہ مخزن لاہور۔ گرامی نمبر۔ اگست ۱۹۲۷ء / ۱۳۴۶ھ جلد ۱۔ نمبر ۶ میں چھپ چکی ہے۔

۲۹ مثنوی نفنگ عشق کا قلمی نسخہ مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا میرے کتب خانہ میں موجود ہے ۱۲۔ شرافت

۳۰ مثنوی آہنگ عشق کا قلمی نسخہ پروفیسر احمد حسین صاحب احمد قریشی قلعہ داری کے کتب خانہ میں موجود ہے ۱۲ شرافت

Marfat.com

(۸)

مثنوی فرہنگِ عشق فارسی (قصہ بلال حبشی رض) مصنفہ مولانا قریشی احمد حسین صاحب احمد قلعہ داری۔ ایم اے عربی۔ ایم اے فارسی۔ ایم اے اردو۔ پروفیسر زمیندار کالج گجرات۔ سال تصنیف ۱۳۶۹ھ / ۱۹۵۰ء۔ اس کا مطلع یہ ہے ؎

در توفیق بکشا یا الٰہی سوئے درگاہِ خود دہ راہنمائی
مرا لطف و مذاقِ آدمی دہ متاعِ شوق سرِ افگندگی دہ

مولانا غنیمت کی اردو شاعری | حافظ محمود شیرانی صاحب کی کتاب پنجاب میں اردو ص ۴۱۷ پر لکھا ہے۔ "مولانا غنیمت کنجاہی متوفی ۱۱۱۱ھ / ۱۶۹۹ء۔ یا ۱۱۲۴ھ / ۱۷۱۲ء۔ صرف فارسی کے شاعر اور ناثر مشہور ہیں۔ ان کی مثنوی نیرنگ عشق۔ دیوان غنیمت۔ اور انشائے غنیمت مشہور ہے۔ مگر یہ بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ مولانا پنجابی اور اردو میں بھی شوق فرمایا کرتے تھے۔ افسوس ہے کہ ان کا اردو و پنجابی کلام زمانہ کی دستبرد سے ضائع ہو چکا ہے۔ صرف ایک فارسی رباعی محفوظ ہے۔ جس میں مولانا کے دو اردو جملے بھی استعمال کئے ہیں۔ وہ رباعی ایک قلمی بیاض[31] سے نقل کرتا ہوں۔

جو گئے داد دل بہ گلبدناں رنگِ او ہمچو رنگِ نامہرباں
گفتمش تیرا یار لالہ ہے[32] گفت باداغِ دل کہ بابونا ں

مولانا غنیمت کے بارہ میں بعض مورخین کی لغزشیں

(۱)

مولوی عطا محمد صاحب محزن التواریخ میں مولانا غنیمت کے والد کا نام محمد افضل بتاتے

---

[31] بیاض مملوکہ پروفیسر ضیا محمد صاحب ۱۲ [32] بابونہ ایک پھول کا نام ہے۔ ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

اور اپنے بزرگانِ قدیم کی اُن سے رشتہ داری بتاتے ہیں۔ لیکن اس پر کوئی دلیل نہیں دیتے۔
اُن کا یہ بیان غنیمت کے بھتیجے علامہ صداقت کے پیشِ نظر قابلِ اعتماد نہیں ہو سکتا کیونکہ اُن کی
عبارت سے مولانا کے والد کا نام شیخ نظر محمد ثابت ہوتا ہے۔

(۲)

۲ پیر حسام الدین راشدی۔ تذکرہ شعرائے کشمیر ص ۱۰۱۱ (شائع کردہ اقبال اکادمی کراچی ۱۹۵۸ء)
میں لکھتے ہیں۔

"۱۷۲ - غنیمت کشمیری - روزِ روشن غنیمت کشمیری متصف بشیریں گفتاری و خوش تقریری
لطافت باختہ آنادہ جنگ سدت اینجا ناخنِ ریختہ ہمدست پلنگ سدت اینجا" الخ

یہ پوری غزل دیوانِ غنیمت میں موجود ہے۔ راشدی صاحب نے بلا تحقیق غنیمت کنجاہی
کو غنیمت کشمیری لکھ دیا ہے۔

شاہد کا تعارف مثنوی نیرنگِ عشق میں قصہ شاہد و عزیز بیان ہوا۔ اس لئے ان کا مختصر تعارف
بھی ضروری ہے۔

قصبہ کنجاہ ضلع گجرات کے پاس موضع ناجرا ایک گاؤں ہے۔ وہاں ایک فقیر حرم علی
نام رہتا تھا۔ اس کے گھر بیٹا پیدا ہوا جس کا نام شاہد رکھا گیا۔ شاہ حرم علی کا مزار آج بھی
موضع چک چدھو عرف نک دی ڈھی سے شمال کی طرف موجود ہے۔ اس فقیر کی تعریف میں مولانا مثنوی
لکھتے ہیں۔

دریں کشور کہ پنجابش بود نام — فقیرے بود بس نیکو سرانجام
بدامانِ قناعت سر کشیدہ — زیارت گاہِ دلہائے رمیدہ

مولانا کے اس شعر میں شاہد کے مسکن کی طرف اشارہ ہے۔

اسیرم کرد کافر ناجرائی
رہائی یا نبی اللہ رہائی

Marfat.com

میرے محترم دوست مولانا احمد حسین صاحب احمد قریشی قلعہ داری ایم اے ، پروفیسر زمیندار کالج کے کتب خانہ میں مثنوی نیرنگ عشق کا ایک قلمی نسخہ میاں اللہ جوایا شوق کے قلم کا لکھا ہوا موجود ہے جو سنہ ۱۲۲۳ھ / ۱۸۰۸ء کا لکھا ہوا ہے۔ اس کے حاشیہ پر یہ عبارت درج ہے جس سے شاہد کے متعلق کچھ وضاحت ہوتی ہے۔

" شاہد در باجرہ کہ دیہے ست نیم کروہ از کنجاہ بطرف جنوب منزل شدہ۔ و مطربان گجرات آں را از مادر او بقیمت گرفتہ وا و را از فن خود بہمہ فنون تعلیم نمودند۔ چوں در فن کامل شد۔ باز قدم خود بتماشا گردن بیروں از شہر خود نہادند۔ رفتہ رفتہ در موضع اکوڑہ کہ متصل پشاور ست رسیدند و در انجا عزیز پسر نواب مکرم خاں کہ حاکم آنجا بود شاہد را گرفت "

شاہد۔ جو ضلع باجرا میں پیدا ہوا۔ جو کنجاہ سے آدھا کوس جنوب کی طرف ہے۔ گجرات کے بھانڈ (نقال) اسکی والدہ کو قیمت دیکر اس کو لے گئے۔ اور اپنا پیشہ تمام فنون (راگ رنگ رقص وغیرہ) سمیت اس کو سکھایا جب وہ اپنے کسب میں کامل ہوگیا، تو تماشا کرنے کے واسطے شہر سے باہر چلے گئے۔ چلتے چلتے موضع اکوڑہ میں پہنچے جو پشاور کے متصل ہے۔ وہاں نواب مکرم خاں کے بیٹے عزیز نے شاہد کو اپنے پاس رکھ لیا۔

شاہد کی قبر کے متعلق بعض لوگ بیان کرتے ہیں۔ کہ باجرا کے پاس ہے۔ لیکن ہمارے دیکھنے میں نہیں آئی۔

عزیز کا تعارف | عزیز مولانا غنیمت کا دوست تذکرہ نویسوں کے قول کے مطابق نواب مکرم خاں کا بیٹا تھا۔ چنانچہ میر حسین دوست تذکرہ حسینی ص ۱۹۹ میں لکھتے ہیں۔

" در عہد عالمگیر بادشاہ نجدست نواب مکرم خاں پسرے بُردہ و مثنوی متضمن عشق عزیز پسر نواب مذکور و حُسن پسرے رقاص شاہد نام بسیار بمزہ گفتہ "

مولانا غنیمت۔ اورنگ زیب بادشاہ کے زمانہ میں نواب مکرم خاں کی خدمت میں وقت گذارتے تھے۔ اور عزیز پسر نواب مذکور کے عشق کی کہانی اور شاہد رقاص کے حسن کا تذکرہ مثنوی میں خوب کیا ہے

Marfat.com

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عزیز، نواب مکرم خاں کا بیٹا تھا۔ اور مشہور بھی یہی ہے۔
مگر کتاب مآثر الامراء مصنفہ شاہنواز خاں صفحہ ۶۲۵ سے ثابت ہوتا ہے کہ نواب مکرم خاں لاولد
تھے۔ اور ایک شخص عبیداللہ خاں نامی کو اپنا متبنّٰی بنایا تھا۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"نواب مکرم خاں لاولد بود عبیداللہ خاں نامی متبنّٰی اوست مشہور است۔"

جب ثابت ہو چکا کہ نواب مکرم خاں لاولد تھے۔ تو عزیز کی اُن سے ولدیت صحیح ثابت نہ ہوئی۔
اب اس کے متعلق دوسری روایت یہ ہے۔
عشق عظیم آبادی رح نشتر عشق میں لکھتے ہیں۔

"میرزا عبدالعزیز خلف والیِ سیالکوٹ
بمحبتِ امرد پسرے رقاص دل از دست دادہ
بمرتبہ فریفتۂ جمالِ او گردیدہ کہ انگشت نمائے
خاص و عام شد غنیمت کہ نخدمت دے حاضر
بود۔ مثنوی نیرنگ عشق بہ احوالِ آں
عاشق موزون ساخت"

حاکم سیالکوٹ کا فرزند مرزا عبدالعزیز، ایک
امرد لڑکے رقاص کی محبت میں دل ہاتھ سے
دے بیٹھا۔ اور اس حد تک اُس کے جمال پر فریفتہ
ہوا کہ خاص و عام میں مشہور ہو گیا۔ غنیمت جو کہ
اُس کے پاس رہتا تھا۔ اُس نے اس عاشق کے
احوال میں مثنوی نیرنگِ عشق نظم کر دی۔

مولانا شفیق اورنگ آبادی رح نے تذکرہ گلِ رعنا میں جو ۱۱۹۱ھ کی تصنیف ہے لکھا ہے
کہ میرزا عبدالعزیز، میرزا لائق بیگ فوجدار سیالکوٹ کا بیٹا تھا۔

اولاد مولانا غنیمت رح کے متعلق یہ پتہ نہیں چل سکا کہ آپ کے کتنے بیٹے۔ اور کیا نام تھے۔
مولانا محمد صالح کنجاہی رح متوفی ۱۳۰۷ھ / ۱۸۸۹ء نے کتاب سلسلۃ الاولیا میں آپ کے ایک پوتے
مولانا شیخ احمد کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے۔

"نبیرۂ او میاں شیخ احمد در علم
کامل بود کہ دیوان بدر چاچ از یاد تعلیم
میکرد" (نسخہ قلمی ص ۳۰۳)

آپ کا پوتا میاں شیخ احمد علم میں بہت کامل
تھا۔ دیوان بدر چاچ کو اپنی یاد سے تعلیم
دیتا تھا۔

Marfat.com

شاگردانِ رشید | آپ کے شاگرد نو بیت ہوں گے۔ لیکن سوائے اِن دو شخصوں کے کوئی نام دریافت نہیں ہوا۔

۱۔ علامہ شیخ محمد ماہ المتخلص بہ صداقت کنجاہی رح برادر زادۂ آنجناب

۲۔ میرزا عبدالعزیز فرزند والی سیالکوٹ

واقعۂ وفات

آپ کا دیوان مطالعہ کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے طبعی عمر پائی ہے۔ بوڑھاپے تک پہنچے اور آپ کا قد جھک گیا تھا۔ اپنے متعلق لکھتے ہیں ؎

قامتِ خم گشتہ ام شد دستِ غم را ناخنے ۔۔۔ تا خراشد دانمہائے حسرتِ عہدِ شباب

؎

پیرِ ہم را ہمچناں نو رجوانی در سر ست ۔۔۔ از پئے نرم و صالش شمع کافورم ہنوز

علامہ شیخ محمد ماہ صداقت لکھتے ہیں، کہ مولانا فقیمت لاہور گئے ہوئے تھے۔ وہاں بیمار ہو گئے میرے والد صاحب جو آپ کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ کو پالکی میں اُٹھوا کر واپس کنجاہ لائے۔ راستہ میں ایک مقام پر آپ کو غشی لاحق ہوئی۔ چند ساعت بیہوش رہے۔ دیر کے بعد افاقہ ہوا۔ تو فرمایا کہ ہم تو اپنے پیر صاحب سید صالح محمد صاحب کے حضور میں گئے تھے۔ ان کی تعریف میں ایک قصیدہ بنا کر پیش کیا ہے۔ اور انہوں نے ایک بڑی بیش قیمت خلعت مجھے عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ اُس قصیدہ کے چند اشعار آپ نے میرے والد صاحب کو سنائے۔ والد صاحب بیان کرتے تھے۔ کہ وہ قصیدہ جو آپ نے بیہوشی کے عالم میں بنایا۔ ان اشعار کا مضمون بہت اعلےٰ اور مسلسل تھا۔ کسی طرح کا کوئی سقم ان میں نہیں تھا۔ آخر آپ کنجاہ پہنچ کر واصل بحق ہو گئے۔[۳۳]

---

[۳۳] تواقب المناقب قلمی ص ۱۴۸، شرافت۔

Marfat.com

تاریخِ وفات | مولانا غنیمت کے سالِ وفات میں اختلاف ہے۔

۱۔ شیخ صادق علی دلاوری ایم اے نے اورینٹل کالج میگزین لاہور بابت مئی ۱۹۴۲ء میں بحوالہ مخطوطاتِ فارسی عجائب خانہ لندن متن لکھا ہے کہ ڈاکٹر ریو نے مولانا کی وفات ۱۱۰۷ھ میں لکھی ہے۔ حالانکہ ڈاکٹر ریو نے مولانا کا نہیں۔ بلکہ اُن کے استاد میر محمد زمان راسخ کا یہ سالِ وفات لکھا ہے۔

۲۔ مولانا غنیمت کے مزار پر جو کتبہ اُس پر ۱۱۱۰ھ لکھا ہے۔ مگر یہ کتبہ پورانا نہیں۔

۳۔ پروفیسر حافظ محمود شیرانی رح نے "پنجاب میں اردو" میں ۱۱۱۱ھ تا ۱۱۲۴ھ لکھا ہے۔

۴۔ شیخ اکرام الحق نے شعر العجم فی الھند میں ۱۱۵۸ھ لکھا ہے۔

لیکن ان میں سے کسی نے کسی کتاب کا حوالہ نہیں دیا۔ کہ اُنہوں نے کہاں سے لیا ہے۔ مگر حال میں ایک جدید انکشاف ہوا ہے۔ جس سے سارے اختلافات مٹ گئے ہیں اور آپ کی صحیح تاریخ متعین ہو گئی ہے۔ جس میں شبہ کی کوئی گنجائش نہیں رہی۔ وہ یہ کہ مولانا غنیمت کی ایک نادر و نایاب خطی مثنوی دستیاب ہوئی ہے۔ جو نیرنگِ عشق کے علاوہ ہے۔ یہ فرخ سیر بادشاہ کے عہد کی تصنیف ہے۔ بادشاہ کی مدح میں لکھتے ہیں۔

شہے رونق فزائے شرعِ احمد — پناہِ دین معین الدین محمد
شہے فرخ سیر فرخندہ گوہر — بقائش بخت دیں دارد شش اختر

اور یہ ظاہر ہے کہ فرخ سیر کا زمانہ حکومت ۱۱۲۵ھ تا ۱۱۳۱ھ ہے۔

۵۔ علامہ صداقت گنجاہی رح کے بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ سالِ تصنیفِ تواقب المناقب یعنی ۱۱۲۶ھ سے پہلے پہلے مولانا غنیمت وفات پا چکے تھے جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے تو اب ثابت ہو گیا کہ سالِ تخت نشینی فرخ سیر جو پانچویں محرم ۱۱۲۵ھ کو وقوع میں آئی۔ مولانا زندہ تھے۔ اُسی سال یہ مثنوی لکھی گئی۔ اور اُسی سال کے اخیر میں آپ کا انتقال ہو گیا۔ اُسوقت عیسوی سال ۱۷۱۳ء ایکہزار سات سو تیرہ تھا۔

Marfat.com

مدفن و تعمیر روضہ | آپ کی قبر قصبہ کنجاہ ضلع گجرات میں گاؤں سے جنوبی طرف باغ دیواناں کے متصل غربی جانب موجود ہے۔ میں کئی بار زیارت سے مشرف ہو چکا ہوں ۱۳۴۲ھ میں بخشی منظور علی تھانیدار ولد عفسفر علی رہنمائی نے آپ کے مزار پر چھوٹا سا گنبد بنوا دیا۔ کنجاہ کے عوام اس کو غنیمت شاہ کا مزار کہتے ہیں۔

عُرس | آپ کے مزار پر ہر سال ماہ جیٹھ کی آخری جمعرات کو عرس (میلہ) ہوتا ہے۔ گرد و نواح کے لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ زائرین کو بھنڈارہ (لنگر) ملتا ہے۔

مجاورانِ درگاہ | ۱۳۵۰ھ / ۱۹۳۱ء میں جب میں نے زیارت مزار کی۔ اسوقت آپ کی درگاہ پر سیمیان غلام محمد مولا داد۔ اور رحمت مجاور تھے۔ اور غلام محمد کے دو بیٹے برکت علی اور محمد الدین نام تھے۔

مادۂ تاریخ

"گلستانِ نکہت افزا" ۱۱۲۵ھ

مولانا غنیمت کے متعلق بعض شعراء کے اذکار

آپ کی مدح و توصیف میں بعض بلند خیال شاعروں نے نظمیں لکھی ہیں چند ایک ان میں سے لکھی جاتی ہیں۔

(۱)

بر خاکِ غنیمت

از نتیجہ فکر مولانا ضیا محمد صاحب ضیا۔ ساکن چوہڑ مل ضلع گجرات

شبانہ دیشیدم از کوتاہیِ خویش — دلم حیران بُد از گمراہیِ خویش
سحر از جاں چو شد رخصت قرارے — دلم میخواست زیں عالم فرارے
غمِ دَدرِ فلک یک سو نہادم — سُوئے خاکِ غنیمت رُو نہادم
کہ تا یابم اماں از شورشِ دہر — بیاسایم ز شورِ قصبہ و شہر
مرا تنہائی حاصل شد درین جا — سکونِ دل میسّر بُد درین جا

Marfat.com

در نیستی چو بعد مشکل رسیدم — جنون را نشئه مستیِ خواب دیدم

ولی از خاک بے تابی عیان بود — مگر آن جان عالم رازدان بود

برافشانده ردا هر سو خموشی — چو حالِ بزم بعد از بادہ نوشی

چه شاعر مثلِ من از چشمِ دوراں — بگنجے آمدہ چوں گنجِ پنہاں

سکوں جستہ زدورِ آسمانی — نہاں چوں سوزِ مِ دردِ نہانی

فلک بوسہ زند ہر شب بر ایں خاک — کہ میداند کہ میخوابد دریں خاک

بپرس از من کہ ایں خلوتگہ کیست — مرا از دردِ خود افشاندن از چیست

سزد گنجاہ گر سر بر فراز د — بخاکِ گنجہ و شیر از نازد

نشانش را چہ دانی قدر و قیمت — غنیمت داں غنیمت داں غنیمت

چرا از یادِ دے فارغ نشینم — کہ از خورنِ کلامش لقمہ چینم

الا اے محرمِ نیرنگیِ عشق — زبانت صاز خوشِ آہنگیِ عشق

بطرزت شاہدِ مضمون قرباں — عزیز خاطرِ انداز فہماں

تو کائے سرمستِ صہبائے الستی — دمت حسن المآبِ عشق و مستی

بریں خانید مت از خوابِ شبریں — کہ شد تبدیل راہ در سمِ دیریں

حدیثِ عشق و الفت گشت رسوا — برآور سر محبت گشت رسوا

دگر افسانۂ او تازہ تر کن — محبت را بلند آوازہ تر کن

تو حالا شو ز خوابِ ناز بیدار — مرا شد بے زبانی بر سرِ کار

علاکن بہرہ از سودائے خویشم — بدہ کیفیتِ صہبائے خویشم

دلم از یورشِ غم بود پریشاں — جگر بریاں شدہ بود سینہ ریشاں

خدایا راشد علاجِ دردِ پنہاں

بتو بارد سحابِ فضلِ یزداں

Marfat.com

(۲)

بر مزارِ غنیمت

(از اشکار مولانا محمد فاضل صاحب صابر ساکن ٹھیکریاں ضلع گجرات)

غنیمت اے کہ بودہ ذات پاکت — برائے خلقتِ عالم غنیمت
بہ بستی زیں جہاں چوں رختِ ہستی — بداغِ ہجر قلبِ خلق خستی
غنیمت اے کہ دُرِ شعر سُفتی — بآخر زیرِ خشتِ چند خُفتی
بود بر تو ہزاراں درہزاراں — سلام در رحمتِ حق متصل باراں

(۳)

تفوقِ غنیمت بر گرامی

(از تتبع طبع دانا محمد عالم صاحب قریشی ساکن قلعہ دار ضلع گجرات)

مولانا غلام قادر گرامی نے مثنوی نیرنگِ عشق کے جواب میں مثنوی خرابات مجنوں لکھی۔ تو اُس کے جواب میں مولانا محمد عالم صاحب نے یہ تین اشعار لکھے ؎

گرامی ہست شاعر نیس گرامی — گہر ناسفتہ سُفت از طبعِ سامی
مگر نیرنگ را رنگ ست دیگر — پئے ایں رنگ ہم نیرنگِ دیگر
چو دید ایں نظم شیخے گفت بیباک — چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

(۴)

بر مرقدِ غنیمت

(از مولانا حمدو ساکن گجرات)

غنیمت اے شہِ ملکِ سخن — نگاہے بر گدائے ہم سخن گن

Marfat.com

زنیفِ خویش بخشش ادراکِ تمیزے — کہ سازد شاہدش مجنوں غریزے
بچرخِ شاعری چوں بدر گردد — بنزمِ شعر گویاں صدر گردد

(۵)

مولانا غنیمت کنجاہی مرحوم کے مزار پر

(از فکر بلند مولانا قریشی احمد حسین صاحب احمد قلعہ داری بی اے)

(نقل از شاہین گجرات جون ۱۹۴۵ء ۱۸/۱۹)

فضاؤں میں سکوں ہے اور خاموشی سی چھائی ہے — ہوا بھی سانس یوں لیتی ہے جیسے نیند آئی ہے
حسیں فطرت بھی محوِ خواب یاں معلوم ہوتی ہے — یہ مشتِ خاک پھر بھی اک جہاں معلوم ہوتی ہے
لئے بیٹھی ہے شاید گود میں یہ سرزمیں کوئی — کہ جس کی تاب کا گوہر جہاں بھر میں نہیں کوئی
زمیں کے ذرّہ ذرّہ کی خموشی ہے بیاں کوئی — یہ کیفیت سناتی ہے پرانی داستاں کوئی
ادب اے دل کہ روحانی فضاؤں سے یہ ظاہر ہے — کہ یاں اس خاک میں سویا ہوا اک مردِ شاعر ہے
میرے شاعر جہاں سے چھپ کے تنہائی میں سوتے ہو — بہت خوش ہو تخیّل کی فراوانی میں ہوتے ہو
تفکّر کے میسّر یاں تجھے سامان ہوتے ہیں — مضامیں نو بنو آکر ترے مہمان ہوتے ہیں
شبِ تاریک میں ہوتے ہیں تارے رازداں تیرے — سناتے ہیں دلوں کی اور سنتے ہیں بیاں تیرے
تخیّل ہو جزن تیرا ہے اِن رنگیں فضاؤں میں — اور اکثر شعر کہتے ہو تم اِن تاروں کی چھاؤں میں
"خموشی گفتگو ہے بے زبانی ہے زباں" تیری — مگر سارے جہاں کے لب پہ ہے اک داستاں تیری
سخن کے زور سے دنیا میں کی تو نے جہانبانی — ہوا حاصل تجھے علم و ادب کا تختِ سلطانی
تیری اس نغز گفتاری کے دنیا میں فسانے ہیں — "عزیز خاطرِ آشفتہ حالاں" کے ترانے ہیں
تیری یہ رنگ نے تجھ کو جہاں میں زندگی بخشی — حریفوں کو تیری شہرت نے سراسر گندگی بخشی
نمایاں ہے تیری سارے جہاں میں شانِ مخدومی — سخن کے راہ شاہ گذرے ہیں، گوشیرازی و رومی،

Marfat.com

پریشاں ساخت این نیرنگِ تو آں سیرِ جامی را
نشد جز رقتلش نزدیک مجنوں ہم نظامی را

کوئی تجھ سا اگر اب بھی ملے طوطی شکر خارا
بہ انعامے دہم او را بسمرقند و بخارا را

عنیمت تھی تیری ہستی تجھی پر ناز کرتے ہیں
فلک کی وسعتوں تک حوصلے پرواز کرتے ہیں۔

جہاں میں حُسن و الفت کے فسانے عام ہیں اب بھی
میرے شاعر تیری خاطر جہاں میں کام ہیں اب بھی

ہے پھر سے منتظر کُنجاہ گلوں کا کارواں نکلے
اور اِس مٹی سے پھر تجھ سا کوئی جادو بیاں نکلے

تیرے شاہد کا چرچا پھر جہاں میں عام ہو جائے
تیرا اک بار پھر سارے جہاں میں نام ہو جائے

کرے ذاتِ لقدس خود تیرے گھر کی نگہبانی
تیری تُربت پہ ہو الطاف و رحمت کی فراوانی

پس از مرگ اِس جہاں میں بارِ دیگر کون آتا ہے
مگر جو فنِ عقیدت تجھ کو یہ باتیں سکھاتا ہے

تیری تربت پہ آکر خواب سے تجھ کو جگاتا ہوں
شکستہ آرزؤں کے چڑھاوے ساتھ لاتا ہوں

چُنے ہیں پھول میں نے آج بُستانِ عقیدت سے
کہ ہے تھوڑی سی الفت تجھ کو اِس خاکِ عنیمت سے

(۶)

مرقدِ عنیمت

(از مسٹر محمد عبدالغنی صاحب راحت۔ نقل از العزیز ۲۴ فروری دیکم پیچ)

(سنہ ۱۹۳۴ء۔ صفحہ ۱۰)

مولانا عنیمت مرحوم کا نام محتاجِ تعارف نہیں ہے۔ مثنوی نیرنگِ عشق سے صاحب ذوق بخوبی واقفیت رکھتے ہیں۔ فنِ شاعری آپ کی ہستی پر ناز کرتا ہے میں ایک دن قصبہ کُنجاہ میں موجود تھا۔ اور دیوانوں کے باغ کی برباد شدہ عمارت کو دیوانوں کی طرح دیکھ دیکھ کر متحیر ہو رہا تھا۔ انقلابِ زمانہ کا منظر میری نگاہوں میں رقص کر رہا تھا۔ کہ مجھے سامنے ایک چھوٹا سا مقبرہ باغ کی چاردیواری سے مغربی جانب نظر پڑا۔ دریافت پر معلوم ہوا کہ یہی تاجدارِ شاعری مولانا عنیمت کی آرامگاہ ہے۔ مولانا مرحوم کا نام سُن کر سینما کے پردہ کی طرح میرے تخیلات نگاہوں میں پھرنے لگے۔ میرے قلب پر عجب کیفیت طاری ہو گئی۔ اور میری زبان سے یہ اشعار جاری ہوئے۔

Marfat.com

۵

آ دکھاؤں میں تجھے اک مرقدِ اہلِ سخن
ہے بڑا محوِ تخیل اس جگہ اُستادِ فن

اک نظر آئے گا تجھ کو سامنے اُجڑا چمن
اور پہلو میں ہے اس کے اک بنی قبر کہن

ہاں یہی ہے بس یہی وہ تربتِ والا تبار
جس کے دم سے گلشنِ شعر و سخن میں تھی بہار

ہے یہاں پر محوِ لحد وہ تاجدارِ شاعری
جس کے دم سے تھا جہاں میں اک وقارِ شاعری

ہاں یہیں خوابیدہ ہے وہ شہسوارِ شاعری
کامگارِ شاعری وہ نامدارِ شاعری

جس کی نکتہ دانیوں پر شاعری کو ناز تھا
جس کی خاطر اک زمانہ گوش بر آواز تھا

جس کی شاہد ہے جہاں میں مثنوی بیرنگِ عشق
مثنوی کیا دیدۂ بینا کو ہے فرہنگِ عشق

اہلِ دل کے واسطے ہے بالیقیں وہ چنگِ عشق
اہلِ فن اس کو کہیں گے مانی دارنگِ عشق

کر دیا مسحور جس نے شاہِ عالمگیر کو
جس نے پھر زندہ کیا تھا عشق کی تفسیر کو [۳۴]

(۷)

روضۂ تے میلہ

سردار لچھمن سنگھ المتخلص بہ بھولا کنجاہی نے ایک رسالہ میں مولانا غلیمت کے روضہ اور میلہ کی تعریف میں تیئیس ۲۳ پنجابی دوہڑے لکھے تھے۔ جن میں سے تین یہ ہیں۔

(۱)

ہُن دنیاں میں روضے دا پتہ سارا کنجاہیوں طرف دکھن بھاری ٹال ہے وے
کول باغ دیواناں دا خوب پختہ روضہ خاص بنیا برج نال ہے وے
ہر دے نال بیری پھلدار ہے وے روضے کار نے کٹیا ڈال ہے وے
مشہور شاعر غلیمت ہے وچ دنیا لچھمن سنگھ نہ جھوٹھ روال ہے وے

---

[۳۴] بیاض مولانا قریشی احمد حسین احمد قلعہ داری ایم اے۔ پروفیسر زمیندار کالج گجرات ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

(۲)

سیلہ درھے دے درھے منظور ہو یا پچھلی بیٹھ دی جو جمعرات بیلی
جھلا باد را کرے سلام آکے عاقل ہووے دانا کرامات بیلی
وجن ڈھول بھنڈارے نے کول ہوندے رنگو رنگ رنگیلڑی بات بیلی
لچھمن سنگھ سلام نوں خلق آوے ہر اک جو جگ تے ذات بیلی

(۳)

شوق شعر دا جس انسان نائیں چالی روز ہووے خدمتگار بیلی
بالے نت چراغ نے کرے جھاڑو اپر دے نہ صدق نوں ہار بیلی
پانچوں علم شاعر روشن ہووے دنیا کرے مہر چارب غفار بیلی
لچھمن سنگھ نہ جھوٹھ جے رتی ہرگز میری بات نے کر اعتبار بیلی

ضمیمہ - بقیہ صفحہ ۲۸۶ = مولانا غنیمت کا ذکر لکھا جانے کے بعد آپ کی دو تصانیف ملاحظہ سے گذری ہیں جن کا تعارف یہاں ضمیمہ میں کیا جاتا ہے -

مثنوی مولانا غنیمت | یہ نیرنگ عشق کے علاوہ ہے - مولانا نے یہ فرخ سیر بادشاہ کے زمانہ ۱۱۲۵ھ میں نظم کی - کل اشعار کی تعداد پانچسو ۵۹۱ کا نوے ہے - اس کے عنوانات بھی متعدد ہیں - پہلا عنوان یہ ہے

؎ غرض مناجات کہ دستِ دعاست — آئینۂ چہرۂ مقصود راست

دوسرا یہ ہے ؎ الٰہی سازدل را عشق مانوس — بطاقم نہ چراغِ برق فانوس

ہدایت پرتوے افگن بجانم — تجلی مغز کن ہر رستخوانم

اس خطی نسخہ کا دستخط یہ ہے " تمت تمام شد مثنوی تصنیف غنیمت کنجاہی اسم او محمد اکرم سلمہ وتخلص او غنیمت عرف نرخی کنجاہی غفر اللہ لہ ولوالدیہ "

رقعاتِ غنیمت | یہ علم ادب و انشا کا بہترین مرقع ہے - اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مولانا صرف نظم کے ہی استاد نہ تھے - بلکہ نثر نگاری میں بھی اپنے اقران میں بلند مرتبہ تھے - یہ رقعات کل تیرہ ۱۳ ہیں - پہلے رقعہ کی ابتدا اس طرح ہے -

" غنیمتے کہ تاب یک لحظہ توقف ہجران ہر نزدیکان ندارد گرفتار چنیں آلام و دوری مست - محمد اکرم کہ در تادیہ کورنش الخ "

Marfat.com

ف

(۶۰)

فتح خاں

سلطان فتح خاں گکھڑ میرپوری ؒ

والد کا نام جبار قلی خاں ولد علی محمد خاں تھا۔ بقول صاحب کیگوہرنامہ پہلے پرگنہ ملوٹ اور راندھل میں رہتے تھے۔

یہ شاہ فتاد یوان ساگری والہ ؒ کا مرید تھا۔ پہلے عوام الناس میں تھا۔ پیر ردستنفیر کی دعائے باصفا سے علاقہ دان گلی (ملک پوٹھوہار) کی سرداری اس کو مل گئی۔

خطاب سلطانی اور منصب ملنا | تذکرہ نوشاہی میں ہے۔

" سلطانی دان گلی کہ ہرگز بخیالِ ہرگان آنہا نبود بتوجہِ ایشاں یافتند " [1]

علاقہ دان گلی کی بادشاہت کہ ان کے بزرگوں کے خیال میں بھی نہیں آسکتی تھی۔ شاہ فتاد یوان کی توجہ سے ان کو مل گئی۔

کیگوہرنامہ میں ہے۔

" فتح خاں بخطاب سلطانی و منصب پرگنہ دان گلی سرفرازی یافت۔ و فتح پور بنام او احداث گشت " [2]

فتح خاں نے سلطانی کے خطاب اور پرگنہ دان گلی کے منصب سے سرفرازی پائی۔ اور موضع فتح پور کے نام پر آباد ہوا۔

تاریخ فتح خانی | سلطان فتح خاں نے اپنے عہد میں تاریخ تصنیف کرائی۔ کیگوہرنامہ صفحہ ۲۱۶ میں ہے

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف صفحہ ۳۲۶ [2] کیگوہرنامہ صفحہ ۱۸۶ شائع کردہ پنجابی ادبی اکادمی لاہور۔ ۱۹۶۵ء شرافت

Marfat.com

"تاریخِ فتح خانی کہ میرزا قابل خاں ولد میرزا زمان خاں گکھڑ مطابق خواہش سلطان فتح خاں میرپوریہ تالیف کردہ است"

اولاد | سلطان فتح خاں کے تین بیٹے تھے۔

۱۔ سلطان محمد زمان خاں۔

۲۔ سلطان اصالت خاں

۳۔ سلطان نصر اللہ خاں۔ پشاور میں فوت ہوا۔

یہ تینوں بھائی یکے بعد دیگرے خطابِ سلطانی اور منصبِ دان گلی سے مشرف ہوئے۔

وفات | سلطان فتح خاں گکھڑ کی وفات سالِ تصنیف کیگوہر نامہ ۱۱۳۷ھ سے بہت پہلے ہو چکی تھی۔ صحیح سنہ معلوم نہیں ہو سکا۔

Marfat.com

(۶۱)

فتح محمد

مُلّا فتح محمد رامکی والہ رح

آپ علامہ باکمال ۔ فہامہ ذوالاخضال ۔ عالم علوم ظاہری و باطنی صاحب حسن خلق و وجد و سماع تھے ۔ حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب بھڑی والہ رح کے مخلص خلیفوں سے تھے ۔

آبائی وطن و تعلیم | آپ کا وطن موضع رام کے چٹھہ ضلع گوجرانوالہ تھا ۔ آباؤ اجداد سے عالم و فاضل ہوتے چلے آئے ۔ جامعہ مسجد کی تولیت انہیں کے سپرد تھی ۔ آپ نے موضع کیلیانوالہ سے تعلیم پائی ۔ بڑے جید عالم ہوئے ۔

واقعہ بیعت | حضرت پاک صاحبؒ سماع سنا کرتے تھے ۔ ایکمرتبہ آپ احتساب کے واسطے بھڑی شریف پہنچے جب سامنے ہوئے تو انہوں نے آپ کی طرف دیکھا ۔ آپ کی حالت متغیر ہوگئی ۔ بیہوش ہوکر گر پڑے ۔ کتاب بغل میں ہی رہے ۔ تھوڑی دیر بعد ہوش آئی ۔ تو اپنی غلطی معاف کرائی ۔ اور حلقہ خدام میں منسلک ہوگئے ۔ چنانچہ خود فرماتے ہیں ۔

"کتاب من در بغل و من سرنگون بر زمین افتادم و بیہوش شدم و مرید جناب ایشاں شدم" [1]

خلافت و کثرت فیضان | حضرت پاک صاحبؒ نے آپ پر بڑی عنایات کیں ۔ اور مقامات سلوک طے کرا کر خرقہ خلافت و ارشاد عطا فرمایا ۔ آپ مدت العمر رام کے میں رہ کر خلق خدا کو ظاہری و باطنی علم کا درس دیتے رہے ۔ بہت لوگ آپ سے مستفیض ہوئے

آپ سال تصنیف تذکرہ نوشاہی ۱۱۴۶ھ / ۱۷۳۳ء میں زندہ موجود تھے ۔

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۳۴۳ ، شرافت ۔

Marfat.com

(۶۲)

فتوحی

شیخ فتوحی جہلمی ؒ

آپ حضرت سید صالح محمد صاحب ؒ چک سادہ۔ ضلع گجرات والہ کے مرید تھے۔ اپنے پیر صاحب کے عاشق و مداح تھے۔ پنجابی میں اشعار کہا کرتے۔ یہ دوہڑے اپنے پیر کی توصیف میں لکھے ہیں۔

دوہڑہ

شاہ حاجی والا اُڈلا نبر اصالح باجھ وکیلاں — نظر کرے دل دانشمنداں دُور کرے تحصیلاں
واصل حق کرے چاہبدے دلدیاں بال نندیلاں — کہے فتوحی نام اکھی داخل کریں خلیلاں

دوہڑہ

شاہ عبدالوہاب سرتے والا مرشد ہے تُدھ حاجی — بلھا اچ ڑھدا کُل نوائیو کیا مفتی کیا قاضی
جو تدھ زہد کیتا نال نفسے کیا کہاں میں بازی — کہے فتوحی صورت تیری جو دیکھے سو راضی

دوہڑہ

عاشق تیرا نوشہ حاجی توں محبوب ضمیری — سبھناں یاراں وچوں کیتو اول آخر میری
ہتھ دھات دا پنڈا تیرا اگلدی ناہیں تیری — کہے فتوحی نوشہ صالح قائم تیری پیری

آپ کا مزار موضع ٹاہلیاں والہ ضلع جہلم میں ہے۔

Marfat.com

(۶۳)

فرید

سید شاہ فرید بھاکھری لاہوری رح

ہ

ہ[1]

دگر اہلِ دل بود شاہِ فرید — کہ در عشق میگفت ھَلْ مِنْ مَّزِیْد

آپ خاندانِ سادات حسینی بھاکھری سے والد بزرگوار کا نام سید محمد علی بن سید علی بن سید فتح علی تھا۔ خزینۃ الاصفیا جلد اول ص۲۰۵ میں لکھا ہے۔

"پدر بزرگوار وے سید محمد علی بن سید علی بن فتح علی از سادات بھاکھری حسینی بود۔ وبمقام رسولنگر بکنارِ دریائے چناب سکونت میداشت"

مگر مفتی غلام سرور صاحب رح کا یہ حوالہ صحیح نہیں۔ کیونکہ شاہ فرید صاحب رح کی پیدائش تو اکبر بادشاہ کے زمانہ میں ہوئی۔ اور قصبہ رسول نگر جو دریائے چناب کے کنارہ پر واقع ہے۔ یہ عالمگیر ثانی بن جہاندار شاہ کے زمانہ میں ۱۱۶۹ھ / ۱۷۵۵ء میں آباد ہوا۔ جس کی تاریخ بنا اس مصرع سے ظاہر ہوتی ہے۔ "ابد نام شہرِ رسولِ نگر" ۱۱۶۹ھ[2]

تاریخ ولادت | تحقیقاتِ چشتی اور یادِ رفتگاں میں لکھا ہے کہ آپ کی عمر ایک سو پچھتر سال تھی۔ اور صاحبِ خزینۃ الاصفیا نے آپ کا انتقال ۱۱۵۸ھ میں لکھا ہے تو اس میں سے ایک سو پچھتر سال تفریق کرنے سے آپ کا سالِ پیدائش ۹۸۳ھ / ۱۵۷۵ء ظاہر ہوتا ہے۔ اُس وقت اکبر بادشاہ کو تختِ ہند پر جلوس کئے اکتیسواں سال تھا۔

ابتدائی حالات | آپ شاہانِ چغتائی کے عہدہ دار رہے۔ صاحبِ تحقیقاتِ چشتی نے لکھا ہے کہ

---

[1] کنز الرحمت ص۱۲۵، [2] بیاضِ قادری قلمی ورق ۱۵۔ از مولانا سید غلام قادر نوشاہی متوفی ۱۳۰۶ھ

آپ بعہد ہمایوں بادشاہ بارہ[۱۲] ہزاری منصب رکھتے تھے۔ لیکن تاریخی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ آپ اکبر بادشاہ کے عہد میں پیدا ہوئے جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے۔ تو آپ اکبری زمانہ میں عہدہ دار ہوں گے۔ اور اُسی عہدہ داری کے زمانہ میں لاہور وارد ہوئے۔

واقعہ توبہ اور بیعت طریقت آپ ابتدائے احوال میں شراب نوشی۔ قمار بازی اور ڈاکہ زنی کیا کرتے کنجریوں کا تماشا ہر وقت مجلس میں موجود رہتا۔ اگر کوئی سائل آتا۔ تو اُس کے کپڑے اُتار لیتے۔ اور برہنہ کر کے نکال دیتے۔ جب جاذبہ الٰہی نے آپ کو کشش کی تو کسی شخص کی زبانی معلوم ہوا کہ دریائے چناب کے کنارہ پر نوشہرہ شریف میں ایک باکمال ولی اللہ رہتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ اگر وُہ کامل ہیں تو مجھے خود بخود بُلا لیں گے۔ چنانچہ بمجرد اس ارادہ کے۔ آپ کو کشش ہو گئی۔ اور بیل گاڑی پر سوار ہو کر لاہور سے دَدّ دل میں نوشہرہ شریف پہنچے۔ دریا سے گذر کر جوتا اُتار دیا۔ اور ننگے پاؤں بحالتِ زار و نزار روتے ہوئے حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشاہی رح کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور بیعت ہونے کی التماس کی حضور والا نے بیعت سے سرفراز فرمایا۔ اور ایسی توجہ کی کہ آپ بیہوش ہو گئے۔ اُسی مدہوشی میں آپ کو صفائی قلب حاصل ہو گئی۔ اُسی حالت میں پیر بزرگوار نے آپ کو بیل گاڑی پر ڈال کر واپس لاہور بھیج دیا۔ چند روز تک مست رہے۔ پھر افاقہ ہوا اور حالت صحو میں آ گئے۔ تحایف قدسیہ میں ہے ؎

چناں بیہوش گردیدہ ز مستی — نماندہ خبر عالم۔ شُد از ہستی

درونِ گاڑی افتادہ از انجا — درونِ کوچہ آوردہ بر جا

چو آمد باز بعد از روز چنداں — درونِ ہوش شد چوں برقِ خنداں[۳] ؎

صاحب خزینۃ الفقرا نے لکھا ہے۔ کہ شاہ فرید کو پانچ روز تک حضرت سچیار صاحب رح نے اپنی خدمت میں رکھا۔ اس کے بعد بیعت کر کے اپنے فیض سے نوازا۔

۳؎ تحایف قدسیہ قلمی ص۱۷۱، شرافت۔

Marfat.com

ے

شاہ فرید ہوئے جد بیعت عشقوں لذت پائی — ملیا فیض مکمل اکمل کھل گئی روشنائی
اَ پیر عالم وچ شریعت آہے مرد یگانے — بہت مُرید نہ اوہناں ودھائے سُن اے یار سیانے [۴]

ترکِ دنیا | آپ نے تمام افعالِ شنیعہ سے سچی توبہ کی۔ اور تمام مال ومنالِ دُنیوی راہ خدا میں محتاجوں کو خیرات کر دیا۔ [۵]

عبادت و ریاضت | آپ نے کھانا پینا ترک کر دیا۔ اور ہر وقت یادِ الٰہی میں مشغول رہنے لگے۔ دریائے توحید میں مستغرق رہتے۔ صاحب جذب وعشق ومحبت و وجد وسماع تھے۔ پیر و شفیر کے عشق میں کامل تھے۔

پیر بھائیوں سے محبت | شہمیر قلندر لاہوری رح نے جب آپ کی آمد کا سنا تو آپ کی خدمت میں گئے۔ اور دیکھا کہ دریائے مستی میں غرق ہیں۔ اور لوحِ دل سے ہستی کے نشان مٹا دئے ہیں۔ کعبہ دل کے طواف میں مشغول ہیں۔ تو آپ کی حالت دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اور آپس میں میل ملاقات کا سلسلہ جاری ہوا۔ [۶]

کشفِ احوال | منقول ہے کہ جب شہمیر قلندر پہلی مرتبہ آپ کی ملاقات کے لئے خدمت میں آئے۔ تو اُس وقت آپس کوئی واقفیت نہ تھی۔ آپ کو از راہِ کشف معلوم ہو گیا۔ تو اُٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ اور اُن کے پاؤں پر جھک کر آداب کیا۔ اور آپس میں میاں تک دونو کی محبت ہو گئی کہ یکدل ویکجان ہو گئے۔ ع بمثلِ یک وجود ے گشت یکرُو [۷]

گاؤں آباد کرنا | آپ نے لاہور سے باہر جنوب کی طرف اپنی عبادت کے واسطے ایک حجرہ تعمیر کیا۔ بعد میں اُس کی آبادی بڑھتی گئی۔ اور وہ گاؤں بنام کوٹلہ شاہ فرید مشہور ہوا۔ آپ مدت العمر وہیں رہ کر ہدایتِ خلق میں مصروف رہے۔ تحایف قدسیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ گاؤں آپ نے اپنے بیعت ہونے سے پہلے آباد کیا تھا۔ اور حضرت سچیار صاحب نے آپ کو کوٹلہ میں ہی بھیجا تھا۔

---

[۴] حدیقۃ الاولیا ص ۱۵۶ [۵] حدیقۃ الاولیا ص ۱۵۶ [۶] تحایف قدسیہ قلمی ص ۱۷۸ [۷] ایضاً ص ۱۷۹ شرافت

Marfat.com

صاحبِ تحقیقاتِ چشتی نے ص۴۲۷ پر لکھا ہے کہ اب وہ گاؤں ویران ہو چکا ہے۔

مقامات

مقامِ جمعیت | منقول ہے کہ ایکبار کسی شخص نے حضرت سچیار صاحب رح کے حضور میں عرض کیا کہ آپ تو منع فرمایا کرتے ہیں۔ لیکن آپ کا درویش شاہ فرید حقہ اور پوست پیتا ہے حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہم نے اُس کو ایسے مقام پر پہنچا دیا ہے۔ جہاں حلال و حرام کو کچھ دخل نہیں۔ شیخ پیر کمال لکھتے ہیں۔

بفرمودہ در ں منزل رسیدہ — مناہی آں مکاں دخلے ندیدہ

من او را در رساندم آں مکانے — حرام و ہم حلال آنجا نشانے [۸]

مقامِ فردیت | مولانا نور احمد چشتی لاہوری رح نے تحقیقاتِ چشتی میں لکھا ہے "کہ شاہ فرید صاحب فردِ عالم تھے۔" [۹]

مکتوبِ شریف

ایک مرتبہ شہر قلعدار کی طرف سے نامہ و پیام آنے میں دیر ہو گئی۔ تو آپ نے اُن کو خط لکھا۔ جس کو شیخ پیر کمال لاہوری رح نے تحایف قدسیہ میں ان الفاظ میں درج کیا ہے۔

کہ اے بادِ صبا در منزلِ یار — رسی گر تو بگو احوالِ ایں زار

دعاگو از منِ خستہ دلِ آں را — بو صلش مژدہ دہ خستہ دلاں را

لقائے او مرا بس مدعا شد — خبر خوش خستہ جانہا را دوا شد

چرا گشتی جدا از من تو اے جاں — شدم من بے تو خوں دل سوختہ جاں

بنالد بلبلے از باغِ مہجور — قیامت شد چو یار از یار شد دور

---

[۸] تحایف قدسیہ قلمی ص۱۸۰، [۹] تحقیقاتِ چشتی ص۴۲۹، شرافت۔

Marfat.com

بشب چوں چکوک ام اندر جُدائی — بروزم چوں چکور از مہ گدائی

چو کوکل روز و شب فریاد دارم — چو ماہی خانج از مہتاب دارم

چناں ہجرت زدہ آتش بجانم — کہ آتشداں شدہ جملہ جہانم

مثنوی

کاغذ نہیں یا مَس نہیں یا نہیں تمہاری رِیت

یا تم لکھ نہیں جانتے یا مَن مے اُتری پریت

توئی خود آرزوئے دیدۂ ما — دلم شد در ہوایت بے سر و پا

اسیرِ سلسلہ مشکین گردید — دل و ہم جان کماں لبس سوزِ غم دید

خود ایں غوغاء جانِ لبس تمنّا — برائے نسبت و راز جنت عدن ما [۱۰]

معترفینِ کمالات

۱ - حضرت سیمیار صاحب رح نے آپ کے متعلق فرمایا ہے۔ اگرچہ سادات کو اپنے حسب و نسب پر فخر اور تکبر ہوتا ہے۔ مگر ہم نے شاہ فرید کا تکبر دھو ڈالا ہے۔ تحایف قدسیہ میں ہے۔

بفرمودہ تکبرہا ئے سیّد — کہ حسب و نسب دارد پاک جیّد

محال اندر لشبستن لیک شستم — نفس او را ز آتش عشق کشتم [۱۱]

۲ - حضرت شہیر قلندر لاہوری رح نے حضرت سیمیار صاحب رح کے حضور میں آپ کی یہ تعریف فرمائی۔ کہ شاہ فرید رح صاحب حال ہے۔ کھانے۔ پینے اور دُنیاوی مال و متاع سے کوئی رغبت نہیں رکھتا۔ اور دریائے وحدت میں سرتاپا غرق ہے۔

---

[۱۰] تحایف قدسیہ قلمی ص ۳۲۱ ب / ۳۲۲ ، [۱۱] ایضاً ص ۱۷۷ ، شرافت۔

Marfat.com

ے

بگفتا حضر تا شد صاحبِ حال — نہ پروائے خویش نے نوش و نہ نال
سراپا غرق اندر بحرِ وحدت — وفا کردی ہر آنچہ بود عہدت [۱۲] ے

۳ - مولانا شیخ پیر کمال لاہوری رح نے آپ کے متعلق فرمایا ہے ۔

ع فرید از سیدان دُرِ یگانہ [۱۳] ے

شاہ فرید مصنفین کی نظر میں

(۱)

مولوی نور احمد چشتی لاہوری رح ۔ کتاب تحقیقاتِ چشتی ص ۴۲۷ میں لکھتے ہیں ۔

"حضرت شاہ فرید سید بھاکری ساکن موضع کوٹلہ جو شاہ فرید کا کوٹلہ مسکان ہذا سے سبب قریب آباد تھا ۔ اور اب ویران ہو گیا ہے تھے ۔ حال ان کا یہ ہے کہ اول یہ حضرت بعہد ہمایوں بادشاہ ملازم شاہی ۔ اور بارہ ہزاری منصب رکھتے تھے ۔ بعد ازاں حضرت پیر محمد میخیار صاحب کے خادم سلسلہ نوشاہیہ میں ہوئے ۔ پھر جو کچھ لطف حاصل ہوا ۔ تو تمام دولت دنیا لُٹا کر فقیر ہو گئے عمر ان کی ایک سو پچھتر سال کی تھی ۔"

(۲)

منشی محمد الدین فوق کشمیری لاہوری کتاب یادِ رفتگاں ص ۹۷ میں لکھتے ہیں ۔

"نمبر ۴۰ - نام شاہ فرید ۔ ساکن بسمال ریہ موضع ڈھولنوال ۔ وفات ۱۱۵۶ھ ۔ آپ بعہد شاہ ہمایوں بحیثیت ملازم شاہی بارہ ہزاری منصب رکھتے تھے ۔ جب حضرت محمد میخیار کے خدام میں داخل ہو کر سلسلہ نوشاہی اختیار کیا ۔ تو تمام دولت لٹا دی ۔ آپ کی عمر ایک سو پچھتر سال تھی ۔"

---

[۱۲] تحایف قدسیہ قلمی ص ۱۴۸ ، [۱۳] ایضاً ص ۱۴۲ ، شرافت ۔

Marfat.com

(۳)

مولوی محمد الدین اہلحدیث نوشاہی ساکن دیہڑ درکاں ضلع گوجرانوالہ۔ کتاب باغ اولیائے ہند
چمن ہفتم صفحہ ۱۰۳ میں لکھتے ہیں۔

"حضرت شاہ فرید نوشاہی رح"

"ایہ بزرگ خدا دا ہویا سید زادہ بھائی — بادشاہاں دے اگے اسدی بڑی حکومت آہی
پیر محمد سچیار پایوں فیض حقیقی پایا — ہو کے دلی مکمل پورا شہر لاہور چ آیا
دھولن وال پاہی دے نال رہ خدا اسدا یارا — شہر لاہوروں دکھن پاسے ڈوکوہ پینڈا سارا"

اولاد کسی تذکرہ نگار نے آپ کی اولاد کا ذکر نہیں کیا۔ اور نہ ہی آجتک کسی شخص نے آپ کی اولاد ہونے کا دعوٰے کیا ہے۔ مگر حافظ نور الدین گنجوی رح نے خزینۃ الفقرا میں آپ کی اولاد کا تذکرہ اس طرح کیا ہے۔

اولاد انہاندی چ تلونڈی[۱۴] وچ مکان بنائے — نے خوش ہویا من بھتیجیاں تائیں رکھیا اپنے نائے[۱۵]

دو شعر کے بعد لکھتے ہیں۔

دھولن وال فرید سیدا دی تربت قایم ہوئی — اسیر نسل اونہاندی سیدگدی اوپر نہ کوئی
ہُن دوتن زرگر اس گدی دی کرن حفاظت بھائی — سال پچھوں اوہ چتم دیواون میلہ لگدا بھائی[۱۶]

یاران طریقت آپ کے مریدان طریقت تو بہت ہوں گے صرف تین شخصوں کے نام دستیاب ہوئے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

۱۔ مرزا محمد امین خاں افغان قصوری لاہوری رح
۲۔ بابا فقیر اللہ صاحب رح
۳۔ مولانا خیر اللہ خدا لاہوری رح

---

۱۴ یعنی تلونڈی چوہدریاں۔ ریاست کپورتھلہ۔ ضلع جالندھر ۱۲ ۱۵ "تایا" سے مراد عم بزرگ سید شاہ شریف صاحب تلونڈی والے ہیں۔ ۱۲ ۱۶ خزینۃ الفقرا قلمی صفحہ ۱۳۹، شرافت

Marfat.com

تاریخِ وفات

حضرت شاہ فرید صاحب رح کی وفات بقول مورخین لیک سو پچھتر (۱۷۵) سال کی عمر میں ہوئی۔ اگرچہ یہ روایت قرینِ عقل نہیں مگر چونکہ اس کے خلاف کوئی حوالہ نہیں مل سکا۔ اس لئے اُن کے تتبع میں اسی پر اعتماد کر لیا گیا ہے۔ آپ کے سالِ وفات میں مختلف اقوال ہیں۔

۱۔ مفتی غلام سرور لاہوری خزینۃ الاصفیا جلد اول۔ صفحہ ۲۰۵ میں لکھتے ہیں۔

"وفاتِ آں جامع الکمالات بقولِ صاحب تذکرہ نوشاہی در سال یکہزار و یکصد و پنجاہ و ہشت (۱۱۵۸) ہجری ست"

لیکن مفتی صاحب کا یہ حوالہ بالکل درست نہیں کیونکہ تذکرہ نوشاہی میں شاہ فرید کا نام تک درج نہیں چہ جائیکہ سالِ وفات۔ اور یہ ظاہر ہے کہ تذکرہ نوشاہی ۱۱۴۶ھ میں تصنیف ہوا۔ اور شاہ فرید کا سالِ وفات جو مفتی صاحب نے لکھا ہے۔ وہ اس سے بارہ (۱۲) سال بعد ہے۔ پھر تذکرہ میں اس کا ہونا کیا مطلب؟

۲۔ مولوی نور احمد چشتی تحقیقاتِ چشتی میں۔ اور منشی محمد الدین فوق کشمیری یادِ رفتگاں میں آپ کی وفات سترھویں (۱۷) رجب ۱۱۵۶ھ لکھتے ہیں۔

مفتی صاحب کے متعینہ سال کے مطابق ۱۷۴۵ء اور ۲۸ سنہ جلوس محمد شاہی تھا۔

مدفن آپ کی قبر لاہور سے تین کوس جنوب موضع ڈھولنوال کے شمالی طرف ہے۔ پاس مسجد پختہ بھی موجود ہے۔ صاحب تحقیقاتِ چشتی نے ۱۲۸۰ھ / ۱۸۶۳ء میں آپ کی خانقاہ کے متعلق لکھا ہے۔

"اس خانقاہ کے متعلق زمین مزروعہ ستر (۱۷) کنال معہ چاہِ چرخ چوب گوشہ لگنی خانقاہ میں تا قیامِ خانقاہ معاف ہے۔ بروزِ عرس مرزا محمد بیگ جھنڈارہ فقرا کرتے ہیں۔ اکثر فقرائے نوشاہیہ جمع ہوتے ہیں۔ اور سرود و قوالی بھی ہوتی ہے۔ بروز میلہ زمینداران موافعات گرد نواح بھی خدمتِ سجادہ خانقاہ کرتے ہیں۔" (صفحہ ۴۲۹)

قطعہ تاریخ از گنجینہ سروری

چوں فرید زمانہ سید دیں — فرد و یکتا بباغ خلد رسید
۱۱۵۸ھ — ۱۱۵۸ھ
جلتش۔ والیِ خلافت۔ دراں — ہم بجوراں۔ آفتابِ فقر فرید

۱۱۵۸ھ ماد تاریخ مطلع جو

Marfat.com

متعلقہ صفحہ ۳۲۷

شجرہ فقرائے

شاہ فرید لاہوری رحمۃ اللہ علیہ ڈھولنوال

بابا فقیر اللہ

باباجی سلطان

سید غلام مصطفیٰ - ساکن بھینی متصل سرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

بابا غلام حسین موچی ساکن بھینی

بابا امیر شاہ موچی ساکن بھینی

بابا اسکندر شاہ موچی ساکن بھینی

بابا خیر شاہ موچی ساکن بھینی

[سائیں نواب شاہ ولد امیر شاہ موچی ساکن بھینی یہ سنہ ۱۳۷۰ھ / ۱۹۵۱ء میں موجود ہے]

[لہری شاہ ورزند اکبر و سجادہ نشین بابا امیر شاہ]

[سائیں عمر الدین ساکن بھینی سنہ ۱۳۷۰ھ / ۱۹۵۱ء میں موجود ہے]

[سائیں جاباں دوگر ساکن بھینی]

[سائیں بوٹا کمہار ساکن بھینی]

[سائیں غلام محمد بانڈہ ساکن بھینی]

[سائیں دین محمد بانڈہ ساکن ڈھانہ]

میاں بشیر احمد - ساکن چک ۵ ۷ جنوبی - ضلع سرگودھا، راقم نے شجرہ شریف خاندان توسائی اور سیحرفی رحمان نوشتہ گنج بخش پنجابی نظم کرکے چھپوائی ہے ۱۲

Marfat.com

ق

(۶۴)

قائم الدین

سید حافظ قائم الدین محمد برقندار پاک پتنی رح

حافظِ قائم کہ مئے شوقِ حق — خورد ز خمخانۂ رب الفلق
پیشِ خدا مرتبۂ او بلند — او بسرِ عشق فگندہ دو ہق
دُور برافگندہ حجابِ دوئی — ذاتِ خدا بود بزیرِ نتق
جامۂ عرفاں ببرش بود چُست — دررہِ حق بُردہ گوئے سبق
اشرف از رحمتِ پیرِ مُغاں — مائدۂ عشق خورد پُر طبق [1]

آپ چراغِ خاندانِ مُصطفوی شمیمِ دودمانِ مُرتضوی ۔ صاحبِ عشق و وجد و ذوق تھے۔ حضرت شیخ پیر محمد سیچیار تو شہردی قدس سرہٗ کے اکابر خلیفوں سے تھے۔

مولد و موطن آپ سبزواری سید تھے۔ آپ کے بزرگ فارس سے لاہور آئے۔ وہاں سے اجودھن آ بسے۔ آپ کی پیدائش اجودھن المشہور پاک پٹن میں ہی ہوئی، لڑکپن میں ہی قرآن مجید حفظ کر لیا۔ اور دینی تعلیم پائی۔

صاحب خزینۃ الفقرا نے آپ کو حضرت باوا فرید صاحب رح کی اولاد سے لکھا ہے۔ مگر یہ درست نہیں۔ اور اس کی کوئی دلیل نہیں۔

---

[1] کنز الرحمت ص۱۱۶ ، [2] پاک پتن کی آبادی کا ذکر مفتی غلام سرور لاہوری نے (باقی حاشیہ بر صفحہ ۳۳۰)

Marfat.com

واقعہ بیعت

درگاہِ فریدیہ پر چلہ کشی آپ کو شروع سے ہی یادِ الٰہی کا شوق تھا۔ بزرگوں کی تلاش میں رہتے۔ صاحبِ انوار الاقطاب نے لکھا ہے کہ آپ ہر روز خواجہ فریدالدین گنج شکر رح کے مزار پر جاکر قرآن مجید ختم کرتے۔ کئی سال گذر گئے۔ مگر مدعا حاصل نہ ہوا۔ تو دل برداشتہ ہوکر قبر پر دونو ہاتھ مار کر اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور کہا تجھ سے کچھ نہ ہوسکا۔ رات کو خواب میں بابا صاحب ملے۔ اور فرمایا تمہارے قرآن پڑھنے سے ہم کو مسرت ہوتی تھی۔ لیکن تمہارا نصیب کہیں اور جگہ ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۲۹) کتاب خزینِ پنجاب صفحہ ۲۳۷ میں اس طرح لکھا ہے۔

"پاک پتن۔ دوابہ بادی ضلع منٹگمری کے متعلق دریائے گھارا اور اپنے کنارے سے بفاصلہ چودہ ۱۴ میل یہ مشہور قصبہ آباد ہے۔ آبادی اس کی بہت پرانی ہے اور اصلی بانی اس کا راجہ اجودھن تھا۔ جس نے یہ قصبہ آباد کرکے اپنے نام سے موسوم کیا۔ سکندرِ اعظم کے حملے کے وقت اس کی آبادی بڑی اوج پر تھی۔ بلکہ اس نے پنجاب فتح کرکے اپنی یادگار کے واسطے یہاں چند مینار سنگین بنوائے تھے۔ مگر اب تک ان کا نشان بھی باقی نہیں رہا۔ چھٹی صدی ہجری کے ابتدا میں جب خواجہ فریدالدین گنجشکر چشتی رح شہر ہانسی سے اُٹھ کر یہاں آئے۔ تو ان کی ہدایت سے یہاں کے رہنے والے مسلمان ہوئے۔ اور نام اس کا اجودھن سے بدل کر پاک پتن مشہور ہوگیا۔ مقبرہ حضرت کا یہاں موجود ہے۔ اور صالحینِ اسلام کے وقت سے یہ قصبہ اور اس کے گرد و نواح کے دیہات روضہ کے سجادہ نشین کی جاگیر میں چلے آتے تھے۔ اور سجادہ نشین باختیارِ خود یہاں حکومت کرتا تھا جب اسلامیہ سلطنت ضعیف ہوگئی۔ اور سکھوں نے جابجا زور پکڑ کر غارتگری شروع کی۔ تو ہیرا سنگھ نکئی نے بھڑوال سے آکر اس قصبہ پر حملہ کر دیا۔ ۴۰۰۰ اُس وقت شیخ سبحان سجادہ نشین تھے۔ اُنہوں نے چار ہزار سوار کے ساتھ (باقی حاشیہ بر صفحہ ۳۳۱)

Marfat.com

کتاب خزینۃ الفقرا میں اس طرح منقول ہے کہ چالیس روز تک آپ درگاہِ خواجہ فرید رح پر روزانہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہے۔ جب کوئی فائدہ معلوم نہ ہوا۔ تو تنگ آکر اپنے وضو والے کوزہ قبر پر دے مارا۔ اور کہا کہ سارا جہان آپ کی درگاہ سے فیض پاکر جاتا ہے۔ مگر میرے لئے کچھ نہیں رہا۔ یہ کہکر آپ شہر سے باہر جنگل میں چلے گئے۔ ایک درخت کے سایہ میں بیٹھے۔ اسی اثنا میں ایک ضعیف العمر بزرگ گودڑی پوش وہاں آموجود ہوئے۔ آپ ان کو خضر صورت دیکھ کر

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۳۰) اس کا مقابلہ کیا۔ فریقین میں ایک سخت لڑائی ہوئی ہیرا سنگھ مارا گیا۔ شیخ سبحان مظفر و منصور رہے۔ پھر بھی کئی مرتبہ سکھ آآ کر میاں حملے کرتے رہے۔ مگر جواب ترکی بترکی پاتے رہے۔ آخر جب رنجیت سنگھ تمام پنجاب پر متسلط ہوگیا۔ تو اس نے براہ تملق و چاپلوسی و فریب اپنی عقیدت جتلا کر سجادہ نشین کو اپنے پاس بلا کر نظر بند رکھا۔ اور تمام ان کے متعلقہ علاقہ پر اپنا انتظام کر لیا۔ اُس روز سے کل علاقہ متعلقہ مزار کا سکھی حکومت میں آگیا۔ اب زیرِ حکومت انگریزی ہے۔ ہر سویں روز یا پچویں محرم کو یہاں بڑا میلہ ہوتا ہے۔ اور بہشتی دروازہ جو حضرت کے روضہ کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ اُسی روز کھلتا ہے۔ یہ قصبہ پرگنہ کا صدر مقام ہے تحصیلدار ماتحتی ضلع منٹگمری کے یہاں مال کا کام دیتا ہے۔ آبادی قصبہ کی ایک بلند ٹیلے کے اوپر اور احاطہ مزار کا پستی میں ہے۔ عمارت قصبہ کی بہت خوشنما پختہ و خام ملی ہوئی ہے۔ اور بازار پر تجارت و آبادی اچھے اچھے ساہوکار مالدار یہاں ساہوکارہ و تجارت کرتے ہیں۔ جمع پرگنہ کی تخمیناً پچاس ہزار روپیہ ہے۔ اور گاؤں متعلقہ تحصیل کے تین سو دس ۳۱۰ ہیں۔ پرانا رستہ دریائے بیاس کا جو خشک پڑا ہوا ہے۔ اس پرگنہ میں واقع ہے۔ اس میں درخت جنڈ و کریا و گھاس بہت ہوتی ہے۔ خاص پاک پتن میں پارچہ قسم لنگی و چوتھی اچھا بنایا جاتا ہے۔ اور خراد کا کام چوبی خراد کی لوگ نہایت تحفہ و عمدہ کرتے ہیں۔ کھلونے لکڑی کے۔ اور حقے چمڑے کے جن پر پیتل کا کام کیا ہوتا ہے پاک پتن کا تحفہ دُور دُور تک جاتا ہے۔ چلمیں سرپوش دار نہایت عمدہ بنتی ہیں۔ ۱۲ شرافت

Marfat.com

مُٹھیں بھرنے لگے۔ جب پشت پر پہنچے۔ تو دیکھا کہ وہاں چوٹ کا نشان ہے۔ آپ نے پوچھا۔ فقیر صاحب اس جگہ کس نے مارا ہے۔ بزرگ نے فرمایا۔ ایک ہمارا بچہ ہے اُس نے مارا ہے۔ آپ نے کہا وہ کیسا ظالم بیٹا ہے۔ جس نے آپ جیسے بزرگ باپ کو تکلیف پہنچائی ہے۔ فقیر صاحب نے فرمایا۔ کہ اگر ہمارے جیسا باپ۔ اور تمہارے جیسا بیٹا ہو تو ایسا ہو جانا کچھ تعجب کی بات نہیں۔ آپ یہ کلام سُنتے ہی سمجھ گئے کہ یہ حضرت بادا صاحب مثالی صورت میں جلوہ گر ہیں۔ آپ ان کے قدموں پر گر پڑے۔ اور معافی مانگی۔ انہوں نے فرمایا کہ تمہارا خوش آوازی سے قرآن مجید پڑھنا ہم کو نہایت پسند آتا تھا۔ اس لئے تم کو کوئی جواب نہیں دیا۔ کہ کہیں تم چلے نہ جاؤ۔ لیکن تم نے وہی کیا۔ کہ چلے آئے۔ سنو۔ تمہارا فیض بالمنی سلسلہ قادریہ کے ایک بزرگ شیخ پیر محمد سچیار نوشاہیؒ کے پاس ہے۔ جو دریائے چناب کے کنارہ پر سکونت رکھتے ہیں۔ یہ کہہ کر بادا صاحب غائب ہو گئے۔ اور آپ کو نہایت خوشی حاصل ہوئی۔ [۳]

نوشہرہ شریف جانا منقول ہے کہ جب آپ کو حضرت بادا صاحب رح سے بشارت ملی تو رات کو دیکھا کہ ایک اجنبی سُتلج پاک پتن میں وارد ہوا۔ اور ساری رات ذکر ارہ میں مشغول رہا۔ آپ کو اُس کا یہ شغل بہت پسند لگا۔ پوچھا یہ بات کہاں سے حاصل کی؟ اُس نے کہا کہ میرے مُرشد حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشاہی رح نوشہرہ شریف میں رہتے ہیں۔ یہ چیز اُن سے حاصل ہوئی ہے

---

[۳] خزینۃ الفقرا قلمی صفحہ ۹ تا صفحہ ۱۱، ف بزرگوں کا بعد از وفات زائرین کو مستفیض کرنا یا فیض کی جگہ کا نشان دینا اکثر منقول ہے چنانچہ

۱۔ شیخ بھکھاری رح کو بابا فرید صاحب رح نے خواب میں فرمایا کہ زیارت حرمین کو جاؤ۔ (تذکرہ اولیائے ہند ج ۲ صفحہ)

۲۔ شیخ محب اللہ صدیقی رح درگاہ خواجہ بختیار کاکی رح پر معتکف رہے۔ انہوں نے واقعہ میں فرمایا کہ تم گنگوہ جا کر شیخ ابو سعید صابری رح کے مرید ہو جاؤ۔ (تذکرہ ج ۲ صفحہ ۹۹)

۳۔ سید بہادل تیر قلندر نے اپنے پوتے شاہ نعیم کو خواب میں فرمایا کہ تمہارا بالمنی حضرت امیر کبیر سے ہے (تذکرہ ج ۳ صفحہ ۱۵۱ شرافت)

Marfat.com

یہ بات سُن کر آپ کا عشق بڑھ گیا۔ اور آپ نہایت عقیدت سے اُس طرف روانہ ہوئے۔ بلکہ بعض روایات میں ہے کہ آپ ہر ایک قدم پر دوگانہ نفل بھی ادا کرتے تھے۔ بہرکیف آپ نے کافی عرصہ میں اس سفر کو طے کیا۔ دن کو روزہ رکھتے۔ اور رات کو یادِ الٰہی کرتے۔ چونکہ آپ کے پاس زادِ راہ کچھ نہ تھا جب بھوک سے تنگ آتے تو تربوز کی چھال کھا کر افطار کرتے۔ کنز الرحمت پس ہے۔

زرہ پوست تربوز میخوردے او ۔۔۔ چو از جوع بسیار آزردے او

آخر مدت کے بعد نوشہرہ شریف پہنچے۔

درگاہِ سچیار میں حاضری | چونکہ آپ بالکل مسکین و غریب الحال تھے۔ ہدیہ کے واسطے کوئی چیز پاس نہ تھی۔ آنکھوں میں آنسو بھر لائے۔ آخر جنگل سے ایک گٹھڑی ایلوں کی چن لی۔ تاکہ ڈیرہ پر آگ جلانے کے کام آئے۔ سر پر اُٹھا کر لائے۔ اور دیوانخانہ میں آکر ڈال دی۔ عشا کا وقت تھا۔ حضرت سچیار صاحب رح نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے؟ دوستوں نے عرض کیا کہ کوئی نووارد مسافر ہے۔ اور اُپلے لایا ہے۔ حضور دل میں بہت خوش ہوئے۔ مگر آپ کے حسنِ اعتقاد کو مزید پرکھنے کے لئے باروں کو فرمایا کہ اس مسافر کو باہر نکال دو۔ کہیں چلا جائے۔ حاضرین نے نکال دیا۔ آپ دروازہ پر بیٹھ رہے۔ اور زار و قطار رونا شروع کیا۔ آخر حضرت سچیار صاحب رح نے آپ کو اندر بلایا۔ اور اپنے مراحم سے نوازا۔ ۵

بیعتِ طریقت | آپ نے بیعت ہونے کی التماس کی۔ تو صاحبِ خزینۃ الفقرا نے لکھا ہے کہ حضرت سچیار صاحب رح نے آپ کو استغفار تین بار۔ اور صفاتِ ایمان۔ اور چار کلمے پڑھا کر بیعت فرمایا۔ صاحب کنز الرحمت نے لکھا ہے کہ حضور نے ایک ہی توجہ سے آپ پر عرش تک کے پردے کھول دیئے۔

کرم کرد حضرت بحالش چناں ۔۔۔ کہ تا عرش میکشود پردہ عیاں ۶

---

۴ ۵ ۶ کنز الرحمت ص ۱۱۷ شرافت۔

Marfat.com

چلہ نشینی | صاحب خزینۃ الفقرا نے لکھا ہے کہ حضرت پیر صاحب رح نے آپ کو اپنے پاس حجرہ میں چالیس روز اعتکاف میں رکھا، اور درود شریف کا ورد کرایا۔ آپ کو کامیابی ہوئی۔

ے

حجرے اک وچ حافظ تائیں امر اعتکاف بتایا
چالی روز نہ باہر آویں نرمی کر فرمایا
دسیا ورد درود نبی دا ہور کلام نہ کوئی
پڑھ حافظ وچ حجرے بہہ کے خوب اجازت ہوئی
چیتل دناں دا حافظ سندا سینہ ہو یا منور
اڈیا وہم غیریت والا پختہ ہو یا تصور
نالے چیتل دناں دے اندر پکڑی عشق ثبوتی
سیر کرایا کامل مرشد ملکوتی جبروتی
وچ لاہوت مکمل غوطہ برکت پیر لگایا
کثرت گئی غیریت والی عقل عشق دا آیا
اندر چیتل دناں دے حافظ ہو یا ولی مکمل
غوطہ بحر عرفان لگایوس چمکیا نور تجلی

دوسرا چلہ اور حضرت غوث اعظم رض کا حضور | میاں امام بخش لاہوری رح نے کتاب مرأۃ الغفوریہ میں لکھا ہے۔ کہ آپ نے چلہ میں قصیدہ غوثیہ خمریہ محبوبیہ کی دعوت کی۔ ایک روز آپ یہ شعر پڑھ رہے تھے۔ مصرع مُرِیْدِیْ ھِمَّۃً وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّیْ۔

آپ کو حضرت غوث الثقلین رض کی حضوری نصیب ہوئی۔ انہوں نے فرمایا۔ اس جگہ یہ مصرع بھی پڑھا کرد۔ مصرع مُرِیْدِیْ اَنْتَ قُطْبًا اَنْتَ شَیْخًا۔

چنانچہ اُس روز سے آپ کے خاندان برقندازیہ میں یہ مصرع بھی پڑھا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ قصیدہ شریفہ کے کسی نسخہ میں نہیں۔ محض الہامی ہے۔

خلافت واجازت | منقول ہے کہ چلے کرانے کے بعد حضرت پیر صاحب رح نے آپ کو دین و دنیا کی دولت سے مالا مال کر دیا۔ اور اپنا ایک خاص دوشالہ آپ کو عنایت فرمایا۔ اور خلافت سلسلہ قادریہ نوشاہیہ عطا کر کے واپس پاک پتن جانے کا ارشاد فرمایا۔ اور حکم دیا کہ وہیں تمہارا مقام

ے خزینۃ الفقرا قلمی ص ۱۳، شرافت۔

Marfat.com

ارشاد ہے۔ آپ نے عرض کیا کہ دلہن حضرت بابا فرید گنج شکرؒ کا شاہی دربار ہے میری دلہن کیا قدر و قیمت ہوگی۔ حضور سچیار پُر انوار نے فرمایا۔ "بابا فرید صاحب رح کے پلنگ کے پاس تمہارا پیہڑا ڈاہ دیا ہے۔ قیامت تک اِس کو کوئی نہ اٹھا سکے گا"

پاک پتن میں وُرود صاحب مراۃ الغفوریہ نے لکھا ہے کہ جس وقت حضرت سچیار صاحب رح نے آپ کو رخصت کیا۔ تو بوقتِ وداع یہ الفاظ فرمائے ؎

"تینوں دتا دائرہ میں نخت جھرد کھا لیون تا ہی سہل ہے پر رکھن اوکھا
تیری مینوں نت چوکھا ہی چوکھا بدھی ہوئی پیُودی پتر ہووے سوکھا"

اور پھر از راہ لطف و کرم فرمایا۔ "جا تینوں سوکھا ہی سوکھا" یہ فرماتے ہی رخصت کر دیا۔ اور فرمایا۔ "جا ہمارے حافظ تیرا خدا حافظ" چنانچہ آپ بکمالِ فتوحات باطنی پاک پتن شریف میں وارد ہوئے۔

برقنداز کا خطاب ملنا منقول ہے کہ ایکمرتبہ حضرت سچیار پیر رح بمعہ فقرا قصبہ قصور میں اپنے دوستوں حافظ صدیق و حافظ سعد اللہ کے پاس تشریف لے گئے۔ اُن کی مجلس میں اکثر قوالی ہوا کرتی اور وجد و تواجد بھی ہوتا تھا۔ اس لئے اُن کا شہرہ تمام شہر میں ہوگیا۔ قصور کا حاکم پٹھان درویشوں کا منکر تھا۔ اُس نے سنا تو نوکروں سمیت حاضر ہوا۔ اور وجد ہونے کی التماس کی۔ انہوں نے ہرچند توجہ کی مگر کچھ اثر ظاہر نہ ہوا۔ اُس نے کہا یہ سب فقیر ٹھگ ہیں۔ پس اُس نے حضرت سچیار صاحبؒ کو بمعہ مریدوں کے گرفتار کر کے قلعہ میں محصور کر لیا۔ اِدھر حافظ قایم الدین صاحبؒ کو خواب میں اس واقعہ کی اطلاع ہوئی۔ آپ اُسی وقت پاک پتن شریف سے چل کر ایک لمحہ میں طے ارض کر کے قصور پہنچے۔ اور بڑے جوش سے یہ دوہڑہ فرمایا ؎

لوڑ لوڑ مینوں مرشد لدھا پیر محمد سچیار غازی چارے کُوٹاں جس دیاں نوایاں کیا سیّد کیا قاضی
اوہناں نوں کی پروا ہے جنہاں دا مرشد نوشہ حاجی

یہ کلمات بولے ہی تھے۔ کہ تمام شہر کے محلات کانپنے لگے۔ پھر آپ نے حق کا نعرہ لگایا تو تمام باشندگان شہر کو

Marfat.com

وجد ہو گیا ، اُس پٹھان کو بھی وجد ہوا ۔ آپ قلعہ میں داخل ہوئے ۔ اور اپنے پیر و مُنعم کی قدمبوسی کی ۔ اور تمام درویشوں کو رخصت کرایا ۔ اُسوقت حضرت سچیار صاحب رح نے نہایت خوش ہو کر فرمایا ۔ " واہ حافظ قایم ۔ میرے نوشہ حاجی کے برقنداز " اُس روز سے آپ کا لقب برقنداز مشہور ہو گیا ، اور آپ کی نظر برقی تاثیر رکھتی تھی ۔

صاحب تحایف قدسیہ نے بجائے برقنداز کے آپ کو حکم انداز لکھا ہے ۔

مصرع بگو تعریف حکم انداز قایم ۔ ۵۸

فائدہ ۔ شاید بعض کوتاہ بینوں کو یہ شبہ گذرے کہ جو کام پیر سے نہ ہو سکا ۔ وہ مرید سے کیسے ہو گیا ۔ ایسا اوقات ایسا ہو جاتا ہے ۔ کہ بلند مرتبہ سے جو کام نہ ہو ۔ وہ کم مرتبہ سے وقوع میں آجاتا ہے ۔ چنانچہ

۱ ۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی موجودگی میں آصف بن برخیا نے بلقیس کا تخت لا حاضر کیا ۔ (قرآن پ ۲۰)

۲ ۔ حضرت خواجہ حسن بصری رح دریا پر کشتی سے گذرے ۔ مگر اُن کے مرید شیخ حبیب عجمی رح پانی کے اوپر چل کر پار گذر گئے ۔ (تذکرۃ الاولیا)

— بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرید کا درجہ اپنے پیر سے بڑھ جاتا ہے چنانچہ

۱ ۔ کسی نے حضرت شیخ نُہری سقطی رح سے سوال کیا ۔ کہ کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ مرید کا درجہ اپنے پیر سے بڑھ جاوے ۔ فرمایا ۔ ہاں ۔ ہمارا مرید جُنید ہم سے رتبہ میں زیادہ ہے (تذکرۃ الاولیا)

۲ ۔ خود حضرت سچیار صاحب رح نے ایک لڑکے پر توجہ کی ۔ وہ مجذوب ہو گیا ۔ اسکی والدہ نے کہا کہ پھر اصلی حالت پر آجاوے ۔ اُنہوں نے ہر چند کوشش کی مگر کچھ اثر ظاہر نہ ہوا ۔ تو فرمایا ۔

ہ بفرمود حضرت بیاراں چناں — کہ از دست من رفتہ او را عناں

ز ضبط من افتادہ او را زمام — ز ادراک ما یافت بالا مقام

اسکی باگ ڈور میرے ہاتھ سے نکل چکی ہے ۔ اور میرے ادراک سے بلند مقام حاصل کر لیا ہے ۔ ۵۹

---

۵۸ تحایف قدسیہ قلمی ص ۱۴۲ ، ۵۹ کنز الرحمت ص ۱۰۵ ، شرافت ۔

Marfat.com

تو اِن واقعات کے مطابق اگر حافظ برقنداز۔ اپنے پیر حضرت سچیار صاحب رح سے درجہ میں بلند ہو گئے ہوں تو بھی کچھ جائے تعجب نہیں۔

گیسو دراز ہونا | حضرت سچیار پیر رح کا حکم تھا کہ میرا کوئی مرید سر پر لمبے بال نہ رکھے۔ اس لئے اُن کے تمام درویش محلوق رہتے تھے۔ ایک دفعہ حافظ برقنداز صاحب رح نوشہرہ شریف میں آئے تو آپ کے سر پر لمبے بال تھے۔ پیر روشنضمیر نے پوچھا۔ حافظ صاحب! آپ کو معلوم ہے کہ میں نے اپنے یاروں کے واسطے سر پر بال رکھنے منع کئے ہوئے ہیں۔ آپ نے کیوں خلاف ورزی کی۔ آپ نے عرض کیا۔ کہ پیشتر ازیں جب میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تھا تو میرا سر مُنڈا ہوا تھا۔ آپ میرے سر پر ہاتھ مبارک رکھ کر اُٹھے تھے۔ اُس روز سے میں نے بالوں کا مُنڈانا موقوف کر دیا ہے کہ جن بالوں پر میرے پیر صاحب کا ہاتھ لگ چکا ہے۔ اِن کو مُونڈ دینا خلافِ ادب ہے۔ لہٰذا تبرکاً یہ بال رکھے گئے ہیں۔ حضرت سچیار صاحب رح یہ بات سُن کر بہت خوش ہوئے۔ اور فرمایا اے برقنداز! تجھ کو اور تیرے مریدوں کو بال رکھنے کی اجازت ہے۔ چنانچہ اُس روز سے عموماً فقرائے برقندازی سر پر گیسو دراز رکھتے ہیں۔

اولادِ سچیار کو سجادگی دلوانا | منقول ہے کہ حضرت سچیار صاحب رح کے فرزند میاں عبدالجلیل مست و مجذوب۔ اور محویت و استغراق میں رہتے تھے۔ اس لئے حضور پرنور نے اپنے داماد سید شاہ حسین خوارزمی سہروردی رح کو جو اُن کی بیٹی بی بی شہر بانو کے شوہر تھے۔ اپنا ولیعہد خلافت بنایا۔ جب وہ درگاہِ سچیاریہ کے سجادہ نشین ہوئے۔ تو عُرس کے دن وہ مسند پر بیٹھے تھے۔ اور خلایق کا ہجوم گرد تھا۔ میاں عبدالجلیل کس مپرسی کی حالت میں بیٹھے تھے۔ حافظ برقنداز صاحب کو یہ بات ناگوار گذری۔ شاہ صاحب کو نگاہِ غیرت سے دیکھا۔ وہ اُسی وقت تڑپنے لگے۔ اُن کی حالت نازک ہو گئی۔ اُن کی اہلیہ بی بی شہر بانو آموجود ہوئیں۔ اور درویشوں کو کہا کہ میرے شوہر کے واسطے دُعا کرو۔ سب نے کہا کہ یہ جو کچھ ہوا ہے۔ حافظ صاحب رح کے تصرف سے ہوا ہے۔ آخر حافظ صاحب رح کے آگے التجا کی۔ آپ نے پُرجوش لہجہ میں فرمایا۔ بی بی صاحبہ۔ سجادگی تمہارے بھائی کا

Marfat.com

حق تھا۔ وہ تم اپنے گھر لے گئیں۔ اب دو نو باتیں اکٹھی نہ رہیں گی۔ یا سجادگی رکھ لو۔ یا شوہر رکھ لو۔ چنانچہ بی بی صاحبہ نے کہا کہ ہم سجادگی نہیں لیتے۔ میرا شوہر بچ رہے۔ آپ نے شاہ حسین کے جسم پر ہاتھ پھیرا۔ وہ بچ رہے۔ اور صحت یاب ہو گئے۔ بی بی شہر بانو نے تمام فقرا کے روبرو سجادگی اپنے بھائی میاں عبدالجلیل کو سپرد کی۔ اور خود قصبہ سوہدرہ میں چلی گئیں۔ اُس روز سے اولادِ حضرت سچیار صاحب رح سجادہ نشین چلی آتی ہے۔

حافظ صاحب کے اس احسان کے بدلہ میں آج تک نوشہرہ شریف کے عُرس پر سب درویشوں میں سے پہلے بھنڈارہ برقندازیوں کو ملتا ہے۔

کثرتِ فیضان آپ سے لوگ بکثرت فیضیاب ہوتے تھے۔ ہندو مسلم سب مستفیض ہوتے تھے۔ میاں محمد عظیم کے زمانہ نائب فوجدار پرگنہ لپسرور سے روایت ہے کہ میں جنگل میں شکار گیا۔ ایک طرف ذکر کی آواز سنائی دی۔ اُدھر گھوڑے دوڑائے۔ دیکھا۔ تو کئی جوگی مجلس لگائے بیٹھے ہیں۔ اور ذکر کرنے میں مشغول ہیں۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ برقندازی تھے۔ [1]

نیز میاں محمد عظیم مذکور سے مروی ہے۔ کہ میں نے قبرستان میں کسی غار سے ذکر ارہ کی آواز سُنی۔ جا کر دیکھا تو وہ جوگی تھا۔ اُس نے اُٹھ کر میری تعظیم کی۔ میں نے پوچھا تم نوجوگی ہو۔ تمہیں ذکر جہر سے کیا تعلق؟ اُس نے کہا میں حافظ برقندازرح کا مرید ہوں۔ اور تمہارا پیر بھائی۔ [2]

کرامات

وظیفہ کی تاثیر منقول ہے کہ ایک شخص نے خدمت میں عرض کیا کہ اولیاء اللہ ایک نظر سے سیاہ دل کو اکسیر بنا دیتے ہیں۔ اور غافل دل کو آگاہ کر دیتے ہیں۔ یہ کس طرح ہے۔ آپ نے اس کی استعداد کے موافق اس کو اسم شریف یَا اَللّٰہُ الْمَحْمُوْدُ فِیْ کُلِّ فِعَالِہٖ یَا اَللّٰہُ کا ورد فرمایا۔ اُس نے ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر پڑھنا شروع کیا۔ کیا سنتا ہے کہ پتے پتے سے اَللّٰہ اَللّٰہ کی آواز

---

[1] انوار القادریہ بحوالہ مرآۃ الغفوریہ قلمی ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

آرہی ہے ۔ ہر طرف سے یہی صدا سُنی جاتی تھی ۔ سُنتے ہی متوالا سا ہو گیا ۔ جب افاقہ ہُوا تو آپ سے یہ حال ظاہر کیا ۔ آپ نے فرمایا ۔ اب درخت کے نیچے نہ پڑھا کرد ۔ [۱۲]

مولانا حکیم غلام قادر شاہ اثر جالندھری رح نے انوار القادریہ میں لکھا ہے ۔ کہ اب بھی اس خاندان میں سے جو شخص اس وظیفہ کا ورد کرتا ہے ۔ اُس کو اس کیفیت کا حظ آجاتا ہے ۔

نگاہ کی برقی تاثیر منقول ہے کہ جب آپ کی عمر قریباً نوّے سال کو پہنچی ۔ تو پلکیں ڈھلک کر آنکھیں بند رہنے لگیں ۔ اُٹھائے بغیر کچھ نظر نہ آتا ۔ نظر میں وہی برقی اثر تھا ۔ جب آخری بار جالندھر تشریف لے گئے ۔ تو پالکی میں سوار تھے ۔ محلہ رستہ میں پہنچے تو وقتِ عصر تھا ۔ آٹے دال والے دُکان پر گاہکوں کا ہجوم تھا ۔ اور دالوں کے ٹوکرے پھٹنے دھرے تھے ۔ بھیڑ بہت تھی ۔ اور خریداروں کا شور تھا ۔ آپ نے شور سُن کر پلکیں اُٹھا کر دیکھا ۔ تو نظر دال کے ٹوکروں پر پڑی ۔ وہ وہیں تڑ تڑ کر بھن اٹھے ۔ [۱۳]

اوصافِ کمال

علامہ شیخ محمد ماہ صداقت کنجاہی رح کتاب نوادر المناقب میں لکھتے ہیں ۔

" سورۂ اخلاص مصحفِ اسرار حافظ قایم مدظلہ کہ الف مانند ہمتِ بلند بر تجرد مقصور داشتہ غنچہ وار شیرازۂ جمعیتِ سیپارۂ دل بسبت دنشاہ محبت درپس دو رباں ذاتِ کرامت آیات ختم شدہ ۔

چو قرآں با لفش لبریز اسرار ۔۔۔ نگر بسم اللہ تعلیم دیدار " [۱۴]

اولاد آپ کے ایک ہی صاحبزادہ سید غلام رسول صاحب تھے ۔ جن کی قبر آپ کے روضہ مطہرہ میں ہے ۔ کنز الرحمت صفحہ ۱۱۷ میں ہے

پسر پاکِ نشاں بود غلامِ رسول ۔۔۔ کہ شد در حبابِ الٰہی قبول

---

[۱۲] مرآۃ الغفور یہ قلمی ۱۲ [۱۳] نوادر المناقب قلمی صفحہ ۱۹۵ ، شرافت ۔

Marfat.com

یارانِ طریقت آپ سے بہت مخلوق فیضیاب ہوئی۔ کنز الرحمت ص۱۱۷ میں ہے۔

ے

چناں جوشش زد بحرِ عشقش تتاب — کہ شد عالم از موج او بہرہ یاب

آپ کے مریدان سلسلہ آپ کے لقب کی نسبت سے برقندازی کہلاتے ہیں۔ آپ کے بلاواسطہ خلفاء یہ تھے۔ کتاب مرآۃ الغفوریہ سے نقل کئے گئے ہیں۔

۱	شاہ عبدالغفور دانشمند انصاری رح	بستی دانشمنداں	جالندھر۔
۲	شیخ محمد حیات انصاری رح		〃
۳	مولانا امیر محمدؒ۔ استادِ میاں امام بخش مصنف مرآۃ الغفوریہ		〃
۴	میاں خان محمد رح		〃
۵	شیخ عبدالحکیم رح	گذر تالواڑاں	لاہور
۶	میاں عبدالرحمٰن رح		〃
۷	شیخ عبداللہ بن حکیم محمد اسحاق انصاری رح		〃
۸	میاں محمد خاں رح	قصور	ضلع 〃
۹	سید میر کلاں بادشاہ رح	رکھیاہ	راولپنڈی
۱۰	میاں نور محمد رح	چونڑیاں	
۱۱	میاں جمال رح	ملکہ	
۱۲	میاں منتو رح	بنہال	ہوشیارپور
۱۳	میاں ابرار رحیم رح		
۱۴	سید شاہ کلیم اللہ رح	خواجپورہ	
۱۵	میاں محمد عظیم رح	سیدا	
۱۶	میاں جسو حجام رح	مالڑی	

Marfat.com

۱۷	حافظ مُرید ؒ	مالڑی	
۱۸	شیخ محمد عظیم ؒ	جھاناجھوں	
۱۹	میاں محمد عظم کے زئی نائب فوجدار پرگنہ	پَسرُور	ضلع سیالکوٹ
۲۰	شیخ محمد مہدی ؒ		
۲۱	شیخ عبدالباقی ؒ		
۲۲	حاجی محمد امین ؒ		
۲۳	میاں عبدالقادر ؒ		
۲۴	حافظ فاضل ؒ		
۲۵	میاں محمد اعظم ؒ		
۲۶	میاں غلام مصطفےٰ خاں ؒ		
۲۷	میاں شبیر محمد ؒ		
۲۸	میاں امان اللہ ؒ		
۲۹	میاں مقرّب ؒ		
۳۰	میاں بھیکھا ؒ		
۳۱	میاں سوندھا نقارہ شُتر پر والا ؒ		
۳۲	میاں رد ڑا ؒ		
۳۳	میاں محمد روشن ؒ		
۳۴	میاں دِینا ؒ		
۳۵	میاں رانجھا ؒ		
۳۶	مرزا شُتر بیگ ؒ		
۳۷	بخشندہ بیگ خاں فوجدار ؒ		

Marfat.com

۳۸ نور ،،

۳۹ مہابت خاں ،،

۴۰ سعادت خاں راجپوت ،،

مستورات میں سے

۴۱ بی بی سکھی والدہ میاں امام بخش مصنفِ مراۃ الغفوریہ ۔ لاہور

۴۲ حاجن فاطمہ ،،

۴۳ بی بی خجستہ ،،

رحمہم اللہ تعالیٰ ۔

ادعیات

آپ کی مدح و توصیف میں تین غزلیں مولانا حکیم غلام قادر شاہ اثر انصاری جالندھری رح کے کلام سے یہاں درج کی جاتی ہیں ۔

غزلِ اوّل

ہمہ حالِ پریشانم تو اے بادِ سحر گاہی
خدا را گو بدرگاہِ معلّائے شہنشاہی

وقارِ اولیاء نائبِ محبوبِ سبحانی
فروغِ خاندانِ مصطفائی دیدِ اللہی

جنابِ قبلۂ ایماں طرازِ مسندِ عرفاں
محمد قائم الدیں پیر پرتنداز نوشاہی

جبینت را دمے کن آشنائے آستانِ او
ز صدقِ دل تو اے طالب اگر قربِ خدا خواہی

شود مکشوفِ اسرارِ یدُ اللہ فوق ایدیہم
دہی دستِ ارادت چوں بہ آں نورِ یدِ اللہی

ہمے جوئیند با صد التجا خاصانِ بزمِ انس
ز تعلیمش طریقِ حق پرستی و حق آگاہی

بزمِ قلب ہر کس شمعِ عشقِ او بود روشن
کجا در سینہ اش گنجد خیالاتِ ہوی اللہی

تو اے ہستیِ جاں چشمم منور کن ز دیدارت
مبادا در فراقِ تو شوم سوئے عدم راہی

بیادِ گیسوئے متسلسلت در پیچ و تاب ہستم
نظر فرما سحر چوں میکنم شب را بجانکاہی

ببیں عالم گرفتارِ نہنگِ نفس خونخوارم
مرا از دے رہاں آنساں کہ یونس رست از ماہی

جلالِ او بیاید اے اثر گر بر سرِ سطوت
کند شیرِ فلک در پیشِ او اقرارِ روباہی

Marfat.com

غزلِ دوم

ہادیِ دینِ متیں حافظِ برقنداری — رہبرِ راہِ یقیں حافظِ برقنداری
رونق افزائے طریقت شرفِ فقرِ نبی — حامیِ شرعِ مبیں حافظِ برقنداری
ہیں بحق زمرۂ ابدال میں عالی منزل — نائبِ غوثِ امیں حافظِ برقنداری
فکرِ دنیا نہیں ہم کو زغمِ عقبےٰ ہے — ہیں دو عالم میں مُعیں حافظِ برقنداری
دیکھئے چشمِ بصیرت سے تو آجائے یقیں — اور ہی کچھ ہیں نہیں حافظِ برقنداری
حل مشکل کے لئے کردو مقرر یا غوث — اپنا سجادہ نشیں حافظِ برقنداری
غرقِ گرداب بحیرت ہو مدد مانگے اثر — لیں نکال اسکو وہیں حافظِ برقنداری

غزلِ سوم

میں فدا ہوں اپنے بخت و طالعِ ہمساز کا — دامن آیا ہاتھ حافظ پیر برقنداز کا
ہیں وہ مقبولِ خدا اور نورِ چشمِ مصطفےٰ — کیا بیاں ہو آپ کے اکرام اور اعزاز کا
اللہ اللہ طائروں کا آپ کے وہ رعب ہے — زہرہ پانی ہوتا ہے سیلت کے بازِ باز کا
حق سے کروالیتے ہیں سجدہ میں اپنی پوری بات — دیکھئے انداز حضرت کے نیاز و ناز کا
اک نظر سے کور باطن کو کرے روشن ضمیر — آپ کے چشمِ سیہ میں ہے اثر اعجاز کا

حضرتا بارِ علائق سے بہت ناچار ہوں
دیکھئے حال آکے اپنے خادمِ جانباز کا

تاریخ وفات | حضرت حافظ برقنداز رح کی وفات ستائیسویں ربیع الثانی ۱۱۵۵ھ مطابق یکم جولائی ۱۷۴۲ء میں بعہدِ سلطنت محمد شاہ بادشاہ ہوئی۔ ۲۵ سال جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا مزار شریف پاک پتن۔ ضلع ساہی وال میں شہر سے مغربی جانب ہے۔ میں (شرافت) کئی مرتبہ زیارت سے مشرف ہو چکا ہوں۔

روضہ شریف | آپ کے مزار پر گنبد آپ کے خلیفہ اعظم شاہ عبدالغفور انصاری جالندھری نے تیار کرایا تھا۔

Marfat.com

روضہ میں دو قبریں ہیں۔ مغربی قبر جو ذرا بلند ہے۔ وہ آپ کی ہے۔ اور مشرقی قبر جو ذرا پست ہے وہ آپ کے بیٹے سید غلام رسول کی ہے۔ روضہ کے باہر جنوبی طرف اور قبریں بھی ہیں۔ روضہ کا دروازہ مشرقی جانب ہے۔ روضہ کے دروازہ کے سامنے ایک چبوترہ مسجد ہے۔ جو مسقف نہیں ہے۔ روضہ شریف۔ مسجد اور قبروں کے آس پاس ایک پختہ چاردیواری ہے۔ جو بقدر چھ فٹ بلند ہے۔ وہ بھی اسی زمانہ سے ہے۔ اس کا دروازہ بھی شرقی جانب ہے۔ اس کے درمیان کئی درخت ون بھی موجود ہیں۔

تولیت درگاہ میں (شرافت) پہلی مرتبہ محرم ۱۳۵۵ھ۔ مارچ ۱۹۳۶ء زیارت درگاہ پر قنداز سے مشرف ہوا۔ اوپر جو کچھ لکھا گیا ہے اسوقت کے مشاہدہ کے مطابق لکھا گیا ہے۔ اس وقت دربار شریف کے متولی سید غلام قادر شاہ تھے۔ وہ اگرچہ آپ کی اولاد سے نہ تھے۔ لیکن ان کے ننہال کا رشتہ آپ سے ملتا تھا۔ ان کا مکان قصبہ کے اندر تھا۔ لیکن ایک حویلی دربار پر قنداز کے متصل شرقی جانب تھی۔ جس میں انہوں نے غلہ پیسنے کی مشین لگوائی تھی۔ اگرچہ وہ بحیثیت سجادہ نشین تھے۔ لیکن ان کو دربار شریف سے کچھ دلچسپی نہ تھی۔ اور نہ ہی وہ اس سلسلہ کے ارادتمندوں سے تھے۔ عرس وغیرہ کا کوئی اہتمام نہیں کرتے تھے۔ ان کے دو لڑکے محرم شاہ و انور شاہ نام تھے۔

عرس شریف سالہا سال سے نوشاہی سلسلہ کے ایک درویش صوفی سید خورشید الحسن شاہ المعروف پیر حسن شاہ کملی والا۔ جو ہردوال۔ علاقہ نارووال ضلع سیالکوٹ میں رہتے ہیں۔ وہ ہر سال محرم کی پانچویں تاریخ پاک پتن پہنچ کر پیر پر قنداز کا ختم شریف کیا کرتے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

قطعہ تاریخ

از کتاب انوار القادریہ۔ تالیف مولانا اثر جالندھری

آفتاب قادری و نوشہی عرفاں مآب — پیر پر قنداز حافظ قائم آں والا خطاب
از جہاں چلتہ گزیں چوں شد بفردوس بریں — ہست تاریخ وفاتش۔ حافظ عالی جناب

۱۱۵۵ھ

ماده تاریخ "مظہر الہدا" ۱۱۵۵ھ

(مزید حالات صفحہ ۴۶۷ پر)

Marfat.com

متعلقہ صفحہ ۳۴۴

شجرہ فقرائے

سید حافظ قایم الدین برقنداز سبزواری پاکپتنی رح

- شیخ محمد حیات انصاری جالندہری — پیر زمان شاہ ۔ یہ ۱۳۸۰ھ / ۱۹۶۰ء میں موجود ہے بتایا
- شیخ محمد حسین — شجرہ طریقت چھپوایا ہے حافظ برقنداز
- بابا بخشے شاہ — رسول شاہ قادری — کا مرید کہلاتا ہے ظاہری بیعت تو ممکن نہیں
- بابا امام شاہ — اویسی فیض ہوگا فتوحات متصل گجرات نور
- بابا غلام حسین دولی کے دو پیر بھائی جالندہر میں آباد تھے — ان کی اولاد چک نمبر ۱۲ لیل پور میں سکونت رکھتا ہے ۱۲
- سید عوض علی جالندہری ۔ بقول دیگر سند وسانی ۔ سکندر آبادی ۔ عرس ۳ رجب کو ہوتا ہے ۔
- بابا جیون شاہ م ۱۳۱۴ھ / ۱۸۹۶ء ساکن نوشہرہ پنواں ۔ ضلع امرتسر ۔ عرس ۱۹ ر پوس کو ہوتا ہے ۔
- بابا مستان شاہ فرزند ۔ ساکن رام دیوالی ضلع امرتسر ۔ عرس ۲۴ ر بیساکھ کو ہوتا ہے ۔
- م ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء

- بابا دتے شاہ بلوچ کولاپوری ساکن سنگت ضلع جھنگ
  - ڈاکخانہ مجیٹھہ ضلع امرتسر
  - عرس ۱۶ ر پھگن کو ہوتا ہے
- سائیں اللہ بخش ولد بابا دتے شاہ بلوچ
  - میاں حسن الدین ولد اللہ بخش ساکن کولاپور ۔ متصل خانیوال ضلع ملتان ۱۳۸۰ھ / ۱۹۶۰ء میں موجود ہے ۔
- بابا محمد شاہ نومسلم — قوم کھتری ساکن بیاس
  - فرزند سائیں غلام رسول متولد ۱۳۰۹ھ / ۱۸۹۱ء لاگر شیخوپورہ میں موجود ہے

- فضل دین لولہ د سوہیاں
- فیروز مراسی ۔ چاٹی ونڈ
- محمد الدین علی بچوبال سرگانہ

- نواب بافندہ پاکپوری
- ابراہیم جٹ پاکپوری
- حبیب زرگر پاکپوری

- سائیں نظام الدین ۔ ساکن سنگتپورہ ۔ یہ درویش ۱۳۴۶ھ / ۱۹۲۷ء
- سائیں اچھر ملنگ پاکپوری

سائیں قادر بخش بافندہ ۔ ساکن چک مہاں [میں لکھے ۔ (سید شرافت کو) درگاہ نوشہ صاحب پر ملا تھا ۱۲

تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور ۔ مہاجر الحال سجادہ نشین و مجاور درگاہ بابا نادر المعروف جنڈ پیر ساکن پنج بتھہ

ڈاکخانہ کوٹ حسن خاں ۔ ضلع گوجرانوالہ ۔ ۳۰ ر جمادی الاولیٰ ۱۳۸۰ھ ۲۰ ر نومبر ۱۹۶۰ء کو مجھے (شرافت کو) بمقام

جیون والی متصل منصوروالی ضلع گوجرانوالہ حسن اخلاق درویش ہے ۱۲

Marfat.com

شجرہ قرائے

حضرت سید حافظ حاتم الدین برقنداز

شیخ محمد حیات انصاری جالندھری

میاں غلام محمد

سید نظام شاہ

بابا مستان شاہ - مدفون کھرے کنگرے متصل جالندھر

بابا دین علی شاہ نومسلم چوہان راجپوت
۱۹۵۷ء کے غدر میں لاہور چلے آئے

بابا ارو ڑے شاہ ارائیں - لودھراں شہر جالندھر

بابا الہ بخش ارائیں
رنگوآنہ - جالندھر
مدفون چک ۸ نزد
شرشہر - لائل پور

غلام محمد فرزند اول کا
۱۳۹۰ھ میں
زندہ موجود ہے

بابا فتح الدین ارائیں
چک ۵۵ - نزد آدم صحابہ
ضلع رحیم یار خاں

روشن شاہ ارائیں
کمال پور - ضلع شیخوپورہ

نزد اڈہ پنوان

غلام محمد ولد روشن شاہ
کمال پور

محمد اسمٰعیل گوجر
اڈہ پھلور والہ
میں رہتا ہے -
۱۳۹۰ھ میں موجود

رانا محمد رفیق راجپوت
کوٹلہ میرک - اکاڑہ میں
رہتا ہے ۱۳۹۰ھ میں
موجود ہے -

قطب الدین ارائیں -
المعروف بابا قطب شاہ م ۱۶ رجب ۱۳۸۱ھ
مدفون کا نوالی - ضلع شیخوپورہ

حاجی سائیں محمد علیم حیدر ولد میاں عمر الدین ارائیں
اوکاڑہ میں رہتے ہیں - خوش اخلاق - مہمان نواز - خاندان نوشاہی کے ایک معزز رکن ہیں
۱۳۹۰ھ میں موجود ہیں - میرے ساتھ بھی عقیدت رکھتے ہیں -

محمد یونس وہم پورہ - لاہور

Marfat.com

(۶۵)

قطب شاہ

سید قطب شاہ صاحب رح

آپ حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب بھڑیوالہ رح کے خلفائے ارجمند سے تھے۔ سیادت و نجابت موروثی رکھتے تھے۔

شجرہ فقرائے سید قطب شاہ صاحب رح

سید قطب شاہ
|
سید پیر شاہ
|
سید امام شاہ

یہ مشہور بزرگ تھا۔

Marfat.com

ك

(۶۶)

كالا

ماں كالا قوال نوشہروی رح

سیاں كالا مانڈہر دم حضور ز خدمت نمیگشت یک لحظہ دور[1]

نام وعُرف | اس كا اصلی نام الہداد مشہور نام كالا تھا۔ اس كا والد میر مشكی نام قوم گوریہ۔ موضع دلادر چیمہ ضلع گوجرانوالہ كا رہنے والا تھا۔ وہاں سے چل كر موضع بابیں والا متصل نوشہرہ شریف میں پیر باكھن شاہ قادری رح كے پاس آیا۔ وہاں سے اس كا شاگرد كالا حضرت سچیار صاحب كی خدمت میں حاضر ہو كر مرید ہوا۔

خدماتِ شیخ | یہ ہر وقت حضرت شیخ پیر محمد سچیار صاحب نوشہروی رح كی خدمت میں حاضر رہتا۔ سفر و حضر میں خدمات انجام دیتا۔ درباری قوال تھا۔ حافظ نور الدین گنجوی رح نے خزینۃ الفقرا میں اس كے متعلق لكھا ہے۔

شیخ الہداد ہے صوبا دوآبہ اوہ قوال سی پیر محمد اُس پر فضل خدائی
وچ قوالی اُسدے تائیں ہوگئی منظوری خادم اوہ سچیار بنایا خلعت دے كے نوری
چھڈ قوالی غوطہ لایا بحر عمیق وچالے وچ عرفان مكمل ہویا چھُٹے سب كسالے[2]

اولاد | اس كے دو بیٹے تھے۔ كبیرا و شہیرا۔

---

[1] كنز الرحمت ص ۱۲۶۔ [2] خزینۃ الفقرا قلمی ص ۹، شرافت۔

Marfat.com

واقعہ وفات

میاں کالا اپنے پیر صاحب کا عاشق تھا۔ تحایف قدسیہ میں ہے۔

مصرع شدہ کالا ز دیوان عشق در جوش [۳]

س نے حضرت پیار صاحب رح سے وعدہ کیا ہوا تھا۔ کہ حضور ہر جگہ مجھ کو اپنے ساتھ رکھنا۔ جب حضرت صاحب کا وقتِ وفات قریب آیا۔ تو اس نے دست بستہ ہو کر وعدہ یاد دلایا۔ کہ آپ تو مُلکِ بقا کی طرف جا رہے ہیں۔ اور مجھے پیچھے چھوڑ چلے ہیں۔ آنجناب رح نے فرمایا کہ ہم آج اور تو کل۔ چنانچہ یہ دوسرے روز فوت ہوا۔

تاریخ وفات میاں کالا قوال کی وفات چھبیسویں [۲۶] ربیع الاول ۱۱۲۰ھ مطابق ۱۵ جون ۱۷۰۸ء کو بعہد حکومت ابوالنصر قطب الدین محمد معظم بہادر شاہ عرف شاہ عالم بن اورنگ زیب عالمگیر ہوئی۔

[۳] مصدر حلوسی تھا۔ قبر نوشہرہ شریف میں ہوئی۔

مادۂ تاریخ

"نغمہ گر" ۱۱۲۰ھ

شجرہ اولاد میاں کالا قوال نوشہروی

میاں الہداد عرف کالا قوال نوشہروی رح کے دو بیٹے تھے۔ کبیرا اور شہیرا

کبیرا کا ایک بیٹا کاظم نام تھا۔

کاظم کے دو بیٹے تھے۔ رلدو۔ اور محمد بخش المعروف قاضی۔

رلدو کے دو بیٹے تھے۔ خدا یار۔ اور احد یار لددلد

---

[۳] تحایف قدسیہ قلمی ص ۱۰۱، شرافت۔

Marfat.com

- خدا یار کے چار بیٹے تھے ۔ کرم دین ۔ قطب دین ۔ بھولا ۔ اور اللہ دتہ لاولد ۔
- کرم دین کا ایک بیٹا اللہ وسایا اسوقت ۱۳۸۷ھ / ۱۹۶۷ء میں نوشہرہ شریف میں موجود ہے ۔
- اللہ وسایا کے چار بیٹے ہیں ۔ اللہ دتہ ۔ اسید علی ۔ سلامت علی اور مشتاق علی ۔ چاروں اسوقت موجود ہیں ۔
- اللہ دتہ حوالدار ہے ۔ اس کے تین بیٹے جاوید اقبال ۔ پرویز اقبال ۔ ظفر اقبال موجود ہیں ۔
- سلامت علی ولد اللہ وسایا کے دو لڑکے رفاقت علی و لیاقت علی موجود ہیں ۔
- قطب دین ولد خدا یار کے دو بیٹے ہیں ۔ نیاز علی اور عنایت علی دونو موجود ہیں ۔
- نیاز علی کا ایک بیٹا عاشق حسین تھا جو والد کی زندگی میں فوت ہو چکا ہے ۔
- عاشق حسین کا ایک لڑکا مختار احمد موجود ہے ۔
- عنایت علی ولد قطب دین کے پانچ بیٹے ہیں ۔ کرامت حسین بی ۔ ایس ۔ سی ۔ اور نذر حسین منظور حسین ۔ محمد اختر اور محمد صفدر ۔ پانچوں موجود ہیں ۔
- بھولا ولد خدا یار کے چار بیٹے ہیں ۔ فضل کریم ۔ عبدالکریم ۔ عبدالرحیم ۔ اور غلام حسین ۔ چاروں اسوقت ۱۳۸۷ھ / ۱۹۶۷ء میں نوشہرہ میں موجود ہیں ۔
- فضل کریم کا ایک بیٹا سلطان احمد ایف ۔ ایس ۔ سی موجود ہے ۔
- عبدالکریم ولد بھولا کا ایک بیٹا محمد بوٹا ایف ۔ ایس ۔ سی موجود ہے
- محمد بخش المعروف قاضی ولد کاظم کے تین بیٹے تھے ۔ فقیر محمد ۔ محمد حیات ۔ لاولد ۔ حسن محمد
- فقیر محمد کا ایک بیٹا عمر بخش تھا ۔
- عمر بخش کا ایک بیٹا محمد چراغ تھا ۔
- محمد چراغ کے تین بیٹے ہیں ۔ اللہ دتہ ۔ غلام حیدر ۔ محمد شفیع تینوں موجود ہیں ۔
- اللہ دتہ چک ۸۹ ضلع ساہی وال میں چلا گیا ہے ۔ اس کے دو بیٹے منور سعید اور محمد انور موجود ہیں

Marfat.com

- غلام حیدر ولد محمد چراغ ۔ جو ضلع چک ۱۰ ٹھٹہ میں چلا گیا ہے ۔
- محمد شفیع ولد محمد چراغ بھی چک ۱۰ ٹھٹہ میں جا کر رہائش پذیر ہوا ہے ۔
- حسن محمد ولد محمد بخش المعروف قاضی کا ایک بیٹا غلام محمد تھا جو لاولد فوت ہوا ۔
- شہیرا ولد حیال الکہداد المعروف کالا قوال نوشہروی کا ایک بیٹا کریم بخش نام تھا ۔
- کریم بخش کا ایک بیٹا غلام محمد تھا ۔
- غلام محمد کے چار بیٹے تھے ۔ منیر ۔ عطرا ۔ اگری ۔ اور بنھاں ۔
- منیر کے دو بیٹے تھے ۔ لال دین المعروف بلو ۔ اور پیراں دتہ ۔
- لال دین المعروف بلو کا ایک بیٹا اللہ رکھا نام اسوقت نوشہرہ میں موجود ہے ۔
- اللہ رکھا کے تین لڑکے ۔ اعجاز حسین ۔ ریاض حسین ۔ فیاض حسین موجود ہیں ۔
- پیراں دتہ ولد منیر کے تین بیٹے ہیں ۔ حاکم علی ۔ خادم حسین اور محمد عنایت ۔ تینوں اسوقت لائل پور میں موجود ہیں ۔
- حاکم علی کے چھ لڑکے ہیں ۔ محمد طفیل ۔ محمد صادق ۔ نذر محمد ۔ مراد ۔ کرامت حسین اور امانت حسین ۔ سب موجود ہیں ۔
- عطرا ولد غلام محمد کے تین بیٹے تھے ۔ کرم الٰہی ۔ جوایا ۔ اور رانی خاں ۔
- کرم الٰہی کا ایک بیٹا دسوندھی نام تھا ۔
- دسوندھی موضع چک نمبر ۷ پیراں متصل ملک وال ضلع گجرات میں چلا گیا ۔ اس کا ایک بیٹا برکت علی نام تھا ۔
- برکت علی کے تین لڑکے ہیں ۔ محمد رسلم ۔ محمد اکرم ۔ اور عبدالغنی ۔ تینوں موجود ہیں ۔
- جوایا ولد عطرا کے دو بیٹے ہیں ۔ غلام محمد ۔ اور غلام علی دونو موجود ہیں ۔
- غلام محمد کا ایک لڑکا فضل الٰہی نام تھا ۔ جو بچپن میں فوت ہو گیا ہے ۔
- غلام علی ولد جوایا ۔ گوجرانوالہ چلا گیا ہے ۔ اس کے دو بیٹے ۔ محمد مظفر ۔ اور محمد صفدر بی ایس سی موجود ہیں

Marfat.com

- رانی خاں ولد عطرا کے دو بیٹے تھے۔ رمضان۔ گھسیٹا لدولد۔
- رمضان۔ موضع روڈس۔ ضلع سیالکوٹ میں چلا گیا، اس کا ایک بیٹا نیاز علی تھا جو لدولد مر گیا۔
- اگری ولد غلام محمد ولد کریم بخش کے چار بیٹے تھے۔ محکم دین۔ فتحدین۔ کالا۔ اور نظام دین لدولد
- محکم دین کے چار بیٹے تھے۔ اللہ دتہ۔ چراغ لدولد۔ خوشی محمد۔ اور فضل۔
- اللہ دتہ کا ایک بیٹا محمد حسین اسوقت موجود ہے۔
- محمد حسین کے تین لڑکے۔ محمد شریف۔ طالب حسین۔ اور محمد اقبال موجود ہیں۔
- خوشی محمد ولد محکم دین کے تین بیٹے۔ نذیر احمد۔ محمد صفدر۔ اور ولایت علی موجود ہیں۔
- نذیر احمد کا ایک لڑکا پرویز موجود ہے۔
- فضل ولد محکم دین کا ایک بیٹا بشیر احمد نام موجود ہے۔
- بشیر احمد۔ موضع چک نمبر ۱۰ اٹھہ۔ متصل بھلوال ضلع سرگودھا میں رہتا ہے۔ اس کے دو بیٹے تصدق حسین اور خالد حسین موجود ہیں۔
- فتحدین ولد اگری کے چار بیٹے تھے۔ امام دین۔ محمد دین۔ نبی بخش عرف ٹاہلی۔ اور پیر اللہ تہ لدولد
- امام دین کا ایک بیٹا مبادل نام ہے۔
- مبادل کے تین بیٹے۔ عبدالرشید۔ محمد رفیق اور عبدالعزیز موجود ہیں۔
- محمد دین ولد فتحدین کے دو بیٹے ہوئے۔ بوٹا لدولد۔ اور عبدالغنی لاہور میں موجود ہے
- کالا ولد اگری کے دو بیٹے رنگا۔ اور منگا۔ سارو کے میں موجود ہیں۔
- بنھاں ولد غلام محمد ولد کریم بخش کے تین بیٹے تھے۔ وزیرا۔ پیرا۔ اور یادا۔
- وزیرا کے تین بیٹے تھے۔ شادی۔ لدھا۔ اور ددھایا۔ موخرالذکر دو نولدلد فوت ہوئے۔
- شادی کا ایک بیٹا صوبہ موجود ہے۔
- پیرا ولد بنھاں کے دو بیٹے تھے۔ رتا۔ اور بولا۔ لدولد۔

Marfat.com

- رِدّتا کے دو بیٹے ہیں۔ وسایا۔ اور نذیر۔
- وسایا ریاست بھوپال میں چلا گیا۔
- یادا ولد بنھاں کے دو بیٹے تھے۔ عسرا۔ اور رِدّتا۔
- عسرا کے تین بیٹے ہوئے کرم الٰہی۔ دو نور ماہی دو نو لاولد فوت ہوئے۔ تیسرا فضل الٰہی اسوقت موضع دڑوہ (اکبر آباد) ضلع گجرات میں آباد ہے۔
- رِدّتا ولد یادا کے دو بیٹے ہیں۔ محمد عرف مہند۔ اور احمد۔ دونو اسوقت موجود ہیں۔

انتباہ

میاں کالا قوال نوشہروی رح کی اولاد کا یہ شجرہ ۶ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ ۱۴ جون ۱۹۶۶ء کو بروقت عرس نوشہرہ شریف بسمیان اللہ دتہ ولد اللہ وسایا ولد کرم دین قوال۔ اور محمد حسین ولد اللہ دتہ ولد محکم دین قوال کی زبان سے تحریر کیا گیا۔ جن اشخاص کے متعلق لکھا ہے کہ وہ موجود ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے۔ کہ وہ تاریخ مذکور میں زندہ موجود تھے۔

Marfat.com

(۶۷)

کرم اللہ

شیخ کرم اللہ سیالکوٹی رح

آپ شیخ نور محمد نوری سیالکوٹی کے فرزند اکبر اور مرید و خلیفہ تھے۔ شہر سیالکوٹ میں سکونت رکھتے۔ ظاہری مال و جاہ و ثروت بھی کافی تھا۔ دیوانخانہ میں۔ چار پایاں اور فرش فروش پڑے رہتے۔ زائرین کی آمد رفت جاری رہتی۔

ایک مرتبہ حضرت سخی شاہ سلیمان نوری بھلوالی رح کے فرزند اکبر شیخ رحیم داد صاحب سلیمانی رح سیالکوٹ میں تشریف لے گئے۔ تو آپ کے دیوانخانہ میں مقام کیا۔ اور آپ کو فقر کے متعلق قیمتی نصایح سے نوازا۔ [1]

مرزا احمد بیگ لاہوری رح نے رسالہ الاعجاز میں آپ کا نام ان الفاظ میں لکھا ہے۔

"میاں شیخ کرم اللہ خلف قبلہ گاہی حضرت میاں صاحب میاں نور محمد جیو" اور شیخ رحیم داد کے سیالکوٹ جانے کا واقعہ آپ کی روایت سے درج رسالہ کیا ہے۔

شیخ کرم اللہ سال تصنیف رسالہ الاعجاز ۱۱۰۷ھ / ۱۶۹۶ء میں زندہ موجود تھے۔

---

[1] رسالہ الاعجاز از احمد بیگ لاہوری قلمی نسخہ الف ص ۲۲، تذکرہ نوشاہی قلمی الف ص ۱۹۶، شرافت

Marfat.com

(۶۸)

کوسالی سنگھ

سردار کوسالی سنگھ وزیر مہاراجہ

یہ مہاراجہ صاحب کا وزیر تھا۔ حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح کے حلقہ ارادت میں داخل ہوا۔ اور عرض کیا مجھے کوئی نصیحت فرمادیں۔ حضور نے فرمایا حق تعالےٰ کی یاد کرو۔ ایک کو دیکھو۔ ایک ہی جانو۔ ایک ہی کہو۔ ؎

بفرمودند رو دریادِ حق شو　　یکے بین و یکے دان و یکے گو

اس کو ان کلمات کی ایسی تاثیر ہوئی۔ کہ وزارت ترک کر کے فقیر ہو گیا۔ عشق و محبت کے دریا میں غوطہ لگا کر مست و مجذوب ہو گیا۔ ؎

شدہ از نظرِ عالی مست و مدہوش[1]　　بدریائے محبت غرق در جوش

تاثیر توجہ ایکبار پیر بھائیوں نے اس کو طعن دیا کہ تو کلمہ طیبہ کیوں نہیں پڑھتا۔ یہ اُسوقت کوٹھے پر بیٹھا تھا۔ توالی ہو رہی تھی۔ سب لوگ مجلس میں بیٹھے تھے۔ اس نے نعرہ مارا۔ تو سب کو وجد ہو گیا۔ اور چھت سے نیچے گر پڑے۔ اس کی توجہ سے سب صحیح سلامت زندہ رہے۔ تحایف قدسیہ میں ہے ؎

ہمہ سالم صحیح تن زندہ ماندہ　　زمینداراں سخن با عذر راندہ[2]

شیخ پیر کمال کا نظریہ شیخ پیر کمال لاہوری رح کا اس کے متعلق خیال تھا۔ کہ یہ فیض سے خالی نہیں تھا۔

مصرع　کوسالی سنگھ ہم ناگشت خالی[3]

---

[1] تحایف قدسیہ قلمی ص۲۱، [2] ایضاً ص۲۱۱، [3] ایضاً ص۱۴۳، شرافت۔

Marfat.com

گ

(۶۹)

گوجر

میاں گوجر ساگری دالہ رح

آپ حضرت شاہ فقا دیوان ساگری دالہ رح کے خلیفہ اکبر اور سجادہ نشین تھے۔ اُن کے بعد درگاہ شریف کے متولی رہے۔ مرزا احمد بیگ اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں۔

"بر مزار ایشاں در موضع ساگری قریب رہتاس بر سجادہ میاں گوجر نام خادم ایشان است" [1]

نسب نامہ آپ کا والد بابا ساگری موضع لوہ متصل گاگھڑہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات سے چل کر علاقہ جہلم میں جا بسا گیا۔ اور اپنے نام پر ایک گاؤں ساگری آباد کیا۔ نسب اس طرح پر ہے۔

بابا ساگری بن سندران المعروف سندھار بن ادگم بن نصیب بن نارو بن پیرو بن گنتی بن جیتو بن ویر بن ماہنی بن دیورا بن پانڈو بن مولی بن چھدر بن سدھوبگا بن مہندر بن رائے دھار بن ودا بن وڑائچ۔ (مورث قوم وڑائچ سورج بنسی)

آپ اپنے پیر کے طریقہ پر قائم تھے۔ بہت لوگ آپ سے بہرہ مند ہوئے۔ [2]

اولاد آپ کا ایک ہی فرزند میاں حیات تھا۔ جو آپ کے بعد سجادہ نشین ہوا۔ اس کے چھ بیٹے تھے۔ میاں حبیب اللہ سجادہ نشین، میاں فیض اللہ۔ میاں سلطان محمد۔ میاں شیر محمد

---

[1] رسالہ احمد بیگ قلمی نسخہ الف ق ۳۴۲ ، [2] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۳۵ ، شرافت۔

Marfat.com

میاں دل محمد۔ میاں مراد بخش۔ موخر الذکر دونو بے اولاد فوت ہوئے۔

پہلے چاروں صاحبزادوں کی اولاد موجود ہے۔ اور موضع ساگری ضلع جہلم میں سکونت رکھتے ہیں۔ بعض ملازمت پیشہ ہیں۔ اور بعض زراعت کرتے ہیں۔

میں (فقیر) ۱۳۵۶ھ / ۱۹۳۷ء میں موضع ساگری پہنچا۔ اُسوقت تین کس مجھے ملے تھے۔

اوّل میاں عبدالخالق نبیرہ رسجادہ نشین۔ ولد میاں اللہ دتہ بن میاں غلام علی بن میاں محمد بخش بن میاں علیم بن میاں حبیب اللہ بن میاں حیات بن میاں گوجر۔ صاحب ذکر ہذا

دوم میاں محمد فضل جو ضعیف العمر اور نابینا تھے۔ ابن میاں غلام علی بن میاں محمد بخش موصوف۔

سوم میاں متوازعلی نیک اوصاف تھے۔ ابن میاں وارث علی المعروف میاں باشا بن میاں منصور علی بن میاں سلطان محمد بن میاں حیات بن میاں گوجر ؒ

یہ لوگ آجکل اپنے آپ کو قوم بھٹی کہلاتے ہیں۔ حالانکہ شجرہ نسب کے لحاظ سے ان کی قوم وڑائچ ثابت ہوتی ہے۔

میاں گوجر صاحب رح سالِ تصنیف رسالہ الاعجاز ۱۱۰۷ھ / ۱۶۹۶ء میں زندہ موجود تھے۔ اور اپنے پیر شاہ قتال دیوان رح کے تکیہ پر رونق افروز تھے۔

Marfat.com

ل

(۷۰)

لالہ بیگ

مرزا لالہ بیگ لاہوری رح

لالہ بیگ از عشق شد بہرہ یاب کہ دیدہ رُخ اینما بے حجاب[1]

آپ کا اصلی نام لال بیگ مشہور لالہ بیگ تھا[2]۔ قوم مغل۔ لاہور کے باشندہ تھے۔ اور حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح کے بزرگ خلیفوں سے تھے۔

واقعہ بیعت آپ پہلے نقشبندی سلسلہ میں مرید اور صاحبِ خلافت تھے۔ ایک مرتبہ حضرت سچیار صاحب رح کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو اُن کی توجہ سے آپ کی پہلی نسبت مغلوب ہوگئی۔ اور نوشاہی فیضان کا رنگ غالب ہوگیا۔ آپ اُسی وقت انتخاب کی بیعت ہوگئے۔ آپ پر سُکر کی حالت طاری ہوگئی۔ کھانا پینا ترک ہوگیا۔ بیل گاڑی پر سوار کر کے لاہور پہنچائے گئے مُدت کے بعد آپ صحو میں آئے۔ اور یادِ الٰہی میں مشغول رہنے لگے۔ تحایف قدسیہ میں ہے۔

در انجا آمدہ آں لالہ بیگ کہ پیشش حُسنِ او لالہ سیہ ریگ
منوّر روئے او بہ از شقایق چو آمد بہرِ تحصیلِ حقایق
قدم بگرفت و جانِ خود بدستش فروشیدہ شدہ سرِ جملہ مستش

---

[1] کنز الرحمت ص۱۲۵، [2] تحایف قدسیہ قلمی ص۱۷۲، شرافت۔

Marfat.com

فنا بیع کرد باقی را خریدہ — ز تاریکی جدا شد نورِ دیدہ

چناں حالت بوے آمد بدیدار — کہ بے خوردن اشامیدن شد انگار

ازانجا بر سرِ گادی بصد شور — سیاوردند در خانہ بلا ہور [۳]

نقشبندی اور قادری کا فرق منقول ہے کہ ایک بار نقشبندیہ سلسلہ کے مشائخ آپ کے پاس آئے۔ اور کہا کہ تو نے ہم سے جدا ہو کر قادری نوشاہی خاندان کے درویش سے کیا حاصل کیا ہے آپ نے فرمایا کہ جو نعمت مجھے قادریوں سے حاصل ہوئی ہے۔ اُس کا بیان کرنا طاقتِ انسانی سے بالاتر ہے۔ لیکن تھوڑا سا بتاتا ہوں۔ وہ یہ کہ جب میں نقشبندی تھا۔ تو میری طبیعت میں تکبر کا نقش بندھا ہوا تھا۔ کسی کو اپنے جیسا نہ سمجھتا۔ اور اپنے نفس کے علاوہ مجھے ہر ایک چیز حس و خاشاک جیسی نظر آتی تھی۔ اور اب جو قادری نوشاہی خاندان میں داخل ہوا ہوں تو میرے مرشد نے میری ہستی کو فنا کر دیا ہے۔ ہر ایک چیز کو اپنے سے بہتر جانتا ہوں۔ اور اپنے نفس کو ذلیل و خسیس پاتا ہوں۔ ان میں ایک درویش اہلِ انصاف تھا۔ اُس نے تصدیق کی کہ واقعی نقشبندی اور قادری کا یہ فرق ہے۔ تحایف قدسیہ میں ہے۔ [۴]

یکے منصف بُدہ اندر فقیراں — بدادہ داد انصاف عدل گیراں

کمالات علامہ شیخ محمد ماہ صداقت گنجاہی رح نے تواقب المناقب میں آپ کے متعلق لکھا ہے۔

"لالہ داغدار کوہ اندوہ میرزا لالہ بیگ کہ ہنگامِ فتح ابواب ارادت شکستِ نفسِ کافر نعمت سمردہ متاعِ خانہ نذرِ تاراج کرد۔

سراہِ عشقِ مشتاقِ نگارہ — سرنگِ تیر بگریرد ز خارہ

چو گُل بر روئے از ہر کس کہ خندد — بسازد برگِ دل چوں غنچہ سندد [۵]

شیخ پیر کمال نے آپ کے متعلق لکھا ہے۔ مصرعہ میاں لالہ بسے سرمست آمد۔ [۶]

مرزا لالہ بیگ ہ سالِ تصنیفِ تواقب المناقب ۱۱۲۶ھ / ۱۷۱۴ء میں بقیدِ حیات تھے۔

---

[۳] تحایف قدسیہ قلمی ص ۱۷۳، [۴] ایضاً ص ۱۷۴، [۵] تواقب المناقب قلمی ص ۱۹۵، [۶] تحایف ص ۱۲۱، شرافت۔

Marfat.com

م

(۷۱)

مُجاہِد

میاں مُجَاہِد

آپ حضرت شاہ فتّا دیوان ساگری والا رہ کے یارانِ با اخلاص سے تھے۔ اُن کے حکم کے مطابق ایک تکیہ پر مسند نشین تھے۔

آپ اپنے پیر صاحب کے طریقہ کے پورے پورے متبع تھے۔ اور لوگوں میں اپنے فیض کا افشا کرتے تھے۔ صاحب رسالہ الاعجاز نے آپ کے متعلق لکھا ہے

"بایں ہر دو عزیز[1] احوال خوب ست کہ اکثر مردم بہرہ مند میشوند و بر طریق پیر خود قائم اند"

آپ سالِ تصنیفِ رسالہ الاعجاز ۱۱۰۷ھ / ۱۶۹۶ء میں زندہ موجود تھے۔

---

[1] دوسرے عزیز سے مراد میاں گوجر صاحب ساگری والا ہیں۔ جو آپ کے پیر بھائی تھے۔ ۱۲ تمرافت۔

Marfat.com

(۷۲)

محمد امین

شیخ محمد امین کنجاہی رح

آپ واقف رموزِ حقایق ۔ کاشفِ علومِ دقایق ۔ یگانہ وقت ۔ شیخِ زمان تھے ۔ حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب پھڑی دالا رح کے معزز خلیفوں سے تھے ۔

وطن و مقام | آپ کا آبائی وطن قصبہ کنجاہ ضلع گجرات تھا ۔ آباؤ اجداد سے فضیلتِ علم سے رونق رکھتے تھے ۔ مولانا عظیمت اور علامہ صداقت کے قبیلہ سے تھے ۔ اپنے پیر بھائیوں سے محبت رکھتے ۔ اور ان کی خدمت کو سرمایۂ سعادت سمجھتے ۔

فضائل و کمالات | علامہ شیخ محمد شاہ صداقت کنجاہی رح تواقب المناقب میں آپ کے متعلق رقمطراز ہیں ۔

" امانت پناہِ امن آبادِ فقر میاں محمد امین از قبیلۂ بندہ بمنصبِ ارادت آں ظلِ کردگار غرا امتیاز دارد ۔ و خدمتِ سائرِ خدام درگاہ عین عظمت مے پندارد ۔ امید کہ آں چراغِ انجمنِ آمانی و آمال از نامۂ اعمال پروانۂ استقلال یافتہ در تحصیلِ کمال بمرتبۂ عین جمع واصل گردد تا ہنگام محاسبہ باقیات الصالحات در دیوانِ قیامت قابلِ فارغ خطی لاخوف علیھم ولاھم یحزنون توانند شد " [1]

شیخ محمد امین صاحب سالِ تصنیفِ تواقب المناقب ۱۱۲۶ھ / ۱۷۱۴ء میں بقیدِ حیات تھے ۔

---

[1] تواقب المناقب قلمی ص ۱۶۳ ، شرافت ۔

Marfat.com

(۷۳)

محمد پناہ

شیخ محمد پناہ گلہوٹی والے رح

ے

زہے ذاتِ پاک محمد پناہ — شدہ واقفِ رازہائے الٰہ
ببیں در گلہوٹی مزارش عیاں — کہ مرطالباں راشدہ جا پناہ
رہِ معرفت ایزدی رفت خوب — زدل دُور کرد آفتِ مال و جاہ
نہ تابید رُو از رہِ یادِ حق — رسیدہ بمطلب بیک دو نگاہ
شود شستہ از آب رحمت شتاب — شدہ اشرف از نامۂ تو سیاہ [1]

آپ ربدۃ الواصلین عمدۃ السالکین۔ صاحب عبادت و سخاوت تھے۔ حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح کے بزرگ خلیفوں سے تھے۔

نام و نسب و وطن آپ کا نام محمد پناہ تھا۔ والد کا نام شیخ عثمان بن صاحب بن وہاب بن دریاج بن لکھرائے بن سدو بن ندو۔ قوم بھٹی راجپوت۔ آباواجداد سے موضع بیڈیال۔ ضلع سہارنپور کے رہنے والے تھے۔ آپ بعہدِ سلطنت خاندانِ مغلیہ شاہی فوج میں بھرتی ہو کر دزیرآباد آگئے۔

واقعۂ بیعت منقول ہے کہ ایک روز آپ بمعہ چند دوسرے سپاہیوں کے دریائے چناب کی سیر کو گئے۔ اتفاقاً حضرت سچیار صاحب رح کا گذر وہاں سے ہوا۔ چند درویش ہمراہ تھے۔ آپ پر نظر پڑی تو فرمایا۔ یہ شخص اس قابل ہے کہ خدا کا مقرب ولی ہو۔ آپ کو اس بات کی ایسی تاثیر

---

[1] کنز الرحمت ص ۱۲۵، شرافت۔

Marfat.com

ہوئی کہ ملازمت سے استعفیٰ دے دیا، اور حضور کی بیعت ہو گئے۔

حالتِ جذب | حضرت پچیار صاحب رح نے آپ پر ایسی توجہ فرمائی کہ بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے اور حالتِ جذب طاری ہو گئی۔ اور خود بمعہ درویشاں لاہور کو تشریف لے گئے۔ آٹھ روز کے بعد واپس آئے تو آگے آپ اُسی حالت میں پڑے تھے۔ اُٹھا کر سینے لگایا۔ تو آپ کو ہوش آگئی اور حالتِ صحو میں ہو گئے۔

دریا میں چلہ کشی | آپ حضرت پچیار صاحب رح کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ جب دریا پر پہنچے۔ تو اُنہوں نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص ایسا ہے۔ جو یہاں چلہ کرے۔ آپ نے عرض کیا میں حاضر ہوں۔ چنانچہ آپ کو دریا میں چلہ بٹھایا۔

عام مشہور بات ہے کہ آپ دریا میں غوطہ لگا جاتے۔ اور ایک پہر کے بعد سر باہر نکالتے اور ایک سانس لیتے۔ آٹھ پہر میں آٹھ سانس لیتے۔ اکتالیس[۱] روز تک شغل غوطہ میں مشغول رہے۔[۲]

خلافت پانا | چلہ پورا ہو چکنے بعد حضرت پچیار صاحب رح نے آپ کو خلافت و اجازت سے مشرف فرمایا۔ اور حکم دیا کہ تمہارا مقام ارشاد بھڈو کی متصل گکھوٹی ضلع سیالکوٹ ہے۔ آپ اس حکم کے مطابق وہاں پہنچ کر رہائش پذیر ہوئے۔

گوشہ نشینی۔ اور آگ سے محفوظ رہنا | منقول ہے کہ آپ موضع بھڈو کی کے متصل ایک نیستان میں چھ ماہ گوشہ نشین رہے۔ ایکدن کسی شخص نے آپ کو دیکھا تو ڈر گیا اور سمجھا کہ یہ کوئی آفت ہے۔ اُس نے نیستان کو آگ لگا دی۔ چنانچہ وہ سب کانے جل گئے۔ مگر جب آپ کے پاس آگ پہنچی تو سرد ہو گئی۔ اور گرداگرد کے کانے بھی بچ گئے۔ کوئی آدمی ڈر کے مارے آپ کے پاس نہ جاتا تھا۔ ایک ہندو جاٹ دھنک رام نوم ڈھلو سامنے آکر سلام و آداب بجا لایا۔ آپ نے اس کی شجاعت کو دیکھ کر دعا دی کہ تیری اولاد سے کوئی نہ کوئی بہادر ہوتا چلا

---

[۱] ذکر حبس دالوں کا ملے سانس لینا ممکن ہے جیسا غیر لاہوری دو تین سانس میں رات گذار دیتے تھے ۱۲ شرافت

[۲]

Marfat.com

جادے گا۔ چنانچہ جب میں پہلی مرتبہ ۱۳۵۶ھ / ۱۹۳۷ء میں وہاں گیا۔ تو اسوقت اسکی اولاد میں سے سردار شیر سنگھ موجود تھا، اور تا زمانہ پارٹیشن اس درگاہ کے خادم چلے آئے ہیں۔

شیخ کی خدمت | منقول ہے کہ آپ کو روزینہ غیب جاری تھا۔ کافی دولت آپ کے پاس موجود رہتی۔ اس لئے اکثر لوگ آپ کو کیمیاگر سمجھتے۔ آپ پر ششماہی پر مبلغ پانسو روپیہ حضرت سچیار صاحب کی نذر کیا کرتے۔ ایکبار حضور پُرنور آپ کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے پانسو سے اوپر پانچ روپے دیئے۔ انہوں نے وجہ پوچھی تو آپ نے عرض کیا کہ میرے وارثوں کو شاید پانچ سو روپیہ میسّر نہ ہو سکے۔ تو وہ پانچ روپیہ ہی دے دیا کریں گے۔

ہندو درویش کو دُور کرنا | منقول ہے کہ جس جگہ اب آپ کا مکان ہے۔ وہاں ایک سادھو فقیر رہتا تھا۔ آپ نے باطنی تصرف سے اس کو وہاں سے اٹھا دیا، چنانچہ وہ امرتسر کی طرف چلا گیا، اور خود وہاں مقیم ہوئے۔

کرامات

چلہ کی جگہ محفوظ رہنا | جس جگہ آپ نے نیستاں میں چلہ کیا تھا۔ تا حال وہ جگہ ویسے ہی پڑی ہے۔ کوئی شخص وہاں زراعت نہیں کرتا۔ ایکبار ایک شخص نے ہل واہ کر اس کو بیجا تھا۔ اس کے بیل مر گئے۔

خشک لکڑیوں کا سرسبز ہو جانا | منقول ہے کہ ایک دن آپ دھوپ میں بیٹھے تھے۔ آپ کا بھتیجا میاں محمد حاجی بھی پاس تھا۔ ایک عورت چاہ گھمانا نوالہ پر بھتہ لے جا رہی تھی۔ آپ کو کہنے لگی کہ بھتیجے کو دھوپ میں جلا رہے ہو۔ اُس وقت آپ کے ہاتھ میں دو چھڑیاں تھیں۔ وہ زمین میں گاڑ دیں۔ امر الٰہی سے اُسی وقت سرسبز ہو کر بیری کے درخت بن گئے۔

وفات کے بعد کرامت

منقول ہے کہ آپ کے بھائی میاں محمد اکرم نے وفات کے وقت وصیت کی کہ مجھے بھائی صاحب

Marfat.com

محمد پناہ کے روضہ میں دفن کرنا، چنانچہ جب اُن کی چارپائی روضہ میں لے گئے۔ تو خود بخود چارپائی اُٹھ کر روضہ سے باہر مغربی جانب چلی گئی۔ چنانچہ پھر وُہ روضہ سے باہر دفن ہوئے۔

اولاد | آپ نے تمام عمر نکاح نہیں کیا، اس لئے آپ کے بھائی میاں محمد اکرم کی اولاد درگاہ شریف کی وارث ہوئی۔

یارانِ طریقت | آپ کے مرید بہت تھے۔ ازانجملہ خواص یہ تھے۔

۱۔ میاں محمد حاجی ولد میاں محمد اکرم صاحب رح یہ آپ کے حقیقی بھتیجا تھے۔ آپ کے بعد سجادہ نشین ہوئے۔ آج تک ان کی اولاد جانشین ہے۔ مدفون بھڈوکے گلھوٹیاں سیالکوٹ

۲۔ بابا محمد شہید تصوری رح مدفون بھڈوکے۔ گلھوٹیاں ضلع " "

۳۔ بابا پوستی ڈھلو ساکن تلہاڑا۔ ضلع سیالکوٹ " " " "

۴۔ حافظ اسمٰعیل صاحب رح سیکھم "

۵۔ میاں خدا بخش صاحب رح مہرانہ "

۶۔ مرزا قادر شاہ مُغل لاہوری رح گھکل "

۷۔ سید محمد حسین صاحب رح چک گلاں "

۔ ان کے مزار پر چوتھی جمعرات کو ہر سال عُرس ہوتا ہے۔

۸۔ سید احمد شاہ صاحب رح بیگووالہ "

۹۔ شیخ رحمت اللہ شاہ۔ اِن کا ایک مرید میاں دارث شاہ اچھا درویش تھا۔

۱۰۔ شیخ فیض اللہ درزی رح

ماسوا ان کے ضلع منٹگمری میں آپ کا بہت فقرہ ہے۔

تبرکات | آپ کا کمربند۔ ۱ اور کپڑے کا جائے نماز۔ ۲ اور نعلین مبارک ۳۔ میاں علی احمد ولد میاں شیر شاہ ولد میاں فضل شاہ سجادہ نشین کے پاس۔ بمقام گلھوٹی کلاں ضلع سیالکوٹ موجود ہیں۔

Marfat.com

دوہڑہ ندحیہ

(از حیاں شاہ دین ولد چراغ شاہ صاحبؒ)

ہ محمد پناہ جناب عالی پچ بھڈوکی خاص مکان تیرا
بائیاں ۲۲ صوبیاں دا ہو یا حکم تینوں سچیار پیر کیتا وڈا شان تیرا
کئی نامراد مراد پاون بخشش رب تھیں ہور احسان تیرا
شاہ دین یتیم دی لاج سایاں تکیہ آسرا دو جہان تیرا

تاریخ وفات | شیخ محمد پناہ رح کی وفات بعمر ساٹھ ۶۰ سال سولہویں ۱۶ ماہ جیٹھ سمت کو ہوئی۔ محمد شاہ بادشاہ کا زمانہ تھا۔ (۱۱۳۱-۱۱۶۱ھ)۔

مدفن | آپ کی قبر موضع بھڈوکی متصل گلہوٹیاں تحصیل ڈسکہ۔ ضلع سیالکوٹ میں ہے۔ سب سے پہلے آپ کے بھتیجا حیاں محمد حاجی ولد حیاں محمد اکرم صاحبؒ رح بابا محمد شہید تصوری کے اخراجات سے قبر پر گنبد بنوایا۔

مدت دراز کے بعد وہ عمارت شکستہ ہوگئی۔ تو ۱۳۳۵ھ / ۱۹۱۷ء میں اولاد نے از سر نو ہشت پہلو روضہ بلند تعمیر کرایا ہے۔ روضہ شریف کے نام پانچ گھماؤں زمین معاف ہے

مکانات و آبادی درگاہ | روضہ کے پاس دو ۲ دالان۔ ایک مسجد اور ایک کنواں ہے۔ سالانہ عرس پانچویں ۵ ہاڑ کو ہوتا ہے جو حضرت سچیار صاحب رح کا یوم وصال ہے۔ درخت سایہ دار بوہڑ۔ پیپل۔ برنے۔ بیریاں۔ جامن۔ شرینہ۔ اور کیکر وغیرہ بہت ہیں۔

روضہ شریف سے جنوب کی طرف دو ۲ پالکیاں ہیں۔

۱۔ مشرقی پالکی میں دو قبریں ہیں۔
۔ شرقی میاں محمد ماہ ولد میاں محمد حاجی کی۔
۔ غربی میاں نیک بخت ولد میاں محمد ماہ کی۔

Marfat.com

۲۔ مغربی پالکی میں بھی دو قبریں ہیں۔

- شرقی میاں امیر شاہ ولد میاں نیک بخت کی

عربی میاں الف شاہ ولد میاں امیر شاہ کی۔

آدابِ درگاہ آپ کی درگاہ شریف کا لوگ ادب کرتے ہیں۔ حلقہ درگاہ میں کوئی شخص چارپائی پر نہیں بیٹھتا۔ میں (شرافت) بھی متعدد مرتبہ زیارتِ درگاہ سے مشرف ہو چکا ہوں۔

شجرہ متولیان شیخ محمد پناہ صاحبؒ

- شیخ عثمان بن صاحب کے تین بیٹے تھے۔ شیخ محمد پناہ۔ میاں محمد اکرم۔ میاں عبداللہ لاولد
- شیخ محمد پناہ صاحب نے قابل ہوئے نہ اولاد ہوئی۔
- میاں محمد اکرم کا ایک بیٹا میاں محمد حاجی تھا
- میاں محمد حاجی کا ایک بیٹا میاں محمد ماہ تھا۔
- میاں محمد ماہ کے دو بیٹے تھے۔ میاں بڈھے شاہ اور میاں نیک بخت۔
- میاں بڈھے شاہ کا ایک بیٹا میاں چراغ شاہ تھا
- میاں چراغ شاہ کے تین بیٹے تھے۔ میاں فضل شاہ۔ میاں حسین شاہ اور میاں شاہ دین۔

میاں فضل شاہ کے دو بیٹے تھے۔ میاں شیر شاہ اور حاجی محبوب شاہ

میاں شیر شاہ کے دو بیٹے ہوئے۔ میاں علی احمد۔ اور میاں احمد شاہ لاولد۔

میاں علی احمد اس وقت درگاہ کا سجادہ نشین ہے۔ ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء میں موجود ہے۔ میں (شرافت) دو مرتبہ وہاں گیا، تو محبت و ادب سے پیش آیا۔ موضع گلہوٹی کلاں میں سکونت رکھتا ہے۔ اپنے چچا حاجی محبوب شاہ کا مرید ہے۔ اس کے چار بیٹے۔ محمد محمود۔ محمد یعقوب۔ محمد غفور۔ محمد مسعود موجود ہیں،

Marfat.com

- حاجی محبوب شاہ (ولد فضل شاہ) حج حرمین الشریفین کی سعادت سے مشرف ہوئے۔ میاں میراں بخش ولد میاں سلطان بالا نوشہروی رح کے مرید تھے بے اولاد فوت ہوئے۔ موضع ٹھٹھرانوالی میں مدفون ہیں۔
- میاں چنن شاہ ولد چراغ شاہ کے دو بیٹے تھے۔ میاں حیات شاہ اور میاں میراں بخش۔
- میاں حیات شاہ چٹھی رسان تھا۔ اس کا ایک بیٹا میاں اکبر علی موجود ہے۔
- میاں اکبر علی کا ایک بیٹا محمد حسین موجود ہے۔
- میاں میراں بخش ولد میاں چنن شاہ اپنے بزرگوں کے حالات سے واقف تھا۔ میرے والد بزرگوار اعلیٰ حضرت سید غلام مصطفیٰ صاحب نوشاہی قدس سرہٗ ایکمرتبہ بھدوکی سے گلہوٹیاں تشریف لے گئے۔ تو اس نے نہایت خدمت و مدارات کی۔ اور اپنے بزرگوں کے حالات تحریر کرائے۔ میں سنہ ۱۳۵۶ھ / ۱۹۳۷ء میں جب گلہوٹی گیا۔ تو اس وقت یہ موجود تھا۔ اور جب سنہ ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء میں گیا۔ تو اس سے پہلے پہلے بے اولاد فوت ہو چکا تھا۔
- میاں شاہ دین ولد میاں چراغ شاہ پنجابی کا شاعر تھا۔ اس کا ایک دوہڑہ شیخ محمد پناہ کی مدح میں لکھا جا چکا ہے۔ طے ارض کی کرامت اس میں موجود تھی۔ بے اولاد فوت ہوا۔ موضع ٹھٹھرانوالی میں مدفون ہوا۔
- میاں نیک بخت ولد میاں محمد شاہ ولد میاں محمد حاجی کے تین بیٹے تھے۔ میاں روڈے شاہ میاں امیر شاہ اور میاں باکھن شاہ۔
- میاں روڈے شاہ کا ایک بیٹا میاں گلاب شاہ تھا۔
- میاں گلاب شاہ کا ایک بیٹا حافظ بوٹے شاہ سنہ ۱۳۵۶ھ / ۱۹۳۷ء میں موجود تھا۔ سنہ ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء سے پہلے پہلے لاولد فوت ہو چکا ہے۔
- میاں امیر شاہ بن میاں نیک بخت کا ایک بیٹا میاں الف شاہ تھا۔ جو لاولد فوت ہوا۔
- میاں باکھن شاہ بن میاں نیک بخت کے تین بیٹے تھے۔ میاں عالم شیر۔ میاں سلطان شیر میاں محمد بخش۔

Marfat.com

- میاں عالم شیر کا ایک بیٹا میاں نواب علی تھا

- میاں نواب علی تعلیم یافتہ با بند صوم و صلوٰۃ خدا پرست تھا۔ زرعت پیشہ کیا کرتا
سنہ ۱۳۵۶ھ / ۱۹۳۷ء میں موجود تھا۔ اور سنہ ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء سے پہلے پہلے بے اولاد فوت ہو گیا۔

- میاں سلطان شیر ولد میاں باکھن شاہ کا ایک بیٹا میاں دیوان شاہ تھا۔

- میاں دیوان شاہ کا ایک بیٹا میاں صادق علی تھا۔ جو سنہ ۱۳۵۶ھ / ۱۹۳۷ء میں موجود تھا۔ اور
سنہ ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء سے پہلے پہلے بے اولاد فوت ہوا۔

- میاں محمد بخش ولد میاں باکھن شاہ گلہوٹی سے موضع باہو چک متصل گکھڑ ضلع
گوجرانوالہ میں جا بسا گیا۔ اس کے دو بیٹے تھے۔ میاں ہاشم علی۔ اور میاں حاکم علی۔

- میاں ہاشم علی۔ سید محمد شفیع بن سید حافظ قتل احمد صاحب برخورداری سانبیالوی کا مرید تھا
اس کا ایک بیٹا میاں محمد علی ہے۔

- میاں محمد علی۔ میاں محمد سلم بن میاں نواب علی نوشہروی کا مرید ہے۔ میرے (شرافت کے)
ساتھ بھی عقیدت رکھتا ہے۔ اموقت موجود ہے۔ اس کے تین لڑکے ہیں۔ محمد شریف۔ محمد انور
محمد اصغر۔ تینوں موجود ہیں

میاں حاکم علی ولد میاں محمد بخش۔ یہ بھی سید محمد شفیع صاحب برخورداری سانبیالوی کا مرید تھا
اس کے دو بیٹے ہوئے۔ برکت علی۔ اور سید علی لاولد
برکت علی کا ایک بیٹا ناظر علی موجود ہے۔

انتباہ

شیخ محمد پناہ کے خاندان کا یہ شجرہ نسب۔ سو حوار۔ ۱۸ جمادی الاخریٰ سنہ ۱۳۸۱ھ
۲۷ نومبر سنہ ۱۹۶۱ء کو میاں علی احمد ولد میاں شیر شاہ سجادہ نشین گلہوٹیاں کے کاغذات سے
مکمل کیا گیا ہے۔ جن اشخاص کے متعلق لکھا ہے کہ وہ موجود ہیں۔ اس سے یہ مراد ہے۔ کہ وہ سنہ
مذکور میں زندہ موجود تھے

Marfat.com

(۷۴)

محمد سعید

سید محمد سعید دُولا ہاشمی رح

آپ حضرت نوشہ گنج بخش قادری رح کے فرزند اصغر حضرت سید محمد ہاشم دریادل رح کے تیسرے صاحبزادہ تھے۔ آپ کے مفصل حالات اس سے پہلے شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقاتِ نوشاہیہ۔ کے تیسرے طبقہ میں لکھے جا چکے ہیں۔ اعادہ کی ضرورت نہیں۔ صرف تبرکاً یہ چند سطور لکھی جاتی ہیں۔

شیخ پیر کمال لاہوری رح نے تحایف قدسیہ میں لکھا ہے کہ آپ حضرت شیخ پیر محمد سیچیار نوشہروی رح کی درگاہ سے فیض یافتہ تھے۔ ظاہری اور باطنی طور پر جو کچھ آپ کو حاصل ہوا انہیں کی توجہ سے ہوا۔ چنانچہ آپ کی تعریف میں لکھتے ہیں۔

شُدہ نورِ گلُالِ باغِ عُشاق — بودہ چوں مردمک باچشمِ مشتاق
چناں در نقر آمد نورِ دیدہ — کہ گاہے چشمِ کس مثلش ندیدہ
سدہ چوں نوشۂ ثانی دریں دار — بُدا از پیرِ محمد جملہ الطوار
نوازش کرد بسیار عالے را — براہ آورد کافر ظالے را
محمد آں سعیدِ سعد انوار — کہ بُد فرزند ہاشم شاہ بیدار
طفیلِ حضرتِ من گشت روشن — کہ مے بخشید نقد جنس و توسن
توجہ کرد در باطن بسیار است — بظاہر شد عروج از چہرو راست [۱]

---

[۱] تحایف قدسیہ قلمی ص ۱۴۸/۱۴۹، شرافت

Marfat.com

حضرت پچیار صاحب رح کی نصیحت | حضرت پچیار صاحب رح نے آپ کو نصیحت فرمائی تھی۔ کہ جو کچھ چاہیں لوگوں کو دیا کریں۔ لیکن کسی کو اپنے ہاں رات نہ رکھنا۔ رخصت کر دیا کرنا۔

ے

چنیں کردش نصیحت پیرِ ہشیار — کہ کس را دہ نہ منزل اندر از دار

بہ بختی در جہاں از جملہ اسباب — طعام و قوت روح نور احباب

ولے رخصت کنی زاں بعد جائے — نخواہی داد اے خانہ خدائے

چنانچہ آپ اسی طرح عمل کیا کرتے تھے۔ اتفاقاً ایکدن کوئی فوجدار آ گیا، آپ نے اس کی بہت خدمت و مدارات کی۔ اور رات کو بھی اپنے ہاں رکھ لیا۔ حضرت پچیار صاحب رح کے حکم کی خلاف ورزی کا انسانتیجہ برآمد ہوا۔ کہ رات کو آپ کے گھر سے کئی اشرفیاں چوری ہو گئیں۔

ے

بوقتِ شب بدزدیدند چیزاں — زچنداں اشرفی آں دزد باکر

جب سورو غوغا ہوا، چور بھاگ گئے۔ آپ نے ایک فقیر کو نوشہرہ شریف، حضرت پچیار صاحبؒ کی خدمت میں بھیجا۔ کہ مجھ عاجز سے حکم عدولی ہو گئی ہے۔

کہ رو نوشہرہ بر گو حالِ ایں زار — عدولِ امر شد زادہ چنیں کار

چنانچہ حضرت پچیار پیر رح نے سارا واقعہ سن کر فرمایا کہ جاؤ چوری شدہ مال مل جائے گا۔ مگر آئندہ ایسا نہ کرنا۔ دو جاسوس مقرر کر دو۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا، دو شخص مقرر کئے۔ انہوں نے آپ کے ہی دو خادموں کو مال تقسیم کرتے ہوئے پکڑ لیا، اور آپ کے سامنے پیش کر دیا۔ اور کہا کہ آپ تو دوسرے لوگوں پر شبہ کرتے تھے۔ آپ کے گھر میں سے چور نکل پڑے۔

ے

کہ دزداں خانۂ تو در ربودہ — تو دلدی تہمت بر دل ربودہ

چنانچہ آپ اس واقعہ سے بہت شرمسار ہوئے۔

Marfat.com

ے

چناں شہرہ شدہ شد کم حوصلہ کار کہ رُو اندر گریباں شد خجل وار ۲ے

صاحب تحائف قدسیہ نے آپ کا نام اکابر خلفائے سچیار پیر رح میں درج کیا ہے

چنانچہ لکھتے ہیں۔

مصرع

محمد سعی شد در عشق مقتول ۳ے

فیض عام | آپ کے فیض سے عام لوگ مستفیض ہوئے خصوصاً ملتان کی طرف آپ کے ارادتمندوں کا سلسلہ کافی تھا۔ ایک مرتبہ شاہ مراد ملتان گئے۔ تو مخدوم صاحبان میں سے کسی صاحب نے کہا کہ سید محمد سعید ہمارے سرتاج ہیں، جو سخاوت میں یکتا ہیں۔ شیخ پیر کمال لاہوری رح لکھتے ہیں۔

چناں صیتش جہاں اندر جہاں شد کہ جملہ پیر زاد مدح خواں شد

خصوص از صاحبان اہل ملتاں کہ رفت آنجا مراد شاہ سلطاں

شنیدہ از زبان خلف پیراں کہ شد تا حجم سعید از کرم میراں

ببردہ رونق دستار ہر کس برابر جود او کس نہ شدہ بس ۴ے

تاریخ وفات | سید محمد سعید دولارم کی وفات ۲۹ ذیقعدہ سنہ ۱۱۳۸ھ / ۱۷۲۶ء میں بعہد سلطنت محمد شاہ بادشاہ دہلی ہوئی۔ سنہ جلوسی تھا۔

آپ کا مزار شریف۔ صاحبنیال شریف۔ میں گورستان نوشاہیہ کے اندر موجود ہے۔

مادۂ تاریخ

"دانائیک بخت" ۱۱۳۸ھ

۲ے تحائف قدسیہ قلمی صفحہ ۱۵۱ ۳ے ایضاً صفحہ ۱۴۳ ۴ے ایضاً صفحہ ۱۴۹ شرافت۔

Marfat.com

(۷۵)

محمد فاضل

شیخ محمد فاضلؒ

آپ حضرت شیخ پیر محمد سیار نوشہروی رح کے اکابر خلیفوں سے تھے۔ صاحب دق وشوق ظاہری اور باطنی کمالات۔ اور صوری ومعنوی دولت سے سرفراز تھے۔

لاہور میں ورود | میاں غلام حسین لاہوری رح سے منقول ہے کہ آپ ایک مرتبہ لاہور تشریف لائے میرے حال پر توجہ فرمائی۔ اور میرے حنہ میں اپنے ہاتھ سے دو[۲] تین[۳] لقمے ڈالے۔ گرمی۔ شوق اور وجد مجھ میں بہت زیادہ بڑھ گیا، پھر مجھے فرمایا کہ تمہارا فیض باطنی حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے پوتے شاہ عصمت اللہ صاحب رح کے پاس ہے۔ [۱]

مقبرہ شیخ میں امداد کرنا | حضرت سیار صاحب رح کے انتقال کے بعد ایکبار سب یاران طریقت مثل شہمیر قلندر لاہوری رح اور خواجہ بخت جمال جھنگی والے رح کے نوشہرہ شریف میں اکٹھے ہوئے تعمیر مقبرہ کی تجویز پیش ہوئی۔ تو آپ نے مبلغ پانسو روپیہ[۵۰۰] اس کام میں نذرانہ پیش کیا،

ع

گفتا فاضل آں شہمیر جاں را — کہ پانصد عدد کردم در اماں را[۵۰۰]

بہادم از برائے تربت الحال — بیارم گر شود رخصت مکن قال [۲] ع

شہمیر قلندر کا خدمت میں آنا | آپ کے پیر بھائی شہمیر قلندر لاہوری رح کسی درویش کی مجلس میں نہ جاتے تھے۔ مگر گاہ بگاہ آپ کی مجلس میں ضرور حاضر ہوتے۔

---

[۱] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۲۶۷ ، [۲] تحایف قدسیہ قلمی ص ۲۴۹ ، شرافت۔

Marfat.com

ے

شد آں ذاتِ قلندر را طریقے — نرفتے عام مجلس ہا شفیقے
بگرد مجلس ہم خرقۂ خویش — محمد فاضلے نادر صفا کیش [۳] ے

شیخ محمد فاضل مورخین کی نظر میں

(۱)

سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی رو تذکرہ نوشاہی میں لکھتے ہیں۔

"میاں محمد فاضل از یارانِ میاں پیر محمد در — حضرت پیر صاحب کے یاروں میں سے میاں محمد فاضل
لاہور رسید رجوعِ خلائق نزدِ او بسیار شد۔" [۴] ے — لاہور میں پہنچے خلائق کی رجوعات آپ کے پاس بہت ہوئی

(۲)

علامہ شیخ محمد باہد اقف کنجاہی رو تواقب المناقب میں لکھتے ہیں۔

"شہسوارِ میدانِ عشق میاں محمد فاضل — میدانِ عشق کے شہسوار میاں محمد فاضل جو کہ مطلقاً قرآن مجید
کہ مانند مصحف مُذہّب دولتِ حضوری و معنوی داشت — کی طرح ظاہری و باطنی دولت سے معمور تھے۔

ے

آنکس کہ بہ بزمِ عشق حیران باشد — کے سدِ رہِ او سرد و سامان باشد
بسیار آئینہ وار تجرید بود — با ایں ہمہ سیر دیدہ چشم عریان باشد" [۵] ے

(۳)

شیخ پیر کمال لاہوری رو نے تحایف قدسیہ میں لکھا ہے

مصرع — محمد فاضل ہم از اہل رازے [۶] ے

---

[۳] ے تحایف قدسیہ قلمی صفحہ ۳۶۱ ، [۴] ے تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف صفحہ ۲۶۶ ،

[۵] ے تواقب المناقب قلمی صفحہ ۱۹۵ ، [۶] ے تحایف قدسیہ قلمی صفحہ ۱۴۲ ، شرافت۔

Marfat.com

(۴)

شیخ ابوالفیض کمال الدین محمد احسان مجددی رح روضۃ القیومیہ۔ رکن چہارم صفحہ ۳۰۶ میں معاصرین خواجہ محمد زبیر ہندی رح میں لکھتے ہیں۔

"شیخ محمد فاضل۔ آپ ظاہری و باطنی علوم کے عالم۔ اور لاہور سے چار منزل پر بھاکہ کے رہنے والے تھے۔ آپ صاحب کرامت و استقامت تھے۔ آپ نے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قصیدہ خمریہ کی شرح لکھی ہے۔ جو سو جزو سے زیادہ ہے۔"

Marfat.com

(۷۶)

مراد

شاہ مُراد شرقپوری رح

محمدؐ پیر مُراد آں ذاتِ عالی — کہ بودہ در طریقت پیرِ حالی

جواں بخت و جواں دل جاں جوانے — بعمرِ یکصد و دہ پیر جانے[۱۱۰]

زنظرِ فیضِ او عالم جواں شد — زنورِ دیدِ او پیرے جواں شد

عجب پُر فیض شد آں نورِ زاراں — کہ ہر کس را کرد سے بنشاند باراں[۱]

آپ حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح کے بزرگ خلیفوں سے تھے۔

نام و نسب آپ کا نام نامی محمد مُراد۔ اور مشہور نام شاہ مُراد ہے۔ آپ کے آباؤ اجداد قوم وڑائچ سے تھے۔ اور موضع چوپالہ متصل نوشہرہ شریف۔ ضلع گجرات میں سکونت رکھتے تھے۔ شجرہ نسب میں اختلاف ہے۔ دو روایتیں ہیں۔

۱۔ ایک نسّاب کا بیان ہے کہ شاہ مراد کے والد کا نام مسعت تھا۔ ابن شاہ جمال بن محمد بیگ بن دُرمسعت[۲] بن شہباز بن داؤد شہید بن امیں شاہ بن مرالی بن مانک بن تادی[۳] بن بھرو بن گنی بن جیتو بن دیر بن ماہنی بن دیورا بن پانڈو بن سدھوگا بن چھندر بن رائے دھار بن ڈڈا ابن وڑائچ (نورت قوم وڑائچ) بن نتّا بن تربال[۴]

---

[۱] تحایف قدسیہ قلمی ص۱۱۲۔ [۲] داؤد شہید بزرگ آدمی تھا۔ اس کا مزار موضع چوپالہ ضلع گجرات میں گاؤں سے شمال کی طرف ہے ۱۲۔ [۳] ایک نساب کی زبان کے مطابق اس کا شجرہ اسطرح ہے پانڈو بن مولی بن چھندر بن سدھوگا بن ہندر بن رائے دھار ۱۲۔ [۴] یہ نسبنامہ علی محمد بن مولاداد بن اللہ بخش مراسی فوزی چوپالوی سے لکھا گیا۔ شرافت۔

Marfat.com

- محمد بیگ ولد درویش مست کے تین بیٹے تھے۔ بخت جمال۔ شاہ جمال اور نور جمال۔
- بخت جمال حضرت پیچیار صاحب کے مرید و خلیفہ تھے ان کا مزار جھنگی بخت جمال ضلع کوردا سپور میں ہے۔
ان کا ذکر اسی جلد کے اسی حصہ میں نویں نمبر پر لکھا گیا ہے۔
- شاہ جمال اور نور جمال۔ دو نو بھائی موضع چوپالہ ضلع گجرات میں مدفون ہیں۔
- شاہ جمال کے بیٹے کا نام مست تھا۔
- مست کے تین بیٹے تھے۔ شاہ مراد مدفون شرقپور۔ محمد حیات مدفون جھنگی بخت جمال۔ اور محمد سخی مدفون چوپالہ۔
۲۔ دوسری روایت کے مطابق حضرت شاہ مراد کے والد کا نام جانی بن شمسا بن آدم بن داؤد شہید بن امین شاہ تھا۔ [۵]

صاحب گلزار نوشاہی (فیض مصطفائی) نے لکھا ہے کہ آپ حضرت خواجہ بخت جمال کے اعزہ و اقربا میں سے تھے۔

پہلی روایت کے مطابق۔ آپ خواجہ بخت جمال کے بھائی شاہ جمال کے پوتے ثابت ہوتے ہیں۔ اور دوسری روایت کے مطابق ہم جدی بھائی ظاہر ہوتے ہیں۔ میرے (شرافت کے) نزدیک دوسری روایت قرین صحت معلوم ہوتی ہے۔

تاریخ ولادت | آپ کی ولادت ۱۰۶۶ھ / ۱۶۵۶ء میں بعہد شاہ جہاں بادشاہ سنہ ۳۱ جلوسی میں مقام چوپالہ۔ ضلع گجرات ہوئی، اور وہیں تربیت پاکر سن بلوغ کو پہنچے۔

بیعت و خلافت | ابتدا سے ہی آپ کو راہ حق کا شوق تھا۔ اور در دلیشوں کے متلاشی رہتے تھے۔ مگر کہیں سے مقصد حاصل نہ ہوتا تھا۔ آخر نوشہرہ شریف میں حضرت شیخ پیر محمد

---

[۵] یہ نسب نامہ پیراں دتہ ولد بوٹا ولد بنہاں مراسی ساکن چوپالہ کی زبان سے ۵ ربیع الاول سنہ ۱۳۸۴ھ ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۶۴ء کو عرس کے موقعہ پر نوشہرہ میں لکھا گیا۔ ۱۲ شرافت

Marfat.com

سیچیار رح کی خدمت میں پہنچے۔ تو بمجرد زیارت کرنے کے آپ کے دل کو تسکین ہوئی۔ اور اُن کے دستِ حق پرست پر بیعتِ تحکیم سے مشرف ہوئے۔ اور اُن کی نگاہِ فیض اثر سے فائز المرام ہو گئے۔ اور جلدی ہی آپ کو نعمتِ خلافت سے مشرف کیا گیا۔ اور ایک رومال جس پر ریشمی ناگرے سے کلمہ طیبہ کشیدہ تھا۔ اور اپنی تسبیح کا ایک دانہ بطورِ تبرک آپ کو عطا فرمایا۔

شرقپور میں ورود پیرِ روشن ضمیر نے آپ کو حکم دیا کہ دریائے راوی پر جا کر مخلوقِ خدا کو مستفیض کرو۔ چنانچہ آپ منزل بمنزل سفر کرتے ہوئے دریائے راوی کے مضافات میں موضع رانا بھٹی میں پہنچے۔ چندے وہاں کے لوگوں کو فیضیاب کیا۔ پھر وہاں سے چل کر موضع روہڑا میں چلے گئے۔ وہاں کے لوگ بھی اکثر آپ سے بہرہ یاب ہوئے۔ پھر آپ وہاں سے رخصت ہو کر موضع شرقپور[۶] میں تشریف لائے۔ جو چھوٹا سا قصبہ تھا۔ گاؤں سے شمالی جانب ایک چھوٹا سا حجرہ بنایا۔ اور اس میں شب و روز یادِ الٰہی میں مشغول ہوئے۔ گردو نواح میں آپ کے کمالات کا شہرہ ہو گیا۔ تو اکثر لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہونے شروع ہو گئے۔ اور دُنیاوی و دینی حاجتیں آپ کے انفاسِ متبرکہ سے حاصل ہونے لگیں۔ بیشمار لوگ آپ کے باطنی فیض سے بہرہ مند ہوئے۔

---

[۶] مفتی غلام سرور لاہوری رح مخزنِ پنجاب میں شرقپور کی آبادی کے متعلق صفحہ ۲۶۳ میں لکھتے ہیں۔
"شرقپور۔ دوابہ رچنا۔ ضلع لاہور کے متعلق یہ ایک مشہور قصبہ و آبادی کا مقام ہے۔ ایک سو بیس ۱۲۰ برس کا عرصہ گذرا ہے کہ آبادی اس کی ہوئی۔ وراثت و ملکیت یہاں ارائیوں کی ہے۔ خام عمارت بہت اور پختہ کم ہے۔ ایکہزار چار سو اکتیس ۱۴۳۱ گھر۔ ایک سو ۱۰۰ دکان۔ چار ہزار ایک سو بائیس ۴۱۲۲ آدمی یہاں رہتے ہیں۔ مسجدیں اس میں پختہ بنی ہوئی ہیں۔ تحصیل و تھانہ و مدرسہ بھی سرکار کے حکم سے یہاں پختہ بنایا گیا ہے۔ شہر میں تجارت و بیوپار و دکانداری مسلمان خوجوں کی ہے۔ بازار کشادہ و پر تجارت ہے۔ غلہ کی تجارت بہت ہوتی ہے۔ علاقہ اس کا چاہی و بارانی ہے۔" کتاب مخزنِ پنجاب مفتی صاحب نے ۱۲۸۰ھ / ۱۸۶۳ء میں لکھی (باقی حاشیہ بر صفحہ ۳۷۹)

Marfat.com

لنگر جاری کرنا آپ کے زمانہ میں ایک مرتبہ قحط نمودار ہوا۔ لوگ شدتِ بھوک سے تنگ ہو گئے۔ حافظ محمد جمال رئیس ٹنڈ قیور نے جو بہت فیاض تھا، لنگر کھول دیا۔ آپ نے خیال کیا کہ ایک شخص دُنیادار نے مخلوقِ خدا کی خدمت کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ ہم درویش ہیں۔ ہم اُس سے زیادہ مستحق ہیں کہ لوگوں کی خدمت کریں۔ چنانچہ آپ نے بھی لنگر جاری کر دیا۔ گداگری کرنے سے جو کچھ حاصل ہوتا وہ روٹیاں پکا کر اپنے تختِ پوش کے نیچے کے خانہ میں رکھ دیتے۔ اور روزانہ شام کے وقت مسافروں کو فی کس دو روٹیاں تقسیم کرتے۔ طعام میں اسقدر برکت ہوتی کہ سب حاضرین اور سائلین کو پورا ہو کر کچھ بچ رہتا۔

اولادِ شیخ کی خدمات آپ اپنے پیر کامل کے بہت عاشق و شیدا تھے۔ اُن کے بعد اُن کے صاحبزادہ میاں عبدالجلیل صاحب رح کی خدمات کو بھی اپنی سعادت سمجھتے۔ ایک مرتبہ آپ نے اپنے گھر کا سارا مال و متاع حضرت صدیقِ اکبر رض کی طرح صاحبزادہ صاحب رح کی نذر کر دیا۔ تحائف قدسیہ میں ہے۔

تمامی آنچہ بودہ از کم و بیش — نذر کردہ بخلفِ پیر درویش

اور اُن کے بعد میاں محمد اکرم صاحب رح کے ساتھ بھی نہایت خلوص و اتحاد تھا۔ سفر میں بطور خادم اُن کے ساتھ جایا کرتے۔ کثرالرحمت سے ایسا ثابت ہوتا ہے۔

(بقایا حاشیہ صفحہ ۳۷۸) اس سے ایک سو بیس سال منہا کرنے سے ۱۱۶۰ھ برآمد ہوتا ہے۔ تو گویا مفتی صاحب کے نزدیک ننڈ قیور ۱۱۶۰ھ میں آباد ہوا۔ حالانکہ شاہ مراد اپنے پیر حضرت سچیار صاحب متوفی ۱۱۲۰ھ کی زندگی میں ننڈ قیور پہنچ چکے تھے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ننڈ قیور کی آبادی اس سے پہلے اور بزرگ کے عہد میں موجود تھی۔ اگرچہ کسی چھوٹی سی بستی کی صورت میں ہو۔ اور ممکن ہے کہ قصبہ کی صورت اس نے ۱۱۶۰ھ میں اختیار کی ہو۔ ۱۲ حافظ محمد جمال کے تین بیٹے تھے۔ حافظ برہان۔ حافظ احمد۔ اور حافظ محمد۔ ننڈ قیور کے آباد کرنے والوں میں ان کا نام سرفہرست ہے (تاریخ ننڈ قیور صفحہ ۲۱ مولفہ میاں محمد عاشق ننڈ قیوری) ۵ تحائف قدسیہ مصنفہ ۱۹۱ شفقت

Marfat.com

مواخات | آپ سب بیرہا یوں میں سے شیخ دیندار کوہستانی کے ساتھ خاص الفت رکھتے تھے۔ آپس میں دونو کی مواخات تھی۔ مولانا محمد اشرف فاروقی منیجری رہ کنز الرحمت میں متعدد مقام پر ان دونو کا نام اکٹھا لکھتے ہیں۔ مثلاً[۹]

مصرع

میاں دیندار و محمد مراد

قبضہ زمین کے متعلق ایک سرکاری تحریر | میاں محمد عاشق شرقپوری نے تاریخ شرقپور صفحہ ۶۳ پر ایک سرکاری تحریر کی نقل کی ہے۔ جو متولیان دربار شاہ مرادؒ کی زبان سے ہے۔

"عرصہ تخمیناً ایک سو بتیس ۱۳۲ برس کا ہوا ہے کہ مورث اعلیٰ ہمارا شاہ مراد۔ نوشہرہ علاقہ تحصیل و ضلع گجرات سے آکر اس جگہ آباد ہوا۔ اور یہ اراضی جو ہمارے قبضہ میں ہے۔ مسمی حسینا جو زمیندار ان میں آدمی نامور تھا۔ مورث ہمارے کو فقیر جان کر ہبہ کر دی تھی۔ کوئی ذکر نوشت نہیں ہے۔ بعد اس کے قدرے زمین اولادِ سلطان نے دادا ہمارے مسمی ہرنی شاہ کو ہبہ کر دی تھی۔ مگر یہ بات ہم کو معلوم نہیں کہ کس قدر تھی۔ اور کوئی نوشت نہیں ہے۔" (نقل شجرہ مالکی بندوبست ۱۸۵۶ء / ۱۲۷۲ھ)

اس تحریر سے زبانی اولادِ بابا ہرنی شاہ صاحبؒ ثابت ہوتا ہے کہ ۱۸۵۶ء / ۱۲۷۲ھ سے ایک سو بتیس ۱۳۲ سال پہلے شاہ مراد شرقپور میں آکر آباد ہوئے۔ تو اس حساب سے ۱۷۲۴ء / ۱۱۳۶ھ میں آپ کی تشریف آوری شرقپور میں ثابت ہوتی ہے۔ لیکن تاریخی میزان پر یہ بات صحیح نہیں اترتی کیونکہ شاہ مرادؒ اپنے پیر حضرت سچیارؒ صاحبؒ کی زندگی میں اُن کے حکم سے یہاں آئے اور اُن کی وفات ۱۷۰۸ء / ۱۱۲۰ھ میں ہوئی۔ تو آپ اس سے بہت پہلے شرقپور تشریف لا چکے تھے ہاں یہ ممکن ہے کہ ہبہ اراضی آپ کو ۱۷۲۴ء / ۱۱۳۶ھ میں ہوا ہو۔ کیونکہ اُس وقت تک لوگ آپ کے کمالات دیکھ کر معتقد ہو چکے تھے۔

---

[۹] کنز الرحمت صفحہ ۱۴۱، شرافت۔

Marfat.com

کرامات

آپ سے اکثر خوارق و کرامات ظاہر ہوتے تھے۔

ایک سیّد صاحب کو اولاد ہونا | جن ایّام میں آپ موضع رودھڑا میں تشریف فرما تھے۔ ایک سیّد صاحب نے خدمت میں عرض کی کہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں۔ اور اولادِ نرینہ سے مایوس ہوں۔ آپ نے دُعا فرمائی۔ تو اُس کو خدا تعالیٰ نے لڑکا عطا کیا۔ اُس نے نذر مانی تھی۔ کہ اگر لڑکا ہوا تو آپ کی خدمت کے لئے وقف کر دوں گا۔ مگر جب وُہ بڑا ہوا تو وہ خدمت میں دینے سے انکار کر گیا۔ چنانچہ وہ لڑکا مفلوج ہو گیا۔ پھر دوبارہ خدمت میں حاضر ہوا[۱۴]۔ تو آپ نے دعائے خیر فرمائی تو وہ لڑکا تندرست ہو گیا۔ اور بقیۃ العمر آپ کی خدمت میں رہا۔ اس کا نام ابو شاہ تھا۔[۱۵]

نانک حجام کو اولاد کی دعا | ایک مرتبہ نانک حجام شرقپوری نے آپ کی حجامت کی۔ اُس کی عورت ضعیفہ اُس کو بُلانے آئی۔ آپ نے پوچھا مائی! تمہارا کیا نام ہے؟۔ اُس نے کہا لوگ مجھے مائی کوڑی (تلخ) کہہ کر پکارتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا حق تعالیٰ تجھے کوڑی بیل کی طرح بڑھائے گا۔ اُنہوں نے عرض کیا کہ ہم تو اولاد سے مایوس ہو چکے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کوئی فکر نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ تم کو سات بیٹے۔ اور ایک بیٹی عطا کرے گا۔ چنانچہ اس کے بعد اُن کو مسمیاں محمود۔ شریف۔ نور محمد۔ صدیق۔ اور حنیف وغیرہ سات فرزند اور ایک لڑکی پیدا ہوئے[۱۱]۔ اُن کی اولاد تا ہنوز حال درگاہِ شاہ مراد صاحب کی خادم چلی آتی ہے

حافظ محمد یعقوب کا مسخر ہونا | آپ جب شرقپور میں رہا کرتے تھے۔ تو مولانا حافظ محمد یعقوب صاحب[۱۲] قاری۔ متولی جامع مسجد شرقپور۔ آپ سے بہت نفرت کرتے تھے۔ کیونکہ آپ

---

[۱۴] گلزار زینوشاہی ص۱۱۱ و حاشیہ مولوی محمد حیات زینوشاہی شرقپوری۔ [۱۵] ایضاً ص۱۱۵، [۱۲] حافظ محمد یعقوب بن حافظ محمد قائم بن حافظ [illegible] بن حافظ محمد زاہد بن حافظ محمد سعید حضوری مفتی و خطیب (باقی حاشیہ ۳۸۲)

Marfat.com

سماع سنتے اور وجد کرتے تھے۔ اِن باتوں کی وجہ سے حافظ صاحب آپ سے مخالفانہ روش پر چلتے تھے۔ یہاں تک کہ جب آپ کے درویش مسجد کے کنواں سے پانی لینے جاتے۔ تو حافظ صاحب اپنے شاگردوں کو کہتے کہ ان کو پانی ہاتھ اونچا کر بھر دیا کرو۔ تاکہ بدعتیوں کے برتن سے تمہارے ہاتھ نہ چھوئیں۔ ایکدن درویشوں نے آپ کی خدمت میں یہ سب واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کوئی فکر نہ کرو۔ آج رات کو کام ٹھیک ہو جائے گا۔ چنانچہ رات کو ایسی توجہ فرمائی کہ حافظ صاحب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اپنے قصور کی معافی لی۔ اور آئندہ کے لئے مسخر ہو گئے۔ [۱۳]

وجد کی حالت میں پرواز | آپ صاحبِ وجد و سماع تھے۔ ایکدن مکان کے چھت پر بیٹھے تھے۔ کہ اچانک بانسری کی آواز آپ کے کان میں آئی۔ آپ کو وجد ہو گیا، اور اُسی جوش میں اوپر کو پرواز کر گئے۔ صاحبِ تحائف قدسیہ نے لکھا ہے۔ کہ آپ نے چالیس گز کی بلندی تک پرواز کیا اور وہاں سے زمین پر گرے۔ مگر ذرہ بھر آپ کو ضرب نہ آئی۔

[۱۴]

نیاید ضربِ یکسر موئے ادرا چناں شد جسم نورانی پاک خورا

مائی ہیر کی ملاقات | ایک مرتبہ سیر و سیاحت کرتے ہوئے آپ تخت ہزارہ میں پہنچے۔ اور ایک مسجد میں فروکش ہوئے۔ چونکہ تخت ہزارہ کو ہیر رانجھا کے نام سے شہرت حاصل ہے۔ آپ کے دل میں خیال گذرا کہ اگر ہیر سچی عاشق ہے۔ تو ہیر کی ملاقات کو آئے گی۔ حالانکہ اس کی وفات کو سینکڑوں سال گذر چکے تھے۔ چنانچہ اُسی وقت ایک عورت نے آکر آپ کو سلام کیا۔ آپ نے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۸۱) جامعہ ترتیپور تھے۔ حکومتِ مغلیہ کی طرف سے کچھ جاگیر بھی ملی ہوئی تھی۔ حافظ محمد جمال رئیسِ ترتیپور کے استاد تھے۔ موضع چونیاں ضلع لاہور میں شیخ حاجی شاہ چشتی صابری رح کے مرید ہوئے۔ ۱۱۶۸ھ / ۱۷۵۵ء میں فوت ہوئے۔ ترتیپور میں چاہ جگریوالہ پر مزار ہے۔ ان کا ایک بیٹا حافظ عبداللہ المعروف میاں بلہا تھا۔ جو ۱۷ رجب ۱۲۷۶ھ / ۹ فروری ۱۸۶۰ء کو فوت ہوا۔ [۱۳] گلزارِ روشنائی صفحہ ۱۱۲ [۱۴] تحائف قدسیہ قلمی صفحہ ۲۱۷ ہمراہ شفق

Marfat.com

پوچھا تو کون ہے؟ تو اُس نے عرض کیا کہ جس کا آپ نے خیال کیا تھا۔ میں وُہی ہوں یعنی ہیر۔
آپ نے فرمایا بیشک تم سچی عاشق ہو۔ چنانچہ وہ اُسی وقت غائب ہوگئی۔ 375

۵

۱۵
رفت از نظر غائب گشتہ از ہیر نمیرد عاشقِ صادق چناں ہیر

---

۱۵ تحائف قدسیہ قلمی صفحہ ۱۲، ف مائی ہیر دخترِ چوچک سیال ساکن جھنگ۔ اور میاں رانجھا پسر موجو قوم رانجھا ساکنِ تخت ہزارہ۔ آپس میں عاشق و معشوق تھے چنانچہ ان کا عشق فارسی اور پنجابی شاعروں کا جولانگاہ ہے۔ بیسیوں قصے تصنیف ہوئے۔ جن میں مشہور ترین قصے۔ دامودر۔ وارث شاہ۔ احمد یار وغیرہ کے ہیں۔ میں نے (شرافت نے) شہر جھنگ میں مائی ہیر کے مقبرہ کی زیارت کی ہے بلند ٹیلہ پر روضہ ہے۔ چار پہلو کمرہ ہے۔ اوپر گنبد شروع ہے لیکن اوپر سے کھلا ہے عام لوگ کہتے ہیں۔ کہ بارش میں قبر پر قطرے نہیں گرتے۔ کمرہ کا دروازہ جنوب کو ہے۔ پاس مسجد بھی ہے۔ اس پاس قبرستان ہے کمرہ میں بلند چبوترہ پر قبر ہے۔ اس کے سرہانے سنگِ مرمر کا تختہ نصب ہے جس پر یہ الفاظ کندہ ہیں (نقل کتبہ)

۷۸۶

"لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ"

"مشہور عاشقِ صادق میاں مراد بخش عُرف میاں رانجھا عمر ۵۵ سال۔ و مائی عزت بی بی معروف مائی ہیر سیال عمر ۴۲ سال۔ دونوں اس جگہ مدفون ہیں جو ولی اللہ کامل اور حضرت شیخ احمد کبیر صاحب فرزند سید جلال بخاری اوچی کے خلیفہ صادق ہوئے ہیں۔ اور شہر جھنگ آباد کردہ سید جلال صاحب ہے۔ بہلول لودھی بادشاہ آپ کا مرید ہوا ہے۔ ساری عمر منازلِ فقر طے کرنے میں گذاری۔ میاں مفضل اکبری رانجھا سجادہ نشین دربار محمدیہ نقشبندی مُہر دردی قادری چشتی ساکن واں میانہ ضلع شاہ پور نے سال ۱۹۴۷ء / ۱۳۶۶ھ میں تعمیر کروائی۔ خادم فرار تیار کردہ سید اکرام علی اکبری منڈی لاہور۔ تعمیر کنندہ حاجی غلام نبی سوداگر سنگِ مرمر اکبری دروازہ لاہور۔" بلفظہٖ شرافت۔

Marfat.com

تصانیف

ایک رسالہ وحدت نامہ پنجابی منظوم آپ سے منسوب ہے۔ جو صاحب گلزار نوشاہی نے پورا نقل کیا ہے بطور سیحرنی ہے۔ مشرب توحید وجودی اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس کا آغاز اس طرح پر ہے۔

ع

اک صاحب سچا ہر جا دُوجا نہ ہور دَر — وچ شہریں بحریں جنگل کوہیں بحر و بر
وچ کثرت وحدت ویکھیں اکھیں کھول کر — جیوں سوئے ویکھ پہاڑ تجلی مست جھڑ
انا احمد کہیا محمد نبی رسول تھیں — بسطامی اعظم شانی کہندا قول تھیں
منصور دِنور وحدت بولے اے پسر — سُن وحدت نامہ بُول نہ ہوویں کور کر
اِک اکھن وچ زبانے عربی فارسی — اک بُول نہ سمجھن کور کی جانن آرسی
ہیں اکھاں نال زبانے ہندی سہل تر — الفاظ سو کھلے معنے چنگے جوہن ڈر

الیٰ آخرہ

اِس وحدت نامہ کی شرح مولوی نورالحسن صاحب اُدیسی ساکن چینڈپور شریف ضلع شیخوپورہ نے بہت عمدہ کی ہے۔

یہ بات پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچی کہ واقعی یہ وحدت نامہ شاہ مراد شرقپوری رح کا ہے۔ یا شاہ مراد خانپوری رح کا۔ یا کسی دوسرے شاہ مراد صاحب رح کا۔

متصوفانہ کلام | آپ کا کچھ متصوفانہ کلام گلزار نوشاہی میں درج ہے۔ اس میں سے دو دو ہڑے یہاں درج کئے جاتے ہیں۔ (۱)

انا احمد بلا میم فرمودہ احمد منصور انا الحق پڑھیا
سبحانی ما اعظم شانی بسطامی مول نہ ڈریا
ہیں خدا عطار کہیا یا جاں وحدت اندر ڈریا
شاہ مراد اک حرف چوہاں دا منصور کیوں سُولی چڑھیا

Marfat.com

(۲)

من یھدی اللہ فلا مضل لہٗ پس رہزن کوئی نہ رہیا
ومن یضلل فلا ھادی لہ پھر ہادی مرشد کیہا
آپے ہادی تے مضل بھی آپے عمل اساڈا کیہا
شاہ مراد یرد دس نہ کوئی جو لکھیا سو ڈھیہا

کمالات شیخ پیر کمال لاہوری رح آپ کے متعلق لکھتے ہیں۔

۱۔ "حضرت میاں محمد مراد پیر طریقت صاحب حقیقت سرگردہ خاندان حضرت کنبل پوش قدس سرہٗ" [۱۶]

۲ [۱۷]

"مراد خلق گردید از مرادے دلاسا جملہ عاجز را بدادے"

۳۔ شیخ پیر کمال رح فرماتے ہیں کہ شہید قلندر لاہوری رح کی وفات کے بعد حضرت شاہ مراد رح نے میری دستار بندی کی۔ اور ہر مشکل کام میں میری مدد کرتے ہیں۔

ع

ہمیں دارد مدد در وقت مشکل چو بستاز دست خود آں صاحب دل
سر ایں پرگنہ را تاج دستار بعد از خلق آں قبلہ سردار [۱۸]

اولاد عام طور پر مشہور ہے کہ آپ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ لیکن کتاب ثمرات القدس قلمی کے دستخط میں مولوی سعد اللہ بھٹی شرقپوری رح کاتب کی تحریر ۱۲۷۸ھ / ۱۸۶۱ء سے ثابت ہوتا ہے کہ میاں ھرنی شاہ صاحب آپ کے بیٹے تھے۔ مگر میاں ھرنی شاہ صاحب کی موجودہ اولاد۔ آج بھی ان کی ولدیت شاہ مراد سے تسلیم نہیں کرتے۔

---

[۱۶] تحائف قدسیہ قلمی ص ۲۱، [۱۷] ایضاً ص ۱۴۱، [۱۸] ایضاً ص ۲۱۷، شرافت۔

Marfat.com

یارانِ طریقت | آپ کے خواص مریدیہ تھے۔

۱۔	میاں ھرنی شاہ صاحب رح	شرقپور شریف	ضلع شیخوپورہ
۲۔	میاں خوشحال صاحب رح	〃	〃
۳۔	سید اَبُو شاہ روہڑا والے رح	〃	〃
۴۔	سید دَھبُو شاہ روہڑا والے رح	〃	〃
۵۔	میاں نانک حجام رح	〃	〃
۶۔	میاں سُبحان شاہ رح	رانا بھٹی	〃
۷۔	بُڈھا کھرل رح	روہڑا	〃
۸۔	مراد کھرل رح	〃	〃
۹۔	میاں سہالت رح	×	

تبرکات | آپ کے مندرجہ ذیل تبرکات آپ کے جانشینوں کے پاس موضع شرقپور میں موجود ہیں۔

۱ سُرمہ دانی تانبہ کی۔
۲ سُرمچو۔ پیتل کا۔
۳ قلم عاج کا۔
۴ دوات۔
۵ گھوڑے کا لگام۔ کپڑے کا بنا ہوا۔
۶ کاٹھی (زین)
۷ عصا کا بالائی دستہ۔
۸ پاؤں کی نعلین۔
۹ ایک کپڑا رنگدار۔ خانے بنے ہوئے ہیں۔ ہر خانہ میں اسماء الحسنیٰ درج ہیں۔
۱۰ دستارِ ململ باریک۔ نسواری رنگ۔

Marfat.com

۱۱ تسبیح لکڑی کی، موٹے دانے۔

۱۲ تخت پوش لکڑی کا،

میں (شرافت) بھی تبرکات کی زیارت سے مشرف ہو چکا ہوں۔

تاریخ وفات | حضرت شاہ مراد صاحب رح کی وفات بعمر ایک سو دس ۱۱۰ سال ۱۱۷۶ھ / ۱۷۶۲ء میں بعہد حکومت ابو العدل مُرَوِّج الدین محمد عالی گوہر المعروف شاہ عالم ثانی بن عالمگیر ثانی ہوئی۔ سنہ جلوسی تھا

مدفن | آپ کا مزار پر قبور شریف۔ ضلع شیخوپورہ میں شہر کے اندر ہے۔ میاں الٰہی بخش ولد میاں ھرنی شاہ صاحب رح نے اپنے زمانہ سجادگی میں اُس پر چھوٹا سا گنبد بنوا دیا۔ میاں مروان معمار ساکن ساہیجوال نے اس کی عمارت کی۔

عرس شریف | آپ کی درگاہ پر ہر سال پانچویں ۵ ماہ ہاڑ کو عرس ہوا کرتا ہے۔ دراصل یہ حضرت سپیار صاحب رح کی شمسی تاریخ وفات ہے۔ قوالیاں اور وجد ہوتے ہیں۔ اس وقت الحاج صوفی میاں نیک محمد صاحب سجادہ نشین ہیں، سو سال کے قریب عمر ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مادۂ تاریخ

" روضہ اقدس " ۷۶ ۱۱ھ

Marfat.com

(۷۷)

مستان شاہ

سید مستان شاہ مجذوب ملتانی رح

آپ حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب بھڑی والے رح کے مقبول یاروں میں سے تھے۔ مجذوب الطوار تھے۔ صائم الدہر رہتے۔

ملتان میں ورود | ایک مرتبہ آپ ملتان میں تشریف لے گئے۔ وہاں ایک شخص عبداللہ نام قصاب ردی بیچنے کا کام کرتا تھا۔ آپ اس کی دکان پر بیٹھ گئے۔ ایک کھرانی وہاں ردی بچا رہی تھی۔ اس نے عبداللہ کو کہا کہ یہ کوئی صاحب کمال بزرگ معلوم ہوتے ہیں۔ ان کی خدمت کرد۔ اس نے حلوا پکا کر لا حاضر کیا۔ آپ نے اس سے روزہ افطار کیا۔ اور عبداللہ پر ایسی نگاہ کی کہ وہ مرتبہ ولایت پر پہنچ گیا۔ کھرانی نے جب اس کی یہ حالت دیکھی تو عرض کیا۔ یا حضرت! میں ویسے ہی رہ گئی۔ آپ نے اس پر نظر کی تو وہ بھی ولی اللہ ہو گئی۔ اور مشرف بہ اسلام ہوئی

نماز پڑھانا | آپ مسجد میں چلے گئے۔ اور وہاں نماز پڑھائی۔ اور وعظ فرمایا۔ سب لوگ اس بات پر حیران تھے۔ کہ باوجود مجذوب ہونے کے خوب کتاب و سنت سے وعظ فرمایا۔ وہیں ایکسو آدمی مرید ہو گیا۔

یار طریقت | آپ کا ایک درویش شیخ عبداللہ المعروف عبداللہ قصاب ملتانی تھا۔ اس کا ایک مرید اسمٰعیل حجام خوشابی تھا

مدفن | سید عمر بخش نوشاہی رسولنگری رح نے کتاب مناقبات نوشاہی میں لکھا ہے کہ سید مستان شاہ کا مزار۔ گودڑی بازار، ملتان شریف میں ہے۔

Marfat.com

(۷۸)

میرشاہ

شیخ میرشاہ سلطان بگاشیر لکھنوالی رح

میرشاہ از لطف ایزد مظہرِ نورِ قدم — بر فلک انداخت از قربِ خداوندی علم
سیر خورد از خمِ عرفاں جامِ بادہ عشقِ حق — در مقامِ ما طغیٰ بنہاد آہستہ قدم
گاہے از یادِ خدا ہرگز نمے بودے جدا — ہر زماں در یادِ حق مشغول ماند سہ دمبدم
گشت لکھنوال از وے مرجعِ اہلِ مراد — بود ذاتِ پاک ایشاں مظہرِ فیض و کرم

ہر زماں اشرف ز رحمت پیرِ خود امیددار
آنکہ او باشد زبانش نائبِ نون والقلم [1]

آپ سلطان الوقت شیخ زمانہ صاحبِ وجد و تاثیر و ذوق و شوق و عشق و محبت تھے۔

حضرت شیخ پیر محمد سیحا رو شہروردی رح کے اکابر خلیفوں سے تھے۔

نام ولقب ونسب آپ کا نام میرشاہ۔ لقب سلطان اور بگاشیر تھا۔ والد کا نام دایم قوم بھٹی سے تھا۔ آبائی وطن موضع کٹھیالہ گنھاں [2] ضلع سیالکوٹ تھا۔

---

[1] کنز الرحمت ص ۱۲۰ ، [2] کٹھیالہ گنھاں کی آبادی کے متعلق منشی گنیش داس بڈہرہ قانونگوئے گجراتی نے کتاب چہار باغ پنجاب میں لکھا ہے۔

"کٹھیالہ گنھاں موضع بود کلان از تپہ جنوبی ڈرائچ بر لب دریا کہ دریا بُرد شدہ دریں ولا آں زمینش طرف جنوبی پورہ بر آمدہ بہت وجہِ خورد آباد شدہ"

کٹھیالہ گنھاں۔ تپہ جنوبی ڈرائچ میں دریا کے کنارے پر ایک بڑا گاؤں تھا جو دریا برد ہو گیا۔ اسوقت وہ زمین دریا سے پار سوہدرہ کی طرف نکلی ہے۔ اور چھوٹا سا گاؤں آباد ہوا ہے۔

Marfat.com

صاحب خزینۃ الفقرا نے آپ کی قوم گنھ زمیندار لکھی ہے۔ لیکن اولاد کا دعوٰے ہے کہ آپ کی قوم بھٹی راجپوت تھی۔

تاریخ ولادت | آپ کی پیدائش ۱۰۶۳ھ / ۱۶۵۳ء میں بمقام کُٹھیالہ گنھاں ہوئی۔

واقعہ پیدائش | صاحب خزینۃ الفقرا نے لکھا ہے کہ آپ کی پیدائش سے پہلے ایک ولی کامل نے آپ کے والدین کو خوشخبری دی تھی کہ تمہارے گھر میں لڑکا پیدا ہوگا۔ جو فقیر صاحبِ ولایت ہوگا چنانچہ جسوقت آپ پیدا ہوئے تو اُس درویش نے آکر آپ کے منہ میں بجائے گُڑھتی کے اپنی لب مبارک ڈالی۔ چنانچہ آپ کی تسکین خاطر ایسی ہوئی کہ کبھی بچپن میں روتے نہ تھے۔ اور نہ کبھی لڑکوں سے کھیلتے تھے۔ اور رمضان شریف کو دن میں دُودھ نہ پیتے۔ [۳]

واقعہ بیعت | منقول ہے کہ جب آپ سنِ تمیز کو پہنچے۔ تو آپ کو راہِ حق کا شوق دل میں موجزن ہوا تو نوشہرہ شریف میں حاضر ہوکر حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشاہی رح سے بیعت کی التماس کی۔ اُنہوں نے چند روز ایک وظیفہ میں مشغول رکھا۔ پھر بیعت کرکے ایک ہی نگاہ سے مراتبِ سلوک پر عبور کرادیا۔ کتاب خزینۃ الفقرا میں ہے۔ [۴]

نال توجہ مرشد اُس نوں دسیا ستر حقانی
اثر گئی کر بیعت تن وچ نکلے دُرِّ معانی
علم فقر سکھا کر اُس نوں سینے نال لگایا
دُور کثافت باقی ہوئی فیض بزرگوں پایا
اُسدی سی سلطان صاحب نے جُرعہ عشق پلایا
اگے نالوں چہرے اُتے دُونا نور دِسایا [۵]

عطائے خلافت | بعد تکمیل و تربیت کے حضرت سچیار صاحب رح نے آپ کو خلافت عطا فرمائی۔ اور بگا شیر کے لقب سے ملقب کیا۔ اور حکم دیا کہ تمہارا مقام ارشاد لکھنوال ہے۔

لکھنوال میں وُرُود | آپ اپنے پیر و مُنعم کے حکم سے۔ موضع لکھنوال میں تشریف لائے۔ جو کہ نوشہرہ شریف سے پانچ میل کے فاصلہ پر بطرفِ شمال مغرب واقع ہے۔ [۵]

---

[۳] خزینۃ الفقرا قلمی ص ۲۳۲ تا ص ۲۳۹، [۴] ایضاً ص ۲۵۲، [۵] ایضاً ص ۲۵۴، شرافت۔

Marfat.com

ذکر آلہی میں مشغولی منقول ہے کہ آپ نے لکھنوال[۶] میں ٹیلہ پر ایک حجرہ بنا لیا، اور ہر وقت ذکر آلہی میں مشغول رہتے۔ کوئی وقت یاد حق سے خالی نہ جاتا۔ کنز الرحمت میں ہے۔

مصرع شب دردے ماند اندر ذکر ؎

---

[۶] قصبہ لکھن وال کی آبادی کے متعلق مورخین کے اقوال لکھے جاتے ہیں۔

۱۔ مفتی غلام سرور لاہوری رح مخزن پنجاب صفحہ ۳۰۵ پر لکھتے ہیں۔

"لکھن وال خاص گجرات سے سات کوس مشرق کو یہ قصبہ واقع ہے۔ پہلے مسمی آدم قوم وڑائچ نے اس کو آباد کیا۔ نام اس کا اپنے دادا لکھن کے نام پر رکھا۔ پختہ و خام اس کی عمارت ہے۔ مردم شماری ۵۰۰۰۰ دو ہزار۔ سات سو آٹھ گھر۔ اٹھانوے ۹۸ دکانیں ہیں۔ بیوپار ہر قسم کا اس ہزار روپیہ سالانہ کا ہوتا ہے شیخ برہان فقیر کا مزار یہاں مشہور ہے۔ جہاں عیدین کا میلہ ہوتا ہے۔ اور نالہ چوئی قصبہ کے پاس جاری ہے"

۲۔ مرزا اعظم بیگ۔ تاریخ گجرات صفحہ ۱۱۲ پر لکھتے ہیں۔

"ذکر آبادی قصبہ لکھنوال، یہ قصبہ شہر گجرات مقام ضلع سے بفاصلہ سات کوس جانب شرق واقع ہے۔ پہلے تو جنگل ویرانہ تھا لگ بھگ ۱۴ پشت گذری ہیں کہ منظر آبادی اس کی آدم قوم جٹ وڑائچ نے اس زمین پر یہ قصبہ آباد کر کے اپنے دادا لکھن کے نام پر لکھنوال نام زد کیا، اب بھی اولاد اسی مورث کی اس قصبہ میں مالک و آباد ہے۔ اور بسبب آباد ہونے اہل حرفہ کے قصبہ مشہور ہے۔ آبادی پختہ و خام دونو قسم کی ہے۔ بگر خام زیادہ ہے ہیئت آبادی اس کی مربع کثیر الاضلاع ہے۔ اور علم فارسی کا اس قصبہ میں مختصر لوگ پڑھتے ہیں۔ اسوقت مردم شماری اس قصبہ کی ۲۴۹۹ ۔ اور ۷۰۸ گھر۔ اور ۹۸ دکان ہیں۔ ایک سو روپیہ سالانہ آمدنی دھرمتھ۔ اور ایک سو ستر روپیہ کمش باجہ مقرر ہے۔ لوگ اس قصبہ کے متوسط حال ہیں۔ اور زمینداری و تجارت کرتے ہیں۔ کوئی بڑا بیوپار نہیں ہوتا تخمیناً ۵۰۰۰۰ پچاس ہزار روپیہ سالانہ کا بیوپار ہوتا ہے۔ کوئی صنعت خاص اس قصبہ کی پیدائش مشہور نہیں ہے ایک خانقاہ بادا شیخ برہان صاحب فقیر کی بعمارت پختہ واقع ہے۔ اسپر عیدین کا میلہ ہوتا ہے۔ ایک نالی معروف چوئی جانب شرق و جنوب اس قصبہ کے واقع ہے۔ اس سے کچھ نفع و نقصان نہیں ہوتا ہے۔ کوئی ایسی عمارت اس قصبہ کی لائق ذکر نہیں" ؎ کنز الرحمت صفحہ ۱۲۱، شرافت۔

Marfat.com

استغراقِ شہود منقول ہے کہ ایک مرتبہ آپ کو خیال آیا کہ ہم ان پڑھ ہیں۔ لوگ دعا کرانے اور تعویذ کرانے کے واسطے حاضر ہوتے ہیں۔ اس لئے بہتر ہے کہ ہم لکھنا پڑھنا سیکھ لیں۔ اس لئے قرآن کا سبق لینا شروع کیا۔ ایک روز حضرت پیارے صاحب رح نے آپ کا جزدان دیکھا۔ تو اس میں سیپارہ پڑا تھا۔ فرمایا میر شاہ! یہ سیپارہ جس سے لیا ہے اُسی کو دے دو۔ اور تم بجائے پڑھنے کے اب یادِ الٰہی میں سرگرم رہو۔ چنانچہ اس کے بعد آپ ایسے توحید میں مستغرق ہوئے کہ دنیا و مافیہا کی کچھ ہوش نہ رہی۔ صاحب کنز الرحمت نے لکھا ہے ؎

چناں بود مستغرق اندر شہود — کہ ہرگز نبود آگہی از وجود [۸]

تحمل و بردباری منقول ہے کہ لکھنوال کے لوگ آپ کو تکلیفیں پہنچاتے۔ آپ نے اپنے پیر و شفیر کی خدمت میں پیغام بھیجا۔ کہ یہاں کے لوگ مخالفتیں کرتے ہیں۔ اور فقر و فاقہ بھی شاملِ حال ہے۔ میں جناب کی خدمت میں آنا چاہتا ہوں۔ حضرت پیارے پیر رح نے جواب کہلا بھیجا۔ کہ اگر معیت سے وہاں رہو گے۔ تو بادشاہ ہو جاؤ گے۔ اور اگر نوشہرہ میں آؤ گے۔ تو بس پھر جاٹ ہی رہ جاؤ گے۔ چنانچہ ؎

بفرمودہ کہ گر اینجا در رائی — ہماں دہقاں شوی چوں ابتدائی

وگر مانی در اینجا شاہ گردی — ز تاریکی برآئی ماہ گردی

آپ نے تحمل و برداشت سے کام لینا شروع کیا۔ چھ ماہ میں آپ کو قبولیتِ عام کا شرف حاصل ہوا۔ ؎ [۶]

ز خوفِ امر آنجا ماندہ شش ماہ — شدہ عالم غلامے گشت دے شاہ [۹]

ہجومِ خلائق آپ کی دعا سے بیمار شفا پا جاتے۔ فاسق فاجر تائب ہو کر صالحین کے گروہ میں شامل ہو جاتے۔ ہر وقت لوگوں کا ہجوم آپ کے پاس رہتا۔ دُور دُور سے آکر لوگ حلقہ بیعت میں داخل ہونے لگے۔

---

۸ کنز الرحمت ص ۱۲۱، ۹ تحائف قدسیہ ص ۱۹۹، شرافت۔

Marfat.com

پیر کی اولاد سے محبت | اپنے پیر کی محبت، اور اُن کی اولاد کی محبت آپ پر بہت غالب تھی۔ میاں عبدالجلیل صاحب نوشہروی رح جب عرس کے بعد لکھن دال جاتے۔ تو آپ اُن کا استقبال کرتے چنانچہ شیخ پیر کمال لاہوری رح لکھتے ہیں۔

چو شد از عُرسِ عالی فارغ البال — رواں شد سوئے میہوں صاحب حال
بروزِ اول آمد بر میاں میر — باستقبال آمد بہرِ آں پیر [1]

کرامات

سکھوں کو وجد ہونا | ایک مرتبہ آپ کے سامنے سماع ہو رہا تھا۔ کئی لوگ وجد کر رہے تھے سکھوں نے شرارتیں کرنی شروع کیں۔ قوالوں نے یہ شعر پڑھا مصرع "کی ہو یا قول قراراں نوں" آپ نے ایسی توجہ کی کہ سارے سکھ وجد و حالت میں تڑپنے لگے۔

سکھوں کا قتل ہونا | منقول ہے کہ چند سکھوں نے آپ کو اذیت پہنچائی۔ آپ نے نگاہِ غیرت فرمائی تو وہ دشمنوں کے ہاتھ سے قتل ہو گئے۔

میاں میہوں کا فیض بند کرنا | منقول ہے کہ ایک مرتبہ آپ اپنے پیر بھائی میاں میہوں شیخوری رح پر کسی بات سے ناراض ہو گئے۔ تو فرمایا تمہارا فقر نہیں چلے گا۔ چنانچہ ان کا فقر بند ہو گیا۔

وفات کے بعد کرامات

سکھ کا سزا پانا | منقول ہے کہ جس ٹیلہ پر آپ دفن ہوئے۔ کچھ عرصہ کے بعد سکھوں نے بزورِ حکومت وہاں عمارتیں بنانا شروع کیں۔ اور قبر کا کچھ ادب ملحوظ نہ رکھا۔ ایک دن ایک سکھ چارپائی پر لیٹا۔ تو آپ کے روحانی تصرف سے وہ چارپائی سے نیچے گر پڑا۔ کنز الرحمت میں ہے

رودش بجو چارپائی نگوں — شد از خواب بسیار حالش زبوں [2]

---

[1] تحایف قدسیہ قلمی ص ۲۵۱ ، [2] کنز الرحمت ص ۱۲۱ ، شرافت۔

Marfat.com

آپ کا جسم صحیح سالم برآمد ہونا | شیخ پیر کمال لاہوری رح نے لکھا ہے کہ سکھوں نے از روئے عناد آپ کی قبر کھودا کر آپ کے جسم کو دوسری جگہ دفن کرایا۔ آپ کی غیرت سے وہ سب قتل ہو گئے۔ تحائف قدسیہ میں ہے۔

قضا آمد بغیرت آں سواراں ہمہ شد قتل دیدہ اجر کاراں [۱۲]

مگر مولانا محمد اشرف فاروقی منیجری رح نے لکھا ہے کہ آپ ایکرات کسی اخلاصمند کو خواب میں ملے اور فرمایا کہ ہم کو اس قبر سے نکال کر دوسری جگہ دفن کرد۔ یہاں سکھوں کی ہمسائگی ہم کو منظور نہیں۔ چنانچہ آپ کو نکال کر دوسری جگہ دفن کیا گیا۔ آپ کی زیارت ہوئی۔ آپ کا جسم بالکل صحیح وسلامت تھا۔ کنز الرحمت میں ہے۔

بدیدن مبارک سرِ مُو عیاں نشد ہرگز از چند مدت زیاں [۱۳]

اولاد | آپ کی اولاد نرینہ نہیں تھی۔ اس لئے آپ کے حقیقی بھائی میاں شاہ محمد کی اولاد آپ کی درگاہ شریف کی متولی اور وارث ہوئی۔

یارانِ طریقت | آپ سے بہت لوگوں نے فیض پایا۔ کنز الرحمت میں ہے۔

بسے کس زد آتش مشرف شدند بعلم الٰہی معرف شدند [۱۴]

اُن میں سے۔

۱۔ میاں شاہ محمد ولد میاں دائم رح برادرِ آنجناب رح لکھنوال ضلع گجرات

۲۔ شیخ کرم قلی ولد میاں شاہ محمد رح برادر زادۂ انجناب " "

تاریخِ وفات | صاحب تحائف قدسیہ نے لکھا ہے کہ آپ کی عمر ایک سو دس ۱۱۰ سال سے زیادہ تھی۔ اور خدا تعالیٰ نے آپ کو دوبارہ دانت دیئے۔ اور بال بھی سیاہ ہو گئے۔ [۱۵]

---

[۱۲] تحائف قدسیہ قلمی صفحہ ۲۰۰، [۱۳] [۱۴] کنز الرحمت صفحہ ۱۲۱، [۱۵] تحائف صفحہ ۱۹۹، شرافت۔

Marfat.com

شیخ میر شاہ سلطان رح کی وفات بروز سہ شنبہ اٹھارہویں[۱۸] شعبان ۱۱۷۳ھ مطابق
پانچویں اپریل ۱۷۶۰ء کو ہوئی۔ اسی سال ابوالعدل مرزج الدین محمد عالی گوہر المعروف شاہ عالم
ثانی بن عالمگیر ثانی جمادی الاولیٰ ۱۱۷۳ھ دسمبر ۱۷۵۹ء کو دہلی میں تخت نشین ہوا ہے

مدفن | آپ کی قبر موضع لکھنوال۔ ضلع گجرات میں گاؤں سے باہر مشرقی جانب ٹیلہ پر واقع
ہے۔ چھوٹا سا گنبد ہے جس میں دو[۲] قبریں ہیں مغربی آپ کی۔ اور مشرقی آپ کے بھتیجا و خلیفہ
شیخ کرم قلی کی۔ بارہ[۱۲] بیگہ زمین درگاہ شریف کے نام ہے۔ میں (شرافت) کئی بار زیارت
سے مشرف ہو چکا ہوں۔

عرس شریف | آپ کے دربار شریف پر ہر سال ساتویں ربیع الاول کو عرس ہوا کرتا ہے۔ کافی
مخلوق جمع ہو جاتی ہے۔ صاحبزادگانِ سجیاریہ پالکی نشین ہو کر اس روز سہ فقیروں
اور قوالوں کے آتے ہیں۔ سماع و وجد کی مجلسیں ہوتی ہیں۔

مادۂ تاریخ

«فضلِ ربانی» ۱۱۷۳ھ

Marfat.com

حضرت میر شاہ سلطان کے متولیوں کا شجرہ نسب

- حضرت شیخ میر شاہ سلطان بگاشیر کی صلبی اولاد نہیں تھی۔ اس لئے اُن کے بھائی میاں شاہ محمد کی اولاد متولی درگاہ ہوئی۔

- میاں شاہ محمد ولد دائم کا ایک بیٹا شیخ کرم قلی تھا۔ جو سجادہ نشین ہوا۔

- شیخ کرم قلی کے دو بیٹے تھے۔ میاں دیدار بخش اور میاں خدا بخش۔

- میاں دیدار بخش سجادہ نشین کا ایک بیٹا میاں غلام حیدر تھا۔

- میاں غلام حیدر سجادہ نشین کے چار بیٹے تھے۔ سلطان سکندر۔ میاں نواب علی۔ حسن محمد اور میراں بخش۔

- سلطان سکندر کے چار بیٹے تھے۔ نبی بخش۔ چراغ دین۔ حاجی بخش اور عطا محمد۔

- نبی بخش کے چار بیٹے ہوئے محمد شرف لاولد۔ محمد نصرت۔ سردار خاں اور صادق حسن

- محمد نصرت کے تین بیٹے محمد سلم و خورشید عالم و حمید عالم موجود ہیں۔

- محمد سلم۔ صاحب علم ہے۔ اپنے خاندانی روایات کا علم رکھتا ہے۔ یہ شجرہ اسی کی زبان سے سنہ ۱۳۷۲ھ / ۱۹۵۳ء میں میں نے (شرافت نے) مرتب کیا۔ نہایت ادب سے ملاقی ہوا۔

- سردار خاں ولد نبی بخش کے پانچ بیٹے۔ غلام باری و عبدالباری و فضل باری و عبدالباقی و سکندر بخت موجود ہیں۔

- صادق حسن ولد نبی بخش کے تین بیٹے محمد سعید۔ محمد مسعود اور محمد محمود موجود ہیں۔

- چراغدین ولد سلطان سکندر۔ موضع چک نمبر ۴۳۔ ضلع سرگودھا میں چلا گیا۔ اس کے چھ بیٹے ہوئے بشیر احمد فوت ہو چکا ہے۔ محمد اکرم۔ محمد شریف۔ محمد حسن۔ محمد حسین اور محمد افضل سب انسپکٹر پولیس موجود ہیں۔

- حاجی بخش ولد سلطان سکندر۔ چک نمبر ۴۳۔ میں چلا گیا۔ اس کے دو بیٹے محمد امین اور محمد احسن موجود ہیں۔

Marfat.com

- محمد امین کے دو بیٹے عبداللطیف و عبدالحمید موجود ہیں۔
- عبداللطیف کے دو بیٹے سلطان سکندر اور خالد لطیف موجود ہیں۔
- محمد احسن ولد حاجی بخش۔ موضع چک نمبر ۲۴ جنوبی ضلع سرگودھا میں چلا گیا۔ اس کے تین بیٹے محمد انور۔ محمد صفدر۔ اور محمد اکبر اسوقت ۱۳۷۲ھ / ۱۹۵۲ء میں موجود ہیں۔
- عطا محمد ولد سلطان سکندر کے چار بیٹے محمد عالم۔ سید عالم۔ نبی احمد اور علی احمد موجود ہیں۔
- محمد عالم کا ایک بیٹا مشتاق حسین موجود ہے۔
- سید عالم ولد عطا محمد۔ موضع کالو وال۔ ضلع جھنگ میں چلا گیا۔ اس کے تین بیٹے خورشید عالم۔ حمید عالم اور محمد ظفر موجود ہیں۔
- نبی احمد ولد عطا محمد کے دو بیٹے عبدالرشید و خالد محمد ہیں۔
- میاں نواب علی ولد غلام حیدر سجادہ نشین۔ یہ سیدپور ضلع سیالکوٹ میں چلا گیا۔ یہ حاجی الحرمین۔ اور جلیل القدر درویشوں سے تھا۔ اس کتاب تذکرۃ الواعظین کے چھٹے حصہ میں اس کے حالات علیحدہ لکھے جائیں گے۔ اس کے چار بیٹے تھے۔ محمد شاہ۔ حسین شاہ۔ چراغ شاہ۔ اور محمد فاضل۔
- محمد شاہ کے تین بیٹے شیر محمد۔ عطا محمد اور غلام نبی موجود ہیں۔
- شیر محمد کے تین بیٹے محمد طفیل۔ عبدالرشید اور محمد حفیظ موجود ہیں۔
- غلام نبی ولد محمد شاہ کا ایک بیٹا محمد بشیر موجود ہے۔
- حسین شاہ ولد میاں نواب علی کے تین بیٹے تھے۔ محمد صالح۔ غلام محی الدین۔ اور محمد عظیم جو اندکر دونو لاولد فوت ہو چکے ہیں۔
- محمد صالح کے تین بیٹے محمد الطاف حسین۔ فضیلت حسن اور محمد عظیم موجود ہیں۔
- صاحبزادہ محمد الطاف حسین اسوقت ۱۳۷۲ھ / ۱۹۵۳ء میں اپنے بزرگوں کا جانشین ہے۔
- چراغ شاہ ولد میاں نواب علی کے چھ بیٹے تھے۔ خادم پیر۔ غلام مصطفےٰ۔ غلام رسول۔

Marfat.com

محمد شریف۔ محمد حسین۔ اور غلام سردار۔

- خادم پر کا ایک بیٹا عبد الغفور موجود ہے۔
- غلام مصطفٰے ولد چراغ شاہ کا ایک بیٹا خلیل الرحمٰن موجود ہے۔
- محمد حسین ولد چراغ شاہ کا ایک بیٹا ریاض احمد موجود ہے
- میاں محمد فاضل ولد میاں نواب علی لاولد فوت ہوا۔ اس کا ذکر اسی جلد یعنی تذکرۃ النوناسیہ کے ساتویں حصہ میں علیحدہ لکھا جائے گا۔
- حسن محمد ولد میاں غلام حیدر کے دو بیٹے تھے۔ فضل احمد اور برکت علی۔
- فضل احمد کے دو بیٹے سید عالم اور محمد صدیق موجود ہیں۔
- برکت علی ولد حسن محمد کا ایک بیٹا اکبر علی موجود ہے۔
- میراں بخش ولد میاں غلام حیدر مفقود الخبر ہو گیا۔ اس کے متعلق کچھ علم نہیں
- میاں خدا بخش ولد شیخ کرم قلی کا ایک بیٹا فضل الٰہی نام تھا۔
- فضل الٰہی کا ایک بیٹا محمد علی تھا۔
- محمد علی کے دو بیٹے تھے۔ میراں بخش اور غلام غوث
- میراں بخش کا ایک بیٹا علی اکبر موجود ہے۔
- غلام غوث ولد محمد علی کے چار بیٹے غلام مصطفٰے۔ غلام سردر۔ غلام نبی اور غلام باری موجود ہیں
- غلام مصطفٰے کے دو بیٹے سہیل مصطفٰے۔ اور جاوید مصطفٰے موجود ہیں۔
- غلام سردر ولد غلام غوث۔ صاحب علم و فضل صوفی مشرب ہے۔ لائل پور میں ملازم ہے۔ میرے (نزاکت کے) احباب میں سے ہے۔ اس کا ایک لڑکا ندیم سردر موجود ہے۔
- غلام نبی ولد غلام غوث کا ایک بیٹا طارق وسیم موجود ہے

انتباہ۔ شیخ میر شاہ سلطان لکھوالی کے متولیوں کا یہ شجرہ ۲۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۲ھ ۹ فروری ۱۹۵۳ء کو لکھا گیا۔ جسکو موجود لکھا ہے اس سے اس سال میں موجود ہونا مراد ہے۔ صرف غلام غوث ولد محمد علی کی اولاد کا شجرہ ۱۳۸۸ھ ۱۹۶۸ء میں مکمل کیا ہے۔

Marfat.com

(۷۹)

مہہوں

حاجی الحرمین میاں مہہوں شیخپوری رح

ے

میاں مہہوں از یادِ حق سربلند — فغاں از ذکر سر بلا تنگ فگند
میاں کمالش نیاید بگفت — ز تقریر و تحریر باشد دو چند
بیادِ خدا روز و شب مشتعل — ز ذکرِ الٰہی دلش شاد مند
دو اندیدہ بود از ریاضت ندم — بمیدان عشقِ الٰہی سمند
شود اشرف از رحمت پیر ما
برآورده حاجات هر مستمند [1]

آپ خلاصۂ عارفاں۔ اور سرحلقۂ کاملاں۔ صاحبِ راز و نیاز اور وحدد تواحد تھے۔ حضرت شیخ پیر محمد سچیار تو شہروی رح کے خواص خلیفوں سے تھے۔

قوم و وطن آپ کی قوم مہہوٹہ اور آبائی وطن موضع شیخ پور ضلع گجرات تھا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مہہوٹہ اصل میں مرہٹہ راجپوت ہیں۔ مرہٹہ کا لفظ تبدیل ہو کر مہہوٹہ بن گیا۔ لیکن کتاب شمائل النجوم ج ۲ ص ۱۸۷ میں ہے۔ کہ "مہہوٹہ بھٹی راجپوت ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ ہوت قوم بلوچ کی نسل سے ہیں۔"

بیعتِ طریقت آپ کو بچپن میں ہی راہِ حق کا شوق پیدا ہوا۔ تو حضرت سچیار صاحب تو شہروی کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت ہوئے۔ [2] دو سال تک خدمت میں رہ کر گھر کے کاروبار انجام دیتے رہے اور چھ ماہ تک مسلسل روزہ رکھا۔ [3] اور بعض کا قول ہے کہ بارہ [12] سال تک روزے رکھے۔

---

[1] کنز الرحمت ص ۱۱۴، [2] خزینۃ الفقرا ص ۳۵ تا ص ۳۵۳، شرافت۔

Marfat.com

لاہور جانا | آپ جب جوان ہوئے تو پیر روشن ضمیر نے آپ کو لاہور جانے کا حکم دیا۔ آپ نے لاہور پہنچ کر ایک مسجد میں ڈیرہ کیا، ساری رات یاد الٰہی میں مشغول رہتے۔ اور ذکر ارہ کیا کرتے [۳]

ایک ہندو عورت نے اسلام قبول کیا | منقول ہے کہ جس مسجد میں آپ ذکر ارہ کیا کرتے تھے۔ اس کے جوار میں ایک برہمن کا گھر تھا، اس کی چودہ [۱۴] سالہ نوجوان لڑکی ذکر سن کر فریفتہ ہو گئی۔ روزانہ جھروکہ سے آپ کو دیکھتی رہتی۔ اور آپ کے عشق میں روتی رہتی۔ ایکدن برہمن کو اس بات کا پتہ چل گیا۔ تو اس نے آپ کو مسجد سے نکال دیا۔ آپ واپس روانہ ہوئے۔ وہ عورت بھی آپ کے پیچھے چل پڑی۔ آپ چلتے چلتے وزیر آباد پہنچے۔ وہاں کمہاروں کے دکان پر ٹھہر گئے۔ وہ عورت بھی آپہنچی۔ پیچھے سے اس کا باپ بھی آگیا۔ اس عورت کو پیاس لگی تھی۔ اس نے کمہاروں کے برتن سے پانی پی لیا۔ اسوقت وہ برہمن مایوس ہو کر واپس چلا گیا۔ اور اس عورت نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ [۴]

کمہاروں کو فیض یاب کرنا | آپ کے کمالات دیکھ کر وزیر آباد کے وہ کمہار بھی آپ کے معتقدین میں داخل ہوئے۔ اور آپ کی نگاہ سے ان کی کایا پلٹ گئی۔ اس کے بعد آپ نوشہرہ شریف میں پہنچے۔ اور اپنے پیر صاحب کے سامنے سارا ماجرا عرض کیا۔ اور وہ نومسلمہ عورت حضرت پیار صاحبؒ کی بیعت ہوئی۔ [۵]

خلافت پانا | جب حضرت پیار صاحبؒ نے دیکھا کہ اب قابلِ رشد و ہدایت ہو چکے ہیں، تو آپکو خلافت عطا فرمائی۔ اور حکم دیا کہ تمہارا مقام ارشاد موضع سنیچ پور سے مغربی جانب ٹیلہ پر ہے۔ چنانچہ آپ نے آکر اس ٹیلہ پر ڈیرہ لگا دیا، اور تمام عمر وہیں رہے۔ [۶]

حج کی سعادت پانا | علامہ شیخ محمد ماہ صداقت کنجاہی رح نے لکھا ہے کہ آپ حرمین الشریفین زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ لیکن آپ حاجی نہیں کہلاتے تھے۔

"بطالع بیت اللہ کر حطلع دیوان آنی ست سعادت یافت" [۷]

---

۳ خزینۃ الفقر اقلی ص ۳۶۱ ۴ ایضاً ص ۳۶۲ تا ص ۳۶۵ ۵ ایضاً ص ۳۶۵ ۶ ایضاً ص ۳۶۶، کرار الرحمت ص ۱۱۵ ۷ ثواقب المناقب ص ۱۹۰ شرافت

فیض کی شہرت | آپ کے فیض کا شہرہ دُور دُور تک ہو گیا، سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی تذکرہ نوشاہی میں لکھتے ہیں :- "غلغلہ میاں میہوں فقیر میاں پیر محمد در عالم افتاد" [۸]

مقامات

مقامِ فنا فی اللہ | منقول ہے کہ ایکمرتبہ آپ میاں محمد اکرم نوشہروی رح کے ہمراہ سیالکوٹ گئے۔ وہاں نواب خان بہادر نے آپ سے پوچھا کہ آپ کی ذات کیا ہے؟ آپ نے جوش میں آکر فرمایا، میری ذات ذاتِ الٰہی ہے۔ جو شخص اپنی ذات نابود کر کے ذاتِ خدا میں محو ہو چکا ہو۔ اُس کی ذات کا کیا پوچھنا۔؟ یہ ایسا ہی ہے۔ جیسا حباب دریا میں مل کر دریا ہو جاتا ہے

گفتہ ذاتِ من ذاتِ الٰہی — بحذ بش گفت کاں شد دریا ہی [۹]

کرامات

اپنے پیر کو اولاد کی دُعا دینا | منقول ہے کہ حضرت سچیار صاحب رح کے ہاں اولاد نرینہ نہیں تھی۔ ایک دن اُن کی اہلیہ محترمہ نے میاں میہوں صاحب رح کو کہا کہ اے درویش! اب تو تم ہمارے پاس آتے ہو۔ جب ہم دُنیا سے گذر جاویں گے۔ تو پھر کس کے پاس آیا کرو گے۔ آپ نے کہا کہ اگر جناب کو بیٹا عنایت ہو تو مجھے کیا ہدیہ ملے گا۔ بی بی صاحبہ رح نے فرمایا کہ جو میری اولاد ہو گی۔ وہ قیامت تک تیرے سلام کو آیا کرے گی۔ چنانچہ آپ نے دعائے خیر فرمائی۔ تو حضرت سچیار صاحب رح کے ہاں فرزند میاں عبد الجلیل پیدا ہوئے۔

آج تک اولاد سچیار پیر کا طریقہ ہے۔ کہ عُرس نوشہرہ کے دوسرے روز بعد قوالوں اور

---

[۸] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۲۷۶، [۹] تحائف قدسیہ قلمی ص ۲۶۳، شرافت۔

Marfat.com

خدام سلسلہ کے ہمراہ میاں جیہوں صاحب رح کے مزار پر حاضر ہو کر سلام اور طواف کرتے ہیں۔ اُن میں سے جو سجادہ نشین ہوتا ہے۔ وہ ایک بھورا اور پانچ روپیہ نقد بطور نذرانہ مزار پر چڑھاوا دیتے ہیں۔ جو آپ کی اولاد لیتی ہے۔

زمانہ حاضرہ میں میاں محمد سلم بن حاجی نواب علی صاحب سجادہ نشین نوشہروی ہر سال آٹھویں ربیع الاول کو یہ نذرانہ ادا کیا کرتے ہیں۔

سید محمد سعید کا شرابانا منقول ہے کہ آپ شب و روز ٹیلہ پر مصروف عبادت رہتے تھے۔ کسی شخص کو مجال نہ ہوتی تھی کہ بغیر اجازت اُس ٹیلہ پر چڑھے۔ یا آپ کے سامنے ہو۔ ایکمرتبہ سید محمد سعید دُولا خلف الرشید سید محمد ہاشم دریادل نوشاہی رہنجیال پر زراد کی گھوڑے پر سوار ہو کر بغیر اجازت کے ٹیلہ پر چڑھے۔ آپ نے نگاہ غضب سے دیکھا تو گھوڑا سر کے بل گر پڑا۔ مولانا محمد اشرف فاروقی لکھتے ہیں۔ ؎

زغیرت نگہ کرد بر اسپ شاں　　فتاد از بلندی بسر ناگہاں

حضرت پیچیار صاحب رح نے فرمایا۔ بیٹا یہ حضرت نوشہ گنج بخش رح کے پوتے ہیں۔ ان کے ساتھ بے ادب نہ ہونا چاہیئے۔ آپ نے کہا اگرچہ یہ صاحبزادہ ہیں مگر یہ ٹیلہ آپ کی عنایت سے مجھے ملا ہے۔ اس کا احترام کرنا ان کو بھی لازم تھا۔ خیر آپ نے گھوڑے کی پشت پر ہاتھ پھیرا تو گھوڑا ہوش میں آیا۔ [1]

سید محمد سعید کو راستہ بھول گیا منقول ہے کہ سید محمد سعید صاحب دُولا رح ہاشمی رح آپ پر ناراض ہو گئے۔ اور آپ کا فیض سلب کرنا چاہا۔ ہر چند توجہ کی مگر کچھ اثر نہ ہوا۔ صاحب کنز الرحمت نے لکھا ہے۔ ؎

دگر بار حضرت محمد سعی　　پئے جذب حالش نمودہ سعی

ولیکن موثر نشد جذب شاں　　گرفتند زیں عہد واپس عناں

---

[1] کنز الرحمت ص ۱۱۵ ، شرافت۔

Marfat.com

آخر ناراضگی میں ہی چک سادہ کی طرف روانہ ہوئے۔ آپ نے بڑی کوشش کی کہ رات کو ہمارے پاس ٹیلہ پر رہو۔ مگر اُنہوں نے نہ مانا۔ شام کے وقت وہاں سے چلے۔ اور صبح تک چلتے رہے۔ صبح کو دیکھا تو وہیں ٹیلہ کے پاس تھے۔ حالانکہ ٹیلہ سے چک سادہ صرف نصف میل کا فاصلہ تھا۔ مگر وہ طے نہ ہو سکا۔ آخر فجر کو آپ کے پاس پھر آئے۔ اور آپس میں صلح کی۔[11]

ایک کابلی درویش کا حال سلب کرنا منقول ہے کہ ایک مرتبہ ایک صاحب جذبہ درویش کابل سے پنجاب کو روانہ ہوا۔ جس فقیر کو دیکھتا اُس کا حال سلب کر لیتا۔ آپ کو یہ خبر پہنچی۔ اُسی وقت ایک درویش کو فرمایا کہ جا کر کنوئیں سے ایک کوزہ (ٹنڈ) پانی کا لے آؤ۔ وہ جا کر لے آیا۔ تو آپ نے اُس پانی سے اپنے چہرہ کا عکس دیکھا۔ پھر وہ کوزہ توڑ دیا۔ اور فرمایا۔ اُس کا کام ختم ہو گیا۔ حاضرین نے وہ وقت اور تاریخ لکھ لی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ کابلی فقیر دریائے اٹک میں کشتی پر سوار ہو رہا تھا۔ ایک پاؤں کشتی پر رکھا تھا۔ اور دوسرا ابھی کنارہ پر تھا۔ کہ اُس کے قالب سے رُوح پرواز کر گئی۔ جب وقت اور تاریخ ملائی گئی تو وہی تھی جس وقت آپ نے کوزہ توڑا تھا۔[12]

بھنڈارہ کا کم ہونا منقول ہے کہ ایکدن آپ کے پیر بھائی شیخ میر شاہ سلطان لکھنوالی رح آپ کے پاس آئے ہوئے تھے۔ عصر کے وقت اجازت مانگی کہ میں اب واپس جاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ آج یہیں رہو۔ اُنہوں نے کہا کہ ہم نے جا کر درویشوں کا بھنڈارہ پکانا ہے۔ آپ نے فرمایا تمہارا بھنڈارہ کبھی پورا نہ آوے گا۔ اُنہوں نے کہدیا کہ تمہارا فیض آگے نہ چلے گا۔ چنانچہ آجتک دونو بزرگوں کا ارشاد صحیح چلا آتا ہے۔[13]

---

[11] کنز الرحمت ص۱۱۵، [12] ایضاً ص۱۱۶، [13] خزینۃ الفقرا قلمی ص۳۷، ف بعض اولیاء اللہ سے مقابلتاً بددعائیں منقول ہیں۔ مثلاً۔ شیخ قوام الدین چشتی رح (خلیفہ چراغ دہلی) نے مخدوم جہانیاں کو کہہ کر سجادگی اُن کے بھائی سید راجو قتال رح کو دلوادی۔ مخدوم صاحب کی اہلیہ نے بددعا کی کہ تو نے میری اولاد کو سجادگی سے محروم کیا ہے۔ لہٰذا تیری اولاد بھی محروم ہی رہے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ (تذکرہ اولیائے ہند ج۱ ص۱۲۶ شرافت)

Marfat.com

وفات کے بعد کرامت

ایک ہرن کا غائب ہونا عام طور پر مشہور ہے اور اکثر آدمی اس واقعہ کے چشمدید گواہ ہیں کہ آج سے (یعنی ۱۳۶۰ھ) چند سال پہلے شکاریوں نے ایک ہرن کے پیچھے کتے لگائے ہوئے تھے وہ بھاگتا ہوا آپ کے ٹیلہ پر چڑھ آیا۔ اور چار دیواری کی دیوار پھاند کر اندر جا پڑا۔ جب شکاریوں نے آکر اندر سے دیکھا تو کچھ بھی نہ تھا۔ جب وہ چلے گئے تو وہ ہرن اسی جگہ سے کود کر باہر آگیا اور کھیتوں میں چرنے لگا۔ پھر شکاریوں نے تعاقب کیا۔ تو بطورِ سابق چوکھنڈی کے اندر جا پڑا۔ جب اندر سے دیکھا تو غائب تھا۔

معترفین کمالات

۱۔ علامہ شیخ محمد ماہ صدا قت گنجاہیؒ تواقب المناقب میں آپ کا نام اسطرح لکھتے ہیں۔

"سبکر دوش گردوں وقار۔ ابر رحمت کردگار میاں میہوں مدظلہٗ" [۱۴]

۲۔ سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی رح نے آپ کے متعلق اپنے والد بزرگوار سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم نوشاہی رح کا قول کتاب تذکرہ نوشاہی میں اس طرح نقل کیا ہے۔

"میاں میہوں صاحب جھنڈا علیحدہ شدہ" [۱۵]

۳۔ شیخ پیر کمال لاہوری رح نے آپ کے متعلق تمائیف سیہ میں لکھا ہے۔

[۱۶]

شدہ میہوں زعشق ذات بیچوں ۔ مثال ابر غرّاں بحر جیحوں

۴۔ مولانا محمد اشرف فاروقی منیری رح نے کنز الرحمت میں آپ کے ذکر کا عنوان اسطرح لکھا ہے۔

[۱۷]

در مناقب میاں میہوں کہ زمہوٹہ بود او ۔ ہست بر لشتہ بموضع شیخ پور اد راسکاں

---

[۱۴] تواقب المناقب قلمی ص ۱۹۵ [۱۵] تذکرہ نوشاہی قلمی الف ص ۲۷۶ [۱۶] تمائیف سیہ قلمی ص ۱۴۱ [۱۷] کنز الرحمت ص ۱۱۴، شرافت۔

Marfat.com

اولاد | سوانح حافظ نورالدین گنجوی رح نے خزینۃ الفقرا میں لکھا ہے کہ آپ کے سات بیٹے تھے جن میں سے ایک تو راہِ فقر کا سالک تھا۔ اور دوسرے سب کاشتکاری کرتے۔ لیکن وہ اپنے بڑے بھائی کو حصہ نہ دیتے۔ ہر چند میاں میہوں صاحب رح نے سمجھایا۔ مگر وہ باز نہ آئے۔ بلکہ کچھ گستاخانہ کلمات بولے۔ آپ کی نگاہِ غیرت سے وہ سب دنیا سے بے اولاد فوت ہوئے۔ صرف بڑے بیٹے کی اولاد باقی رہی۔ [18]

یارانِ طریقت | آپ کے خواص مریدیہ تھے۔

۱۔ شیخ عبدالرزاق وزیرآبادی رح

۲۔ چوہدری اجمیر ولد رحمان قلی نارڑ ساہنیالوی رح

مدحیہ اشعار | آپ کی تعریف میں علامہ صداقت گنجاہی رح نے تواقب المناقب میں یہ اشعار لکھے ہیں۔

شدہ آں شمعِ خلوتگاہِ دیدار — چو جاں در قالبِ خاکی پدیدار

دلش سرچشمۂ فیضِ الٰہی — نمایاں اندرو ماہ تابہی [19]

برائے ہر دو عالم پشت دارد — کہ دل ہمچوں حرم در مشت دارد

بہر جا جلوۂ دیدار دیدہ — ہزنگِ برق یک گردوں طپیدہ [20]

زمانہ حیات | میاں میہوں صاحب سالِ تصنیفِ تواقب المناقب ۱۱۲۶ھ / ۱۷۱۴ء میں بقیدِ حیات تھے۔ تاریخ وفات کا پختہ پتہ نہیں۔

مدفن | آپ کی قبر موضع شیخپور ضلع گجرات میں گاؤں سے ایک کوس مغرب کی طرف ٹیلہ پر پختہ چاردیواری بنی ہوئی ہے۔ میں (عرافت) کئی مرتبہ زیارت سے مشرف ہو چکا ہوں۔

عُرس | آپ کی قبر پر دو نو عیدوں کے دن عرس ہوتا ہے۔

---

[18] خزینۃ الفقرا قلمی ص ۳۷۲، [19] تواقب المناقب قلمی ص ۱۸۹، [20] ایضاً ص ۱۹۵، سید شرافت نوشاہی۔

Marfat.com

میاں میہوں کی اولاد کا مختصر تذکرہ

میاں میہوں کی اولاد پیشہ کاشتکاری کرتی ہے۔ یہ موضع شیخپور میں سکونت رکھتے ہیں۔ آپ کے بیٹوں اور پوتوں کے نام تو معلوم نہیں ہو سکے۔ البتہ آپ کے پڑوتے کا نام محمد عظیم تھا۔

- محمد عظیم کا ایک بیٹا اللہ دھایا تھا۔
- اللہ دھایا کے دو بیٹے تھے۔ مصطفےٰ اور محمد علی۔
- مصطفےٰ کے چار بیٹے تھے۔ نور حسن۔ مرتضےٰ لدلد۔ غلام محمد اور غلام علی
- نور حسن کا ایک بیٹا جلال موجود ہے۔
- جلال کے تین بیٹے سید و رحمال اور سردار اموجود ہیں۔
- رحمال کا ایک بیٹا میانخاں موجود ہے۔
- غلام محمد ولد مصطفےٰ کا ایک بیٹا پیراندتہ موجود ہے۔
- غلام علی ولد مصطفےٰ کا ایک بیٹا اللہ دھایا موجود ہے۔
- محمد علی ولد اللہ دھایا کے چار بیٹے تھے۔ میراں بخش و نبی بخش دو تو لاولد فوت ہوئے الہداد و بدھا صاحب لدلد ہوئے۔
- الہداد کے چار بیٹے ہوئے سردار او خان محمد دو تو لاولد مر گئے۔ نواب اور رحمال موجود ہیں
- بدھا ولد محمد علی کے دو بیٹے اکبر اور برکت موجود ہیں۔

انتباہ

میاں میہوں صاحب کی اولاد کا یہ شجرہ میں نے (شرافت نے) سنہ ۱۳۶۰ھ / ۱۹۴۱ء میں تیار کیا تھا۔ جن لوگوں کو موجود لکھا ہے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ وہ سنہ مذکور میں موجود تھے۔

Marfat.com

ن

(۸۰)

نتھا

سید شاہ نتھا سلطان سوہدروی رح

ع

زبدۂ از متقیان اکہ — سید پاک سید نتھے شاہ
مظہرِ فیضِ بسیطِ اسرار — ہادیِ دین رہبرِ گمراہ
سند آرائے شریعِ پاکِ نبی — از رموزاتِ برترِ حق آگاہ
سوہدرہ شد ز ذاتِ عالیِ شاں — طالباں را بصدق سجدہ گاہ
کارِ دشوار او شود آساں — گر سوئے حالِ کس کنند نگاہ
شستہ گردد ز بحرِ رحمتِ پیر — اشرف از نامۂ تو ہست سیاہ [1]

ب دریائے اسرارِ جبروت۔ واقف رموزِ لاہوت۔ آفتابِ خاندانِ نبوی۔ ماہتابِ دودمانِ مرتضوی۔ صاحبِ فقر و فاقہ و ترک و تجرید تھے۔ حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح کے اکابر خلفاء سے تھے۔

نام و لقب آپ کا اصلی نام سید عبدالرحمٰن تھا۔ لقب سلطان مشہور نام نتھے شاہ۔ شاہ نتھا ولی۔ شاہ نتھا سلطان تھا۔ کتاب قصہ عارفاں میں نتھو لکھا ہے۔

نسب نامہ آپ خاندانِ سادات خوارزمی سے تھے۔ شجرہ نسب اس طرح پر ہے۔

---

[1] کرار الرحمت ص ۱۱۵، شرافت۔

Marfat.com

شاہ تہماسلطان بن سید محمد صالح شاہ شاہ بن سید رفیع الدین بن سید عبدالرحمٰن بن
سید جلال بن سید عبداللہ بن سید شہراللہ بن سید منور بن سید مبارک بن سید نظام کبیر
بن سید فیض اللہ سوہدروی بن سید جلال الدین تلنبی بن سید بہاؤالدین ملتانی بن سید جلال الدین
المعروف ضیاء الدین ملتانی بن سید حمید الدین ملتانی بن سید محمد صدر اجل ملتانی بن سید احمد ملتانی
بن سید عبداللہ ملتانی بن سید محمد خوارزمی بن سید علی مستانہ خدا خوارزمی بن سید محمد خوارزمی بن
سید عبداللہ مصری بن سید حسن بغدادی بن سید محمد بغدادی بن سید علی العریضی بن امام جعفر صادق
بن امام محمد باقر بن امام علی زین العابدین بن امام حسین شہید کربلا بن امام ابوالحسن علی المرتضیٰ
رضوان اللہ علیہم اجمعین ۔

خاندانی حالات آپ کے بزرگان سلف میں سے خاندان سادات عریضی کے مورث سید علی
العریضی بن امام جعفر صادق رض کے چار بیٹے تھے ۔ سید محمد ۔ سید جعفر ۔ سید احمد اور سید حسن ۔

- سید محمد بغداد شریف میں رہتے تھے ۔ ان کا ایک بیٹا سید حسن تھا ۔
- سید حسن کے تین بیٹے تھے ۔ سید عبداللہ ۔ سید احمد اور سید محمد ۔
- سید عبداللہ مصر میں چلے گئے ۔ ان کے دو بیٹے تھے سید محمد اور سید نور ۔
- سید محمد خوارزم میں چلے گئے ۔ اور سادات خوارزمیہ کے مورث ہوئے ۔ ان کے دو بیٹے تھے
سید علی اور سید جعفر ۔
- سید علی کا لقب مستانہ خدا تھا ۔ ان کے دو بیٹے تھے ۔ سید محمد ۔ اور سید احمد ۔
- سید محمد کے دو بیٹے تھے ۔ سید عبداللہ اور سید حسن ۔
- سید عبداللہ ملتان شریف چلے آئے ۔ ان کے تین بیٹے تھے ۔ سید احمد سید عثمان اور سید علی ۔
- سید احمد کے چار بیٹے تھے ۔ سید محمد ۔ سید حسن ۔ سید عباس ۔ اور سید جعفر ۔
- سید محمد کا لقب صدر اجل تھا ۔ ملتان کے اکابر مشائخ سے تھے ۔ ان کے دو بیٹے تھے ۔
سید حمید الدین اور سید حسین ۔

Marfat.com

- سید حمید الدین کا ایک بیٹا تھا۔ سید جلال الدین ۔
- سید جلال الدین کی مشہوری ضیاء الدین کے نام سے ہوئی۔ ان کے دو بیٹے تھے۔ سید بہاء الدین و سید شرف الدین ۔
- سید بہاء الدین کے تین بیٹے تھے ۔ سید جلال الدین ۔ سید نور محمد اور سید فتح محمد۔
- سید جلال الدین قصبہ تلنبہ میں چلے آئے ۔ اُن کے تین بیٹے تھے ۔ سید لیسین ۔ سید شرف الدین اور سید فیض اللہ ۔
- سید لیسین کثیر الاولاد ہوئے ۔ ان کی اولاد معین الدین پور ۔ مدینہ ۔ جمال پور دمگھودال ۔ اور کیرانوالہ میں آباد ہے ۔ یہ سب گاؤں ضلع گجرات میں ہیں ۔
- سید شرف الدین بن سید جلال الدین کے دس بیٹے تھے ۔ سید عباس ۔ سید محمد ۔ سید غوث ۔ سید علی الحق ۔ سید مظہر الحق ۔ سید حسین ۔ سید عبداللہ ۔ سید صدر الدین ۔ سید احمد اور سید حسن ۔
- سید فیض اللہ بن سید جلال الدین تلنبہ سے چل کر قصبہ سوہدرہ میں تشریف لائے ۔ ان کے پانچ بیٹے تھے ۔ سید نظام کبیر ۔ سید عطاء اللہ ۔ سید مظہر حسین ۔ سید حسن اللہ اور سید نور حسین ۔
- سید نظام کبیر کا ایک بیٹا سید مبارک تھا ۔
- سید مبارک کا ایک بیٹا سید منور تھا ۔
- سید منور کا ایک بیٹا سید شہر اللہ تھا ۔
- سید شہر اللہ کے دو بیٹے تھے ۔ سید عبداللہ اور سید سعد اللہ ۔
- سید عبداللہ کا ایک بیٹا سید جلال تھا ۔
- سید جلال کے چار بیٹے ۔ سید عبدالرحمن ۔ سید مصطفےٰ ۔ سید احمد اور سید فتح ملک جمال اور ایک بیٹی سیدہ خاتون بی بی تھی ۔
- سید عبدالرحمن کے پانچ بیٹے سید رفیع الدین ۔ سید عبدالمتین ۔ سید حامد ۔

Marfat.com

سید عبدالمومن اور سید مہتاب دین اور ایک بیٹی سیدہ دولت بی بی تھی۔

سید رفیع الدین کے تین بیٹے۔ سید محمد صالح۔ سید مرتضٰی اور سید شہراللہ۔ اور تین بیٹیاں سیدہ فتح خاتون۔ سید تسمع خاتون اور سیدہ رفعت بی بی تھیں۔

سید محمد صالح کا لقب شاہنشاہ تھا۔ ان کے آٹھ بیٹے تھے۔ سید مسعود۔ سید محمود۔ سید ظریف۔ میر معین۔ میر محمد۔ میر زاہد۔ میر منور۔ اور سید عبدالرحمٰن المعروف شاہ تھا سلطان۔

سید مسعود کے تین بیٹے تھے۔ میر عصمت اللہ۔ میر کلیم اللہ اور میر ضیاء اللہ لدلہ۔

ان کی اولاد کثیر ہے جو سوہدرہ اور کوٹ میر میں آباد ہے۔ طوالت کے باعث ان سب کا شجرہ یہاں درج نہیں کیا گیا۔

ان میں سے ایک فرد سید محمد افضل شاہ نام۔ میرے (شرافت کے) دوستوں سے ہیں۔ سوہدرہ میں سکونت رکھتے ہیں۔ سادات خوارزمیہ کا سارا شجرہ انہیں کی وساطت سے مجھے ملا۔ خوش اخلاق حمیدہ اطوار ہیں۔ پولیس میں حوالدار رہ چکے ہیں۔ اب ریٹائر ہیں۔ ان کے تین لڑکے افتخار حسین۔ اعجاز حسین اور اسد علی زیر تعلیم ہیں سلمہ اللہ تعالٰی۔

ان کا نسب نامہ اس طرح پر ہے۔ سید محمد افضل شاہ بن سید غلام جیلانی شاہ بن سید نادر علی شاہ بن سید منور شاہ المعروف میر فضل شاہ بن سید نظام شاہ بن میر کلیم اللہ بن سید مسعود بن سید محمد صالح شاہنشاہ خوارزمی سوہدروی۔

تحصیل علوم سید عبدالرحمٰن المعروف شاہ تھا سلطان خلف الصدق سید محمد صالح شاہنشاہ نے ابتدا میں علم ظاہری کی تحصیل کی۔ کتاب خزینۃ الفقرا سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ صرف نحو۔ منطق۔ اصول۔ عروض۔ معانی۔ ادب۔ فلسفہ۔ ریاضی۔ فقہ۔ حدیث۔ اور تجوید و تفسیر وغیرہ علوم کے عالم تھے۔ سوہدرہ کے علاقہ میں آپ کا فتوٰے جاری تھا۔ غیر شرع لوگوں پر احتساب کرتے تھے۔[۲]

[۲] خزینۃ الفقرا قلمی ص ۲۸۹/۲۹۵، شرافت]

Marfat.com

واقعہ بیعت منقول ہے کہ آپ نے سنا کہ حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح سماع سنتے ہیں۔ خیال ہوا کہ کسی وقت نوشہرہ پہنچ کر اُن پر اعتراض کریں۔ اتفاقاً ایکدفعہ حضرت سچیار صاحب رح درویشوں کو ساتھ لئے ہوئے سوہدرہ تشریف لے آئے۔ اور آپ کے دائرہ میں ڈیرہ کیا، محفل سماع منعقد ہوئی۔ آپ کے کان میں آواز آئی تو حدیث و فقہ کی کتابیں، مثلاً صحیح بخاری۔ مشکوٰۃ۔ ھدایہ۔ مبسوط۔ فتاوٰی قاضیخاں فتاوٰی عالمگیری۔ درمختار۔ قنیہ وغیرہ لے کر حضور کو الزام دینے کی غرض سے محلس میں آ گئے۔ اور سلسلہ کلام چھیڑا۔ شیخ رحمت اللہ شاہ المعروف رحمت شاہ صاحب رح نے پوچھا۔ شاہ صاحب! قوالی سننا کیسا ہے؟ آپ نے کہا حرام ہے۔ اور جو شخص سُنے وہ فاسق ہے۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ شیخ حسین بن منصور حلاج کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ آپ نے کہا وہ اولیاء اللہ میں سے تھے۔ اُنہوں نے کہا کہ آپ گذشتہ زمانہ کے فقیروں کی ولایت کے تو قائل ہیں۔ لیکن موجودہ وقت کے فقیروں کے منکر۔ جو مرجاوے وہ ولی۔ اور جو زندہ ہو وہ فاسق۔ یہ عجیب منطق ہے۔ اس کلام کا کچھ ایسا اثر آپ کے دل پر ہوا کہ وہیں حضرت سچیار پیر رح کی بیعت ہو گئے۔[۳]

تغیرِ احوال بیعت ہونے کے بعد آپ کے حالات میں تغیر آ گیا، اور عالم نفسانی سے عالم ربانی بن گئے۔ مولوی حافظ نور الدین گنجوی رح لکھتے ہیں۔

۵

اج عالم ربانی ہو یا چہرہ چمکے نُوری — کملے عشق حقیقی والیوں ملی ہوتی پوری
اج عشق اکہی نامتناہی اندر اسدے وڑیا — قمر منیر ہو یا شاہ صاحب سڑک عشق دی چڑھیا
یاد نہ رہ گیا قیل و قال والادل وچ ناناں — العلم حجاب الاکبر جد پردہ اُٹھ سدھاناں

---

[۳] خزینۃ الفقرا قلمی ص ۲۹۲ تا ص ۳۰۲، شرافت۔

Marfat.com

عشق حقیقی ولب سیدے کیتی خوب صفائی　　برکت تھیں سچیار محمد کامل ولی خدائی

اکدم اندر سیدھا ئیں دتوس جام طہورں　　موتے دے بدبیضا وانگوں چمک وکھائی نورں

گھونگٹ لاہ کے جلد سیدھوں دتے دُرِ تعانی　　اج ایہ عارف کامل ہویا برکت پیر حقانی[۴]

عطائے خلافت آپ چند عرصہ اپنے پیر و مُنعم کی خدمت میں رہے۔ انہوں نے آپ کو مراتبِ سلوک سے عبور کرایا۔ اور خلافتِ طریقت سے سرفراز فرمایا۔ اور سلطان کا خطاب عنایت کیا۔ اُس دن سے آپ کا نام شاہ نتھا سلطان مشہور ہوا۔ مولانا محمد اشرف صاحب لکھتے ہیں۔

بسلطانی ادرا نمودہ خطاب　　ز بحرِ حقایق شدہ بہرہ یاب[۵]

ترکِ دنیا آپ ابتدائے احوال میں بڑے متموّل تھے۔ جب خدا کی محبت کا دریا دل میں موجزن ہوا۔ تو آپ نے سارا مال راہِ خدا میں لٹا دیا۔ آپ کے طویلہ میں چالیس گھوڑے تھے۔ سب راہِ خدا میں دے دیئے۔ اور خود فقر و فاقہ میں زندگی بسر کرنے لگے۔

خدماتِ شیخ منقول ہے کہ ایک دن عشا کے وقت کھیر کا ایک تھال آپ کو ہدیہ میں آیا۔ اُس میں شکر بنی اور میوے بہت تھے۔ خوشبو عمدہ تھی۔ خیال کیا کہ یہ تو ہمارے حضرت صاحب رہ کے کھانے کے قابل ہے۔ چنانچہ وہ تھال سر پر رکھ لیا۔ اور نوشہرہ شریف کی طرف روانہ ہوئے۔ جب بیلہ میں پہنچے۔ تو دل میں خطرہ لاحق ہوا۔ کہ یہ جانے کا وقت نہیں۔ آپ نے نفس کو مخاطب ہو کر فرمایا۔ اے خبیث میں جانتا ہوں کہ رات اندھیری ہے۔ بارش سخت ہو رہی ہے۔ ہوا تیز چل رہی ہے۔ جنگل بیستان راہ میں ہے شیر اور درندے بہت ہیں۔ دریائے چناب راستہ میں حائل ہے۔ اسوقت کشتی و ملاح بھی موجود نہیں۔ میں بوڑھا آدمی ہوں۔ میری ہوش بھی برہم ہے۔ دریا میں تیرنے کا واقف

---

۴ خزینۃ الفقر اقلیمی ص ۳۱۲، ۵ کرامت ص ۱۱۸، اشرافت۔

Marfat.com

نہیں، دس میل کا سفر ہے۔ مگر کیا کروں کہ میرے دل میں پیر کا عشق موجیں مار رہا ہے۔
میرا کچھ اختیار نہیں، میری باگ ڈور کسی اور کے ہاتھ میں ہے۔

ے

ردم لاچار گرچہ غرق گردم کہ دل بُردہ مرا آں سوزدردم

چنانچہ آپ صعوبتِ سفر جھیل کر نوشہرہ شریف پہنچے۔ اور کھیر کا تھال اپنے شیخ کے سامنے رکھا، حضور دیکھ کر نہایت مہربان ہوئے۔ اور آپ کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔ ۶

آدابِ شیخ منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سچیار پیر رح سوہدرہ میں تشریف لائے۔ آپ نے دعوت کی۔ جب حضور کھانا کھا چکے۔ تو اُن کا پسخوردہ گھر بھیجا۔ آپ کی اہلیہ نے غیر محرم کا جوٹھا سمجھ کر زمین پر ڈال دیا۔ آپ کو پتہ چلا۔ تو اہلیہ کو سخت ناراض ہوئے۔ اور زانوؤں کے بَل گِر کر زمین سے وہ سارا کھانا زبان سے چاٹ لیا۔ اُس کی برکت سے آپ پر معرفت کے دروازے کھُل گئے۔ ۷

سچیار پیر کی دامادی کا شرف آپ کے خلوص و اعتقاد و شرافتِ نسب کو دیکھ کر حضرت سچیار صاحب رح نے اپنی بیٹی فیروز خاتون کا نکاح آپ سے کر دیا۔ اگرچہ آپ کی پہلی اہلیہ بھی موجود تھی۔ لیکن حضور نے آپ کو اپنی دامادی میں منظور فرمایا۔

سچیار پیر کی نوازشات منقول ہے کہ حضرت سچیار صاحب رح نے آپ پر چند نوازشیں کیں۔

- فرمایا۔ وجد کے وقت تمہاری دستار سر سے نہ اُترے گی۔
- فرمایا۔ تمہاری سب اولاد بمنزلہ کستوری کے ہوگی۔
- فرمایا۔ تمہاری سب اولاد کو میں نے اپنی مریدی میں قبول کر لیا ہے۔
- فرمایا۔ میری اولاد کی بیٹیاں تمہاری اولاد کے بیٹوں سے شادی ہوا کریں گی۔

---

۶ تحائف قدسیہ قلمی ص ۱۸۶، ۷ اذکار الابرار ص ۱۶۱، شرافت۔

Marfat.com

پیر بھائیوں سے محبت | جس کو اپنے پیر سے محبت ہو۔ اس کو اپنے پیر بھائیوں سے بھی محبت ہوتی ہے۔ چنانچہ آپ کو پیر بھائیوں کی ملاقات کا بہت شوق اور سب سے اچھے تعلقات تھے از انجملہ

۱۔ ایکمرتبہ آپ شہر قلندر رح کو ملنے کے واسطے لاہور تشریف لے گئے۔ اور آپس میں بڑی محبت سے ملے۔ جب رخصت ہونے لگے تو فرط شوق۔ اور خیال فراق سے دونو زار زار رونے لگے۔

چناں زاراں دگریاں گشت جانے کہ ماتم وہم شد برایں چہانے

اسوقت ایک شخص نے پانچ روپے نقد۔ اور ایک تھال پلاؤ کا قلندر صاحب رح کی نذر کیا۔ انہوں نے وہ سب کچھ شاہ نتھا صاحب رح کے سپرد کر دیا۔ اور رخصت کیا۔ [۸]

۲۔ شیخ رحمت اللہ شاہ المعروف رحمت سائیں بیگو والیہ آپ کو روٹی پکا کر، کھلایا کرتے۔ اور ہفتہ کے بعد آپ کے کپڑے بھی دھو دیا کرتے۔ اور ہر کام میں امداد کیا کرتے۔ [۹]

۳۔ حاجی عبدالرحمٰن دہلوی رح کچھ عرصہ بغرض تربیت و تکمیل آپ کے پاس رہے۔ [۱۰]

تاثیر زبان | آپ کی زبان میں اسقدر تاثیر تھی۔ کہ جو شخص آپ کی قرأت سنتا مست و مدہوش ہو جاتا۔ آپ جب جمعہ پڑھاتے تو گرد و نواح کے لوگ بھی آپ کے پیچھے آکر اقتدا کرتے۔ چنانچہ موضع کالیکی کے سب لوگ مرد اور عورتیں آپ کے پیچھے آکر جمعہ پڑھا کرتے آپ کی قرأت سن کر مقتدی روتے تھے۔ گلی کوچوں سے گذرتے ہوئے لوگ بھی قرأت سننے کے واسطے کھڑے ہو جاتے۔ آپ وعظ کرتے تو سامعین کو بڑا حظ آتا۔ [۱۱]

کرامات

طی ارض | منقول ہے کہ آپ کا معمول تھا کہ روزانہ کرامت سے طی ارض کر کے فجر کی

۸۔ تحایف قدسیہ قلمی ص ۳۲۰، ۹۔ گزار رحمت ص ۱۳۵، ۱۰۔ نوادر المناقب قلمی ص ۱۹۶، ۱۱۔ خزینۃ الفقرا قلمی ص ۲۱۱ شرافت

Marfat.com

نماز نوشہرہ شریف میں اپنے پیر صاحب کے ہمراہ ادا کیا کرتے۔

شیر کی صورت میں متمثل ہونا آپ ہر رات کو شیر کی صورت میں متمثل ہو کر سیر کیا کرتے اور اپنے معاصرین فقرا کے پاس دورہ کیا کرتے۔

مصرع سر فتند ہر صورت کہ شیر ۱۲

وفات کے بعد کرامت

حضرت شہمیر قلندر لاہوری رح کا طریقہ تھا کہ جب نوشہرہ شریف جاتے تو سوہدرہ کے راستے جاتے۔ اور وہاں کے پیر بھائیوں میں سے سب سے پہلے شاہ نتھا سلطان رح کی ملاقات کیا کرتے۔ آپ کے بعد دوسروں کو ملتے۔ ایک مرتبہ آپ کی وفات کے بعد سوہدرہ میں کسی دوسرے راستہ سے داخل ہوئے۔ اور آپ کے مزار کی زیارت نہ کی۔ اور شیخ رحمت اللہ کے گھر چلے گئے۔ اس سفر میں حافظ اسمٰعیل قصوری رح بھی اُن کے ہمراہ تھے۔ جب شاہ نتھا کے بیٹے سید جیون شاہ کو پتہ چلا۔ تو اُس نے فقیروں کی دعوت کی اور خوب کھانا۔ لیکن شہمیر قلندر رح نے کھانا نہ کھایا۔ اور کہا ابھی رہنے دو۔ جب رات کا ایک پہر گذر گیا تو کہا کہ اب روٹی لاؤ۔ چنانچہ اس وقت کھانا کھایا۔ حاضرین نے پوچھا کہ روٹی دیر سے کھانے کی کیا وجہ ہے۔ کہا کہ شاہ نتھا صاحب رح ہم پر ناراض ہو گئے تھے۔ بڑی مشکل سے اُن کو راضی کیا ہے

بسے کردیم مست گشت راہی کہ پس اشکال دارد عشقباری

پھر شہمیر اُٹھے اور شاہ نتھا صاحب رح کی قبر سے لپٹ کر روئے۔ اور اُس کو چوما۔ ۱۳

---

۱۲ کبریا الرحمت ص ۱۱۰

۱۳ تحائف قدوسیہ ص ۲۱۵ ، تراجم۔

Marfat.com

معترفینِ کمالات

(۱)

علامہ شیخ محمد ہاشم صدیقی کنجاہی رح نے تواقب المناقب میں آپ کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے۔

"شیرازہ دیوانِ سیادت پناہ منتہا مدظلہ"۔

ے

صبحِ امید آئینہ روئیش شبِ معراج شانہ گیسوئیش

تا آں کعبۂ فیض بمقامِ ابراہیم آباد سکونت آشناست۔ اگر حجاز گردِ او طائف گردد بجاست۔

ے

با سوختگاں کسے کہ محرم باشد آں بہ کہ بطرزِ عجز ہمدم باشد

تر میت تسلی دل درد طراز مہر لب زخم موم مرہم باشد [۱۵]

(۲)

شیخ پیر کمال لاہوری رح تحایف قدسیہ میں لکھتے ہیں۔

ے

[۱۶]

سیادت منتہا رحم کوشش سفارش کرد بہر ہر دلق پوشش

(۳)

مولانا محمد اشرف فاروقی رح کنز الرحمت میں آپ کا ذکر اسطرح شروع کرتے ہیں۔

ے

[۱۷]

در مناقب ذات پاک سید منتہا بگو آنکہ بود از قرب ایزد مرجع کون و مکاں

---

[۱۴] یہ سو ہدرہ کا دوسرا نام ہے [۱۵] تواقب المناقب قلمی ص ۱۹۶، [۱۶] تحایف قدسیہ قلمی ص ۱۲۱، [۱۷] کنز الرحمت ص ۱۱۸، شرافت

Marfat.com

اولاد | آپ کے تین۳ بیٹے تھے۔

۱۔ سید نور شاہ صاحب رح

۲۔ سید جیون شاہ صاحب رح

۳۔ سید نصر اللہ شاہ صاحب رح

یارانِ طریقت | آپ کے مریدان طریقت تو بہت ہوں گے لیکن کہیں سے تفصیل نہیں مل سکی۔ صرف اسیقدر معلوم ہو سکا ہے، کہ مندرجہ ذیل حضرات آپ کے خواص یاروں میں سے تھے۔

۱۔ سید نور شاہ صاحب فرزند اکبر آنجناب — سوہدرہ — ضلع گوجرانوالہ

۲۔ سید جیون شاہ صاحب فرزند دوم آنجناب — " — "

زمانہ حیات | شاہ منتھا سلطان رح سال تصنیف تواقب المناقب ۱۱۲۶ھ / ۱۷۱۴ء میں بقید حیات تھے۔ او سال وفات شہمیر قلندر لاہوری رح ۱۱۶۹ھ / ۱۷۵۵ء سے پہلے پہلے وفات پا چکے تھے۔

مدفن | آپ کی قبر قصبہ سوہدرہ۔ ضلع گوجرانوالہ میں گاؤں کے متصل غربی جانب پختہ بنی ہوئی ہے۔ آس پاس اولاد کی قبریں ہیں۔ مغرب کی طرف ایک چھوٹی سی مسجد ہے میں (شرافت) کئی بار زیارت سے مشرف ہو چکا ہوں۔

شاہ منتھا سلطان کی اولاد کا شجرہ

- حضرت شاہ منتھا سلطان سوہدروی رح کے تین۳ بیٹے تھے۔ سید نور شاہ۔ سید جیون شاہ اور سید نصر اللہ شاہ لاولد۔
- سید نور شاہ کا ایک بیٹا سید بڈھے شاہ تھا۔
- سید بڈھے شاہ کا ایک بیٹا سید سلیم شاہ تھا۔
- سید سلیم شاہ کے تین۳ بیٹے تھے۔ سید شرف شاہ۔ سید عالم شاہ اور سید نعمت شاہ

Marfat.com

- سید شرف شاہ کے دو بیٹے تھے۔ سید محمد شاہ اور سید ولی اللہ شاہ۔

- سید محمد شاہ کا ایک بیٹا تھا۔ سید چنن شاہ۔

- سید چنن شاہ صاحب۔ قصبہ میرانوالی ضلع سیالکوٹ میں سکونت رکھتے تھے۔ عالم، عامل۔ زاہد اور عابد تھے۔ مجھ پر (شرافت پر) نہایت مہربان تھے۔ بعض وظائف اور عملیات کی اجازتیں مجھ کو عطا کیں۔ انہوں نے میرے جدِ امجد حضرت سید حافظ قل احمد پاکدات نوشاہ ثانی رح کو دیکھا تھا ان کے حالات کتاب ہذا تذکرۃ النوشاہیہ کے آٹھویں حصہ میں لکھے جائیں گے۔ ان کا ایک بیٹا سید امداد علی شاہ اسوقت ۱۳۷۲ھ / ۱۹۵۲ء میں موجود ہے۔

- سید امداد علی شاہ کا ایک لڑکا احمد علی شاہ موجود ہے۔

- سید ولی اللہ شاہ ولد سید شرف شاہ کے چار بیٹے تھے۔ سید حسین شاہ۔ سید احمد شاہ سید عبد اللہ شاہ اور سید محمد شاہ۔ یہ سب وزیر آباد میں چلے گئے۔

- سید عبد اللہ شاہ کا ایک بیٹا سید سلیم اللہ شاہ موجود ہے۔

- سید محمد شاہ ولد سید ولی اللہ شاہ کا ایک بیٹا سید محمود شاہ موجود ہے۔

- سید عالم شاہ ولد سید سلیم شاہ کا ایک بیٹا سید وسن شاہ تھا۔

- سید وسن شاہ کے تین بیٹے تھے۔ سید مہتاب شاہ۔ سید گلاب شاہ اور سید نواب شاہ لاولد۔

- سید مہتاب شاہ کا ایک بیٹا سید علی اکبر شاہ موجود ہے

- سید علی اکبر شاہ کا ایک بیٹا سید عضنفر علی شاہ موجود ہے

- سید گلاب شاہ ولد سید وسن شاہ کے تین بیٹے سید عبد الرحمٰن۔ سید محمد افضل۔ اور سید عبد الکریم اسوقت موجود ہیں۔

- سید نعمت شاہ ولد سید سلیم شاہ۔ موضع سنڈار۔ ضلع میرپور۔ ریاست جموں میں چلے گئے ان کی اولاد وہیں آباد ہے۔ ان کے دو بیٹے تھے۔ سید محمد شاہ اور سید اکبر شاہ۔

- سید محمد شاہ کے تین بیٹے تھے۔ سید حیدر شاہ۔ سید شاہ سوار۔ اور سید واصل شاہ لاولد۔

Marfat.com

- سید حیدر شاہ کا ایک بیٹا سید عبدالرشید موجود ہے۔
- سید عبدالرشید کا ایک بیٹا سید عبداللطیف موجود ہے۔
- سید شاہ سوار ولد سید محمد شاہ کے دو بیٹے سید چنن شاہ و سید نور شاہ موجود ہیں۔
- سید چنن شاہ کا ایک بیٹا سید عبدالمجید موجود ہے۔
- سید اکبر شاہ ولد سید نعمت شاہ کا ایک بیٹا سید پہلوان شاہ تھا۔
- سید پہلوان شاہ کا ایک بیٹا سید چراغ شاہ تھا۔ جو بے اولاد فوت ہوگیا۔
- سید حبیب شاہ ولد شاہ نتھا سلطان سوہدروی رح کا ایک بیٹا سید رفیع الدین تھا۔
- سید رفیع الدین کا ایک بیٹا سید فضل شاہ تھا۔
- سید فضل شاہ کے تین بیٹے تھے۔ سید سلیمان شاہ۔ سید حبیب شاہ اور سید باغ علی شاہ۔
- سید سلیمان شاہ کے دو بیٹے سید مقبول شاہ اور سید گلاب شاہ موجود ہیں۔
- سید مقبول شاہ کے تین بیٹے سید محمد ایوب۔ سید محمد غفور اور سید محمد بشیر موجود ہیں۔
- سید گلاب شاہ ولد سید سلیمان شاہ کا ایک بیٹا سید عنایت شاہ موجود ہے۔
- سید حبیب شاہ ولد سید فضل شاہ کے چار بیٹے تھے۔ سید ولی شاہ۔ سید محمد شاہ۔ سید رسول شاہ لاولد۔ اور سید علی اکبر لاولد۔ مقدم الذکر دو نو کی اولاد۔ موضع سروٹہ ضلع میرپور میں آباد ہے۔
- سید ولی شاہ کے تین بیٹے سید گلاب شاہ۔ سید منیر شاہ اور سید شاہ سوار موجود ہیں۔
- سید محمد شاہ ولد سید حبیب شاہ کے دو بیٹے سید الف شاہ اور سید فرمان شاہ موجود ہیں۔
- سید الف شاہ کا ایک بیٹا سید رحمت علی شاہ موجود ہے۔
- سید باغ علی شاہ ولد سید فضل شاہ کے دو بیٹے تھے۔ سید عنایت شاہ۔ اور سید ولایت شاہ لاولد۔
- سید عنایت شاہ کا ایک لڑکا سید زراعت علی شاہ موجود ہے۔

Marfat.com

انتباہ

شاہ نتھا سلطان سوہدروی رح کی اولاد کا یہ شجرہ نسب بارہویں ربیع الاول ۱۳۷۲ھ مطابق ۳۰ نومبر ۱۹۵۲ء کو مکمل کیا گیا۔ جن حضرات کو لکھا گیا ہے کہ وہ موجود ہیں۔ اس سے یہ مراد ہے کہ وہ اس سال میں موجود تھے۔

Marfat.com

(۸۱)

نصیرا

شیخ نصیر اسیالکوٹی رح

آپ حضرت شیخ نور محمد سیالکوٹی رح کے مرید صاحب حال تھے۔ اپنے پیر کی کمال مہربانی آپ کے حال پر تھی۔

حالتِ عجیب | آپ پر عجب حالت طاری تھی۔ مرزا احمد بیگ لاہوری رح لکھتے ہیں۔

"دراں روزہا ہر دو احوال بود کہ بگفتن راست نمے آید۔" [1]

اُن دنوں آپ پر ایسے حالات وارد تھے جو بیان نہیں کئے جا سکتے۔

پیر کے فرمان کی تابعداری | ایکمرتبہ پیر روشن ضمیر نے آپ کو سیالکوٹ سے دہلی روانہ کیا، تاکہ بی بی بانو صاحبہ ہمشیرہ مرزا احمد بیگ لاہوری رح کی خبر گیری کریں۔ آپ حسب الارشاد مرشد دہلی تشریف لے گئے۔ [2]

شیخ نصیر اسیالکوٹی رح سالِ تصنیف رسالہ الاعجاز ۱۱۰۷ھ / ۹۶-۱۶۹۵ء سے پہلے پہلے وفات پا چکے تھے۔

---

[1] [2] رسالہ الاعجاز از احمد بیگ لاہوری نسخہ الف ص ۳۱۳ ، تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۳۲۸ شرافت

Marfat.com

(۸۲)

نظام الدین

شیخ نظام الدین حفظہ نہیلانی رح

آپ حضرت حافظ معموری بن حافظ محمد اسحاق نہیلانی رح کے سسرے بیٹے اور مرید و خلیفہ تھے۔ قصبہ نہیلال۔ ضلع گجرات میں سکونت رکھتے

آپ کی والدہ ماجدہ کا نام سیدہ سائرہ خاتون تھا۔ جو حضرت نوشہ گنج بخش رح کی بیٹی تھیں۔

کمالات ظاہری و باطنی | آپ جامع علوم ظاہری و باطنی واقف اسرار صوری و معنوی۔ صاحب ذوق و شوق تھے۔ علم ظاہر میں کمال فضیلت حاصل کی۔ آپ کے متعلق مورخین کے اقوال یہ ہیں۔

۱۔ مرزا احمد بیگ لاہوری رح اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں۔

"میاں نظام الدین۔ نیز در تحصیل ر۔ کہ بتقریب فارغ شوند و صاحب باطن اند"[1]

میاں نظام الدین تحصیل علم میں مشغول ہیں جلدی ہی فارغ ہو جائیں گے۔ اور صاحب باطن بھی ہیں

۲۔ علامہ شیخ محمد شاہ صدا قت کنجاہی رح تواقب المناقب میں لکھتے ہیں۔

"خسرو شیریں گفتار میاں نظام الدین لازال مرشدہ مطلع الانوار کہ از مجلس آرائے ہشت بہشت در تحصیل سعادت و تکمیل ارادت مظہر قران السعدین شد"[2]

بادشاہ میٹھی گفتگو والا میاں نظام الدین اس کی قبر پر نور رہے آٹھوں بہشتوں کا مجلس نشین کہ نیک بختی کے حاصل کرنے۔ اور ارادت کے کامل کرنے میں قران السعدین کا مظہر ہوا۔

زمانہ حیات | آپ سال تصنیف رسالہ احمد بیگ سنہ ۱۱۰۷ھ / ۱۶۹۶ء میں زندہ موجود تھے۔ اور سال تصنیف کتاب تواقب المناقب سنہ ۱۱۲۶ھ / ۱۷۱۴ء سے پہلے پہلے لاولد وفات پا چکے تھے۔ جیسا کہ انکی عبارتوں سے ظاہر ہوتا ہے۔

---

[1] رسالہ الاعجاز قلمی الف ص ۲۸۲ تذکرہ نوشاہی قلمی الف ص ۳۰۶، [2] تواقب المناقب قلمی ص ۱۴۴، شرافت۔

Marfat.com

(۸۳)

نوشیر

میاں نوشیر سندھی رح

آپ میاں جام ماجھی سلطان سندھی رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ اردو۔ اور پنجابی میں اشعار کہا کرتے۔ امام مہدی آخر زمان کے متعلق کہا ہے (۱)

جنگ دھونسا بجے جُدھ جودھا گجے چھٹیں تفنگ صفا جنگ میدان موں
کریں سچیار دربار سنسار موں چلے ہے حکم ایران توران موں
آئے بھلوان جوران اسلام کے پڑی ہے دھوم چودیس جہان موں
چڑی سن مار تروائیں گے زور کر کہے نوشیر جو ہے فرمان موں

(۲)

نہ چھوڑیں گے خالصہ نہ چھوڑیں گے خالصی بیٹھیں گے حکم موں تخت اکال کے
ہند اور سندھ موں نند کو نال رہے لگیں دیوان مست ابدال کے
چلے چودھار تروار کی دھار موں کڑکڑ کٹکٹ کار ہتھنال گھڑیال کے
کہے نوشیر جگ گھیر لیں حیدری جھُلن نشان اب پنتھ جلال کے

(۳)

چلیں سچیار سنگار کر جگت بی کریں دربار سرکار دیوان کا
رہے ناں راؤ راجا کو یو دیس موں رہے ہے حکم آپ شاہِ شاہان کا
گئو سے سنگھ سُرھ وائے سکت کر ششسٹ موں ہوئے تب نام مستان کا
کہے نوشیر جو پھر جہان موں چلے فرمان نوشاہ سُلطان کا

Marfat.com

راگ مارو

حق کا نام سکھدا تا جاکی یاد دیئے آزادی

دین کی بات اب بات ہی ہو گئی پڑی ہے رات اب ہندوستان موں
رات کاری بھئی دیندار ی گئی کفر اور ظلم پھیلا ہے جہان موں
پاک امام اسلام کے کام کوں بھیجیا مرد سالار ایمان موں
کہے نوشیر سچیار نوشاہ کا آئے اب دین ایمان رمان موں

دین سرسا بھیا کفر مٹیا گیا ہوا ظہور زمین آسمان موں
جگت کلمہ کہا سر کو نہ رہ لگا دربار مکے مہا تھان موں
بھرم بھٹکن گئے سانت جت کت بھئے رہے نہ فرق درویش سلطان موں
کہے نوشیر اندھیر اب ناں رہ دیکھ پرتکھ امام جہان موں

ماریں گے نیگ چودیس اپدیس کر گرج لڑھائیں گے جیو سنگھان کا
دھاریں گے روپ سا روپ جلال کا لوٹیں گے مال دھن راج راجان کا
ڈاریں گے دھوم دھس ہند کی بھوم موں ایہی فرمان ہے شاہ شاہان کا
گاریں گے کٹک دل کٹکوں کے کہے نوشیر نوشاہ سلطان کا

چلے اب دیگ نیگ درویش کی ہوا ہے حکم حضور درگاہ کا
راؤ راجا کہاں تاب لے داب کی گجے گجدنگ سلطان نوشاہ کا
جگت لاتاڑ کے کفر پاچھاڑ ے جھاڑ ے سیس کفر گمراہ کا
کہے نوشیر سمیر یر گاڑ ے دھجا اب لا الہ الا اللہ کا

Marfat.com

وقت نزدیک ہے پاک امام کا ہوئی تیار اب فوج سچیار کی
جھوم کا بھار اتارئے شاہ جیو ہوئے دھنکار کرتار دوار کی
نکس تردار میاں سوں لسکتی کسی ہے کمر سالار سردار کی
پڑا تھر تھل گڑ گج جہان سوں دیکھ سُن لسک دھنس نیگ تردار کی

۵

نہ چھوڑیں گے خالصہ نہ چھوڑیں گے دیوان
مرشد جی کے حیدری جیتیں گے میدان
نہ چھوڑیں گے کچہری نہ چھوڑیں گے دربار
نہ چھوڑیں گے چبوترہ نہ چھوڑیں گے سرکار
توڑیں گے خزانہ لوٹیں گے بھنڈار
جیتیں گے جھجھ جنگ ماریں گے تردار
نہ چھوڑیں گے راجہ نہ چھوڑیں گے راؤ
پنتھ جلال کا اپنی سُبھاؤ
مدد نوشاہ کی مانگے نوشیر
دُشٹ ملیچھ کو مارئے گھیر

اپنے پیر میاں ماجھی سلطان کے متعلق کہا ہے۔

مانجھہ

میاں مانجھی منجھ بولندا سُن میاں دی مانجھ
مرد فقیراں سِک میاں دی بھُٹھ دُنیا دی دانجھ
ماپے پُتر دھیو قبیلہ سب پرے سندھی سانجھ
پار التھے اپنے منہ منتھے کوئی نہ کسے ڈانجھ

میاں وَتے منجھ فقیراں میاں منجھ فقیر
منجھیں کاہناں منجھ وسندیاں کاہن منجھیں منجھ کھیر

Marfat.com

دھرتی نال فقیراں سوہے نال مریداں پیر
تاریاں نال آسمان سوہندے گوپیئیں کاہن ہیر
میاں رانجھا سبھسے سانجھا توں سُن مائے ہیر
میاں سچا بادشاہ ہکو لگھاں لکھ لکھیر

۵

سچے میاں صاحبا سچی تیری سبھائی
تیرے گھوکلہ بسے تاج تیرے سر آئی

Marfat.com

ق

(۸۴)

والدہ سید عثمان قصوری رح

آپ حضرت شہیر للہ لاہوری رح کی اہلیہ تھیں۔ پہلے لاہور میں رہیں۔ پھر اپنے بیٹے سید عثمان رح کے ساتھ قصور چلی گئیں۔ پاکباز عارفہ کاملہ اور صاحبِ باطن تھیں۔ قرآن مجید کی تلاوت اور ذکرِ الٰہی آپ کی غذا تھی۔ درد و ذوق بہت تھا۔

واقعہ وفات | جب آپ کا وقتِ وفات قریب آیا۔ تو پوچھا آج کیا دن ہے؟ صاحبزادوں نے کہا منگلوار۔ آپ نے فرمایا۔ بعد میں لوگ طعنہ دیں گے کہ فلاں بی بی منگلوار کو مری۔ اس لئے میں جمعرات کو مروں گی چنانچہ دو دن گذر گئے۔ جمعرات کو آپ نے حاضرین کو فرمایا۔ کہ اندر سے نکل جاؤ۔ کہ دروازہ پر خاتونِ جنت حضرت فاطمہ زہرا رض تشریف لائی ہیں۔ تمہاری وجہ سے اندر نہیں آتیں۔ سب باہر نکل گئے۔ تو آپ ان کو مرحبا کہنے لگیں۔ اور ذکر کرتی ہوئی وفات پاگئیں۔

بآوازِ بلند از ذکر ذاتے — شدہ مشغول مادر خوش صفاتے
نمودہ رحلت اندر دارِ باقی — شدہ با نورِ ذات آنجا ملاقی [1]

آپ سالِ تصنیف تحائف قدسیہ ۱۱۸۶ھ / ۱۷۷۲ء سے پہلے پہلے وفات پاچکی تھیں۔

---

[1] تحائف قدسیہ قلمی ص ۵۵، شرافت۔

Marfat.com

ھ

(۸۵)

ہدایت اللہ

صوفی شیخ ہدایت اللہ حفظہ اللہ ہیلانی رح

آپ حضرت حافظ نصوری بن حافظ محمد اسحاق ھیلانی رح کے دوسرے فرزند۔ اور مرید وخلیفہ تھے۔ قصبہ ھیلال۔ ضلع گجرات میں سکونت رکھتے۔

آپ کی والدہ ماجدہ کا نام سیّدہ سائرہ خاتون تھا۔ جو حضرت نوشہ گنج بخش رح کی بیٹی تھیں۔

اوصاف واخلاق | آپ نے تعلیم ظاہری وباطنی اپنے والد صاحب سے پائی۔ زہد وعبادت اور ریاضت میں یکتائے روزگار تھے۔ نہایت درجہ کے متورع اور پرہیزگار تھے۔ تقدس اور صفائے باطن کی وجہ سے آپ کا لقب صوفی پڑ گیا تھا۔ میدانِ شریعت کے شہسوار۔ اور اہلِ معرفت کے تاج تھے۔

کمالات | مرزا احمد بیگ لدھیانوی رح نے رسالۃ الاعجاز میں صرف اسی قدر لکھا ہے۔

"میاں ہدایت اللہ۔ ایشاں ہم بزرگ اند"[1] میاں ہدایت اللہ صاحب بھی بزرگ آدمی ہیں۔

۲۔ علامہ شیخ محمد باہو صدائت گنجاہی رح نواقب المناقب میں لکھتے ہیں۔

"دویم کنز الدقائق میاں ہدایت اللہ کہ در عبادات ظاہر و معاملات باطن از ہم سبقانِ خود امتیاز وافی وکافی داشت"[2] دوسرے دقائق کے خزانہ میاں ہدایت اللہ جو ظاہری عبادتوں اور باطنی معاملات میں اپنے ساتھیوں سے پورا پورا اور کافی امتیاز رکھتے تھے۔

زمانہ حیات | آپ رسالہ احمد بیگ کے سالِ تصنیف ۱۱۰۷ھ / ۱۶۹۶ء میں زندہ موجود تھے۔ اور سالِ تصنیف نواقب المناقب ۱۱۲۶ھ / ۱۷۱۴ء سے پہلے پہلے وفات پا چکے تھے۔ جیسا کہ عبارت بالا سے ظاہر ہوتا ہے۔ آپ لاولد فوت ہوئے۔

---

[1] رسالۃ الاعجاز قلمی الف ص ۲۸۲، تذکرہ نوشاہی قلمی الف ص ۳۰۶، [2] نواقب المناقب قلمی ص ۱۴۴، شرافت۔

Marfat.com

ي

(٨٦)

يُونس

خواجہ یونس المعروف یُوسُف سائیں سُویانوالہ رح

آپ کا نام محمد یونس تھا۔ لیکن یوسف سائیں کے نام سے مشہور ہوئے ہوئے موضع سویانوالہ تحصیل حافظ آباد۔ ضلع گوجرانوالہ کے باشندہ تھے۔ پیشہ آہنگری کیا کرتے۔ حضرت سیّد صالح محمد بن سید عبد الوہاب صاحب نوشاہی رح ساکن چک سادہ متصل گجرات کے حلقۂ ارادت میں داخل ہو کر مرتبہ کمال کو پہنچے۔ اور خلافت حاصل کی۔

کرامات

خشک درخت کا سبز ہونا ایک بار آپ جنگل میں گھاس کھود رہے تھے۔ وہ گھاس ہرنیاں کھا گئیں۔ آپ نے اُن کا دُودھ دوہ کر ایک بوٹر کے درخت کی جڑھوں میں ڈال دیا۔ وہ خشک ہو چکا تھا۔ آپ کے ہاتھ کی برکت سے سرسبز ہو گیا۔ اور اُس کو ایسا پھل لگا جس میں مٹھاس تھی۔ لوگوں اُس کو درخت کرنا شروع کر دیا۔ تو کچھ عرصہ کے بعد وہ درخت پھر خشک ہو گیا۔

قوی التصرف ہونا ایک بار آپ کی اہلیہ نے آپ کو مجبور کیا کہ کوئی کام کیا کریں۔ تاکہ ہم کو کچھ غلہ وغیرہ آجایا کرے۔ آپ نے گاؤں میں آواز دی۔ کہ جو چیز کسی نے لوہے سے بنوانی ہو۔ وہ لوہا ہم کو دے جائے چنانچہ سب لوگ لوہا دے گئے۔ آپ نے اس کو ایک کمرہ میں رکھ کر قفل لگا دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب دروازہ کھولا۔ تو جو کچھ کسی کی مرضی تھی۔ وہی چیز تیار شدہ تھی۔ یہ کرامت دیکھ کر سب لوگ آپ کے معتقد ہو گئے۔ اور زمینداروں نے کچھ زمین آپ کو بطور نذرانہ دی۔

Marfat.com

اعضا کا علٰحدہ علٰحدہ ہونا | ایک دن نائی گنّوا رائن سبزی فروخت کر کے چک غازی سے واپس آ رہی تھی۔ راستہ میں آپ کے عبادت خانہ کے پاس سے گذری۔ دیکھا کہ آپ کے سب اعضا الگ الگ پڑے ہیں، وہ دیکھ کر سخت متحیر ہوئی۔ آپ اُسی وقت منجسد ہو کر بیٹھ گئے۔ اور فرمایا یہ راز فاش نہ کرنا۔ اور ہماری خانقاہ کا جھاڑو کیا کرنا۔ تم کو کچھ روز زینہ مل جایا کرے گا۔ چنانچہ روزانہ جھاڑو کرنے کے بعد ایک اشرفی روز زینہ غیب اُس کو مل جایا کرتی۔ وہ بہت غنی اور دولتمند ہو گئی۔

اولاد | آپ کی اولاد میں سے اسوقت ۱۳۵۰ھ / ۱۹۳۱ء میں میاں محمد الدین سجادہ نشین ہے۔ اس نے آپ کے حالات میں چند اوراق کا ایک رسالہ بنام گلزار محمد یونس شایع کیا ہے۔ لیکن وہ چنداں معتبر نہیں۔

تاریخ وفات | خواجہ یونس المعروف یوسف سائیں کی وفات ۱۱۳۲ھ / ۱۷۲۰ء میں بعہد سلطنت محمد شاہ بادشاہ ہوئی۔ سنہ ۲ جلوسی تھا۔

آپ کی قبر۔ موضع سُوہیانوالہ تحصیل حافظ آباد۔ ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"سلطان المشائخ" ۱۱۳۲ھ

Marfat.com

تکملہ

کتاب لطائف الاخیار

جن حضرات کے تفصیلی حالات نہیں مل سکے ۔ صرف نام یا مختصر کیفیت معلوم ہوئی ہے ۔ وہ بترتیب حروف تہجی یہاں لکھے جاتے ہیں

الف

۱ ——— شاہ ابدال رح

مرشد کا نام خواجہ فضیل وحی کابلی رح

مدفن وَیرووال ۔ ضلع امرتسر ۔

۲ ——— شیخ ابدال شاہ رح

مرشد کا نام سید صالح محمد چک سادہ والے رح

مدفن چک سادہ ۔ متصل گجرات ۔ مغربی پنجاب ۔

۳ ——— چوہدری ابو رح

والد کا نام محب علی بن زرنجش بن چنن قوم تاڑ رح

مرشد کا نام سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق ساہنپالوی رح

مسکن اگرویہ ۔ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات ۔

اولاد ایک بیٹا تاسا نام تھا ۔ (حدیقۃ الانساب)

۴ ——— چوہدری ابوالخیر رح

والد کا نام محب علی بن زرنجش بن چنن قوم تاڑ رح

مرشد کا نام سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق ساہنپالوی رح

مسکن اگرویہ ۔ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات (حدیقۃ الانساب)

اولاد ۔ چھ بیٹے تھے ۔ حیات ۔ جمال ۔ گل محمد ۔ نانک ۔ دلیل ۔ بڈھا ۔

Marfat.com

۵ ——— میاں احمد رح

مرشد کا نام۔ شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح

ہ میاں احمد جہاں را بود مقبول (تحائف قدسیہ قلمی ص ۱۴۳)

۶ ——— مرزا اکرم بیگ رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح

ہ درون فلک خوبی اکرم ست ماہ (تحائف قدسیہ ص ۱۴۳)

۷ ——— سید الف شاہ رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح

ہ الف شاہ آمدہ در فقر یکتا (تحائف قدسیہ ص ۱۴۳)

۸ ——— شیخ آلہ بخش رح

مرشد کا نام شاہ صدر دیوان دکھانوالہ رح

۹ ——— شیخ آلہ داد رح

مرشد کا نام شاہ صدر دیوان دکھانوالہ رح

۱۰ ——— شیخ آلہ داد رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح

ہ آلہ داد ست شیخ و بس شناگو (تحائف قدسیہ ص ۱۴۳)

ب

۱۱ ——— چوہدری بختاور رح

والد کا نام بکھا بن دولا بن لشکری بن فتو قوم تارڑ

مرشد کا نام سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق صاحب نیالوی رح

مسکن اگرویہ۔ تحصیل پھالیہ۔ ضلع گجرات۔ (حدیقۃ الانساب)

Marfat.com

۱۲ ——— میاں بختیار رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سیچیار نوشہروی رح

مسکن جنڈیالہ کلسیاں، تحصیل فیروزالہ، ضلع شیخوپورہ۔

۱۳ ——— شیخ بڈھن رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سیچیار نوشہروی رح

۱۴ ——— شیخ برخوردار رح

والد اور مرشد کا نام۔ شاہ صدر دیوان وکھانوالہ رح

۱۵ ——— مرزا برغلق رح

مرشد کا نام سید صالح محمد چک سادہ والہ رح (رسالہ احمد بیگ قلمی نسخہ ب)

۱۶ ——— شیخ بُلاقی دوم رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سیچیار نوشہروی رح

۵ بلاقی دویم ہمگشتہ خدا یار (تصانیف قدسیہ صفحہ ۱۴۱)

۱۷ ——— چوہدری بہادر رح

والد کا نام محب علی بن زربخش بن چنن قوم تارڑ

مرشد کا نام سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق ساہنیالوی رح

مسکن اگردیہ۔ تحصیل بھالیہ۔ ضلع گجرات۔ (حدیقۃ الانساب)

۱۸ ——— بابا بھائی خاں رح

مرشد کا نام شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب بھڑی والہ رح

پ

۱۹ ——— میاں پہلو رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سیچیار نوشہروی رح

۵ میاں پہلو بُد اندر نفس کوی (تصانیف قدسیہ صفحہ ۱۴۲)

Marfat.com

۲۰ ——— شیخ پیر محمد رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سیچیار نوشہروی رح 426

ت

۲۱ ——— میاں تاجا رح

مرشد کا نام سید محمد ہاشم دریا دل صاحب سنبھالوی رح

مسکن سیالکوٹ

کیفیت یہ شخص حضرت نوشہ صاحب رح کی مُریدہ بی بی فتی سیالکوٹی رح کا داماد تھا۔ (رسالہ احمد بیگ قلمی نسخہ ب صفحہ ۱۸۹)

۲۲ ——— شاہ تاج الدین خطا پوش رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سیچیار نوشہروی رح

سکنہ شدہ آں شاہ تاج الدین خطا پوش (تحایف قدسیہ صفحہ ۱۲۳)

۲۳ ——— میر لقی رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سیچیار نوشہروی رح

سکنہ لقی میر ہزاراں مرد بُرجا (تحایف قدسیہ صفحہ ۱۲۳)

ج

۲۴ ——— میاں جلال رح

مرشد کا نام شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب بھڑی والا رح

۲۵ ——— شاہ جمال رح

مرشد کا نام سید صالح محمد چک سادہ والا رح

مدفن نواں لوک۔ متصل گجرات۔ مغربی پنجاب

(انوار الصالحین)

Marfat.com

۲۶ ——— چوہدری جودھ رح

والد کا نام محب علی بن زرنجش بن چنن قوم تارڑ (حدیقۃ الانساب)

مرشد کا نام سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق ساہنیالوی رح

مسکن اگرد یہ ۔ تحصیل پھالیہ ۔ ضلع گجرات ۔

کیفیت یہ اپنے گاؤں کا مقدم یعنی نمبردار تھا ۔ (تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۲۲۵)

۲۷ ——— چوہدری جیوا رح

والد کا نام محب علی بن زرنجش بن چنن قوم تارڑ ۔

مرشد کا نام سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق ساہنیالوی رح

مسکن اگرد یہ ۔ تحصیل پھالیہ ۔ ضلع گجرات (حدیقۃ الانساب)

۲۸ ——— ملا جیون حنفی رح

اصلی نام شیخ احمد صدیقی انبیٹھوی رح

مرشد کا نام سید صالح محمد چک سادہ والا رح (انوار الصالحین)

وفات ۱۱۳۰ھ / ۱۷۱۸ء

مدفن دہلی ۔

کیفیت آپ فقیہ اصولی ۔ محدث جامع معقول و منقول ملا اورنگ زیب کے استاد ۔ حافظ قرآن ۔ مولانا لطف اللہ جہان آبادی رح کے شاگرد تفسیر احدی عربی ۔ اور نور الانوار کے مصنف تھے ۔ (مفید المفتی ص ۱۳۳)

ح

۲۹ ——— شیخ حبیب اللہ رح

والد اور مرشد کا نام شیخ نور محمد سیالکوٹی رح

مسکن محلہ نخاس ۔ سیالکوٹ ۔ (رسالہ احمد بیگ)

Marfat.com

۳۰ ——— سید حسن رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سیچیار نوشہردی رح

سکونت بُدہ سید حسن آں صاحب جاہ (تحائف قدسیہ ص ۱۴۳)

۳۱ ——— شاہ حسین خوارزمی رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سیچیار نوشہردی رح

اہلیہ کا نام بی بی شہر بانو دختر سیچیار صاحب رح

مسکن موہدرہ ضلع گوجرانوالہ (کنز الرحمت)

۳۲ ——— شیخ حیات رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سیچیار نوشہردی رح

سکونت حیات بود در اسرار مولا۔ (تحائف قدسیہ ص ۱۴۳)

۳۳ ——— چوہدری حیات محمد رح

والد اور مرشد کا نام چوہدری لقمان بن شاہ محمد (بانی کوٹ شاہ محمد) بن وگو (بانی چک اگو) قوم وڑائچ۔

مسکن خالق پور۔ ضلع گوجرانوالہ

اولاد۔ دو بیٹے تھے۔ مصطفےٰ اور غلام۔ (حدیقۃ الانساب)

خ

۳۴ ——— سلطان خان عالم گکھڑ بوگیال رح

مرشد کا نام شیخ فتح محمد قلندر۔ المعروف شاہ فتا دیوان ساگری والا رح

مسکن سنگھوئی۔ ضلع جہلم۔

Marfat.com

۳۵ ——— چوہدری خان محمد رح

والد کا نام محمد قلی بن چوہدری ساہن پال (بانی موضع ساہنیال شریف)
بن مہمان بن ابوالخیر قوم تارڑ

والدہ کا نام الہ بی بی (تاریخ گجرات)

مرشد کا نام سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق ساہنیالوی رح

مسکن ساہنیال شریف تحصیل چھالیہ، ضلع گجرات

اولاد۔ تین بیٹے تھے۔ محمد یار۔ بخش اور دارث (حدیقۃ الانساب)

۳۶ ——— شیخ خضر رح

والد کا نام محمد یار۔

مرشد کا نام شاہ عمر دیوان رکھانوالہ رح

مسکن رکھ چھٹہ متصل رسول نگر۔ ضلع گوجرانوالہ۔

۳۷ ——— چوہدری خیر محمد رح

والد کا نام محمد قلی بن ساہن پال (بانی موضع ساہنیال شریف) بن
مہمان بن ابوالخیر قوم تارڑ

والدہ کا نام الہ بی بی (تاریخ گجرات)

مرشد کا نام سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق ساہنیالوی رح

مسکن ساہنیال شریف تحصیل چھالیہ، ضلع گجرات (حدیقۃ الانساب)

د

۳۸ ——— شیخ دادن رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح

سے دگر دادن بداں از جان و دل شاد (تحائف قدسیہ ص ۱۴۳)

Marfat.com

۳۹ ——— حاجی داؤد رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سچیار نوشہردی رح

ے شدہ حاجی داؤد از عشق دائم (تحائف قدسیہ ص ۱۴۲)

ے مراد حضرت داؤد رز شاہ دلخواہ (تحائف قدسیہ ص ۱۸۸)

۴۰ ——— شیخ دائم رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سچیار نوشہردی رح

ے شدہ آں بندۂ دائم خدایاد (تحائف قدسیہ ص ۱۴۳)

۴۱ ——— میاں دِتا چٹھہ رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سچیار نوشہردی رح

ے میاں دِتا چٹھہ آزاد مرد ست (تحائف قدسیہ ص ۱۴۳)

۴۲ ——— شیخ درگاھی رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سچیار نوشہردی رح

ے زدرگاھی ہمہ مقصود آید . (تحائف قدسیہ ص ۱۴۲)

۴۳ ——— میاں درگاھی رح

والد و مرشد کا نام میاں رحمت اللہ نونی رح

مسکن نون ۔ متصل ڈنگہ ۔ ضلع گجرات

۴۴ ——— حاجی دسوندھی رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سچیار نوشہردی رح

ے کہ دسوندھی شدہ حاجی زبطحا (تحائف قدسیہ ص ۱۴۲)

Marfat.com

ر

۴۵ ——— میاں رحمان نجّار رح

والد کا نام اُستاد جان محمد المعروف اُستاجانی بن مومن بن گھیلا
بن جبّل قوم بھٹی پیشہ نجّاری و معماری

مرشد کا نام سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق ساہنیالوی رح

مسکن ساہنیال تریف۔ تحصیل پھالیہ۔ ضلع گجرات۔

اولاد ایک بیٹا اجمیر نام تھا۔ (حدیقۃ الانساب)

۴۶ ——— میاں رحیم الدین خادم رح

مرشد کا نام سید محمد ہاشم دریادل ساہنیالوی رح

مسکن ساہنیال تریف۔ تحصیل پھالیہ۔ ضلع گجرات (تذکرہ نوشاہی)

۴۷ ——— چوہدری رد شن ضمیر رح

والد کا نام رحمان قلی بن ساہن پال (بانی موضع ساہنیال تریف)
بن مہمال بن ابوالخیر قوم تارڑ

مرشد کا نام سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق ساہنیالوی رح

مسکن ساہنیال تریف تحصیل پھالیہ ضلع گجرات۔

اولاد ایک بیٹا متوالا نام تھا۔ (حدیقۃ الانساب)

س

۴۸ ——— میاں سماعیل خلیفہ رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح

سلسلہ خلیفہ بُد سماعیل اہل خوبی (تحائف قدسیہ ۱۴۲ صـ)

Marfat.com

۴۹ ——— سنگھ جی سنمکھا

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح (انوار القادریہ)

۵۰ ——— مرزا سہراب بیگ رح

مرشد کا نام سید محمد علی تتم دریادل ساہنپالوی رح

مسکن لاہور (رسالہ احمد بیگ)

۵۱ ——— میاں سُیدا رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح

سہ زبھارو کے شدہ آں سُیدا مقصود (تحائف قدسیہ صفحہ ۱۴۳)

مسکن بھارو کے۔

۵۲ ——— میاں سُیدا ثانی رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح

سہ میاں سیدا نمودے صید دلہا (تحائف قدسیہ صفحہ ۱۴۲)

۵۳ ——— سید سُیدشاہ رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح

سہ دگر آں سُیدشاہ سیدوالی (تحائف قدسیہ صفحہ ۱۴۳)

مسکن سیدوالی۔

ش

۵۴ ——— چوہدری شادمان رح

والد کا نام محب علی بن زرنجش بن چنن قوم تارڑ

مرشد کا نام سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق ساہنپالوی رح

مسکن اگردیہ۔ تحصیل بھالیہ۔ ضلع گجرات۔ (حدیقۃ الانساب)

Marfat.com

۵۵ ——— میاں شاہ محمدؒ

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سیچیار نوشہردیؒ

سہ شدہ شاہِ محمد اہلِ جاں را (تمائیف قدسیہ ص ۱۴۱)

۵۶ ——— میاں شاہ محمد ثانیؒ

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سیچیار نوشہردیؒ

سہ شدہ شاہِ محمد عشق بازے (تمائیف قدسیہ ص ۱۴۲)

ط

۵۷ ——— مرزا طاہر بیگؒ

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سیچیار نوشہردیؒ

سہ طاہر بیگ حضور کھڑو یا بعد سفرے فائز ہو یا

گھوڑا عرشاں تکھڑ ٹھوہو یا دھاگا تروڑ زناری دا (مناقب نوشاہی)

ع

۵۸ ——— میاں عالمؒ

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سیچیار نوشہردیؒ (انوار القادریہ)

۵۹ ——— چوہدری عبدالخالقؒ

والد کا نام محمد قلی بن ساہن پال (بانی موضع ساہنپال شریف)
بن مہمان بن ابوالخیر قوم تارڑ

والدہ کا نام فضل بی بی ۔ (تاریخِ گجرات)

مرشد کا نام سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق ساہنپالویؒ

مسکن ساہنپال شریف تحصیل چھالیہ ضلع گجرات ۔

اولاد ایک بیٹا جواہر خاں المعروف کنوں نام تھا ۔ (حدیقۃ الاشاب)

Marfat.com

۶۰ ——— شیخ عبدالخالق رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سچیار نوشہردی رح

ــــ مرشد عبدالخالق آں مشغول سرشار (تحائف قدسیہ ص ۱۴۲)

۶۱ ——— شیخ عبدالرحمٰن ثانی رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سچیار نوشہردی رح

ــــ دوئم شد عبدالرحمان خوف راجی (تحائف قدسیہ ص ۱۴۳)

۶۲ ——— شیخ عبدالرحیم رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سچیار نوشہردی رح

ــــ بندہ عبدالرحیم آں نور گلزار (تحائف قدسیہ ص ۱۴۳)

۶۳ ——— سید عبدالرسول خوارزمی رح

مرشد کا نام سید صالح محمد چک سادہ والہ رح

مسکن چک سادہ متصل گجرات۔ (انوار الصالحین)

کیفیت مرشد کے ہمشیرہ زادہ تھے۔ آبائی گاؤں معین الدین پور متصل گجرات تھا۔

۶۴ ——— سید عبدالغفار رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سچیار نوشہردی رح (انوار القادریہ)

۶۵ ——— چوہدری عبدالقادر رح

والد کا نام محمد قلی بن ساہن پال (بانی موضع ساہنپال شریف)

بن مہمان بن ابوالخیر قوم تاڑر

والدہ کا نام فضل بی بی (تاریخ گجرات)

مرشد کا نام سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق ساہنپالوی رح

مسکن ساہنپال شریف تحصیل پھالیہ ضلع گجرات (حدیقۃ الانساب)

Marfat.com

۶۶ ——— شیخ عبداللہ رح

والد مرشد کا نام شاہ صدر دیوان رکھا نوالہ رح

مسکن رکھ چھٹہ متصل رسول نگر ۔ ضلع گوجرانوالہ

۶۷ ——— شیخ عبداللہ دھول رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سیچیار نوشہروی رح

سے چوعبداللہ دھول مرد ہشیار (تحائف قدسیہ ص ۱۴۳)

۶۸ ——— میاں عبداللہ رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سیچیار نوشہروی رح

کہ عبداللہ سہنپالی بدر دست (تحائف قدسیہ ص ۱۴۳)

مسکن ساہنپال شریف تحصیل پھالیہ ۔ ضلع گجرات

۶۹ ——— شیخ عبداللہ سلیمانی رح

۷۰ ——— شیخ عبداللہ ثانی رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سیچیار نوشہروی رح

سے دو عبداللہ زاد لادِ شہنشاہ (تحائف قدسیہ ص ۱۴۳)

۷۱ ——— شیخ عبداللہ رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سیچیار نوشہروی رح

سے شدہ عبداللہ از مردانِ کامل (تحائف قدسیہ ص ۱۴۲)

مسکن قصور ۔ ضلع لاہور ۔

۷۲ ——— شیخ عزیز اللہ رح

والد مرشد کا نام ۔ شیخ نور محمد سیالکوٹی رح

مسکن سیالکوٹ (سالہ احمدیگ لاہوری رح)

Marfat.com

۷۳ ——— میاں عظیم اللہ رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح (انوار القادریہ)

۷۴ ——— چوہدری عنایت رح

والد کا نام بکھا بن دُلّا بن لشکری بن فتو قوم تارڑ

مرشد کا نام سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق سابنیالوی رح

مسکن اگرد یہ ۔ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات ۔

اولاد ایک بیٹا روشن نام تھا ۔ (حدیقۃ الانساب)

۷۵ ——— میاں عیسٰے رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح

ے میاں عیسٰے عجب محمود آمد (تحائف قدسیہ ص ۱۴۲)

غ

۷۶ ——— میاں غریب رح

والد کا نام بندہ بن فتا بن ہیلا بن منگی بن گارب قوم دھرڑی مراسی

مرشد کا نام سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق سابنیالوی رح

مسکن اگرد یہ تحصیل پھالیہ ۔ ضلع گجرات ۔

اولاد دو بیٹے تھے ۔ جینی ۔ صباحی (حدیقۃ الانساب)

۷۷ ——— میاں غریب شاہ رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح

۷۸ ——— شیخ غوث محمد رح

مرشد کا نام شاہ صدر دیوان رکھانوالہ رح

مسکن رکھ چٹھہ ۔ متصل رسول نگر ۔ ضلع گوجرانوالہ ۔

Marfat.com

ف

۷۹ ——— میاں فاضل محمدؒ

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سچیار نوشہرویؒ

ے گلاں فاضل محمد مردِ جانبازؒ (تحائف قدسیہ صفحہ ۱۴۲)

۸۰ ——— شیخ فتح محمدؒ

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سچیار نوشہرویؒ

۸۱ ——— میاں فیض اللہؒ

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی

ے فیض اللہ شدہ فیضے جہاں را (تحائف قدسیہ صفحہ ۱۴۱)

۸۲ ——— میاں فیض اللہ ثانیؒ

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سچیار نوشہرویؒ

ے کہ فیض اللہ شدہ مردے دعاگو (تحائف قدسیہ صفحہ ۱۴۳)

ق

۸۳ ——— شیخ قادر بخشؒ

مرشد کا نام شاہ صدر دیوان دکھانوالہؒ

۸۴ ——— شیخ قائم الدین ثانیؒ

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سچیار نوشہرویؒ

ے چو قائم دیں شدہ در دین قائم۔

(تحائف قدسیہ صفحہ ۱۴۳)

Marfat.com

ک

۸۵ ——— سید کرم اللہ خوارزمی رح

مرشد کا نام سید صالح محمد چک سادہ والے رح

مسکن چک سادہ ۔ متصل گجرات ۔ مغربی پنجاب (انوار العارفین)

کیفیت مرشد کے ہمشیرہ زادہ تھے ۔ آبائی گاؤں معین الدین پور متصل گجرات تھا۔

۸۶ ——— شیخ کلیم اللہ رح

مرشد کا نام شاہ صدر دیوان رکھانوالے رح

۸۷ ——— مولوی کوہان رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد بیچیار نوشہروی رح

مسکن نوشہرہ ککے زئیاں (زمزمہ نوشاہی)

گ

۸۸ ——— مرزا گل بیگ رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد بیچیار نوشہروی رح

ے کہ گل بیگ آمدہ صد برگ بار آورد (تحائف قدسیہ ص ۱۴۳)

۸۹ ——— شیخ گل محمد رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد بیچیار نوشہروی رح

مسکن سلہر ۔ ضلع سیالکوٹ ۔ (انوار القادریہ)

ل

۹۰ ——— میاں کسّو رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد بیچیار نوشہروی رح

ے میاں کسّو عجب صاحب صفا شد (تحائف قدسیہ ص ۱۴۳)

Marfat.com

ھ

۹۱ ——— میاں ماھی رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سیچیار نوشہردی رح

سکونت میاں ماھی شداندر بحر دل کوٹلی (تحایف قدسیہ ص ۱۴۲)

۹۲ ——— میاں ماہی ثانی رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سیچیار نوشہردی رح

۹۳ ——— میاں ماھی رح

مرشد اور والد کا نام ۔ میاں رحمت اللہ رح

مسکن نون ۔ متصل ڈنگہ ۔ ضلع گجرات ۔

۹۴ ——— شیخ محرم شاہ رح

مرشد کا نام سید صالح محمد چک سادہ والا رح

مسکن چکیاں راواں ۔ ضلع سیالکوٹ ۔ (انوار الصالحین)

۹۵ ——— شیخ محکم الدین رح

مرشد کا نام شاہ صدر دیوان رکھانوالا رح

۹۶ ——— چوہدری محمد باقر رح

والد کا نام محمد قلی بن ساہن پال (بانی ساہنپال شریف) بن مہمان بن ابوالخیر قوم تارڑ

والدہ کا نام اگر بی بی (تاریخ گجرات)

مرشد کا نام سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق ساہنپالوی رح

مسکن ساہنپال شریف تحصیل پھالیہ ۔ ضلع گجرات

(حدیقۃ الانساب)

Marfat.com

۹۷ ——— میاں محمد پیر رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح

سکونت محمد پیر اندر دیہ کھوہ لا (تحائف قدسیہ ص ۱۴۳)

مسکن کھوہ لا۔

۹۸ ——— سید محمد رضا ح

والد اور مرشد کا نام سید شاہ محمد شہید بن میراں سید حسین بن سید موسیٰ بن سید عبدالرحمٰن بھاکھری رح

مسکن قلعہ رہتاس ضلع جہلم۔

اولاد ایک فرزند سید مظفر نام تھا۔ (حدیقۃ الانساب)

۹۹ ——— شیخ محمد زاہد رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح

سکونت محمد زاہد اندر زہد درزال (تحائف قدسیہ ص ۱۴۲)

۱۰۰ ——— شیخ محمد سچی رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح

۱۰۱ ——— سید محمد سعید حوارزمی رح

مرشد کا نام سید صالح محمد چک سادہ والا رح

مسکن چک سادہ متصل گجرات۔ (انوار الصالحین)

کیفیت مرشد کے ہمشیرہ زادہ تھے۔ آبائی گاؤں معین الدین پور عرف موہدی پور تھا۔ جو شہر گجرات سے ۲ دو میل مشرق کی طرف ہے۔

؟ ——— شیخ محمد شاہ رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح

Marfat.com

۱۰۳ ——— شیخ محمد شاہ ثانی رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سپہیار نوشہروی رح

" محمد شاہ ثانی جوش لرزاں (تحائف قدسیہ ص ۱۴۲)

۱۰۴ ——— شیخ محمد فاضل رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سپہیار نوشہروی رح

" محمد فاضل از لاہور شہباز (تحائف قدسیہ ص ۱۴۲)

مسکن لاہور۔

۱۰۵ ——— شیخ محمد فتح رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سپہیار نوشہروی رح

" محمد فتح بود از جان بیدار (تحائف قدسیہ ص ۱۴۳)

۱۰۶ ——— شیخ محمد گل رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سپہیار نوشہروی رح

محمد گل دگر عالم چو برگ ست (تحائف قدسیہ ص ۱۴۳)

۱۰۷ ——— شیخ محمد مراد ثانی رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سپہیار نوشہروی رح

" محمد شد مرادِ جملہ مقصود (تحائف قدسیہ ص ۱۴۳)

۱۰۸ ——— حکیم محمد یار رح

مرشد کا نام شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب بھڑی والا رح

۱۰۹ ——— شیخ محمود رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سپہیار نوشہروی رح

" محمد شد شیخ محمود اہل درد ے (تحائف قدسیہ ص ۱۴۳)

Marfat.com

۱۱۰ ——— شاہ مدنی رح

مرشد کا نام خواجہ فضیل وحی کابلی رح

مدفن خواص پورہ ۔ ضلع امرتسر ۔

۱۱۱ ——— سید مرزا شاہ رح

مرشد کا نام سید شاہ محمد شہید بھاکھری رہتاسی رح

مدفن قلعہ رہتاس ۔ ضلع جہلم ۔

۱۱۲ ——— میاں معمور رح

والد اور مرشد کا نام ۔ میاں رحمت اللہ ٹونی رح

مسکن ٹون ۔ متصل ڈنگہ ۔ ضلع گجرات ۔

۱۱۳ ——— شیخ معموری رح

مرشد کا نام شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح

سہ چو معموری باسرار خدا شد (تمائف قدسیہ ص ۱۲۳)

۱۱۴ ——— چوہدری مکھن رح

والد کا نام محب علی بن زرنجش بن چنن بن فتو قوم تارڑ

مرشد کا نام سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق ساہنپالوی رح

مسکن اگرد یہ تحصیل پھالیہ ۔ ضلع گجرات ۔

اولاد دو بیٹے تھے ۔ فتوح اللہ المعروف فتو پل ۔ خان ۔ (حدیقۃ الانساب)

۱۱۵ ——— سلطان و ملک خاں گکھڑ بوگیال رح

مرشد کا نام شیخ فتح محمد قلندر ۔ المعروف شاہ فتا دیوان ساگری والا رح

مسکن سنگھوئی ۔ ضلع جہلم ۔

Marfat.com

ن

۱۱۶ ——— میاں نجم الدین رح

مرشد کا نام — سید محمد ہاشم دریادل ساہنپالوی رح

کیفیت — مرشد کا خسر یہ یعنی سالا تھا۔ (تذکرہ نوشاہی)

۱۱۷ ——— خواجہ نظر شیخ رح

مرشد کا نام — شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح

〃 — نظر شیخ آمد از اسرار شامل (تحائف قدسیہ ص ۱۴۲)

۱۱۸ ——— شیخ نعمت اللہ رح

مرشد کا نام — شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح

〃 — شدہ آں نعمت اللہ مرد دیندار (تحائف قدسیہ ص ۱۴۳)

۱۱۹ ——— میاں نور رح

والد اور مرشد کا نام — میاں رحمت اللہ نونی رح

مسکن — نون متصل ڈنگہ ضلع گجرات

اولاد — ایک بیٹا کرم بخش نام تھا۔

۱۲۰ ——— مولانا نور الدین باورہ رح

مرشد کا نام — سید صالح محمد چک سہادہ والا رح

مسکن — کوٹلی بادریاں ضلع گجرات۔ (انوار الصالحین)

۱۲۱ ——— چوہدری نورنگ رح

والد کا نام — بکھا بن دلا بن لشکری بن فتو قوم تارڑ۔

مرشد کا نام — سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق ساہنپالوی رح

مسکن — اگرویہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات۔ (حدیقۃ الانساب)

Marfat.com

و

۱۲۲ ——— شیخ وُساون رح

مرشد کا نام سید صالح محمد چک سادہ والے رح

مسکن بگھولہ متصل گجرات (انوار الصالحین)

۱۲۳ ——— چوہدری وتے ب رح

والد کا نام محب علی بن زرنجس بن چنن بن فتو قوم تارڑ

مرشد کا نام سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق ساہنیالوی رح

مسکن اگرد یہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

اولاد ایک لڑکا محمد امین نام تھا۔ (حدیقۃ الانساب)

ھ

۱۲۴ ——— چوہدری ھندال رح

والد کا نام امید بن زرنجس بن چنن بن فتو قوم تارڑ

مرشد کا نام سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق ساہنیالوی رح

مسکن اگرد یہ ۔ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات۔

اولاد ایک بیٹا الہ دین نام تھا۔ (حدیقۃ الانساب)

۱۲۵ ——— چوہدری ھیستم رح

والد کا نام شریف بن نصیرا بن لشکری بن فتو قوم تارڑ

مرشد کا نام سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق ساہنیالوی رح

مسکن اگرد یہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات۔ مغربی پنجاب۔

اولاد دو بیٹے تھے۔ گل محمد۔ دانا۔ (حدیقۃ الانساب)

رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ۔ ۵

Marfat.com

کتابیات

یہاں اُن کتابوں کے نام ترتیب حروف تہجی لکھے جاتے ہیں جو کتاب ہذا لطائف الاخبار کے ماخذ ہیں، اور ساتھ ہی ان کے مصنفوں کے نام بھی درج کئے گئے ہیں۔

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف
- الف ۱	آثار پارسی	دختر امیرعلی ایم اے۔ ادیب فاضل۔ منشی فاضل۔ پرنسپل اورینٹل کالج فار گرلز لاہور۔
۲	ادکار الابرار۔ در حالات شیخ پیر محمد سیحیار۔	میاں نواب علی بن میاں میراں بخش نوشاہی سجادہ نشین نوشہرہ شریف۔ ضلع گجرات۔ (متوفی ۱۳۵۸ھ)
۳	ارت نامہ خطی مکتوبہ ۱۱۲۱ھ	شیخ برخوردار ہرل نوشاہی (متوفی ۱۱۴۰ھ)
۴	اردو انسائیکلوپیڈیا۔	ایڈیشن مطبوعہ فیروز سنز لمیٹڈ لاہور۔ ۱۳۸۸ھ / ۱۹۶۸ء
۵	اشتہار منظوم پنجابی۔	لچھمن سنگھ مولا گجراتی
۶	امرائے ہند	منشی محمد سعید احمد مارہروی شائع کردہ انجمن ترقی اردو مطبوعہ نامی پریس کانپور ۱۹۱۰ء۔
۷	انوار الصالحین خطی	پیر معصوم شاہ نوشاہی مالک نوری کتب خانہ لاہور۔ متوفی ۱۳۸۹ھ
۸	انوار القادریہ الملقب بہ فاض النوشاہیہ قلمی بخط مصنف	مولانا حکیم غلام قادر شاہ اثر نوشاہی برفنداری حال ڈھری ۔ متوفی ۱۳۵۶ھ
۹	انوار قادری	سائیں رحمت اللہ ولد رفیع اللہ قادری فاضلی ساکن بھلوال تحصیل کھاریاں۔ ضلع گجرات۔
ب ۱۰	باغ اولیائے ہند پنجابی منظوم	مولوی محمد الدین ساکن دیہڑ درکاں۔ ضلع گوجرانوالہ
۱۱	بہارستان نادان۔ اردو منظوم ترجمہ مثنوی نیرنگ عشق۔	منشی کامتا پرشاد نادان مطبوعہ نولکشور ۱۲۹۶ھ / ۱۸۷۹ء

Marfat.com

۱۲ بیاضِ خاندانِ شیخ الہ بخش نوشاہی جلالپوری خطی ۔ مملوکہ میاں شمس الدین نوشاہی ساکن سرانوالی منگل سنگھ ضلع سیالکوٹ ۔

۱۳ بیاضِ شائق خطی مکتوبہ مولانا غلام قادر شائق فاروقی نوشاہی رسونگری متوفی سنہ ۱۳۰۰ھ / ۱۸۸۲ء
مملوکہ مولانا مفتی بشیر حسین فاروقی نوشاہی ساکن گوجرانوالہ ۔

۱۴ بیاضِ ضیاء خطی مملوکہ پروفیسر ضیاء محمد ۔

۱۵ بیاضِ قریشی خطی مملوکہ قریشی احمد حسین احمد قلعہ داری ایم اے پروفیسر زمیندار کالج گجرات ۔

۱۶ بیاضِ دارستہ خطی انتخاب کلام شعرائے فارسی ۔ مرتبہ سیالکوٹی نَل ۔ نمبر کتاب ۱۴۷۴
مجموعہ مخطوطاتِ شیرانی پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور

پ ۱۷ پنجاب میں اردو حافظ محمود شیرانی رح

ت ۱۸ تاریخ شرقپور مولوی محمد عاشق مجددی شرقپوری رح

۱۹ تاریخ فتح خانی خطی میرزا قابل خاں ولد میرزا زمان خاں گکھڑ رح

۲۰ تاریخِ گجرات ، مرزا اعظم بیگ اکبڑا اسسٹنٹ کمشنر بندوبست سنہ ۱۲۸۴ھ / ۱۸۶۷ء ۔

۲۱ تحریر خطی ۔ (برحاشیہ نیرنگِ عشق) مکتوبہ میاں اللہ جوایا شوق سنہ ۱۲۲۳ھ / ۱۸۰۸ء
مملوکہ قریشی احمد حسین احمد قلعہ داری پروفیسر زمیندار کالج گجرات

۲۲ تحریراتِ خطی مکتوبہ صوفی عبداللطیف ولد محمد شفیع نوشاہی ساکن چاہل کلاں ضلع گوجرانوالہ ۔

۲۳ تحفہ کنجاہ خطی سید محمد جعفر کنجاہی رح مملوکہ مولوی عبداللہ سلیمانی خطیب جامع مسجد کنجاہ ضلع گجرات ۔

۲۴ تحقیقاتِ چشتی مولوی نور احمد بن احمد بخش بکدل چشتی لاہوری رح

۲۵ تذکرۃ الاولیا شیخ فریدالدین عطار نیشاپوری رح متوفی سنہ ۶۲۷ھ

Marfat.com

۲۶ تذکرۃ الصلحاء (تاریخ احسن ۳۰/۱۳) مولوی محمد عبدالحی بن حاجی شیخ محمد فقیہ الدین صدیقی مدراسی رح بدایونی سال تصنیف سنہ ۱۳۳۰ھ / ۱۲ / ۱۹ء

۲۷ تذکرہ اولیائے ہند مرزا احمد اختر کیرانوی رح

۲۸ تذکرہ حسینی میر حسین دوست رح

۲۹ تذکرہ شعرائے کشمیر سید حسام الدین راشدی رح شائع کردہ اقبال اکادمی کراچی سنہ ۱۹۵۸ء

۳۰ تذکرہ کاملانِ رام پور حافظ احمد علی خاں شوق رام پوری رح

۳۱ تذکرہ نوشاہی خطی مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی صاحبنیالوی رح متوفی سنہ ۱۱۷۳ھ۔

نسخہ الف مکتوبہ بخط سید شریف احمد شرافت نوشاہی سنہ ۱۳۴۷ھ

نسخہ ب مکتوبہ بخط سید بشیر احمد بشارت نوشاہی سنہ ۱۳۴۹ھ

۳۲ تقویم ہجری وعیسوی ابوالنصر خالدی ایم اے (عثمانیہ)

۳۳ تملیک نامہ خطی مکتوبہ سنہ ۹۸۵ھ متعلقہ داتا ولد سالار ہرل ساکن اورنگ شاہ پور ہرلانوالی ضلع گوجرانوالہ

۳۴ تملیک نامہ خطی مکتوبہ سنہ ۱۱۱۹ھ متعلقہ برخوردار ولد علاء الدین ہرل ساکن ہرلانوالی

ت ۳۵ ثمرات القدس خطی مرزا لعل بیگ لعلی مکتوبہ سنہ ۱۲۷۸ھ / ۱۸۶۱ء۔ مملوکہ حاجی حکیم میاں نیک محمد نوشاہی محلہ میاں ہرنی شاہ ترتیپور ضلع شیخوپورہ

۳۶ توائب المناقب خطی علامہ شیخ محمد ماہ صدر الحق نوشاہی کنجاہی رح متوفی سنہ ۱۱۴۸ھ مکتوبہ سنہ ۱۳۴۶ھ بخط سید شریف احمد شرافت نوشاہی۔

ج ۳۷ چار باغ پنجاب خطی منشی گنیش داس بڑھرہ قانونگوئے گجرات۔ موجود پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور۔ سال تصنیف سنہ ۱۲۶۵ھ / ۱۸۴۹ء

ح ۳۸ حدیقۃ الانساب خطی سید شریف احمد شرافت نوشاہی

Marfat.com

خ ۳۹ خزینۃ الاصفیا مفتی غلام سرور لاہوری ؒ متوفی ۱۳۰۷ھ

۴۰ خزینۃ الفقرا خطی حافظ نورالدین نوشاہی گنجوی ؒ متوفی ۱۳۵۲ھ مکتوبہ ۱۳۵۴ھ
بخط سید شریف احمد شرافت نوشاہی۔

۴۱ خطوط و مراسلات خطی جلد نہم فقیر سید عزیز الدین رضا نوشاہی لاہوری ؒ متوفی ۱۲۶۲ھ
نمبر کتاب ۳۶۶ ۔ مجموعہ مخطوطات شیرانی ۔ پنجاب یونیورسٹی
لائبریری لاہور۔

۴۲ خلافت اسلامیہ

- د ۴۳ دیباچہ نیرنگ عشق خطی مولانا عبدالرحمٰن خلدی ؒ

۴۴ دیوان غنیمت مولانا شیخ محمد اکرم غنیمت نوشاہی گنجاہی ؒ متوفی ۱۱۲۹ھ
مرتبہ پروفیسر غلام ربانی عزیز۔

- ذ ۴۵ ذکر الائمہ۔ المعروف نسبنامہ سادات خطی ۔ سید جلال الدین حسین جعفری شیرازی ؒ
نمبر کتاب ب ۲۲۰۹ ۔ مجموعہ مخطوطات شیرانی پنجاب یونیورسٹی
لائبریری لاہور۔

ی ۴۶ راجگان پنجاب سر لیپل گریفن صاحب بہادر

۴۷ رسالہ الاعجاز۔ المعروف رسالہ احمد بیگ خطی ۔ مرزا احمد بیگ نوشاہی لاہوری ؒ متوفی ۱۱۰۸ھ
سال تصنیف ۱۱۰۷ھ

نسخہ الف مکتوبہ ۱۳۵۶ھ بخط سید شریف احمد شرافت نوشاہی ۔ از نسخہ
خطی میر احمد پشاوری ؒ نقل کردہ شدہ

نسخہ ب مکتوبہ ۱۳۸۹ھ بخط سید شریف احمد شرافت نوشاہی از
نسخہ مکتوبہ ۱۲۹۴ھ بخط عبدالکریم پشاوری ؒ
ملوکہ صاحبزادہ رؤف احمد سلیم نوشاہی لاہوری نقل کردہ شدہ۔

رقعات غنیمت ۔ خطی ۔ مولانا محمد اکرم غنیمت گنجاہی ؒ

Marfat.com

۴۸ روضۃ الزکیہ فی حقائق العلمیہ خطی ۔ مولانا حکیم سید حافظ آلہی بخش مظہر حق نوشاہی ؒ ساہنیالوی متوفی ۱۲۵۳ھ مملوکہ سید شرافت نوشاہی

۴۹ روضۃ القیومیہ اردو ۔ خواجہ ابو الفیض کمال الدین محمد احسان مجددی سرہندی ؒ سال تصنیف ۱۱۵۵ھ مطبوعہ سیوک سٹیم پریس لاہور ۔

ز ۵۰ زمزمہ نوشاہی قاضی غلام جیلانی قادری ساکن دڑدہ ضلع گجرات سال تصنیف ۱۳۳۳ھ

س ۵۱ سلسلۃ الاولیاء خطی مولوی محمد صالح کنجاہی ؒ متوفی ۱۳۰۷ھ سال تصنیف ۱۲۲۷ھ / ۱۸۵۱ء

ش ۵۲ شاہان گوجر مولانا عبد المالک مشیر مال ریاست بہاول پور، رئیس اعظم کھوڑی ضلع گجرات ۔

۵۳ شاہ لطیف بری مولانا منظور الحق صدیقی ایم اے استاد ریاضیات کیڈٹ کالج حسن ابدال ۔

۵۴ شرح نیرنگ عشق خطی مولوی دوست محمد ؒ سال تصنیف ۱۱۹۴ھ / ۱۷۸۰ء نمبر کتاب ۷۵۳ مجموعہ مخطوطات شیرانی ۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور ۔

۵۵ شعر العجم فی الہند شیخ اکرام الحق ایم ۔ اے ، ایل ۔ ایل ۔ بی ۔ سی ۔ ایس سیکرٹری پاکستان ۔ رائٹرز گلڈ سب ریجن ملتان ۔ ورکن ملتان اکادیمی ۔ ممبر رائل ایشیاٹک سوسائٹی لندن ۔ شائع کردہ شعبہ اشاعت الاکرام لٹریچر روڈ ملتان ۔

ط ۵۶ طب فرقانی ۔ خطی حافظ حبیب اللہ الیاسی سوہدروی ؒ

۵۷ طبقات النوشاہیہ خطی سید شریف احمد شرافت نوشاہی

ف ۵۸ فارسی کا نیا نصاب حصہ ۲ ۔ سید وزیر الحسن عابدی بطبوعہ نقوش پریس اردو بازار لاہور ۔ شائع کردہ ادارہ فروغ اردو ایبک روڈ انارکلی لاہور ۔

۵۹ فرحۃ الناظرین قاضی محمد سلم پسروری ؒ

Marfat.com

۶۰ فیض محمد شاہی (بیاض خطی) جلد ۲ - اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی سانیالوی متوفی سنہ ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۵ء.

- ق ۶۱ قاآنی گائیڈ

۶۲ قصرِ عارفاں مولوی احمد علی چشتی نظامی رح سال تصنیف سنہ ۱۲۹۱ھ / ۱۸۷۴ء

- ک ۶۳ کتباتِ روضۂ شریف شیخ برخوردار رح ہرل نوشاہی رح متوفی سنہ ۱۱۴۰ھ

مدفون سرلانوالی ضلع گوجرانوالہ

۶۴ کتبہ مزار ہیرو رانجھا مدفون جھنگ

۶۵ کلمات الشعراء مولانا محمد افضل سرخوش دہلوی رح سال تصنیف سنہ ۱۰۹۳ھ / ۱۶۸۲ء

سال تکمیل سنہ ۱۱۱۵ھ / ۱۷۰۳ء - مطبوعہ دین محمدی پریس سرکلر روڈ لاہور سنہ ۱۳۶۱ھ / ۱۹۴۲ء.

۶۶ کلیاتِ اشرف خطی مولانا حکیم محمد اشرف فاروقی نوشاہی منیجری متوفی سنہ ۱۲۲۵ھ

مرتبہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی سال ترتیب سنہ ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۴ء

۶۷ کیٹلاگ مخطوطاتِ برٹش ڈاکٹر ریو

۶۸ کیکوہر نامہ رائزادہ دتی چند برہمن عرف بال قانونگوئے سال تصنیف سنہ ۱۱۳۷ھ

- گل رعنا. شفیق اورنگ آبادی باہتمام ڈاکٹر محمد باقر - انتشارات پنجابی ادبی اکادمی لاہور سنہ ۱۹۶۵ء

- گ ۶۹ گلزار شاہی مفتی غلام سرور لاہوری رح

۷۰ گلزار فقر اخطی مولوی حکیم کرم الٰہی فاروقی نوشاہی متوفی سنہ ۱۳۲۱ھ

۷۱ گلزار نوشاہی المعروف بہ فیض مصطفائی - مولوی محمد حیات نوشاہی شرقپوری

۷۲ گنجینہ سروری المعروف بہ گنج تاریخ - مفتی غلام سرور لاہوری رح سال تصنیف سنہ ۱۲۸۴ھ / ۱۲۸۴ھ

- ل ۷۳ لاوصولت نامہ خطی مکتوبہ سنہ ۱۱۳۱ھ متعلقہ عدلی وسجادہ پسران علاؤالدین ہرل ساکن اورنگشاہ پورہ ہرلانوالی - ضلع گوجرانوالہ.

- م ۷۴ مآثر الامراء شاہ نواز خاں صمصام الدولہ - مرتبہ عبدالحی خاں بیرہ مصنف متوفی سنہ ۱۱۹۷ھ سال ترتیب سنہ ۱۱۹۰ھ

Marfat.com

۷۵ مثنوی آہنگ عشق خطی - مولانا ضیا محمد ضیا - ساکن چوہل - ضلع گجرات - حال اورینٹل ٹیچر (قصہ بلال حبشی)
گورنمنٹ ہائی سکول لیپرور - ضلع سیالکوٹ - مملوکہ پروفیسر احمد حسین احمد قریشی - تصنیف ۱۳۲۹ھ

۷۶ مثنوی ارژنگ عشق خطی (قصہ سوہنی مہینوال) شیخ عطا محمد زیرک بن حکیم عبدالرحیم کلانوری
سال تصنیف ۱۲۷۶ھ / ۱۸۶۰ء - مملوکہ قریشی احمد حسین احمد قلعہ داری۔

۷۷ مثنوی (قصہ بائی دایر خاں) خطی - مولوی محمد حسن مسکین ساکن سابور ضلع گجرات
فرزند رشید مولوی عبدالرسول بن مولوی غلام قادر جلال پوری؟

۷۸ مثنوی تحائف قدسیہ خطی (تذکرہ خاندان نوشاہیہ) شیخ پیر کمال لاہوری بن شیخ عثمان
نوشاہی قصوری؟ سال تصنیف ۱۱۸۶ھ

۷۹ مثنوی نفنگ عشق خطی (قصہ میرزا صاحبہ) مولانا حکیم عبدالحق عبدچشتی نظامی متونی
۱۳۵۶ھ / ۱۹۳۷ء - ساکن ہرلانوالی ضلع گوجرانوالہ۔

۸۰ مثنوی خرابات جنون خطی - مولانا غلام قادر گرامی؟ متونی ۱۳۴۵ھ / ۱۹۲۶ء - یہ خلیفہ محمد ابراہیم
انصاری نوشاہی برقندازی جالندھری؟ کے شاگرد تھے۔

۸۱ مثنوی دستور ہمت خطی (قصہ کامروپ و کام لتاں) میر محمد مراد لائق - شاعر دربار
نواب ہمت خاں - عہد اورنگ زیب عالمگیر غازی سال تصنیف ۱۱۱۵ھ / ۱۷۰۳ء - مکتوبہ و مملوکہ قریشی احمد حسین احمد قلعہ داری - ۱۳۷۹ھ

۸۴ مثنوی سمع محافل خطی (قصہ میرزا صاحبہ) میر محمد عطا حسین خاں تحسین - عہد محمد شاہی
اس کا ایک مخطوطہ مکتوبہ ربیع الاول ۱۲۸۳ھ / ۱۸۶۶ء مولانا قریشی
احمد حسین احمد قلعہ داری پروفیسر زمیندار کالج گجرات کے کتبخانہ
میں موجود ہے۔

۸۳ مثنوی فرہنگ عشق خطی (قصہ بلال حبشیؓ) مولانا قریشی احمد حسین احمد قلعہ داری ایم اے
عربی - ایم اے فارسی - ایم اے اردو - پروفیسر زمیندار کالج گجرات تصنیف ۱۳۶۹ھ / ۱۹۵۰ء

Marfat.com

۸۴ مثنوی کنز الرحمت — مولانا حکیم محمد اشرف بن عزالدین فاروقی نوشاہی منجری متوفی ۱۲۲۵ھ

۸۵ مثنوی مولانا غنیمت گلزار محبت — سال تصنیف ۱۲۲۰ھ (احوال خاندان نوشاہیہ) مطبوعہ ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۱ء — خطی مولانا محمد اکرم غنیمت کنجاہی رح

۸۶ مثنوی مخزن گنج راز — مولانا شیخ حاجی عبدالرحمٰن نوشاہی دہلوی رح

۸۷ مثنوی نیرنگ عشق — (قصہ شاہد و عزیز) مولانا محمد اکرم غنیمت نوشاہی کنجاہی رح متوفی ۱۱۲۵ھ / ۱۷۱۳ء

۸۸ مجمع الفضائل خطی — مولانا سراج الدین علی خاں آرزو — سال تصنیف ۱۱۶۹ھ / ۱۷۵۶ء — اس کا ایک خطی نسخہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں موجود ہے۔

۸۹ مخزن التواریخ — قاضی عطا محمد گجراتی — سال تصنیف ۱۳۶۴ھ / ۱۹۴۵ء

۹۰ مخزن الغرائب خطی — سید احمد علی ہاشمی سندیلوی رح سال تصنیف ۱۲۱۸ھ / ۱۸۰۳ء — مجموعہ مخطوطات شیرانی پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور۔

۹۱ مخزن پنجاب — مفتی غلام سرور لاہوری رح سال تصنیف ۱۲۸۵ھ

۹۲ مرآت آفتاب نما خطی — موجود پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور — از مولانا شاہ نواز خاں ہاشمی م ۱۲۱۲ھ — تصنیف ۱۲۲۲ھ

۹۳ مراۃ الغفوریہ خطی — میاں امام بخش نوشاہی ہر چندانی لاہوری رح — اس کا ایک نسخہ سنٹرل لائبریری بہاولپور میں موجود ہے۔ اور اس کا روٹو گراف میرے (مصنف کے) ذاتی کتبخانہ میں ہے

۹۴ مسند ابن حنبل — امام احمد بن محمد بن حنبل رح متوفی ۲۴۱ھ

۹۵ معمولات مظہریہ — مولانا محمد نعیم اللہ نقشبندی مجددی بہڑائچی رح متوفی ۱۲۱۸ھ

۹۶ مفید المفتی — مفتی مولانا عبدالعادل حنفی جونپوری رح متوفی ۱۳۳۹ھ

۹۷ مقامات مظہری — مولانا شاہ غلام علی نقشبندی مجددی دہلوی رح متوفی ۱۲۴۰ھ

۹۸ مقدمہ دیوان غنیمت — پروفیسر غلام ربانی عزیز

۹۹ مکتوب محمد اشرف خطی — میاں محمد اشرف نوشاہی فاضل شاہی لاہوری

۱۰۰ مناقبات نوشاہیہ پنجابی منظوم خطی — سید عمر بخش نوشاہی رسول نگری متوفی ۱۳۱۱ھ

Marfat.com

۱۰۱ مناقب نوشاہی ۔ پنجابی منظوم ۔ مولانا حکیم محمد اشرف فاروقی نوشاہی منجیری ؒ

ن ۱۰۲ نشتر عشق ۔ خطی ۔ مولانا حسین علی خاں عشق عظیم آبادی ؒ ۱۲۲۴ھ سال تصنیف ۱۸۰۹ء تا ۱۲۳۴ھ ۱۸۱۹ء ۔ موجود پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور ۔

ھ ۱۰۳ ہدہ نامہ ۔ خطی ۔ نواب قلعدار خاں ۔ (بانی موضع قلعہ دار ۔ ضلع گجرات) مکتوبہ ۱۰۷۲ھ

۱۰۴ ہمیشہ بہار ۔ کشن چند اخلاص ۔ سال تصنیف ۱۱۳۶ھ ۱۷۲۴ء ۔ مرتبہ ڈاکٹر وحید قریشی

ی ۱۰۵ یادِ رفتگان ۔ منشی محمد الدین فوق کشمیری لاہوری ؒ متوفی ۔۔۔ھ

فہرست اسمائے جرائد و رسائل

۱۰۶ پیغام وزیر آباد (ہفت روزہ) بابت دوشنبہ ۲ مئی ۱۹۳۲ء ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ
جلد اول ۔ نمبر ۴ ۔ مدیر قاضی محمد احسان اللہ بی اے مقبول منزل
وزیر آباد ۔ ضلع گوجرانوالہ

۱۰۷ خضر ملتان (ماہنامہ) بابت ربیع الثانی ۱۳۴۸ھ ۔ مرتبہ محمد یعقوب ہزاروی ۔

۱۰۸ شاہین گجرات (ششماہی) ۔ بابت جون ۱۹۴۵ء (زمیندار کالج گجرات)
۲ بابت جون ۱۹۶۴ء ۔ جلد ۴ ۔ شمارہ ۱ ۔ مضمون نگار سید
حامد حسین پروفیسر زمیندار کالج گجرات ۔

۱۰۹ عارف لاہور ۔ (ماہنامہ) بابت ستمبر ۱۹۶۲ء ۔ ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ

۱۱۰ العزیز گجرات (ہفت روزہ) بابت ۲۴ فروری و یکم مارچ ۱۹۳۴ء مضمون نگار مسٹر عبدالغنی راحت

۱۱۱ القادر نوشاہی گمٹالہ ضلع گورداسپور (ماہنامہ) بابت صفر ۱۳۴۴ھ مدیر مولوی حامد شاہ نوشاہی گمٹالوی

۱۱۲ مخزن لاہور (ماہنامہ) گرامی نمبر بابت اگست ۱۹۲۷ء ۱۳۴۶ھ ۔ جلد ۱ ۔ نمبر ۶ ۔

۱۱۳ اورینٹل کالج میگزین لاہور (سہ ماہی) بابت مئی ۱۹۴۲ء جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ مضمون نگا
شیخ صادق علی دلاوری ایم اے ۔

Marfat.com

تمام شد

کتاب لطائف الاخبار حصہ دوم از کتاب تذکرۃ النوشاھیہ جلد سوم از کتاب

شریف التواریخ بدستخط مؤلف کتاب ہذا خادم اہل اللہ

فقیر سید ابو الظفر شریف احمد شرافت نوشاھی عفی عنہ

ساہنپالی گجراتی شہ شنبہ ۲۲ شوال ۱۳۹۰ھ

۲۲ دسمبر سنہ ۱۹۷۰ع

یلوح الخط فی القرطاس دھرا

وکاتبہ رمیم فی التراب

Marfat.com

ضمیمہ لطائف الاخیار

سید عمر شاہ رح

آپ کا نام عمر شاہ۔ تخلص عمر۔ بڑے عالم، فاضل، بلند پایہ شاعر تھے۔ حضرت خواجہ بخت جمال تیر انداز جھنگی والہ رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ مزاج عاشقانہ تھا۔ آپ نے کتاب مثنوی عشق السالکین۔ بطرز مثنوی معنوی فارسی میں نظم کی۔ جس میں ابتدا میں مشائخ و اولیا کی کچھ حکایتیں ہیں، بعد میں ایک طویل قصہ شہزادہ اختر منیر، شہزادی ماہ رُو، شہزادی خورشید فرح اور پری شاہ بانو کا لکھا ہے۔ یہ قصہ آپ نے ۱۱۹۳ھ میں ختم کیا ہے۔

اس کا آغاز اس طرح پر ہے ؎

حمد بیحد مر خدائے بیشمار، ہست ذاتِ پاکِ حق را سزاوار
بعد از وے صد درود و صد سلام بر محمد آل و اصحابش تمام
بعد زاں از یمنِ شاہِ محی دین در دل افروزم چراغ صد یقین
بعد زاں از ہر چہ شد ارشادِ پیر در قلم آرم بشرحِ دلپذیر
در طریقت پیرِ من. بختِ جمال واصلِ حق ہر صفت صاحب کمال
حاجیِ نو شاہ پیراں پیر ماست وصفِ ذاتش برتر از تدبیر ماست
ہر چہ پیر ارشاد کردہ از کرم از زبانِ او ہمے آرم رقم
گوش کن از گوشِ دل گر بشنوی ہست عشق السالکیں این مثنوی

اے عمر از ہر چہ داری کن بیاں
برامید فضلِ ربِ مستعاں

اس کتاب کا اختتام اس طرح پر ہے ؎

شد تمام این نامہ از فضلِ حق اے عمر دیگر چہ میخواہی سبق

Marfat.com

روز پنجشنبه شد این نامه تمام — رب فاغفرلی ذنوبی والسلام

۹۳ ۱۱

ختم گشته از عمر چون این رقیم — سالِ هجرت غین و قاف و صاد و جیم

۹۳ ۱۱

باز آمد سالِ هجرت در شمار — یکصد و سه هم نود بر یک هزار

دارم از خوانندگان چشمِ عطا — بر عمر نخشید رفته گر خطا

یا الٰهی بر دَرَت این رُو سیاه — آمده از کردهٔ خود عذر خواه

پاکریمی یا رحیمی یا غفور — عُذرِ من بپذیر و رحمت کن ضرور

زانکه یارانیست جز تو هیچ کس — تا شود در بیکسی فریاد رس

شد تلف در معصیت عُمرِ عُمَر

بر شفیع المذنبین دارم نظر

غزل گوئی آپ کو غزل گوئی میں خوب کمال تھا۔ آپ کی ایک غزل عشق الملکین میں موجود ہے جو احمد جام کی طرز پر ہے۔

در دلِ او جبهتِ یارِ دیگرست — شاهدِ روحش در دیارِ دیگرست

ما بیک دیدارِ او در انتظار — او بسر سودائے کارِ دیگرست

در فراقِ اوست ما را دل کباب — او بدل در انتظارِ دیگرست

دل چرا بندیم با آں بے وفا — ما با و او با نگارِ دیگرست

ما که مشتاقیم بر گلرُوئے او — چهره اش بر گلعذارِ دیگرست

وقت رفتن هم نکرده یک نظر — حیف در چشمش خمارِ دیگرست

ما ز بے پروائیش دل خوں شده — مرهمش بر دل فگارِ دیگرست

ما عبث در دامِ او گشتیم صید — صیدگاهش مرغزارِ دیگرست

اے عمر خامش بکن یکه سرور

محرمِ این نغمه کارِ دیگرست

Marfat.com

مثنوی عشق السالکین کا ایک مخطوطہ جناب پروفیسر محمد اقبال مجددی شاہ حسین کالج لاہور کے ذریعہ مجھے ملا ہے جس کا ترقیمہ یہ ہے۔

"تمام شد قصہ عشق السالکین قصہ اختر منیر من بدہ الخط عبد اللہ المذنب سید داؤد احمد ساکن قصبہ ظفر وال غفر اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ والدیہا بروز پنجشنبہ بتاریخ چہارم ماہ ربیع الثانی ۱۲۶۸ھ در مکتب موضع سنہالہ تحریر یافت"

ہر کہ خواند دعا طمع دارم
زانکہ من بندۂ گنہ گارم "

اگرچہ تفصیلی حالات عمر شاہ کے نہیں مل سکے مگر ظاہر یہ ہوتا ہے کہ وہ سید خاندان سے تھے۔ کیونکہ اس مخطوطہ کے حاشیہ پر ایک جگہ مالکہ عمر شاہ لکھا ہے۔ نیز کاتب کا نام سید داؤد احمد ہے بعد میں ایک شخص رمضان شاہ قوم سید کی تاریخ وفات درج ہے۔ گویا اس کتاب کے ساتھ سادات کا ہی تعلق ثابت ہوتا ہے تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عمر شاہ سید ہی ہوں گے۔

فائدہ مثنوی عشق السالکین میں جتنے واقعات درج ہیں یہ سب آپ نے اپنے پیر صاحب خواجہ بخت جمال جھنگی والے نوشاہی رح کی زبان سے سن کر لکھے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں۔

بعد ازاں از ہر چہ شد ارشاد پیر — در قلم آرم بہ شرح دلپذیر
ہر چہ پیر ارشاد کردہ از کرم — از زبان او ہمے آرم رقم

آگے کہیں جگہ لکھتے ہیں

ہم در اینجا یاد آمد داستان — استماعت از زبان راستان

Marfat.com

ہم در ینجا داستانے گفتہ اند　　دُرِّ معنی فی الحقیقت سفتہ اند

گرچہ گفتم از محبت داستاں　　نیک در تحقیقِ او از راستاں

بیشتش از بیش آمدہ رمز و رموز　　شُد ما حصا ئش ہمہ اثبت کوز

کہ د چوں آرام طبعِ نکتہ داں　　زد قدم زینساں بدشت این بیاں

بعد از تمجید ربِ مستعاں　　گو ئمت گفت آنچہ طبعِ نکتہ داں

صبحدم از ماجرائے این بیاں　　این چنیں فرمود طبعِ نکتہ داں

آنچہ با من گفت طبعِ نکتہ داں
میکنم تقریر پیشِ آں بیاں

Marfat.com

انتباہ

حضرت سید حافظ قائم الدین محمد برقنداز پاک پتنی رح کا تذکرہ اس سے پہلے اسی حصہ لطائف الاخیار میں نمبر ۶۴ پر لکھا جا چکا ہے۔ اس کے بعد کتاب مراۃ الغفوریہ فارسی مصنفہ میاں امام بخش لاہوری رح کا خطی نسخہ مکتوبہ ۱۱۹۱ھ سنٹرل لائبریری بہاولپور سے مل گیا جس کو میں نے فوٹو سٹیٹ کرا لیا۔ اب حافظ صاحب کا یہ ذکر اس سے ترجمہ کر کے تکملہ میں شایع کر دیا ہے تاکہ ناظرین اس سے بھی مستفید ہو سکیں۔

حافظ صاحب حافظ محمد قائم نور اللہ مرقدہ

آنجناب قوم علوی سے ہیں اور مشہور سرہنگوالی ہیں۔ وطن سبزوار تھا آپ کے جد بزرگوار وہاں سے آ کر موضع اجودھن اور لاہور میں اقامت پذیر ہوئے اور ان کے دوسرے بھائی برگنہ ماليرا اور قلعہ ٹھنیسر میں سکونت گزین ہوئے۔ کفار کے ساتھ جنگ وجدال کرتے رہے۔ ان کے ایک بزرگ کا نام سید سرہنگ تھا۔ اس لئے سرہنگ والی لقب پڑ گیا۔ اس کے بعد قطب العالم فرید الدین مسعود قدس سرہٗ اجودھن میں تشریف لے آئے آپ کے جد بزرگوار نے حضرت گنج شکر رح کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس کے بعد اجودھن کا خطاب پاک پتن کیا گیا۔

یہ بیان فضائل و کمالات پناہ میاں محمد اسحاق مرحوم ساکن جوئریاں کی زبان سے لکھا گیا۔ انہوں نے کتاب جواہر فریدی سے تحقیق کیا۔

حافظ صاحب رح کے جد صاحب زمینداری پیشہ کرتے تھے چنانچہ پرگنہ قبولہ کے نواحی سعد اللہ پور میں ان کی زمینداری تھی۔ چند ہزار روپیہ حکام کی سرکار میں محصول (لگان) دیا کرتے تھے۔ اس کے بعد آپ کے

Marfat.com

بزرگوں نے بعض حوادث زمانہ کے باعث زمینداری چھوڑ دی اور متوکل ہو گئے۔

بچپن میں عبادت | آپ بچپن میں ہی مشغول عبادت رہا کرتے تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ بہت کوشش فرماتیں۔ آپ کے گھر میں ایک کنیز صندل نام تھی۔ والدہ ماجدہ اُن کو فرماتیں کہ حافظ کو جگاؤ تاکہ قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول ہو۔ آپ کی یہ حالت تھی کہ نیند کے غلبہ سے استنجا کے ڈھیلے ہاتھ میں ہی رہتے کہ آپ سو جاتے۔ وہ رابعہ وقت پھر صندل کو حکم دیتیں کہ قدرے پانی اس کے منہ پر چھڑکو یا اُٹھا کر دروازہ سے باہر نکال دو تاکہ ہوا کی ٹھنڈک یا سردی لگنے سے خود بخود بیدار ہو جائے (ق ۱۰۹)

ریاضت و مجاہدہ | جب آپ جوان ہو گئے تو روزانہ بلا ناغہ حضرت گنج شکرؒ کی خانقاہ میں ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر ہاتھ باندھ کر قرآن مجید کا ایک ختم کر کے بارواح حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بطریق تعظیم و ہدیہ بھیجتے اور معرفت حق کے حصول کی استدعا کیا کرتے کچھ مدت گذرنے کے بعد ایک رات خواب میں آپ کو امر ہوا کہ آپ کا بہرہ (فیض باطنی کا حصہ) کسی اور جگہ ہے حیران ہو کر گھر آئے اور اپنی والدہ صاحبہ کے حضور میں عرض کیا کہ کچھ کھانا پکاؤ کہ آج ختم کیا جائے اُنہوں نے پوچھا کہ تم غمگین کیوں ہو؟ آپ نے ظاہر کر دیا۔ والدہ صاحبہ نے زر امین نکال کر آپ کو دیئے اور کہا کہ ہندوستان کی طرف جا کر زمینداری کا تردد کرو۔ یا کسی صاحب کمال فقیر کے پاس ذات لایزال کے وصال کے حصول کی کوشش کرو۔ فقیروں کی خدمت آراستہ و پیراستہ کر دیتی ہے۔ اور سعادت سے بہرہ حاصل ہو جاتا ہے۔ (ق ۱۰۹)

واقعہ بیعت | ایک روز حضرت سیار صاحب رح کے یاروں سے ایک فقیر سید وصاحب

Marfat.com

کرتا ہوا پاک پتن میں وارد ہوا۔ رات کے وقت ذکر اذکار میں مشغول ہوا اور بے اختیاری (بیخودی) حاصل ہو گئی۔ اس کے ذکر کی آواز سننے سے آپ کے دل میں محبت ہو گئی۔ اُس سے پوچھا کہ یہ بہت بڑی نعمت تو نے کہاں سے پائی ہے؟ اُس نے کہا کہ اسرار غیبی کی کان اور انوارِ لاریبی کے مطلع۔ عرفان کے دقیقوں کے جاننے والے۔ خدائی رازوں کے واقف میاں میر محمد سچیار پُر از عشق و نار رہ۔ دریائے چناب کے کنارہ پر سکونت رکھتے ہیں۔ میں نے اُن کی خدمت سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اُس روز سے آپ کے دل میں اُن صاحب کمال کے وصال کا شوق غالب ہو گیا۔ چند روز گذرنے کے بعد دارالسلطنت لاہور کی طرف روانہ ہوئے۔ جب وہاں پہنچے تو ایک فقیر محمد زاہد نام جو شیخ المشائخ قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین میاں میر رح کے چند یاروں سمیت تاجروں کے بازار میں بیٹھا ہوا تھا۔ آپ کے دل میں خیال آیا کہ یہ بھی کوئی کامل مرد معلوم ہوتا ہے۔ اس کی خدمت میں جا کر بیٹھ گئے۔ چند ساعت گذرنے پر اُس بزرگ آدمی نے آپ کا جوتا سیدھا کر کے آپ کے سامنے رکھ دیا۔ اور ظاہر کیا کہ ہمارا نصیب کسی اور جگہ ہے۔ آپ چناب کی طرف چل پڑے (وہ بھی ساتھ ہو لیا) جس وقت دریائے راوی سے عبور کیا۔ ایک اور شخص ملاقی ہوا اور پوچھا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں؟ آپ نے ظاہر کیا (وہ بھی ساتھ ہو گیا) تینوں کس باہم رفیق ہو کر وزیر آباد کی طرف روانہ ہوئے۔ رات وہاں رہے دوسرے دن دریائے چناب پار ہو کر کنارہ پر کھڑے تھے۔ ایک شخص نے آکر پوچھا کہ آپ یہاں کیوں کھڑے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میاں صاحب حضرت سچیار کی جگہ تلاش کر رہے ہیں۔ اُس نے کہا کہ وہ تو موضع شیخوپور میں میاں

Marfat.com

میہوں کے ہاں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آپ چل کر مشیخ پور میں پہنچے۔ اور پوچھا کہ میاں میہوں کا گھر کہاں ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ وہ ٹیلہ پر رہتے ہیں۔ چنانچہ حضرت سچیار صاحب رح اور میاں صاحب میاں میہوں جی اور شاہ صاحب شاہ نتھا جی رح میاں صاحب میاں میہوں جی کے حجرہ کی عمارت کرنے میں مشغول تھے۔ آپ کے پاس نذرانہ پیش کرنے کے لئے کچھ دام وغیرہ نہیں تھا۔ آپ نے جنگل سے کچھ اُپلے چن لئے اور چند ڈھیلے لے کر اپنے رخساروں سے مل کر صاف کر لئے۔ اور آنجناب کی قدمبوسی حاصل کی حضور نے پہلے آپکے ساتھیوں سے پوچھا کہ کیا حاجت رکھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہماری جاگیر اور آئمہ حکام نے ضبط کر لیا ہے ہم چاہتے ہیں کہ واگذار ہو جائے۔ انہوں نے دعا کر کے فرمایا کہ خداوند کریم دے دے گا پھر رحمت کی نظر آپ کی طرف مبذول فرمائی۔ کہ اپنا حال بیان کرو۔ آپ نے عرض کیا کہ میں طالب خدا اور عاشق لقا ہوں۔ پوچھا کہاں کے رہنے والے ہو۔ ظاہر کیا کہ پاک پتن کے باشندگان سے ہوں۔ فرمایا بیٹھ جاؤ۔ خدائے عزوجل خیر کر دے گا۔ اُپلوں کو پانی گرم کرنے کے لئے اور ڈھیلوں کو استنجا کرنے کے لئے رکھ لیا۔ اُس وقت شاہ نتھا صاحب رح اور میاں میہوں صاحب رح نے عرض کیا۔ یا میاں نعما صاحب! ان کا کام مدارج اعلیٰ تک پہنچا دو۔ کیونکہ یہ پاک پتن کے رہنے والے ہیں اور وہ بزرگ کی جگہ ہے۔ لوگ ان کی طرف کم رجوع کریں گے۔ آنجناب نے چند وقت گذرنے پر آپ کو رموز نہانی اور اسرار یزدانی کی تلقین فرمائی۔ اور پنجابی میں فرمایا۔

؎ تینوں دتا دائرہ میں تخت جھرکھا — لیون تائیں سہل ہے پر رکھن اوکھا
تیری مینوں آن بت چوکھا ہی چوکھا — بدھی رکھی پیو دی پتر ہووے سوکھا

Marfat.com

پھر از راہ کرم و مہربانی فرمایا ؎

جاہ تینوں سوکھا ہی سوکھا

اور رخصت کر دیا اور فرمایا تم کو خدا کے سپرد کیا۔ (ق ۱۱۰)

دعوت اسماء آپ نے اسم اعظم غوثیہ یَا شَیْخُ عَبْدُ الْقَادِرْ شَیْئًا لِلّٰہِ کا ایک کرور پڑھا تھا۔ حضرت غوث اعظم رح نے تکملہ میں فرمایا ہے اسمی کاسم الاعظم۔ آپ نے سورۂ مزمل شریف اسماء اربعین۔ قصیدہ بردہ۔ اور قصیدہ غوثیہ اور چند دیگر اسماء کی دعوت کی تھی۔ اور ان کے عامل تھے۔ یہ عمل آپ کو اپنے جد بزرگوار کی طرف سے حاصل ہوئے تھے۔ آخر عمر میں آپ کو حضرت مرتد صاحب رح سے قصیدہ بردہ اور قصیدہ غوثیہ کا حکم ہوا تھا۔ وہ بھی آپ کی مرضی کے مطابق۔ ورنہ ان کے علاوہ ذکر حق اور تصور پیر و مرشد کے سوا کوئی مجاہدہ نہ تھا۔

مقبولیت کا نشان نقل ہے کہ آپ نے دریا کے کنارہ پر چلہ کیا۔ جس روز آپ چلہ سے فارغ ہوئے۔ آپ کے دل میں خیال آیا کہ دیکھیں کیا ظہور ہوتا ہے۔ اُس وقت ایک تلہہ دریا میں بہتا ہوا جا رہا تھا۔ آپ نے چاہا کہ اگر یہ کانوں کا تلہہ میری طرف آجاوے تو میں جانوں گا کہ چلہ کا ظہور و نتیجہ ہے چنانچہ وہ تلہہ چند گز آپ سے آگے گذر چکا تھا۔ امر الٰہی سے دریا میں لہر آئی اور اُس تلہہ کو آپ کے نزدیک ڈال دیا۔ پھر آپ کے دل میں خیال آیا کہ یہ تو دریا کے تلاطم سے ایسا ہوا ہے میں تو اس کا ظہور اس طرح چاہتا ہوں کہ موج دریا کی کشش کے بغیر یہ تلہہ آگے جا کر پھر مڑ کر خود بخود میرے پاس آوے چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ آپ چاہتے تھے۔

زیارت غوث اعظم رح جس وقت آپ قصیدہ غوثیہ کا چلہ کرتے تھے۔ اُس

Marfat.com

حالت میں آپ کو حضرت غوث اعظم رح کی زیارت ہوئی ۔ آپ اس وقت یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

مصرع

مُرِیدِی فَهُمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّی

حضرت غوث اعظم رح کا ارشاد ہوا یہ پڑھو مصرع

مُرِیدِی اَنْتَ قُطْبٌ اَنْتَ شَیْخٌ

چنانچہ یہ عمل اسی طرح آپ کے مریدوں میں جاری ہے۔

برقنداز کا خطاب ملنا میاں میر محمد صاحب سے منقول ہے ۔ انہوں نے حضرت صاحب سے سنا تھا کہ جب ہم قصیدہ غوثیہ کے چلہ سے فارغ ہوئے تو خواب میں دیکھا کہ میرا چہرہ کالا ہو گیا ہے ۔ تعجب ہوا ۔ ایک کامل بزرگ کے سامنے خواب بیان کیا اور تعبیر پوچھی ۔ انہوں نے مبارکباد دی اور کہا کہ کثیر التعداد لوگ آپ کی طرف رجوع لائیں گے ۔ چنانچہ بہت لوگ آپ سے فیضیاب ہوئے اور صاحب سلسلہ ہو گئے ۔ آپ کی نظر فیض اثر سے کوئی شخص خالی نہ گیا ۔ اور حضرت پیارے صاحب رح نے آپ کو برقنداز کے خطاب سے نوازا تھا ۔ (ق ۱۱۱)

توشہ شریف کا سفر منقول ہے کہ ایک مرتبہ محبت سے بے اختیار ہو کر آپ اپنے مرشد صاحب کی طرف روانہ ہوئے ۔ دو تین دنوں میں لاہور پہنچے ۔ شالامار باغ کے برج میں رات گذاری ۔ صبح کو روانہ ہوئے بھوک بہت تھی ۔ کیونکہ راستہ میں کچھ کھایا نہیں تھا ۔ وفور شوق سے چلتے آتے تھے ۔ کوئی شخص جو بوزہ کھا کر اس کے بیج اور پوست راستہ میں رکھ گیا تھا ۔ آپ نے پہچان لیا کہ یہ کسی کی ملکیت نہیں ۔ آپ نے بیج کھا لئے اور پوست جو بوزہ راستہ کے خرچ کے لئے لے لئے ۔ جس وقت

Marfat.com

مرشد حقیقی و کعبہ تحقیقی کی جناب فیضمآب میں پہنچے اُس وقت آنجناب نے میاں کالا کو فرمایا کہ میرے کھانے سے آدھی روٹی مرغن (پراٹھا) میرے لئے رکھو اور آدھی حافظ کو دے دو۔ اُس وقت ایک اور فقیر کو اُنہوں نے رخصت فرمایا۔ آپ کو فکر ہوا کہ شائد مجھ کو بھی رخصت فرما دیں گے۔ اُٹھ کر علیحدہ جگہ جا بیٹھے۔ اُس محرم راز اور صاحب نیاز نے یاد فرمایا کہ میاں حسیاں قائماں تھا۔ طلب کر کے آپ کو رخصت کر دیا آپ بے اختیار ہو گئے۔ گریہ زاری کرنے لگے اور نعرے مار کر اُٹھے۔ اُسی وقت حضرت سچیار صاحب رح نے بھی اپنے سینہ بے کینہ سے ایک نعرہ لگایا میاں کالا نے عرض کیا کہ یہ عجب کام ہے۔ اول تو اُس غریب کو رخصت فرما دیا ہے۔ اس کے بعد رو دئے اور نعرے لگاتے ہیں۔ وہ بھوک کی وجہ سے چلنے کی طاقت بھی نہیں رکھتا۔ انہوں نے فرمایا کہ ہاں! تیری ماں نے روٹی پکائی ہوئی ہے جو یہ بیٹھ کر کھائے اور یہ بھی اپنے ہاتھ اپنے پاس رکھے بلائے جلدی نہیں۔ خدا تعالیٰ بہت دے گا۔

آپ فرماتے تھے کہ وہ آدھی روٹی جو حضور والا نے از راہ کرم بخشی مجھ کو عنایت فرمائی تھی۔ چند روز تک اسی سے نعمت عظمیٰ حاصل ہوتی رہی۔ (ق ۱۱۲)

رجوع خلائق آپ نوشہرہ شریف سے چل کر دوسرے روز بالگڑیاں میں وارد ہوئے۔ ایک کنوئیں پر آکر ایک عورت سے پانی مانگا اُس نے نہ دیا، اتفاقاً اُس کا شوہر آگیا۔ آپ کو دیکھا اور سمجھ لیا کہ یہ فقیر اثر والا ہے۔ پوچھا کہ اے فقیر کیا تو میاں پیر دے خادموں سے ہے کہ تیری آنکھیں مسیگوں (نشیلی) اور سُرخ ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں، اُس نے کہا میرے ساتھ

Marfat.com

آؤ میں آپ کو پانی دیتا ہوں۔ آپ کو ساتھ لے جاکر اُس نے چارپائی پر بٹھایا۔ کھانا اور پانی لاکر حاضر کیا۔ رات اپنے گھر مہمان رکھا۔ اُس دن سے لوگوں کا رجوع آپ کی طرف ہوگیا۔ (ق ۱۱۳)

مرشد صاحب کی شفقت ایک مرتبہ صاحب سخا اور صوفی باصفا حضرت سچیار صاحب کی جناب میں قدمبوسی کے لئے آپ روانہ ہوئے۔ جس وقت خدمت میں شرف اندوز ہوئے۔ تسبیح کو ٹوپی میں چھپا لیا اور سر کے بال بھی رکھے ہوئے تھے اور کسی کو طاقت نہیں تھی کہ آنجناب کے روبرو اسم اللہ کہے یا تسبیح اور سر کے بال رکھے۔ چنانچہ یہ لکھا ہوا تھا کہ درویشی دل کے ساتھ ہے۔ لباس پر موقوف نہیں۔ لیکن آپ (حافظ صاحب) اہل زہد تھے۔ رات کو جاگنے کے لئے سر پر بال رکھے ہوئے تھے۔ جب نیند غلبہ کرتی تھی اُس وقت سر کے بال کنڈے سے باندھ کر کھڑے رہتے اور مکان کے چھت سے محکم کر دیتے تھے۔ آپ نے سر کے بالوں کو باندھ کر پوشیدہ کر لیا اور قدمبوسی کی۔ حضرت سچیار صاحب کا طریقہ تھا کہ تلقین کے وقت آنکھیں کھول دیتے تھے۔ آنجناب نے پوچھا کہ تو کون ہے؟ عرض کیا کہ میں حافظ ہوں۔ شفقت کا ہاتھ آپ کے سر پر پھیرا آپ کی ٹوپی اور تسبیح آنجناب کے سامنے گر پڑی۔ آنکھیں کھول کر پھر پوچھا کہ تم تسبیح اور سر پر بال رکھتے ہو؟ آپ نے عرض کیا یا حضرت! اب دُور کر دوں گا انہوں نے فرمایا کہ سر کے بال اور تسبیح میں نے تم کو دے دی اور معاف کر دی کیونکہ تم خوش لقا (خوبصورت) آدمی ہو چند روز کے بعد رخصت کر دیا۔ اور فرمایا کہ ہم نے تم کو خدا کے سپرد کیا۔

حضرت میانصاحب جی مرحوم مغفور (شاہ عبدالغفور حالندھری رح) فرماتے تھے کہ آنحضرت (حافظ صاحب) بہت خوبصورت تھے جو شخص آپ کو دیکھتا

Marfat.com

وہ آپ پر عاشق اور مفتون ہو جاتا ۔ (ق ۱۱۳)

روزینہ جاری ہونا | حضرت میاں صاحب (عبدالغفور) مرحوم مغفور سے منقول ہے کہ ایک بار گندم کی کٹائی کر کے محنت سے آپ نے ایک روپیہ حاصل کیا۔ جب آنجناب (یعنی سچیار صاحب) کی قدمبوسی کو گئے وہ روپیہ نذر کر دیا۔ انہوں نے قبول فرما لیا۔ چنانچہ درگاہِ باریتعالیٰ سے وُہ ایک روپیہ آپ کا روزینہ جاری ہو گیا۔ اگر چند روز وقفہ پڑ جاتا تو کوئی شخص اُسی قدر نذر آکر دے جاتا۔ اور اگر کچھ روزینہ پہلے جمع ہو جاتا تو اتنے دن وقفہ پڑ جاتا۔ چنانچہ وہ روپیہ پہلے کا۔ اور ایک روپیہ اور روزانہ اب ہمارے میاں صاحب کو جناب باری عزاسمہٗ سے مقرر تھا۔ آپ پیر و مرشد کی خدمت اور فقیروں درویشوں کی خدمت دل و جان سے کرتے تھے۔ اور خدا کی راہ میں صرف کیا کرتے (ق ۱۱۴)

بیٹی کی شادی کرنا | صاحبزادہ بلند اقبال سے منقول ہے کہ ایک بار پیر و مرشد عالم و عالمیان (سچیار صاحب) کی جناب فیض مآب میں آپ قدمبوسی کے لئے گئے۔ رخصت کرنے کے وقت آنجناب نے مہربانی سے فرمایا۔ میاں قائماں! جلدی واپس جاؤ تمہاری لڑکی بالغ ہو چکی ہے اس کے کارِ خیر (شادی) کو سرانجام کرو۔ آپ نے عرض کیا یا حضرت! میں خرچ کی طاقت نہیں رکھتا۔ حضور نے فرمایا کہ میاں خدا بہتر کرے گا۔ رخصت لے کر لاہور پہنچے کسی باغ میں رونق افروز ہوئے اور بیٹھ گئے۔ اُس وقت ایک امیر بھی باغ کی سیر کے لئے وہاں آگیا، آپ کو دیکھ کر سامنے سے گذر گیا۔ ایک ساعت کے بعد پھر آیا اور قدمبوسی کر کے مبلغ دو سو روپیہ رومال میں

Marfat.com

آپ کے سامنے نیاز پیش کردی۔ جس وقت آپ پاک پتن کو روانہ ہوئے تو ان مبلغات کی حفاظت نہیں کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ حضور سے عنایت ہوئے ہیں ان کے زوال کا کوئی خطرہ نہیں۔ چنانچہ راستہ میں جب رات گذارتے تو کسی طاقچہ میں یا مسجد کے فرش پر رکھ دیتے۔ صبح وہیں سے لے کر چل دیتے۔ پاک پتن میں آکر لڑکی کی شادی کردی (ق ۱۱۴)

میراں سید بھیکھ سے ملاقات منقول ہے کہ ایک دفعہ آپ سیاحت کے طور پر کہرام چلے گئے۔ وہاں ایک بزرگ مرد میراں سید بھیکھ رح نام جو حضرت گنج شکر قدس سرہٗ کے خلفائے (سلسلہ) سے مشہور و معروف تھے اُن کی خدمت میں آپ تشریف لے گئے۔ ایک روپیہ اُن کی نذر کیا۔ میراں صاحب کی نظر کمزور تھی اُن کے خادم نے وہ نذر لے لی۔ آپ نے خادم سے وہ روپیہ واپس کر لیا کہ یہ اچھا نہیں میں بدل کر دوں گا۔ وہاں سے آکر کسی دکان پر آرام فرما ہوئے۔ میراں صاحب حجرہ میں بیٹھے تھے خادم سے پوچھا کہ کون شخص آیا تھا۔ اُس نے کہا فلاں بن فلاں۔ لیکن ایک فقیر بھی آیا تھا۔ ایک روپیہ نذر دے کر پھر واپس لے کر چلا گیا ہے۔ میراں صاحب نے کہا اُس کو تلاش کرو چنانچہ آپ دُکان سے مل گئے۔ انہوں نے میراں صاحب کو آکر بتا دیا۔ اُسی وقت میراں صاحب اُٹھ کر آپ کے پاس آگئے اور السلام علیک کیا۔ اور کہا کہ اے صاحب! جو شخص دیتا ہے پھر وہ واپس نہیں لیتا۔ آپ نے ایک روپیہ نذر کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں اپنا واقعی حال ظاہر کریں۔ آپ نے اپنی سب حقیقت ظاہر کر دی۔ یہ ذکر سننے سے وہ بڑے خوش ہوئے اور فرمایا کہ خدائے کریم کا شکر ہے کہ حضرت پیر محمد سیحیار صاحب کی بجائے میں نے آپ کی زیارت کر لی ہے اور انہوں نے اپنے فقیروں کو نصیحت کی کہ

Marfat.com

جو شخص تم میں سے پاک بین جائے اور حافظ صاحب سے ملاقات نہ کرے وہ میرا دوست نہیں ! ق ۱۱۵

نظر میں تاثیر ایک بار ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ حضرت پیر و مرشد سے آپ کو کیا حاصل ہوا ہے آپ نے فرمایا کہ عشق کے سوا وہاں اور کوئی کام نہیں۔ اُس عزیز نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ یہ سلسلہ بیچیدان (کچھ نہ جاننے والا) ہے۔ آپ نے اُس شخص کا طعنہ دل میں رکھ لیا۔ چند دنوں کے بعد دریائے چناب کی طرف روانہ ہوئے۔ بڑی جلدی سے مسافت طے کر کے حضرت سچیار صاحب کی خدمت سراسر سعادت میں مشرف ہوئے اور وہ بات عرض کی۔ حضرت صاحب نے ازراہ کرم فرمایا اے میاں: میں نے تجھ کو دیکھا ہے تو دوسروں کو دیکھا کر۔ اور رخصت فرما دیا۔

نقل کرتے ہیں کہ آپ ایک جگہ آئے راستہ میں ایک شخص پالکی پر سوار ہو کر آ رہا تھا۔ اچانک آپ کی نظر فیض اثر اُس پر پڑی وہ بیہوش ہو گیا، اس کے نوکر اور ساتھی حیران رہ گئے۔ ہوش آنے پر وہ آپ کا قدمبوس ہوا اور کچھ نذرانہ پیش کیا۔

اے یار، مرشد کے تصور سے کوئی شخص نظر ملا نہیں کر سکتا (ق ۱۱۲)

کئی لوگوں کا مست و بدہوش ہو جانا میرے اُستاد اور دوست میاں میر محمد صاحب سلمہ اللہ بیان کرتے ہیں انہوں نے خود حضرت حافظ صاحب کی زبان سے سُنا ہے کہ ایک مرتبہ آپ جالندھر میں ایک پٹھان کے گھر تشریف لے گئے۔ اُس کی بیوی آپ کی مریدہ تھی۔ لوگوں کو یہ شک پڑ گیا کہ یہ عورت حافظ صاحب سے عشق مجازی کا میلان رکھتی ہے چنانچہ اُس کے بھائی ہتھیار بغلوں میں لے کر آپ کے راستہ میں کھڑے ہو گئے۔ جس وقت آپ وہاں

Marfat.com

پہنچے وہ سب اندھے ہو گئے کسی نے آپ کو نہ دیکھا۔ رات کے وقت مجلس لگی چند مستورات اور بھی حاضر تھیں۔ لیکن نغمات سے کسی پر ذوق شوق وارد نہ ہوا۔ صبح کے وقت اُن لوگوں نے آپ کے حضور میں ہاتھ باندھے اور التجا کی کہ ہم آپ کے غلام ہیں اور غلاموں کو بھلا دینا اچھا نہیں۔ اُس وقت آپ کی نظر پانی کے برتن (برکہ) پر پڑی۔ اُس سے وضو کیا۔ مستورات نے تبرک کے طور پر پانی چکھا۔ جس جس نے وہ پانی پیا سب مست و مدہوش ہو گئیں۔ اور اُن کے قلب سے ذکر ارّہ جاری ہو گیا، شور پڑ گیا، لوگوں نے سمجھا کہ شاید آج دشمنوں نے حافظ صاحب کو شہید کر دیا ہے۔ دوڑ کر آئے دیکھا کہ مجلس لگی ہوئی ہے سب آپ کے قدمبوس ہوئے اور معتقد ہو گئے (ق ۱۱۲)

ملتان کا سفر | میرے استاد اور دوست میاں میر محمد صاحب موصوف کی زبانی روائت ہے۔ اُنہوں نے حافظ فاضل محمد سے سنا ہے جو حضرت حافظ صاحب کے یاروں سے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ ملتان کی طرف گئے۔ وہاں ایک صاحب حسن و جمال عورت بنگ فروشی کیا کرتی تھی۔ شہر کے اکثر لوگ اُس کے وصال کے آرزومند اور دیدار کے طلبگار تھے۔ آپ بھی اُس کو دیکھنے کے لئے تشریف فرما ہوئے اُس عورت کا طریقہ یہ تھا کہ بھنگ کا پیالہ بھر کر اپنے ہاتھ سے جسکو پلاتی اُس کی قیمت پانچ روپیہ لیتی۔ ورنہ اُس کے نوکر پلایا کرتے۔ آپ نے اُس کے مکان پر جا کر اس کو دیکھا اُس عورت نے بھی جب آپ کا دیدار فرحت آثار کیا تو عرض کیا کہ اے درویشِ! کچھ سبزی پیو گے؟ آپ پرہیزگار اور متقی تھے مگر اُس کی دلجوئی کے لئے فرمایا۔ ہاں پی لیں گے۔ اُس نے سبز آب کا ایک پیالہ پُر کر کے آپ کے پیش کیا، آپ نے اُس سے لے کر نوش فرما لیا۔ اُس نے عرض کیا اور لاؤں۔ آپ نے فرمایا جس طرح

Marfat.com

تمہاری مرضی ہے۔ اُس نے تین پیالے آپ کو پلائے مگر نشہ کی حالت آپ پر وارد نہ ہوئی (ق ۱۱۶)

زمانہ کے عقلمندوں پر ظاہر ہے کہ شریعت نبوی کی متابعت اور دین مصطفوی کی پیروی اہل کمال پر واجب بلکہ فرض ہے۔ پس اگر کسی ظاہر امر میں اُن سے کوئی خلافِ شرع کام صادر ہو جائے اُس میں کوئی حکمتِ الٰہی پوشیدہ ہوتی ہے۔ چنانچہ تلمیح ہے حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب راز کا انکشاف کیا۔ جو کہ کشتی کا غرق کرنا۔ لڑکے کا قتل کرنا۔ دیوار کا بنا دینا تھا (ق ۱۱۷)

اس کے بعد آپ (حافظ صاحب) حضرت شاہ شمس تبریز کے روضہ مقدس پر تشریف لے گئے۔ اندر بیٹھے۔ زیارت کی اور اُن کی رُوحِ پُر فتوح کے لئے فاتحہ پڑھا۔ وہ عورت لیلیٰ وقت بہت تلاش کر کے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور عرض کیا کہ آپ مجھے اپنی خدمت میں رکھ لیں۔ اگر یہ نہیں تو روزانہ ایک دو ساعت (گھنٹے) مجھے خدمت میں آنے کی اجازت دیں میں آپ کے خرچ کے لئے بھی کچھ لے آیا کروں گی۔ آپ نے اس کو جواب دے دیا اور رُخصت کر دیا (ق ۱۱۷)

اونٹ کا مسخر ہونا | دوسرے روز اپنے وطن الوف کی طرف روانہ ہوئے جس جگہ رات آئی۔ اتفاق حسنہ سے چند کس بلوچ اونٹوں کے گلہ سمیت وہاں آ گئے۔ چنانچہ رات کے وقت آپ نے بھی اونٹوں کے گلہ میں اپنی استراحت کی جگہ مقرر کی۔ ایک مست اونٹ بار بار عف عف کرتا تھا۔ اس کے سننے سے آپ کو بے اختیار رقت قلب طاری ہو گئی۔ اس اونٹ کی گردن بغل میں لے کر آپ نعرہ ہائے مستانہ لگاتے تھے۔ چنانچہ آپ کا اثر

Marfat.com

اُس پر بھی وارد ہو گیا۔ چنانچہ جب صبح کو آپ آگے روانہ ہوئے تو وہ اونٹ مُہار توڑ کر آپ کے پیچھے دوڑا۔ ستربان اُس کو باندھتے مگر وہ مہار توڑ کر آپ کے پیچھے دوڑتا تھا۔ چند مرتبہ ایسا ہی ہُوا۔ اُنہوں نے آپ کے سامنے التجا کی آپ نے اپنا عصا مبارک اونٹ کی گردن پر پھیرا اور رخصت کیا (ق ۱۱۸)

ایک مجرم کو رہا کرانا چند سے راستہ گئے تھے کیا دیکھتے ہیں کہ گلے کا ایک حلقہ سونے کا [کنٹھہ یا ہیرا] راستہ میں پڑا ہے۔ آپ نے اُس کو ہاتھ نہ لگایا۔ بلکہ اس سے کنارہ کر کے گذر گئے۔ ایک شخص آپ کے پیچھے آرہا تھا اُس نے وہ اُٹھا لیا۔ آپ متبسم ہوئے۔ اچانک ایک سوار ظاہر ہُوا اور اُس سے پوچھا۔ اُس نے کہا مجھ کو کوئی خبر نہیں۔ جب اُنہوں نے اس کے کپڑوں کی تلاشی لی تو وہ حلقہ مل گیا۔ اُنہوں نے اس کو میا آنجناب اُن کے پاس تشریف لے گئے اور اس کو رہا کرا دیا (۱۱۸)

اپنے یاروں پر مہربانی کرنا نقل ہے کہ آپ کا ایک یار کسی عورت پر مبتلا ہو گیا تھا وہ عورت اس فقیر کے حال پر کوئی توجہ و التفات نہ کرتی بلکہ گالیاں دیتی۔ دوسرے فقیروں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ فلاں شخص ایسا کام کرتا ہے۔ آپ یہ بات سننے سے ناراض ہوئے جس وقت وہ یار حاضر ہُوا اُس کو منع کیا اور فرمایا۔ میاں! اس مسئلہ کا کیا کہتے وہ امر ایسی ایسا ہُوا کہ اُس عورت کا منہ کالا ہو گیا ہمسایہ عورتوں نے اس کو کہا کہ یہ کیا وجہ ہوئی کہ تمہارا چہرہ سیاہ ہو گیا ہے۔ اُس نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ اس درویش کی غیبت کا اثر ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ اُس کے مرشد کے پاس جاؤں اور اس سے دعا کراؤں۔ چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا کہ آپ کی خدمت بابرکت میں آکر قدمبوس ہوئی اور استدعا کی

Marfat.com

آپ نے زبان فیض ترجمان سے فرمایا کہ ٹھیک ہو جائے گا اور اُس فقیر کو کہا
اے میاں! اس عورت کا منہ اپنے ہاتھ سے دھوؤ۔ اس نے شرم کھایا
آپ نے پھر فرمایا کہ ہمارا حکم بجا نہیں لاتا۔ آپ کے حسب الارشاد
اُس نے اُس عورت کا منہ دھویا۔ تو اُسی وقت وہ اپنے اصلی رنگ
میں نکل آیا۔

اے یار عاشقوں کی صحبت اختیار کر کہ تیرا سیاہ قلب
منوّر ہو جائے (ق ۱۱۹)

بینائی کم کر دینا میاں صاحب میاں میر محمد صاحب سلمہٗ ربہٗ کی زبان سے
نقل ہے کہ ایک روز آنجناب کسی دولتمند کے محل میں گئے۔ وہ گھر والا
آپ کی خدمت فیض درجت میں رسوخ ارادت بدرجہ کمال رکھتا تھا۔
مجھ کو فرمایا کہ تم بھی ہمارے ساتھ چلو۔ جس وقت وہاں پہنچے تو مجھ کو
بھی محل سرا میں ساتھ لے گئے۔ آپ کی زیارت کے لئے دوسری بیگمات
بھی آئیں۔ سب بڑی خوبصورت تھیں۔ چند ساعت کے بعد جب آپ
وہاں سے رخصت ہو کر اپنی جگہ پر آئے تو تبسم کر کے مجھ کو پوچھا اور
فرمایا کہ اے میاں میر! اُن خوبصورت عورتوں کو تم نے اچھی طرح
دیکھ لیا ہے؟ میں نے عرض کیا یا حضرت! آپ کے جمال مبارک کے سوا
اور اُن کے بتوں کے سوا مجھے کوئی چیز نظر میں نہیں آئی۔ کہ وہ خوبصورت ہیں
یا بدصورت۔ میری بصارت ہی کم ہو گئی تھی کہ سوائے اُن کے بتوں کے
مجھ کو کچھ دکھائی نہ دیا۔

اے یار! حق پرستوں کی نگاہ دوسروں کو نہیں
دیکھتی (ق ۱۱۹)

Marfat.com

دونوں جہان کے ہدایت دینے والے۔ بزرگوں کو
راہ دکھانے والے۔ پیر و مرشد حقیقی۔ کعبۂ
تحقیقی قبلہ حاجات کے خرق عادت کے بیان میں

سفر ساہن پال شریف اور حیاں میر محمد کی شادی

حیا نقل صاحب حیاں میر محمد صاحب کی زبان سے نقل ہے کہ ایک بار آپ شاہ شاہاں حضرت نوشاہ گنج بخش قدس سرہ کی زیارت کے لئے روانہ ہوئے۔ چار شخص فقیر آپ کے ہمراہ تھے چنانچہ حیاں سوہنا، صاحب فقیر، میں (میر محمد) اور ایک فقیر اور بھی تھا جس کا نام یاد نہیں رہا۔ لاہور سے کوچ کر کے فضل آباد کی سرائے میں پہنچے میں حقہ نوش اور تنہا کو دوست تھا۔ آنجناب نے ایک فقیر کو ارشاد فرمایا کہ روٹی پکانے والی کسی عورت کو بلا لاؤ اور حیاں سوہنا کو فرمایا کہ میر محمد کے لئے بازار سے حقہ لے آؤ۔ آنجناب خود بذاتہ متقی اور پرہیزگار تھے۔ مگر اس کام میں کچھ حکمت تھی۔ ورنہ آپ اس کام سے منع کیا کرتے تھے۔ فقیر جا کر روٹی پکانے والی عورت اور حقہ آپ کے پاس لے آیا۔ آپ نے اُس عورت کو فرمایا کہ تین چار گھڑے پانی کے بھر کر ہم کو لا دو۔ اور مجھ کو حقہ دیا کہ پیو۔ میں نے ازراہ ادب نہ پیا۔ آپ نے پھر کہا کہ الامر فوق الادب یعنی امر بجا لانا ادب سے فوقیت رکھتا ہے۔ میں حکم بجا لایا جب وہ عورت پانی کے گھڑے بھر کر لائی آپ نے کنبل کے نیچے چھپا کر رکھ دیئے یاروں نے تعجب کیا کہ یہ کیا وجہ ہے؟ اچانک ایک فوج وہاں آگئی چنانچہ اُس سرائے کا سارا غلہ اور کنوئیں کا سارا پانی وہ اپنے خرچ میں لے آئے۔ آپ نے تھوڑا تھوڑا جو کا چھلکا اپنے یاروں کو دیا اور فرمایا کہ آج بھوکھ کا مزہ چکھو۔

Marfat.com

جب رات ہو گئی تو عشا کی نماز پڑھ کر سب سو گئے۔ جب آدھی رات گذر گئی ایک شخص روغن فروش دُودھ چاول کے دو طبق (دو تھال) شکر اور گھی ڈال کر حضرت صاحب کی خدمت میں لے آیا۔ آپ نے یاروں کو جگا کر فرمایا کہ لو یہ کھاؤ۔ اور وہ پانی جو کنبل کے نیچے ڈھانپا ہوا تھا تصرف میں لائے۔ چند روز کے بعد وہاں سے روانہ ہو کر دریائے چناب کے کنارے موضع رکھاں میں پہنچے اور صاحب فقیر کو کہا کہ جاؤ روٹیاں پکا کر لے آؤ۔ صاحب مذکور چلا گیا۔ اور آپ کی ذات ملائک صفات حضرت مدد صاحب کے مزار کی زیارت کے لئے چلے گئے۔ سورۂ ملک اور سورۂ اخلاص اور تحفہ درود شریف پڑھ کر ان کی پاک رُوح کو ایصال ثواب کیا۔ وہاں سے کشتیوں کے گھاٹ پر آ گئے۔ ملاحوں کو پوچھا کہ کس وقت چلو گے۔ اُنہوں نے کہا کہ جس وقت لوگ آ جائیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر اسی وقت لوگ آ جائیں تو پھر۔ اُنہوں نے کہا کہ ہم اسی وقت ہی روانہ ہو جائیں گے۔ چنانچہ اچانک ایک جماعت وہیں ظاہر ہو گئی۔ اور جلدی سے کشتی پر سوار ہو گئے۔ ملاحوں نے اُسی وقت کشتی چلا دی۔ حضرت نے فرمایا کہ ہمارا ایک فقیر روٹیاں پکانے کے لئے گاؤں مذکور میں پیچھے رہ گیا ہے ایک گھڑی ٹھہر جاؤ۔ ملاحوں نے کہا حضرت آپ سوار ہو جاؤ وہ دوسری مرتبہ آ جائے گا۔ ناچار سوار ہو گئے جب کشتی دریا کے درمیان پہنچ گئی۔ تو مجھ کو بار بار فرماتے اے حیاں میر محمد صاحب فقیر پیچھے رہ گیا ہے مگر خوراک اُس کے پاس ہے کھائے گا اور صاحب فقیر جب روٹیاں پکا کر لے آیا اور دیکھا کہ کشتی چلی گئی ہے فریاد کرنے لگا کہ یا حضرت! آپ مجھے چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ اُس کی آواز حضرت کے کانوں میں پہنچی دیکھا کہ صاحب فقیر فریاد و فغاں اور گریہ و زاری

Marfat.com

کر رہے ہے۔ آپ نے فرمایا صبر کرو۔ اور حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئے۔
امراکھی سے ایک گرد باد (داور دلد) ظاہر ہو گیا اُس وقت کشتی کنارہ کے
نزدیک پہنچ چکی تھی۔ دریا سے ایک لہر اُٹھی۔ ہوا کی شدت اور پانی کی لہر
سے۔ وہ کشتی پھر واپس ہو گئی اور صاحب فقیر کے قریب آگئی۔ یہ واقعہ
دیکھ کر ملاح اور دوسرے سب لوگ آپ کے مطیع و فرمانبردار ہو گئے۔
صاحب فقیر کو کشتی میں بٹھا کر دریا سے پار گذر گئے۔ اور سابن پال میں آکر
شاہ شاہاں حضرت گنج بخش رح کی زیارت کی اس کے بعد وزیر آباد میں
آئے اور مجھ کو فرمایا کہ جاؤ اپنی پھوپھی کو بل کر لاؤ۔ میں واقف نہیں
تھا لیکن اُسی دروازہ پر جا کر پوچھا کہ فلاں شخص کا گھر کہاں ہے؟
لوگوں نے کہا کہ یہی ہے۔ چنانچہ ملاقات کی۔ پھوپھی صاحبہ نے مجھ سے
پوچھا کہ یہاں اس گاؤں میں لوگ مجھ سے میری لڑکی کا رشتہ طلب کرتے
ہیں تمہاری کیا صلاح ہے تم دانا ہو مجھے بتاؤ میں نے کھلم کھلا اُس کو
کہہ دیا کہ میرا نعت جیسے میرے پیر و مرشد نے یہ میرے لئے بھی ارشاد فرمایا ہے۔
وہ (یعنی پھوپھی صاحبہ) دولتمند تھے اور میں (میر محمد) ثروت و مال میں
اُن کے ساتھ برابری کا مرتبہ نہیں رکھتا تھا۔ انہوں نے سُن کر کوئی
جواب نہ دیا۔ میں رخصت ہو کر آپ کی خدمت میں آگیا حضرت صاحب نے
پوچھا تم نے کیا بات چیت کی ہے؟ میں نے بتا دیا۔ حضرت صاحب خوش
ہو گئے اور فرمایا کہ تم اپنی شادی کر رہے ہو اور اپنا پیغام بھی اپنی طرف
سے خود ہی پہنچاتے ہو۔ اُسی وقت میاں نجم الدین کو بلا کر فرمایا کہ میاں۔ یہ
پانچ روپیہ میاں میر کی پھوپھی کے پاس لے جاؤ اور کہدو کہ حاجی صاحب نے
یہ شگون بھیجا ہے اور کہا ہے کہ بی بی یہ میرا فرزند ہے۔ اور بیٹی تمہاری ہے اس کو

Marfat.com

قبول کرلو۔ میاں مذکور روپے لے کر گئے مگر اُن کا مکان نہ مل سکا۔ پھر خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے پوچھا میاں نے ظاہر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ خیر! میاں وہ خود لاہور آکر منگنی کریں گے چنانچہ اسی طور ظہور میں آیا۔ (ق ۱۱۹)

ایک بے ادب گامزا پایا

میری والدہ صاحبہ مرحومہ مغفورہ کہ حضرت صاحب کی خدمت میں رسوخ ارادت اور خادمی رکھتی تھیں لیکن اُس دوران ابھی بچپن میں تھیں اس کے بعد پاک پٹن میں آکر حضرت میاں صاحب جالندھری رحمۃ اللہ علیہ (شاہ عبدالغفور) کی خدمت سراسر سعادت میں نئے سر سے ارادت کا سر جھکایا اور فیضیاب ہوئیں۔ انھوں نے اپنی والدہ سے سنا تھا کہ ایک روز آنجناب (حافظ صاحب) نے ہم خاکپاؤں کے غریب خانہ میں تشریف شریف ارزانی فرمائی تھی۔ ہمارے گھر میں بہت سارے غلام اور کنیزیں ہوتی تھیں۔ ہم نے آپ کی ضیافت کی اور بڑی عقیدت سے آپ کی گھوڑیوں کے لئے دانے چکی میں اپنے ہاتھ سے دلے۔ حضرت صاحب کھانا کھا کر گذر سید مٹھا میں تشریف لے گئے اور وہاں اقامت پذیر ہوئے۔ اُس دوران انبوہ کھتال اس طرف کا پیشکار تھا آپ کے بعد اکردہ بے ادب کہنے لگا کہ بی بی یہ کیا کرتے ہو اپنا قدر نہیں پہچانتے۔ یہ فقیر لوگ کھوکھا (خالی) ہیں تم کو کیا دے جائیں گے۔ ہم اُس کی یہ نامعقول بات سن کر غضبناک ہوئے اور اُس کو گالیاں دیں۔ اُسی وقت اُس کی یہ حالت ہوگئی کہ حق تعالیٰ کی قدرت سے اُس کے بازو جُڑ گئے۔ اُس کے منہ سے جھاگ آنے لگی۔ زمین پر سر مارنے لگا جب میں نے اس کی یہ حالت دیکھی تو خیال آیا کہ اگر یہ اسی حالت میں مرگیا تو اس کے خویش واقارب کہیں گے کہ یہ مسلمانوں کے کاروبار میں آیا تھا اس کی سزا یہی تھی۔ لاچار میں ننگے پاؤں سید مٹھا میں پہنچی اور

Marfat.com

حضرت صاحب کے قدموں کو بوسہ دیا۔ آپ نے متبسم ہو کر فرمایا کیوں آئی ہو
۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کی ذاتِ والا صفات پر ظاہر ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے
تو اُس کو کچھ نہیں کہا۔ وہ خود ہی موت کا مزہ چکھ رہا ہے۔ میں نے حضرت
صاحب کا دامن تھام لیا۔ آپ مہربان ہو گئے۔ اور نماز کے لئے وضو کرنے
کے لئے اُٹھے چنانچہ کوزہ سے تھوڑا سا پانی لے کر زمین پر چھینٹا مارا۔
اور فرمایا جاؤ اچھا ہو جائے گا۔ میں رخصت ہو کر اپنے مکان پر آئی۔ دیکھا
کہ اُس کا حال صحت پذیر تھا۔ وہ اُسی وقت دو روپیہ کی شیرینی لے کر آپ
کی جناب فیض مآب میں حاضر ہو کر قدمبوس ہوا۔ اُس روز سے لے کر فقیروں
کی خدمت کرتا تھا اور اپنے ہاتھ سے کھانا کھلاتا تھا۔

اے یار اس جگہ ادب سے رہنا چاہیئے (ق ۱۲۲)

اپنے یاروں پر مہربانی کرنا اور آپ کے خوارق کی تاثیر

ایک دن آنجناب کسی مکان میں تشریف لے گئے اور ساتھی سب یاران بھوکے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم لوگ یہاں بیٹھو اور میں تمہارے لئے کوئی چیز لاتا ہوں۔ آپ نے یہ کیا کہ اپنی پیشانی پر قشقہ لگا لیا۔ ایک خادم کو ساتھ لے کر کسی درخت کے نیچے چپ ہو کر بیٹھ گئے۔ ایک شخص ہندو آیا دیکھا کہ یہ گوسائیں اثر والا ہے۔ آپ کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔ لوگوں میں چرچا ہو گیا۔ یکایک ہندو لوگ مٹھایاں لے کر دوڑتے آئے قدمبوسی کی شیرینی کے انبار لگ گئے۔ خادم کو بلا کر کہا کہ اٹھا لو۔ وہاں سے کسی مسجد میں چلے گئے۔ وہاں ایک مُلّا بیٹھا تھا اُس کے پاس بچے سبق پڑھ رہے تھے۔ اُس نے منع کیا کہ اے ہندو آگے نہ آؤ۔ آپ نے فرمایا کہ میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں۔ یہ بات سنتے ہی مُلّا بہت خوش ہوا۔ اپنے ملک میں ایک بکری رکھتا تھا وہ ذبح کر کے پکائی اور کچھ آٹا پکایا اور

Marfat.com

خوشی کی کہ ایک پیر مغاں میرے ہاتھ پر شرف اسلام سے مشرف ہوا۔ آپ کو کلمہ شہادت تلقین کیا اور کہا کہ کل تمہارا ختنہ کروں گا۔ آپ نے دل میں کہا کہ خیر ہو جائے گی۔ اُس وقت مسجد میں ایک لڑکا قرآن مجید غلط پڑھ رہا تھا آپ نے اُس کو کہا کہ اِس طرح پڑھو۔ مُلّا حیران ہو گیا کہ اور کہا کہ تم آج اسلام لائے ہو یا میرے استیصال کے لئے آئے ہو۔ آپ نے متبسم ہو کر اس پر نظر رحمت کی اور محبت کے پیالہ سے ایک گھونٹ اُس کو چکھا دیا۔ مُلّا کو ذوق شوق پیدا ہو گیا۔ رقص و وجد کرنے لگا۔ افاقہ کے بعد خدمت میں مشرف ہوا اور خدا کا شکر ادا کیا۔ (ق ۱۲۲)

ایک جوگی کو فیضیاب کرنا نقل ہے کہ حضرت بختیار صاحب رح کے وصال کے بعد آنجناب ایک دن طواف کے لئے عرس کے موقع پر نوشہرہ مبارک میں تشریف لے گئے۔ ایک جوگی اِس خاندان کے اوصاف حمیدہ سُن کر امتحان اور تجربہ کے لئے وارد ہوا۔ جس وقت سب صاحبان جمع ہو گئے۔ اُس نے یہ بات زبان سے شروع کی۔ کہ میں چند جگہوں پر زمانہ کے مشائخ سے ملاقی ہوا ہوں مگر کسی پیر کی صحبت سے کوئی تاثیر یا فائدہ مجھ کو نہیں پہنچا۔ اے یار! درویشوں کی صحبت میں ادب سے رہو۔ یہ شخص بے ادبی سے محروم رہا تھا۔ اُس نے کہا کہ اب میں اِس جگہ آیا ہوں۔ اس سلسلہ کے فقروں میں سے کوئی شخص مجھ کو کچھ دکھائے ورنہ یہ سب جھوٹے ہیں۔ چنانچہ یہ طعنہ عاشقانِ دین کے کانوں میں پڑا۔ چنانچہ عرس کے دن سب صاحبان نے باری باری اُس پر نظر توجہ کی لیکن اس کو کچھ اثر نہ ہوا۔ کیونکہ وہ اپنے تئیں سب میں پکا تھا۔ اس کے بعد سب صاحبان نے اپنا رُخ آپ (حاضر قائم) کی طرف کیا کہ اِس کافر کا کفر توڑنا اور دین کا راستہ دکھانا آپ کی ذاتِ عالی

Marfat.com

تعلق رکھتا ہے کہ حضرت سچیار صاحب رح کا ارشاد ہے کہ ان کا تیر نشانہ مراد سے خطا نہ ہوگا۔ بھائیوں کی درخواست پر اپنی آنکھوں سے نظر فیض اثر اُس پر کی اور ایک نعرہ لا الٰہ الا اللہ اپنے سینہ بے کینہ سے کھینچ کر اُس کے سیاہ قلب پر لگایا اُس کا حال ایسا ہوا کہ چند گز زمین سے اوپر اُچھل کر پڑا اور بیہوش ہو گیا۔ عُرس کے لوگوں نے اُس پر پُل کی طرح آمد و رفت کر دی اس کی بے ادبی کی وجہ سے۔ افاقہ ہونے پر حافظ صاحب کا قدموس ہوا اپنے عقائد آپ کے سلک سے باندھے اور کفر سے چھوٹ گیا۔ لیکن جوگیوں کی صورت پر رہے۔ (ق ۱۲۲)

اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اُس جوگی نے کہا کہ میں یہ کرامت آپ سے چاہتا ہوں کہ کنوئیں کے کوزوں (ٹنڈوں) کا پانی دُودھ ہو جائے چنانچہ آنجناب کی توجہ سے پانی دُودھ کی طرح نظر آنے لگا (ق ۱۲۴)

میانصاحب [شاہ عبدالغفور حالندھری رح] سے نقل ہے۔ انہوں نے میاں محمد اعظم کے زئی نائب فوجدار پرگنہ پسرور سے سُنا ہے جو آنجناب کے یاروں سے تھے کہ وہ ایک دن سوار ہو کر شکار کو گئے اس جگہ مردنگ کی آواز جنگل کی طرف سے ان کے کانوں میں آئی۔ گھوڑے کو جلد دوڑا کر اُس آواز کی طرف گئے دیکھا کہ چند جوگی اشخاص مجلس لگا کر بیٹھے ہیں اُن سے پوچھا کہ تم کس سلسلہ سے ہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ میانصاحب حافظ جی کے طریقہ سے۔ معلوم ہوا کہ یہ اُسی جوگی سے ہوں گے۔

نقل ہے کہ میانصاحب موصوف کو بستان میں کہیں گئے ہوئے تھے کہ ایک غار سے ذکر ھُو کی آواز اُن کے کان میں پہنچی۔ اس غار کے اندر چلے گئے ایک شخص جوگی نے آگے سے ان کو سلام کیا اور ادب کیا۔ انہوں نے پوچھا کہ تم جوگی

Marfat.com

ہو اور ذکر ھُوْ کی آواز نکال رہے ہو۔ اُس نے کہا اے یار! میں بھی تمہارے بھایوں سے ہوں۔ کیونکہ میں حضرت حافظ صاحب کی خدمت سے مشرف ہوں۔

حالتِ سُکر و محویتِ حق | نقل ہے کہ ایک بار آپ نوشہرہ شریف میں گئے۔ اور حجرہ میں بیٹھے تھے۔ اُس وقت میانصاحب میاں بخت جمال آئے اور دروازہ پر کھڑے ہوکر السلام علیک فرمایا۔ حضرت سُکر کی حالت میں بیٹھے ہوئے تھے یاروں نے عرض کیا کہ یا میانصاحب! میاں بخت جمال صاحب سلام دیتے ہیں۔ کہا کون بخت جمال؟ یاروں نے کہا کہ آپ کا بھائی۔ آپ نے فرمایا کون ہمارا بھائی؟ میاں بخت جمال سمجھ گئے کہ آج کسی دوسری حالت میں ہیں۔ فقیروں کو منع کیا کہ اس وقت کچھ نہ کہو۔ آج کے دن حق کا ظہور اور بروز ہے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اولیائی تحت قبائی لا یعرفھم غیری یعنی میرے اولیا میری قبا کے نیچے ہیں۔ میرے سوا اُن کو کوئی نہیں پہچانتا۔

ہر ایک چیز سے ذکر اللہ کا ظہور | نقل ہے کہ ایک دن ایک شخص آیا اور آپ کی خدمت والا میں عرض کیا کہ یا حضرت! لوگ کہتے ہیں کہ اولیاء اللہ ایک نظر سے بندہ کے سیاہ قلب کے تانبے کو اکسیر خالص بنا دیتے ہیں اور نگاہ کی تاثیر سے بندے کے دل کو ذکر الٰہی میں مشغول اور محو کر دیتے ہیں اور در و دیوار وغیرہ سب موجودات اور تمام مخلوقات ان کی توجہ سے ذکر الٰہی میں مشغول نظر آتے ہیں۔ جیسا کہ آیت کریمہ میں وارد ہے یسبح للہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض [جو چیز آسمانوں اور زمینوں میں ہے سب اللہ کی تسبیح پڑھتی ہے] چنانچہ شیخ سعدی رح نے کہا ہے کہ "صرف بلبل ہی اس کے پھول پر تسبیح خواں نہیں ہے۔ بلکہ ہر کانٹے کو بھی اُس کی تسبیح زبان پر ہے"

Marfat.com

چنانچہ آپ نے اُس کو فرمایا کہ اسمائے اربعین میں سے فلاں نام پڑھو۔ چنانچہ اُس شخص نے آپ کے حسب الارشاد حبس طریقہ پر امر کیا تھا کسی درخت کے نیچے جا کر بجا لایا۔ ایسا معائنہ کیا کہ درخت کے سب پتے اللہ اللہ بول رہے ہیں اُس آواز کے سننے سے ذوق وشوق سے سُست ہو گیا۔ افاقہ کے بعد خدمت آدمی میں اکر ظاہر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اب پھر کسی درخت کے نیچے ہرگز نہ پڑھنا اور وہ اسم مبارک یہ تھا یا اللہ المحمود فی کل فعالہٖ یا اللہ۔ جب کوئی شخص امر کا ورد کرے پس اللہ سبحانہٗ کے فضل اور پیر و مرشد کی مدد سے اسی طرح ظہور میں آتا ہے اس میں کوئی شک اور تفاوت نہیں۔

فرزند ارجمند میاں غلام رسول کی پیدائش نقل ہے۔ صاحبزادہ بلند اقبال حشمت وشوکت کے مرتبے والے یعنی میاں غلام رسول صاحب کے تولد ہونے میں۔ اللہ تعالیٰ ان کو تا روز جزا سلامت رکھے۔

آنجناب کے گھر میں ان کے پیدا ہونے سے پہلے سولہ بچے پیدا ہوئے اور بچپن میں ان کی وفات ہو گئی۔ آنجناب کو دل میں بہت تمنا تھی۔ ایک دن ہمارے میانصاحب (شاہ عبدالغفور) نے خواب میں دیکھا کہ آسمان سے چاند نیچے آ کر آنجناب [حافظ قائم صاحب] کی گود میں گر پڑا ہے۔ بیدار ہو کر آنجناب کے سامنے ظاہر کیا۔ آپ نے تعبیر کی کہ میرے گھر میں لڑکا تولد ہو گا اور اس کی عمر دراز ہو گی۔ کہ ہم کو بھی حضرت محبوب سبحانی کی جناب سے خواب میں لڑکے کی بشارت ہوئی ہے۔ مگر یہ وقت پر موقوف ہے۔ چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد وہ آفتاب مطلع غیب کی طرح بزرگی اور فضیلت کے بادل سے عنایتِ خداوندی سے طلوع ہوا۔ ان کا نام میاں غلام رسول رکھا گیا۔ اور فیض کے مرتبے والے۔ دونو جہان کے پیر و مرشد۔ کشائش دین کے رہنما۔ قطب الثقلین میانصاحب (عبدالغفور) جاللہری رح

Marfat.com

کی خدمت میں سپرد کر دیا کہ اس برخوردار سعادت کردار ارجمند گرامی قدر کی غور و پرداخت تمہارے ذمہ اور تمہاری ذات سے تعلق رکھتی ہے۔ چاہیے کہ لازمی طور ہر ایک امر میں مصروف رکھیں اور چند عملیات میانصاحب کو بخشے اور فرمایا کہ یہ میاں غلام رسول کے لئے ہیں میں نے تم کو دیئے ہیں اس کے سوا کسی اور کو نہ دینا۔ ان کی ولادت کے بعد چار سال تک قید حیات میں رہے اس کے بعد وصال ذات لایزال حاصل ہوا۔ جب یہ حد بلوغ کو پہنچے۔ میانصاحب کی خدمت شریف درجت سے مشرف ہوئے۔ اور میدان وحدت سے گوئے جیت لیا۔ اب گمراہی کے میدان میں بھٹکے ہوؤں کو رہنمائی کرتے ہیں چنانچہ چند اشخاص نے ان سے عشق و محبت وصول کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو سلامت رکھے۔ عہ

حافظ صاحب کی وفات نقل ہے۔ آنجناب کی وفات میں۔ ایک روز حضرت پیچیار صاحب رح کی زیارت کو گئے۔ اور عرس کر کے اپنے دولت خانہ کی طرف روانہ ہوئے۔ جس وقت دریا سے عبور کیا۔ دریا کے کنارہ پر شیشم کا ایک درخت تھا۔ اس کے ساتھ معانقہ کر کے اس کو رخصت اور وداع کیا۔ یاروں نے یہ مشاہدہ کر کے خدمت عالی درجت میں عرض کیا کہ یہ کیا سبب ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جس وقت مجھے بھوک غالب آتی تھی۔ ان درختوں کے پتے میں اپنا قوت کیا کرتا تھا۔

اسی جگہ سے آپ بیمار ہو کر آئے۔ چنانچہ سب یاروں کو رخصت کیا۔ سب اپنے اپنے مقامات کو چلے گئے۔ حضرت میانصاحب جی نے عرض کیا کہ

عہ کتاب مرآۃ الغوریہ سنہ ۱۱۹۰ھ میں تصنیف ہوئی۔ اس وقت میاں غلام رسول زندہ موجود تھے اس لئے مصنف نے ان کو "سلامت رکھے" لکھا ہے۔ شرافت

Marfat.com

یا حضرت! یہ وقت نازک ہے۔ ہمارا چلا جانا مناسب نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ میاں چلے جاؤ کیونکہ لوگوں کا گمان یہ ہے کہ حافظ صاحب، ان کے ساتھ محبت الفت رکھتے ہیں اور اب بھی یہی کہیں گے کہ یہ حاضر تھے۔ سب خدائی نعمت ان کو مرحمت کر دی ہے اور یہ کلام مجنونوں (یعنی مجذوبوں) کا ہے کہ حاضر الوقت کو نعمت دیتے ہیں۔ اور سالکوں کا طریقہ یہ ہے کہ جہاں بھی کوئی ہو اُس کو خود بخود نعمت پہنچ جاتی ہے۔ سب کو رخصت کر دیا۔ حتّٰی کہ پاک پتن میں پہنچ گئے۔ آپ کو اسہال جاری ہو گئے۔ اسہال کی بیماری میں گرفتار ہو گئے۔ ایک دن میاں ابوالخیر آپ کے پاس بیٹھے تھے۔ آپ نے کہا کہ جس دن میرے اسہال پانی کی طرح صاف آئیں گے اور کوئی غلیظ مواد شکم سے خارج نہ ہوگا اُسی روز بیماری وفات ہو گی۔ اور اس مقدمہ کے وقوع سے پہلے میاں محمد سعیدؒ کو اپنی قبر کی جگہ کا نشان دے دیا ہوا تھا کہ اس جگہ میں میرا مزار کرنا۔ چنانچہ یہ جگہ حضرت سچیار صاحب رح نے حضرت گنج شکر سے لے کر دی تھی چنانچہ آپ جب کبھی حضرت شکر گنج کے طواف کے لئے جاتے تو ذکر کرنے کے بعد یہ کلمات زبان سے پڑھتے۔

شاہ جیلاں میں تیری گوئی　　شکر گنج توں اولی گھوئی
شاہ جیلاں، میری باندی　　گنج شکر دی رہاں پوائندی

چنانچہ جمعہ کے دن ستائیسویں شہر ربیع الثانی ۱۱۵۵ھ ایکہزار ایکسو پچپن ہجری تھا کہ پیٹ میں خلش ظاہر ہوئی۔ اور قضائے حاجت کے لئے بیت الخلاء تشریف لے گئے۔ چنانچہ مسمات جنت اور ابراہیم شاہ خدمت میں حاضر تھے۔ اُنہوں نے کپڑے میں ڈال کر دیکھا۔ دیکھا کہ جیسا سفید پانی آپ نے پیا تھا اُسی اصلی ہیئت پر آپ کے پیٹ سے خارج ہوا۔ میاں صاحب کے کہنے سے بال جتنا

Marfat.com

بھی فرق نہیں تھا۔ پھر فرمایا کہ آج میرا اندر صاف ہو گیا ہے میری وفات اسی دن ہو گی اور پروردگار کے لقا سے مشرف ہوں گا۔

اُس وقت آپ نے غسل فرمایا اور میاں محمد سعید کو بلا کر اپنے پاس بٹھایا اور کلمہ شہادت پڑھ کر اپنے پاؤں دراز کر لئے۔ اور اُسی وقت بہشت بریں میں جلوہ افروز ہو گئے۔ اور دار فنا سے دار بقا کو انتقال فرمایا۔ اور بہشت کے رہنے والوں کو اپنے دیدار فرحت آثار سے مسرور اور خوشوقت کیا۔ اور آسمان کے فرشتوں کو طاعتوں اور عبادتوں کے ثواب سے جن میں ہمیشہ ذکر و اذکار اور ریاضات اینزدی میں مشغول رہا کرتے تھے محروم اور مایوس فرما دیا۔ الغرض جب تجہیز و تکفین کر کے گورستان میں لے گئے۔ اُس وقت بارش کے قطرات برسنے لگے۔ چنانچہ ہر سال عرس کے روز ہمیشہ سخت ہوا اور بارش ہو جاتی ہے۔

جس جگہ پر آپ نے نشان دیا تھا غلطی سے دوسری جگہ قبر کھودی گئی قضائے الٰہی سے وہاں سے ایک میت ظاہر ہو گئی۔ لاچار ہو گئے۔ اُس وقت میاں محمد سعید آ گئے۔ اور اُس جگہ کا نشان دیا اور کہا حافظ صاحب جی نے اس جگہ کا ارشاد فرمایا تھا۔ اس مذکور جگہ کو درست کر کے دفن کر دیا۔ اور مقبرہ بنایا یاروں نے اس حال کے معائنہ اور مشاہدہ سے ندامت اور حسرت کے آنسو اپنے چہروں پر بہائے۔

ایک رباعی انجناب کی تاریخ وفات میں اس احقر [میاں امام بخش] کی طبع سے ظاہر ہوئی ہے رُباعی

گر بظاہر در زمین رفت آن سعادت اکتساب — نام پاکش دان کہ قائم ہست تا یوم الحساب
سالِ تاریخ وصالش چونکہ جستم از خرد — گفت اے جان و دلم خوان۔ حافظِ عالیجناب

۱۳۵۵ھ

Marfat.com

یاران حافظ صاحب کئی یاروں نے آپ کی خدمت فیض درجت سے فائدہ اٹھایا اور واصل حق ہوئے اور گمراہی کے جنگل میں بھٹکے ہوؤں کو منزل مقصود پر پہنچایا۔ چنانچہ حضرت میاں صاحب (عبدالغفور م) مرحوم و مغفور اور دوسرے یاران اس سلسلہ عالیہ کے کہ قادریہ مشہور اور نوشاہیہ معروف ہے۔ لیکن اصل میں واسطہ بواسطہ اور درجہ بدرجہ جناب والا شان۔ ملائک خادمان حضرت قطب الاقطاب غوث الاعظم۔ باعث افتخار اولاد آدم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز کو پہنچتے ہیں۔ چنانچہ حضرت حافظ صاحب کے بعض فقیروں اور طالبوں کے نام جو اس فقیر پر تقصیر کے ساتھ چچا مرشد کی نسبت رکھتے ہیں۔ معرض بیان میں آئے ہیں۔

میاں عبداللہ متوطن دارالسلطنت لاہور۔ اور میاں محمد حیات جالندھر میں۔ اور میاں ادہم اور شاہ کلیم اللہ سوہدرہ میں۔ محمد محفوظ اور منشی غلام محی الدین جالندھر میں اور بخشندہ بیگ خاں فوجدار اور محمد امین اور حاجی نور محمد موضع چوتر یاں میں اور میرے استاد اور دوست میاں میر محمد سلمہ ربہ اور میاں عبدالباقی اور میاں فقیر صاحب میر کلاں جی اور حافظ فاضل اور میاں محمد اعظم اور میاں غریب مرحوم ملکہ میں۔ اور میاں سوہنا مرحوم اور میاں غلام مصطفیٰ مرحوم اور میاں ابراہیم مرحوم اور میاں شیرا مرحوم اور میاں امان اللہ اور سید صاحب شاہ کلیم اللہ خواجپور میں اور محمد خاں قصوریہ مرحوم اور محمد عظیم مہدانہ مرحوم اور حاجی محمد جالندھری مرحوم اور میاں مکارب مرحوم اور میاں بیگا اور میاں جیو حجام اور حافظ مرید مالیری اور نور اور صاحب خاں اور خیر الدین کہ اسوقت چھوٹا تھا اور میاں سوہنا انقارہ شتری والا مرحوم اور قادر بخش کہ اسوقت شیر خوارہ تھا اور آپ کی نظر سے اثر پکڑا اور میاں اروڑا مرحوم

Marfat.com

اور مرزا حسو بیگ مرحوم اور میاں محمد روشن مرحوم اور میاں دینا مرحوم اور میاں رانجھا مرحوم اور سعادت خاں قوم راجپوت اور مسمات جنت اور حاجن حلیمہ اور میری والدہ سکھی چار پشت سے آپ کی خدمت میں رسوخ ارادت وعقیدت رکھتی تھیں۔ لیکن نئے سر سے مراسم عقائد پیر و مرشد دوجہانی میاں صاحب جالندھری کی خدمت فیضدرجت میں استوار کر کے وحدت حق کی شراب کے پیالہ سے گھونٹ چکھا اور اپنے آپ کو اُس صاحب سخا اور والی ملک بقا کے عشق میں فنا کر دیا اور اپنی ہستی سے ایک ذرہ باقی نہ چھوڑا ان کا ذکر بھی کیا جائے گا اور جو کچھ آپ کے یاروں کے نام اس احقر (امام بخش لاہوری) کو یاد تھے اور سنتے میں آئے لکھے گئے۔ مگر آپ کے درویشاں دائرہ شمار سے خارج ہیں کہ ہزاروں تھے۔

حافظ برقنداز کے روضہ کی تعمیر جب حضرت حافظ برقنداز کے وصال کی خبر جالندھر میں پہنچی تو آپ کے خلیفہ ارجمند شاہ عبدالغفور وہاں سے روانہ ہو خان بخشندہ بیگ خاں نے مبلغ ایک سو روپیہ اُن کو دیا کہ یہ میری طرف سے وہاں خرچ کرنا۔ چنانچہ وہ قصبہ پاک پتن میں پہنچے۔ تو مکان فردوس نشان میں حاضر ہو کر سجدہ تعظیم بجالائے۔ بہت غم والم طاری ہوا۔ گریہ وزاری کے بعد صبر اختیار کیا، افاقہ کے بعد نذر و نیاز اور دستار صاحبزادہ والا تبار سید علاء رسول کے پیش کی۔ اور روضہ منورہ کی تعمیر شروع کی۔ چند قدر روپے مسمات جنت نے ان کو دیئے اور مبلغ ایک سو روپے میاں محمد امین قوم خواجہ براچہ نے نذر گزاری۔ چند مہینوں میں روضہ مبارک تیار ہو گیا، حضرت گنج شکر کے سجادہ نشین[عہ] نے از راہ حسد ٹی اینٹیں بند کر دی تھیں۔ امرا کھی سے

عہ اسوقت دیوان محمد یوسف بن محمد سعید سجادہ نشین تھے پندرہ سال سجادگی کے بعد ۱۱۶۵ھ میں انتقال کیا۔ شرافت

Marfat.com

ایک سوداگر کے دو بیٹوں میں اپنے باپ کے ورثہ میں لڑائی اور دشمنی واقع ہوگئی۔ ایک محل اُن کا باہم متنازعہ فیہ تھا۔ آخر الامر اس حویلی کو ادھیڑ کر وہ اینٹیں اُن کو دی گئیں اور اینٹوں کا ایک تودہ (ڈھیر) آنجناب کے مقبرہ کی زمین سے بھی برآمد ہوا۔ دو سہ فقیروں نے ان سے شرکت کی راہ سے سال گذرنے کے بعد آنجناب کا عرس تاریخ قمری میں کیا۔ وہ برسات کے دن تھے اور انہوں نے شمسی حساب سے مقرر کیا۔ دو تین سال اسی طرح گذر گئے۔ ناچار انہوں نے اُن کی پیروی کی۔ اور بے اتفاقی دُور ہوگئی۔

Marfat.com

Marfat.com